उत्तर प्रदेश किसान सभा
लखनऊ

Name ____________________

Subject जिला किसान सभा जौनपुर

No. from __________ to __________

Year ~~१९५७-५८~~ 1956-57-58

بفضلہ تعالیٰ

یہ رسائل اربعہ جنکے نام بہ تفصیل ذیل ہین

انجام آتھم

... دعوت قوم

مکتوب عربی بنام علماء

مطبع ضیاء الاسلام مین طبع ہوکر عام فائدہ
کے لئے شائع کئے گئے ... قادیان

مہلت دی گئی ہی -

اس طبع ضیا

297

برکات الدعا اردو ۳ر

تحفۂ بغداد عربی .... ۲ر   اتمام الحجہ عربی ۳ر

نشانِ آسمانی ۸ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ
ونصلی
علی رسولہ الکریم

خدا کا مارا کبھی نہین بچپا

خدا کی قسم سی انکار کرنیوالا نیست و نابود کیا جائیگا

مفہوم یرمیاہ ۱۲

چونکہ مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور فوت ہو گئے ہین اس لئے ہم قرین مصلحت سمجھتے ہین کہ پبلک کو وہ پیشگوئیان دوبارہ یاد دلادین جنمین لکھا تھا کہ آتھم صاحب اگر قسم نہین کھائینگے تو اس انکار سے جوان کا اصل مدعا ہے یعنی باقیماندہ عمر سے ایک کافی حصہ پانا یہہ انکو ہرگز حاصل نہین ہوگا۔ بلکہ انکار کے بعد جوان کے بیباکی کی علامت ہے جلد ہی اس جہان سے اٹھائے جائینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ابھی ہمارے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء پر سات مہینے بھی نہین گزرے تھے کہ وہ اس جہان سے گزر گئے۔ اور وہ پیشگوئیان کہ انکی اس موت پر دلالت کرتی ہین اور پہلے اشتہارات مین درج ہین یہہ ہین۔

اول۔ ضرور تھا کہ وہ کامل عذاب {یعنی موت} اسوقت تک تھمارہے جبتک کہ وہ {یعنی آتھم} بیباکی اور شوخی سے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ہلاکت کے اسباب پیدا کرے۔ دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۴۔

دوم۔ وہ بڑا ہاویہ جو موت سے تعبیر کیا گیا ہے اسمین کسیقدر {آتھم صاحب کو} مہلت دی گئی ہے۔ {یعنی تھوڑیسی مہلت کے بعد پھر موت آئیگی} دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۶۔

سوم - اور یاد رہے کہ مسٹر عبد اللہ اتھم مین کامل عذاب (یعنی موت) کی بنیادی اینٹ رکھدی گئی ہے - اور وہ عنقریب بعض تحریکات سے ظہور مین آجائیگی خدا تعالے کے تمام کام اعتدال اور رحم سے ہین اور کینہ ور انسان کی طرح خواہ نخواہ جلد باز نہین - دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۱-

چہارم - اس ہماری تحریر سے کوئی یہہ خیال نکرے کہ جو ہونا تہا وہ سب ہوچکا اور آگے کچہہ نہین - کیونکہ آیندہ کے لئے الہام مین یہ بشارتین ہین وَنُمَزِّقُ الاَعْدَاءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ - ہم دشمنونکو ٹکڑے ٹکڑے کردینگے - یعنی اپنی حجت کامل طور پر انپر پوری کردینگے - دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۱۵-

پنجم - اب اگر اتھم صاحب قسم کھالیوین تو وعدہ ایکسال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھہ کوئی بھی شرط نہین اور تقدیر مبرم ہے اور اگر قسم نہ کھاوین تو پھر بہی خدا تعالی ایسے مجرم کو بے سزا نہین چھوڑیگا جسنے حق کا اخفا کرکے دنیا کو دھوکہ دینا چاہا اور وہ دن نزدیک ہین دور نہین - یعنی اُس کی موت کے دن - دیکھو اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ صفحہ ۱۱-

ششم - مگر تاہم یہہ کنارہ کشی آتھم کی (یعنی قسم سے انکار کرنا) بے سود ہے کیونکہ خدا تعالے مجرم کو بے سزا نہین چھوڑتا - نادان پادریونکی تمام یاوہ گوئی اتھم کی گردن پر ہے - اگرچہ اتھم نے نالش اور قسم سے پہلوتہی کرکے اپنے اس طریق سے صاف جتلایا کہ ضرور اُسنے رجوع بحق کیا - اور تین حملونکے طرز وقوع سے بہی جبکہ وہ مدعی تھا کھلے طور پر بتلادیا کہ وہ حملے انسانی حملے نہین تھے مگر پھر بھی اتھم اس جرم سے بری نہین ہے کہ اُس نے حق کو علانیہ طور پر زبان سے ظاہر نہین کیا - دیکھو رسالہ ضیاء الحق مطبوعہ مئی ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۶-

ایسا ہی ان رسائل اور اشتہارات کے اور مقامات مین بار بار لکھا گیا ہے کہ موت مین صرف مہلت

دی گئی ہے اور وہ بہرحال انکار پر جمے رہنے کی حالت مین آتھم صاحب کو پکڑ لیگی۔ چنانچہ ہمارا آخری اشتہار جو آتھم صاحب کے قسم کھانیکے لئے دیا گیا اسکی تاریخ ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء ہے اِس کے بعد آتھم صاحب کا انکار کمال کو پہونچ گیا کیونکہ انھون نے باوجود اسقدر ہمارے اشتہارات کے کہ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا نکلا یہانتک کہ سات اشتہار دیے گئے مگر پھر بھی انھون نے وہ گواہی جو انپر فرض تھی ادا نہین کی اس لئے خدا تعالی نے انکو اس پیشگوئی کے اثر سے خالی نہ چھوڑا۔ چنانچہ سات اشتہار پر سات دفعہ انکار کرنے کے بعد آخر ساتوین اشتہار سے سات مہینے پیچھے موت انپر وارد ہو گئی اور وہ ہاویہ کے عذاب سے پہلے بھی نجات یافتہ نہ تھے ✠ اُسوقت سے جو انکو پیشگوئی سنائی گئی اُسوقت تک کہ انکی جان نکل گئی غضب الہی کی آگ ہر وقت انکو جلا رہی تھی اور ایک خوف اور بے آرامی اور بیچینی انکے لاحق حال ہو گئی تھی پس کچھ شک نہین کہ وہ پیشگوئی کے دقت سے عذاب الہی مین پکڑے گئے جیسے کوئی سخت بیماری مین پکڑا جاتا ہے اور اُن کا آرام اور خوشی سب جاتی رہی۔ سو الحمد للہ والمنۃ کہ جب آتھم صاحب نے اپنے رجوع الی الحق سے سات دفعہ انکار کیا تو خدا نے اس دروغگوئی کی سزا مین انکو جلد لیلیا۔

ناظرین یاد رکھین کہ آخری پیغام جو آتھم صاحبکو قسم کھانیکے لئے بہونچایا گیا وہ اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کا تھا۔ اس مین یہ غیرت دلانے والے الفاظ بھی تھے کہ اگر آتھم کو عیسائی لوگ **ٹکڑے ٹکڑے** بھی کردین اور **ذبح** بھی کر ڈالین تب بھی وہ قسم نہین کھائین گے سو چونکہ آتھم نے سچی قسم سے مونہہ پھیرا اور نہ چاہا کہ حق ظاہر ہو سو جیسا کہ اُس نے حقکو چھپایا

✠ حاشیہ ۔ بلاشبہ آتھم کے دوستون کو اُسکی موت کا بہت ہی غم ہوا ہوگا بلکہ ہمنے سنا ہے کہ ایک عیسائی بھولے خان نامی اسکی موت کے غم سے مر ہی گیا۔ اور اسکو آتھم کی ناگہانی موت نے ایسے درد سے پکڑا کہ اُس نے خود کہدیا کہ **یقیناً اب میرا جینا مشکل ہے** چنانچہ دل پر سخت صدمہ پہونچنے کی وجہ سے وہ مر ہی گیا اور پھر عیسائیون نے اپنی قدیم عادت جھوٹ کیوجہ سے اسکی موتکو اسکی کرامت بنالیا۔ بہتر ہو کہ اس قسم کی کرامت دوسرے شریر پادریون سے بھی ظاہر ہو تا خس کم جہان پاک کی مثال صادق آوے۔ **منہ**

خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اُس کے وجود کو اُس کے ہم مذہب لوگوں کی نظر سے چھپا لیا اور جیسا کہ اُسنے وعدہ کیا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا۔ تیس ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء تک ہماری طرف سے اُسکو تبلیغ ہوتی رہی کہ شاید وہ خدا تعالیٰ سے خوف کر کے سچی گواہی ادا کرے۔ پھر ہمنے تبلیغ کو چھوڑ دیا اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے انتظار مین لگے سو آتھم صاحب نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۵ء مین سے ابھی سات مہینے ختم نہین کئے تھے کہ قبر مین جا پڑے۔

یہہ خدا تعالیٰ کے کام ہین جنکو لوگ عبرت کی نظر سے نہین دیکھتے بلکہ جنکے دل سیاہ اور انکھین اندہی ہین وہ چاہتے ہین کہ کسیطرح خدا تعالیٰ کے نشانونکو چھپا دین۔ چنانچہ پرچہ کشف الحقائق بمبئی یکم اگست ۱۸۹۶ء جو حسام الدین عیسائی کی طرف سے نکلتا ہے اسمین اُسی پرانی عادت جھوٹھ کی نجاست خوری کی وجہ سے چند سطرین صفحہ ۱۰۸ پرچہ مذکور مین لکھی ہین جو مناسب سمجھکر ذیل مین انکا جواب دیا جاتا ہے۔

قولہ۔ ہمنے سنا ہے کہ جنگ مقدس نہایت مفید اور عمدہ کتاب ہے اس مین قادیانی صاحب کی ناجائز خیالات کی پردہ دری آتھم صاحب نے نہایت شایستگی سے کی ہے۔

اقول۔ بیشک اس قدر تو مین بھی قائل ہون کہ جنگ مقدس کا واقعی نقشہ ان لوگون کو بلاشبہ مفید ہے جو غور اور انصاف کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہین۔ لیکن جو مردہ پرست ہین اور مردہ پرستی کی عادت اُنکے طبیعت کی جز ہو گئی ہے انکو مفید نہین۔ کیونکہ وہ انکھین رکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور کان رکھتے ہوئے نہین سنتے اور دل رکھتے ہوئے نہین سمجھتے۔

ظاہر ہے کہ جنگ مقدس کے مباحثہ مین عیسائیون سے بڑا بھاری **مطالبہ** یہہ تھا کہ وہ ابن مریم کی **خدائی کو** عقل اور نقل کی رو سے ثابت کرین۔ سو عقل تو دور سے ایسے عقیدہ پر نفرین کرتی تھی۔ اس لئے اُنھون نے عقل کا نام ہی نہ لیا۔ کیونکہ عقل اسلامی توحید تک ہی گواہی دیتی ہے اور اسی لئے تمام عیسائی اس بات کو مانتے ہین کہ اگر ایک گروہ ایسے کسی جزیرہ کا رہنے والا ہو جسکے پاس نہ قرآن پہونچا ہو اور نہ انجیل اور نہ اسلامی توحید پہونچی ہو اور نہ نصرانیت کی

تثلیث اُنسے صرف **اسلامی توحید** کا مواخذہ ہوگا۔ جیسا کہ پادری فنڈل نے میزان الحق مین یہہ صاف اقرار کیا ہے۔ پس لعنت ہے ایسے مذہب پر جسکے اصل الاصول کے سچائی پر عقل گواہی نہین دیتی۔ اگر انسان کے کانشنس اور خداداد عقل مین تثلیث کی ضرورت **فطرتاً** مرکوز ہوتی تو ایسے لوگونکو بھی ضرور تثلیث کا مواخذہ ہوتا جن تک تثلیث کا مسئلہ نہین پہونچا حالانکہ عیسائی عقیدہ مین بالاتفاق یہ بات داخل ہے کہ جن لوگون تک تثلیث کی تعلیم نہین پہونچی اُنسے صرف توحید کا مواخذہ ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ توحید ہی وہ چیز ہے جس کے نقوش انسان کی فطرت مین مرکوز ہین۔

باقی رہا یسوع کی خدائی کو منقولات سے ثابت کرنا۔ سو جنگ مقدس مین آتھم **مقتول** ہرگز ثابت نکر سکا کہ یہی تعلیم جو انجیل کے حوالہ سے اب ظاہر کیجاتی ہے موسی کی توریت مین موجود ہے ظاہر ہے کہ اگر باپ بیٹے روح القدس کی تعلیم جو دوسرے لفظون مین تثلیث کہلاتی ہے بنی اسرائیل کو دیجاتی تو کوئی وجہ نہ تھی کہ **وہ سب کے سب اسکو بھول جاتے** جس تعلیم کو موسی اپنے چھ سات لاکھ یہود کے سامنے بیان کیا تھا اور بار بار اُس کے حفظ رکھنے کیلئے تاکید کی تھی اور پھر حسب زعم عیسائیان متواتر خدا کے تمام نبی یسوع کے زمانہ تک اس تعلیم کو تازہ کرتے آئے ایسی تعلیم یہود کو کیونکر بھول سکتی تھی۔

کیا یہ بات ایک محقق کو تعجب مین نہین ڈالتی کہ وہ تعلیم جو لاکھون یہودیونکو دیگئی تھی اور خدا کے نبیونکی معرفت ہر صدی مین تازہ کیگئی تھی جو اصل مدار نجات تھی اُسکو یہود کے تمام فرقون نے بھلا دیا ہو حالانکہ یہود اپنی تالیفات مین صاف گواہی دیتے ہین کہ ایسی تعلیم ہمین کبھی نہین ملی۔ اور ہمین ماننا پڑتا ہے کہ یہود اس بات مین ضرور سچے ہین۔ کیونکہ اگر تنزل کیطور پر یہہ بھی فرض کر لین کہ صرف یسوع کے زمانہ تک یہود مین تثلیث کی تعلیم پر عمل تھا۔ تب بھی یہ فرض صریح باطل ٹھہرتا ہے کیونکہ اگر ایسا عمل ہوتا تو ضرور اُس کے آثار یہود کے منقولات اور تالیفات مین باقی رہجاتے اور غیر ممکن تھا کہ یہود یکدفعہ اُس تعلیم سے روگردان ہوجاتے کہ جو تعامل کے طور پر برابر اُن مین چلی آتی

تھی - اور اگر کسی پیشگوئیمین یہود کو خبر دیجاتی کہ **ایک خدا ہی عورت کے پیٹ سے پیدا ہونیوالا ہے** تو پیشگوئیکے ایسے مفہوم جو نبیون کی معرفت سبق کے طور پر ملنا تھا ہرگز انکار نہ کرتے - ہان یہ ممکن تہا کہ یہہ عذر پیش کرتے کہ ایک خدا ایک عورت کے پیٹ مین سے نکلنے والا تو ضرور ہے مگر وہ خدا ابن مریم نہین ہے بلکہ وہ کسی دوسرے وقت مین آئیگا - حالانکہ ایسے عقیدہ پر بیہودہ اور لعنت سمجھتے ہین -

پس مین پوچھتا ہون کہ جنگ مقدس مین آتھم نے ان باتون کا کیا جواب دیا ہے - کیا یہود کی گواہی سے ثابت کیا کہ نبیوں سے یہی تعلیم انکو ملی تہی یا نبیو کی معرفت جو پیشگوئیون کے معنے انکو سمجھائے گئے تہے وہ یہی معنی ہین - سچ ہے کہ آتہم اور اس کے ہم مشربون نے بائبل مین سے چند پیشگوئیان پیش کی تہین - مگر وہ ہرگز ثابت نہ کر سکے کہ **یہود جو وارث توریت کے ہین** وہ یہی معنے کرتے ہین - صرف تاویلات رکیکہ پیش کین - مگر ظاہر ہے کہ صرف خود تراشیدہ تاویلات سے ایسا بڑا دعوی جو عقل اور نقل کے برخلاف ہے ثابت نہین ہو سکتا -

مثلاً یہہ لکہنا کہ "عمانوایل نام رکھنا" یہہ یسوع کے حق مین پیشگوئی ہے - حالانکہ یہود نے بڑی صفائی سے ثابت کر دیا ہے کہ یسوع کی پیدائش سے مدت پہلے یہ پیشگوئی ایک اور **لڑکے کے حق مین پوری ہو چکی ہے** -

اور مثلاً یہہ کہنا کہ الوہیم کا لفظ جو جمع ہے تثلیث پر دلالت کرتا ہے - حالانکہ یہود نے کھلے کھلے طور پر ثابت کر دیا ہے کہ الوہیم کا لفظ توریت مین فرشتہ پر بہی بولا گیا ہے اور ان کے نبی پر بہی اور بادشاہ پر بہی - اور لفظ الوہیم سے **صرف تین ۳ شخص** ہی کیون مراد لئے جاتے ہین کیونکہ جمع کا صیغہ تین ۳ سے **زیادہ** سینکڑون ہزارون پر بہی تو دلالت کرتا ہے سوان بیہودہ تاویلات سے بجز اپنی پردہ دری کرانے کے اور کیا آتہم کیلئے نتیجہ نکلا تہا - مگر عیسائی ہی عجیب قوم ہے کہ اتنی ذلتین اٹھاکر پھر بہی شرمندہ نہین ہوتی -

قولہ - "قادیانی صاحب باضابطہ مباحثہ مین کامیاب نہ ہوئے تو انھون نے آتہم صاحب کے مرنے

کی پیشگوئی کی۔ مگر وہ بہی وقت متعینہ پر پوری نہ ہوئی۔

اقول ۔ مباحثہ کا نمونہ تو مینے کسیقدر ابہی بتلا دیا۔ اور پہر بہی انکار کرتے رہنا ان لوگون کا کام ہے جو جہوٹہ سے محبت رکہتے ہین۔ اور رہا یہہ کہ آتہم تاریخ مقررہ پر نہین مرا بلکہ اُس کے بعد مرا یہ عیسائیونکی حماقت ہے جو ایسا سمجہتے ہین۔ کیا پیشگوئی مین یہ شرط نہ تہی کہ آتہم اُس حالتمین ہاویہ مین گریگا کہ جب رجوع الی الحق نکرے ✠۔ اب ذرہ دل کو ٹہہرا کر اور آنکہون کو کہولکر سوچو اور فکر کرو کہ کیونکر آتہم نے اپنے اقوال سے اپنے افعال سے اپنی مضطربانہ حرکات سے اپنے مقرابانہ دعاوی سے اس بات کو ثابت کر دیا کہ درحقیقت پیشگوئی کی عظمت نے اس کے دلپر اثر کیا اور درحقیقت وہ پیشگوئی کے زمانہ مین نہ معمولی طور پر بلکہ بہت ہی ڈرا اور وہ خوف

✠ **حاشیہ** ۔ اس بات کے لئے بڑے زبردست دلائل ہمارے ہاتہہ مین ہین کہ آتہم کی یہ موت کوئی معمولی موت نہین۔ آتہم کی عمر قریبًا میرے برابر تہی۔ اور مین تو اکثر عوارض لاحقہ سے بیمار رہتا ہون اور دردسر کی بیماری مجہے مدت تیس سال سے ہے۔ مگر آتہم ایک پرورش یافتہ بیل کی طرح موٹا تہا اور دن رات شراب پینے اور عمدہ غذائین کہانے کے سوا اور کوئی کام نہین تہا۔ سو اس کی موت درحقیقت انہین پیشگوئیون کا ظہور ہے کہ جو قطعی طور پر اُسکے لئے کی گئی تہین۔

اور علاوہ پیشگوئیونکے جن کا اپنے وقت پر پورا ہونا ضروری تہا۔ یہہ بہی انوار الاسلام اور دیگر اشتہارات مین بار بار لکہہ چکے ہین کہ یہ قدیم سے سنت اللہ ہے کہ جو شخص خوف کی حالتمین رجوع کرکے اور پہر امن پاکر برگشتہ ہوجائے خدا اُسکو تہوڑی مہلت دیکر پہر پکڑ لیتا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے **انا کاشفوا العذاب قلیلاً انکم عائدون** ۔ یعنی ہم رجوع کے بعد کچہہ تہوڑی مدت عذاب کو موقوف رکہینگے اور پہر پکڑ لینگے اور تہوڑی مدت اس لئے کہ پہر تم انکار کی طرف رجوع کروگے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ یہ بات مسلمانونکو بہی یاد رکہنے کے لائق ہے کہ گو ایک شخص کا انجام خدا تعالی کے علم مین کفر ہو مگر عادت اللہ قدیم سے یہی ہے کہ اسکی تضرع اور خوف کے وقت عذاب کو دوسرے وقت پر ڈالدیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ وعید مین خدا کے ارادہ عذاب کا تخلف جائز ہے مگر بشارت مین جائز نہین جیسا کہ قوم یونس کی وعید مین نزول عذاب کی قطعی تاریخ بغیر کسی شرط کے بتلا کر پہر اُس قوم کی تضرع پر وہ عذاب موقوف

کے تمثلات اُس کی آنکھوں کے سامنے بار بار آئے جو قانون فطرت کی رو سے ان لوگوں کو دکھائی دیا کرتے ہین جو **حد سے زیادہ** ڈرتے ہین۔

مثلاً امرتسر کے مقام مین اُسنے سانپ دیکھا کہ گویا وہ ہمارے اشارہ سے اسپر حملہ کرتا ہے اور لدہیانہ کے مقام مین نیزون والے دیکھے جو اسکو مارنا چاہتے ہین۔

اور فیروزپور کے مقام مین بندوقون والونکو دیکھا کہ گویا اُس کا کام تمام کرنا چاہتے ہین۔

اگر یہہ حملے کسی انسان کی طرفسے ہوتے تو ضرور آتہم صاحب اُس سانپ کو مار سکتے اور اور اگر سانپ ہاتھہ سے نکل گیا تہا تو اُن لوگون مین سے کسیکو پکڑ سکتے جنہون نے لودیانہ مین انپر حملہ کیا تہا۔ اور اگر انکو نہ پکڑ سکتے تو اُن لوگومین سے تو ضرور کسیکو پکڑتے جنہون نے مقام فیروزپور مین اُنکے داماد کی کوٹھی پر پہرہ والونکے ہوتے ہوئے انپر حملہ کیا تہا۔ کیا یہ تعجب کی بات نہین کہ آتہم جیسے **پیر جہان دیدہ** پر اس درجہ کی مذہبی دشمنی کیوجہ سے تین حملے ہون تو وہ نہ کسی اقدام قتل کرنے والے کو پکڑ سکے اور نہ اُس مدت مین کسی عیسائی کو اس واقعہ کی خبر دیسکے اور نہ تہانہ مین رپورٹ لکہوا سکے اور نہ عدالت مین نالش کر سکے اور

تتمہ حاشیہ

رکہا گیا اور قرآن شریف اور توریت کے اتفاق سے یہہ ثابت ہی کہ فرعون کے ایمان کے دعوے پر خدا تعالی بار بار عذاب کو اُس سے ٹالتا رہا حالانکہ جانتا تہا کہ فرعون کا خاتمہ کفر پر ہے مگر اس بات کا سر کہ وعید مین تخلف ارادہ عذاب کا کیون اور کس وجہ سے بعض اوقات مین ہو جاتا ہے حالانکہ بظاہر تخلف وعید مین بہی رائحہ کذب ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کسیکو سزا دینا دراصل خدا تعالے کے ذاتی ارادہ مین داخل نہین ہے اُس کے صفاتی نام جو اصل الاصول تمام صفاتی نامون کے ہین **چار** ہین اور چارون جود اور کرم پر مشتمل ہین۔ یعنی وہی نام جو سورہ فاتحہ کی پہلی تین آیتون مین مذکور ہین یعنی **ربّ العٰلمین** اور **رحمان** اور **رحیم** اور **مٰلک یوم الدین** یعنی مالک یوم جزا۔

ان ہر چہار صفات مین خدا تعالی کیطرفسے انسانون کیلئے سراسر نیکی کا ارادہ کیا گیا ہی۔ یعنی پیدا کرنا پرورش کرنا جسکا نام ربوبیت ہے۔ اور بے استحقاق آرام کے اسباب مہیا کرنا جس کا نام رحمانیت ہی۔ اور تقوی اور خدا ترسی اور ایمان پر انسان کیلئے وہ اسباب مہیا کرنا جو

ہمارا مچلکہ بذریعہ عدالت لے سکے اور منہ پر مہر لگ جائے۔ کیا تم انسان ہو یا حیوان ہو کہ اتنی موٹی بات کو سمجھہ نہین سکتے کہ جب آتہم پر جو اکسٹرا اکسٹنٹ بہی رہچکا تہا ایسے ایسے سخت حملے ہوئے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ بقول تمہارے اُسکو زہر دینے کا بہی ارادہ کیا گیا مگر اُس نے عدالت کے ذریعہ سے خونخوار حریف کا کچہہ بہی تدارک نہ کرایا۔ ایسے بدذات اور پلید طبع جنہون نے زہر دینے کی تجویز کی اور ڈاکوون کی طرح تین مرتبہ اُسپر سخت حملے کئے کیا ایسے خبیثون کو چہوڑنا روا تہا۔ خدا کی لعنت اُس شخص پر جسنے سانپ چہوڑا اور زہر دینے کی تجویز کی اور سوار اور پیادے بندوقون اور تلوارون اور نیزون کے ساتہہ بمقام لودیانہ اور فیروزپور آتہم کی کوٹہی پر بہیجے تا اُسکو قتل کرین۔ اور اگر یہہ بات صحیح نہین تو پھر اُس شخص پر ہزار لعنت جسنے ایسا بے بنیاد افترا کیا اور حق کو مخفی رکہنے کیلئے اور اپنے خوف کو چہپانے کے لئے یہ منصوبہ گھڑا۔

اسی قسم کے افتراؤن سے جنکو ہمنے بچشم خود دیکھ لیا ہم یقین رکہتے ہین کہ اس عیسائی قوم مین سخت بدذات اور شریر پیدا ہوتے ہین اور بہیڑون کے لباس مین اپنے تئین ظاہر کرتے ہین اور اصل مین شریر بہیڑئیے ہوتے ہین اور ایسی بدذاتی سے بھرکر ہو جہوٹھ بولتے ہین اور افترا کرتے

[illegible]

آئندہ دکھ اور مصیبت سے محفوظ رکہین۔ جسکا نام **رحیمیت** ہے۔ اور اعمال صالحہ کے بجالانے پر جو عبادت اور صوم اور صلوٰۃ اور بنی نوع کی ہمدردی اور صدقہ اور ایثار وغیرہ ہے وہ مقام صالح عطا کرنا جو دائمی سرور اور راحت اور خوشحالی کا مقام ہے جس کا نام **جزاء خیر** از طرف مالک یوم الجزا ہے سو خدا نے ان ہر چہار صفات مین سے کسی صفت مین بہی انسان کے لئے بدی کا ارادہ نہین کیا سراسر خیر اور بھلائی کا ارادہ کیا ہے لیکن جو شخص اپنی بدکاریون اور بے اعتدالیون سے ان صفات کے پرتوہ کے نیچے سے اپنے تئین باہر کرے اور فطرت کو بدل ڈالے اُس کے حق مین اسکی شامت اعمال کی وجہ سے وہ صفات بجائے خیر کے شر کا حکم پیدا کر لیتے ہین چنانچہ ربوبیت کا ارادہ فنا اور اعدام کے ارادہ کے ساتہہ مبدل ہوجاتا ہے اور رحمانیت کا ارادہ غضب اور سخط کی صورت مین ظاہر ہوجاتا ہے اور رحیمیت کا ارادہ انتقام اور سخت گیری کے رنگ مین جوش مارتا ہے اور جزاء خیر کا ارادہ سزا اور تعذیب کی صورت مین اپنا ہولناک چہرہ دکھاتا ہے۔

سو یہہ تبدیلی خدا کی صفات مین انسان کی اپنی حالت کی تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

ہین جنکی کچہہ بہی اصلیت نہین ہوتی۔

عیسائی اس باتکو مانین یا نہ مانین مگر منصف لوگ سمجہہ سکتے ہین کہ آتھم کو ان بیہودہ افتراؤن کی کیون ضرورت پیش آئی اور کیون اور کس وجہ سے یہہ باتین اُس نے میعاد گزرنیکے بعد پیش کین اور میعاد کے اندر **میت** کی طرح کیون خاموش رہا۔ حالانکہ دشمن کی مجرمانہ حرکت کو اُسی وقت شائع کرنا چاہیے تھا جبکہ دشمن کی طرف سے ارتکاب جرم کا ہوا تھا۔

اس افترا کا یہی سبب تہا کہ آتھم نے اپنی کمال سراسیمگی سے پیشگوئی کی میعاد مین دنیا پر ظاہر کر دیا تھا کہ وہ پیشگوئی کی عظمت سے سخت خوف مین پڑ گیا اور اُس کے دل کا آرام جاتا رہا۔ اکثر وہ روتا تھا۔ اور اُس کے ڈرنیوالے دل کا نقشہ اُس کے چہرہ پر نمودار تھا۔ اور مردہ پرستی کا ایمان اُس کو **قوت اور استقامت** نہین بخش سکتا تہا بلکہ اُسوقت سچائی کے خوف نے اُس کے ایسے پلید خیالات کو اپنے پیرون کے نیچے کچل دیا تہا۔ سو جس خوف کا اُسنے اپنی سخت بیقراری سے ثبوت دیدیا تہا میعاد گزرنے پر ضرور تہا کہ وہ اپنی قوم کے آگے اسکی کچہہ تاویل کرتا اور اُس کی کوئی وجہ بتلاتا۔ تا کسی کے ذہن کا اس طرف انتقال نہ ہو سکے کہ وہ تمام خوف پیشگوئی کی وجہ سے تہا سو اُسنے تین حملون اور زہر دینے کی تجویز کو بہانہ بنایا۔ تا سب لوگ بول اُٹھین کہ جبکہ آتھم بیچارہ پر اسقدر سخت حملے ہوئے تو وہ بیچارہ کیون سراسیمہ اور بیقرار نہ رہتا۔

اگر یہہ بہانہ نہین تھا اور واقعی طور پر ہمنے کوئی تعلیم یافتہ سانپ چھوڑا تھا۔ یا ہمارے سوار اور پیادے اُس کے قتل کرنیکے لئے اُسکی کوٹھی پر آئے تھے یا اُسکو زہر دینے کیلئے ہماری

بقیہ حاشیہ

غرض چونکہ سزا دینا یا سزا کا وعدہ کرنا خدا تعالےٰ کے اُن صفات مین داخل نہین جو ام الصفات ہین کیونکہ دراصل اُسنے انسان کے لئے نیکی کا ارادہ کیا ہے اس لئے خدا کا وعید بھی جبتک انسان زندہ ہے اور اپنی تبدیلی کرنے پر قادر ہے فیصلہ ناطقہ نہین ہے۔ لہذا اُس کے برخلاف کرنا کذب یا عہد شکنی مین داخل نہین۔ اور گو بظاہر کوئی وعید شرط سے خالی ہو مگر اُس کے ساتھ پوشیدہ طور پر ارادہ الٰہی مین شروط ہوتی ہین بجز ایسے الہام کے جسمین ظاہر کیا جاے کہ اس کے ساتھ شروط نہین ہین پس ایسی صورت مین وہ قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے اور تقدیر مبرم قرار پا جاتا ہے یہہ نکتہ معارف الٰہیہ مین سے نہایت قابل قدر اور جلیل الشان نکتہ ہے جو سورہ فاتحہ مین مخفی رکہا گیا ہے۔ فتدبر۔ منہ

طرف سے کوئی قدام ہوا تھا تو اسکو خدا نے خوب موقعہ دیا تھا کہ ہماری پیشگوئی کی قلعی کھولتا۔ اور حملہ آور ونکو پکڑتا اور ان حملون کے وقوع کا ثبوت دیتا۔ یا کم سے کم اثنا پیشگوئی مین کسی تھانہ مین رپورٹ لکھواتا۔ یا کسی حاکم سے ذکر کرتا یا اخبارون مین چھپوا دیتا۔ جس شخص نے اول جھوٹی پیشگوئی کر کے اس قدر اُس کے دل کو دُکھایا اور اس درجہ کا صدمہ پہونچایا اور پھر زہر دینے کی فکر مین رہا۔ اور پھر تین حملے کئے تا اسکو نیست و نابود کرے اور اسکی موت کو اُس کے مذہب کے بطلان پر دلیل لاوے۔ کیا ضرور نہ تھا کہ ایسے ظالم کے ظلم پر ہرگز صبر نہ کیا جاتا۔ اگر آپ نہیں تو اپنی مذہب کے حمایت کے لئے ہی ایسے مفسد کا واجب تدارک کرنا چاہیے تھا چنانچہ اخبار والون نے بھی ہر طرف سے زور دیا کہ آتھم صاحب لوگون پر احسان کرینگے اگر ایسے مفسد کو عدالت کے ذریعہ سے سزا دلائینگے مگر آتھم صاحب **موت سے پہلے ہی مر گئے اور ہماری سچائیکے پوشیدہ ہاتھ نے** ایسا انھین دبایا کہ گویا وہ زندہ ہی قبر مین داخل ہو گئے۔

دنیا تمام اندھی نہیں ہر یک منصف سوچ سکتا ہے کہ جو ناحق کے الزامون کے تیر انھون نے میری طرف پھینکے تھے وہی تیر بوجہ عدم ثبوت اُنکو زخمی کر گئے اور ان افتراؤن سے عقلمندون نے سمجھ لیا کہ ضرور دال مین کالا ہے۔

غرض جبکہ وہ اُس بار ثبوت سے سبکدوش نہ ہو سکے جس سے انھین سبکدوش ہونا چاہیے تھا بلکہ قسم کھانے سے بھی محض حق پوشی کے طریق پر انکار کر گئے تو کیا اب بھی یہ ثابت نہ ہوا کہ ضرور انھون نے پیشگوئیکی عظمت کا خوف دل مین ڈالکر اُس شرط سے فائدہ اٹھایا تھا جو الہامی عبارت مین درج تھی۔

قولہ ۔ قادیانی صاحب کے پیرو پیشگوئیکے سبب اُنسے منحرف ہو گئے۔

اقول ۔ میان حسام الدین کی یہہ دروغگوئی درحقیقت افسوس کی جگہ نہین کیونکہ جبکہ اُن کے بزرگ عیسائی ایک مردہ کو خدا بنانے کے لئے کئی جھوٹی انجیلین بنا کر چھوڑ گئے تو

جھوٹ بولنا اُنکی وراثت ہے۔

یہہ بھی یاد رہے کہ اگر انحراف سے اُن کی مراد کسی ایک آدھہ ناسمجھہ کا انحراف ہی تو آپ کے یسوع صاحب پر سب سے پہلے یہہ الزام ہے کیونکہ یہودا اسکریوطی یسوع صاحب سے بڑے زور شور کے ساتھہ منحرف ہوا تھا۔ اور نہ صرف منحرف ہوا بلکہ نہایت بدظن ہوکر یہہ چاہا کہ ایسا شخص ہلاک ہی ہوجائے تو بہتر ہے۔ تیس روپیہ لینے پر اسی وجہ سے راضی ہوا کہ یہ رقم قلیل بھی اُس کے وجود سے بدرجہا افضل ہے۔

بات یہہ ہے کہ یسوع صاحب نے یہہ پیشگوئی کی تہی کہ مین داؤد کے تخت کو قائم کرنے آیا ہون اور اس طرح یہود کو اپنی طرف کھینچنا چاہا تہا کہ دیکھو مین تمھاری بادشاہی پھر دنیا مین دوبارہ قائم کرنے آیا ہون اور رومی گورنمنٹ سے اب جلد تم آزاد ہوجاؤگے ہو۔ مگر وہ بات نہ ہوئی بلکہ حضرت یسوع صاحب نے نہایت درجہ کی ذلت دیکھی۔ منہ پر تھوکا گیا۔ اور آپ کے اُس حصہ جسم پر کوڑے لگائے گئے جہان مجرمونکو لگائے جاتے ہین اور حوالات مین کیا گیا۔ پس یہودا اور ایسا ہی اور بہت سے آدمیون نے بخوبی سمجھہ لیا کہ اس شخص کی پیشگوئی صاف جھوٹی نکلی اور یہ خدا تعالی کی طرف سے نہین ہے۔

لہذا انھون نے اُس کے ساتھہ رہنا پسند نہ کیا۔ اور اُن کے دل پہلے ہی سے شکستہ ہوگئے تھے کیونکہ پہلے نبیونکی پیشگوئیون کے مطابق یسوع مین مسیح موعود ہونیکی علامتین نہ پائی گئین۔ اور خاصکر یہہ کہ اُن سے پہلے ایلیا آسمان سے نہ اترا جس کا اترنا ضروری تھا۔

اور پھر اس بات سے تو طبیعتین نہایت بیزار ہوگئین کہ داؤد کے تخت کے بحال کرنے کی پیشگوئی جو مسیح موعود کی علامت تھی اُنکے حقمین صادق نہ آئی۔ اُنھون نے دعوی بھی کردیا کہ مین پہلے نبیونکی پیشگوئی کے مطابق داؤد کے تخت کو پھر بحال کرنے آیا ہون بلکہ شوق ظاہر کیا کہ لوگ مجھکو شہزادہ کہین مگر اُنکی بدقسمتی سے داؤد کا تخت بحال نہ ہوا اور وہ دعوے جھوٹا نکلا۔ اور درحقیقت یسوع صاحب کی یہہ ایک فضولی تھی۔ اور یا ایک قسم کی چالاکی اور دام

اندازی کہ انھون نے یہود یونکو داؤد کے تخت کی امید دلائی تا وہ لوگ اگر اور طرح نہین تو اسی طرح اُنکے قبضہ مین آجائین - مگر چاہیے تھا کہ وہ ایسی لاف وگزاف سے اپنی زبان کو بچاتے اور اُسی پہلی بات پر قائم رہتے کہ میری بادشاہت دنیا کی بادشاہت نہین مگر **نفسانی جذبات** کی وجہ سے صبر نہ کر سکے اور اپنے پہلے پہلو مین ناکامی دیکھکر ایک اوچھال اختیار کی اور پھر جب باغی ہونیکے شبہ مین پکڑے گئے تو پھر اپنے تئین بغاوت کے الزام سے بچانیکے لئے وہی پہلا پہلو اختیار کر لیا - **دعوی خدائی کا اور پھر یہ چال بازیان - جائے تعجب ہے -**

اور یاد رہے کہ یہہ ہماری رائے اُس یسوع کی نسبت ہی جسنے **خدائی کا دعوی کیا** اور پہلے نبیونکو چور اور بٹمار کہا اور خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز اس کے کچھہ نہین کہا کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئینگے - **ایسے یسوع کا قرآن مین کہین ذکر نہین -**

قولہ - ہر ایک شریف مسلمان کو اس بات کے سننے سے نہایت رنج ہوگا کہ مسلمان مخالفین نے اُنکے یعنی آتھم صاحب کے مارنیکے لئے وحشیانہ حرکتین کین اُنکے گھر مین زندہ سانپ چھوڑے گئے انکو زہر کھلانیکی تجویز کی گئی -

اقول - مین پوچھتا ہون کہ اب آتھم صاحب جو مر گئے کس زہر سے مار گئے یا کس سانپ نے انکو ڈسا یا کس نے انپر بندوق فیر کی یا تلوار چلائی - اگر کہو کہ اب پیشگوئی کی میعاد کے بعد فوت ہوئے تو یہہ صاف حماقت ہے کیونکہ پیشگوئی نے یہہ قطعی فیصلہ نہین دیا تھا کہ ضرور اُس کی میعاد کے اندر ہی فوت ہون گے - بلکہ پیشگوئی مین یہہ صاف شرط موجود تھی کہ اگر وہ عیسائیت پر مستقیم رہینگے اور ترک استقامت کے آثار نہین پائے جائینگے اور انکے افعال یا اقوال سے رجوع الی الحق ثابت نہین ہوگا تو صرف اسحالت مین پیشگوئی کے اندر فوت ہونگے ورنہ اُنکی موت مین تاخیر ڈال دیجائیگی - ہان کسیقدر ہاویہ کا بھی مزہ چکھ لینگے

سو بلاشبہ پیشگوئی نے میعاد کے اندر اُس ہاویہ کا مزہ اُنکو چکھا دیا جس ہاویہ کی تکمیل رفتہ رفتہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو ہو گئی اور ضرور تھا کہ وہ پیشگوئی کی میعاد مین ہاویہ کے پورے اثر سے بچے رہتے۔ کیونکہ انھون نے اسلامی پیشگوئی کا ڈر اپنے پر ایسا غالب کیا کہ ایک قسم کی موت اُنپر آ گئی وہ مُردون کی طرح چپ ہو گئے اور عیسائیت کے پلید عقائد کی حمایت مین جو پہلے تالیفات کرتے رہتے تھے اُنسے یکلخت دستکش ہو گئے اور خوف کے صدمات نے اُنکو سراسیمہ کر دیا پس کیا ضرور نہ تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے الہام کے شرط کے موافق موت کو دوسرے وقت پر ٹال دیتا اور کیا اُنکی موت سے پہلے یہہ پیشگوئی شائع نہین کیگئی کہ انکار قسم کے اصرار پر یہہ پیشگوئی پورے طور پر پوری ہو جائے گی۔ سو اب بے شک آتھم صاحب پیشگوئی کے مطابق مرے اور آخری انکار کے بعد صرف سات مہینے زندہ رہے۔

سو یہہ ہمارا حق ہے کہ ہم کہین کہ ہریک شریف عیسائی کو اس بات کے سننے سے نہایت رنج ہو گا کہ آتھم باطل اندیش نے پیشگوئی کی سچائی کو چھپانے کیلئے کیا کیا مکروہ اور نالائق افتراؤن سے کام لیا اور کسطرح دلیری کے ساتھ بے بنیاد جھوٹ کو پیش کیا۔ نالائق آتھم نے سراسر بیوجہ مجھے زہرخورانی کے اقدام کی تہمت دی۔ میرے پر یہہ افترا باندھا کہ گویا مینے اُسکے قتل کرنیکے لئے اُسکی کوٹھی مین سانپ چھوڑے تھے۔ اور گویا مین ایسا پورا خونی تھا کہ تین مرتبہ مینے تین مختلف شہرون مین اُسکے مارنیکے لئے اپنی جماعت کے جوانون سے حملے کرائے اور کئی سوار اور پیادے معہ بندوقون اور تلوارون اور نیزون کے اُسکی کوٹھی مین لودیانہ اور فیروزپور مین میرے حکم سے گھس گئے۔ خدا کی لعنت کا مارا ایسا جھوٹ بولکر بھی آخر موت سے بچ نہ سکا۔ شرطی پیشگوئی سے تو اُسکی جان بوجہ ادائے شرط کے بچگئی لیکن قطعی پیشگوئی نے آخر اُسکو کھالیا۔

مین اپنے اشتہارات انوار الاسلام وغیرہ اور ضیاء الحق مین نہایت دلائل قاطعہ سے ثابت کر چکا ہون کہ آتھم کا یہ نہایت گندہ جھوٹ ہے کہ اُسنے ان حملونکا میرے پر الزام لگایا اور ایک راستباز انسان کیطرح کبھی یہ ارادہ نہ کیا کہ اس الزام کو ثابت کرے نہ نالش سے نہ بذریعہ پولس ثبوت

دینے سے اور نہ قسم کھانیسے اور نہ کسی خانگی طور سے - اور مین یقیناً جانتا ہون کہ کسی منصف کا کانشنس ہرگز یہہ گواہی نہین دیگا کہ درحقیقت واقعی طور پر یہہ حملے ہوئے تھے مین دشمنون سے اسوقت امید نہین رکھتا کہ وہ اپنے کانشنس سے مجھکو اطلاع دین مگر ایک حق پسند کیلئے یہ ثبوت تسلی بخش ہے کہ آتہم نے ان چار الزامون مین سے کسی الزام کو ثابت نہین کیا بلکہ قسم کھانے سے بھی اعراض کیا جس سے باسانی صفائی ہو سکتی تھی -

اور اس سوال کا جواب ہریک منصف کا کانشنس دیسکتا ہے کہ ان بہتانون کیلئے اسکو کونسی ضرورت پیش آئی تھی - کیا بجز اسکے اور بھی کوئی ضرورت عقل مین آسکتی ہے کہ اُسنے بہتانونکے ساتھ اپنے اُس خوف پر پردہ ڈالنا چاہا جو اسکی سراسیمگی کی وجہ سے ہر ایک شخص پر ظاہر ہو چکا تھا کیا عقل باور کر سکتی ہے کہ جسکی جان لینے کیلئے ہم نے سو کوس تک تعاقب کیا اور بار بار حملے کئے اُسکے مونہہ پر آخر میعاد تک مہر لگی رہی اور نہ صرف اسکے مونہہ پر بلکہ اُن سب کے مونہہ پر جنہون نے ایسے حملہ آورونکو دیکھا تھا - نہ نالش کرنا نہ قسم کھانا نہ خانگی طور پر کوئی گواہ پیش کرنا کیا یہہ وہ علامات ناطقہ نہین ہین جن سے اصل حقیقت کھلتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ صرف پیشگوئیکی شرط سے لوگون کے خیالات ہٹانیکے لئے یہ حرکت مذبوحی تھی -

مگر تاہم اگر اب تک کسی عیسائیکو آتہم کے اس افترا پر شک ہو تو آسانی شہادت سے رفع شک کرالیوے - آتہم تو پیشگوئی کے مطابق فوت ہو گیا اب وہ اپنے تئین اُس کا قائم مقام ٹھہرا کر آتہم کے مقدمہ مین قسم کھالیوے - اس مضمون سے کہ آتہم پیشگوئیکی عظمت سے نہین ڈرا بلکہ اُسپر یہ چار حملے ہوئے تھے - اگر یہ قسم کھانیوالا ابھی ایک سال تک بچ گیا تو دیکھو مین اسوقت اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے ہاتھ سے شایع کر دونگا کہ میری پیشگوئی غلط نکلی - اس قسم کے ساتھ کوئی شرط نہ ہوگی - یہ نہایت صاف فیصلہ ہو جائیگا اور جو شخص خدا کے نزدیک باطل پر ہے اُس کا بطلان کھل جائیگا -

اگر عیسائی لوگ سچے دل سے یقین رکھتے ہین کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی تو اس طریق امتحان سے

کونسی چیز انکو مانع ہے۔

آتھم کا مقدمہ ایک ایسا صاف ہی کہ اگر یہہ بہ ہیئت کذائی چیف کورٹ کے ججون کے سامنے بہی پیش ہو تو اُن سے کچہہ نہین بن سکیگا بجز اسکے کہ ہمارے حقمین ڈگری دین - کیا آتہم اُن بہتانون مین سے کسی ایک بہتان کو بہی ثابت کر سکا جو اُسنے پیشگوئی کی میعاد کے بعد مجہپر لگائے کیا یہ سفید جہوٹھ نہین کہ بقول اُسکے مین نے زہر خورانی کا اقدام کیا - جیسا کہ میان حسام الدین عیسائی کشف الحقائق پرچہ اگست ۱۸۹۶ء مین مجہپر الزام لگاتے ہین کہ گویا مینے زہر خورانی کی تجویز کی اور سانپ چہوڑے - شاید اس سے اُنکا مطلب یہہ ہے کہ آتہم کو ایک کراماتی عیسائی بنا دین کیونکہ انجیلو مین لکہا ہے کہ راست باز مسیحی کی یہ علامت ہی کہ سانپ اُسکو ڈس نسکے اور زہر اسمین اثر نکر سکے - سو گویا یہہ دونون کرامتین آتہم سے ظہور مین آگئین اب اُسکے ولی ہونمین کیا کسر رہگئی - لیکن عقلمند خوب سمجھتے ہین کہ یہ ساری باتین اُس خوف کے چہپانے کے لئے ہین جسنے آتہم کو پیشگوئی سننے کے بعد ہوش و حواس سے الگ کر دیا تہا۔

اگر یہ بات صحیح نہین ہے تو کوئی ثبوت پیش کرنا چاہیے تہا کہ یہ خوف آتہم صاحب کا جسکا انکو اقرار ہے اُس سبب سے نہین تھا جو پہلے موجود تہا وہی سبب جس سے طبعی طور پر متاثر ہونا ممکن بہی تہا جسکی فریق ثانی کو بوجہ موجودگی شرط کے انتظار بہی تہی یعنی الہامی پیشگوئی - بلکہ یہ خوف اس وجہ سے ہوا کہ فریق ثانی درحقیقت خون کرنیکا ارادہ رکہتا تہا - کیا آتہم صاحب نے کوئی ایسے قرائن ثابت شدہ پیش کئے جنسے شبہ بہی گزر سکتا ہو کہ خونریزی کی نیت کیگئی تہی - پہر اگر یہ پہلو ڈرنیکا غیر ثابت اور غیر معقول تہا اور چار حملے جو بیان کئے گئے انمین علاوہ عدم ثبوت کی بناوٹ کی بدبو بہی ظاہر تہی تو ایک عادل جج کو ماننا پڑتا ہی کہ ڈرنیکی کوئی اور وجہ ہوگی - پس وہ اور وجہ بجز اس کے کیا تہی کہ آتہم صاحب عرصہ تیس برس سے میرے حال اور میرے چال چلن سے بخوبی واقف تھے اور ہمارا اس ضلع مین وہ مدت تک اسی علاقہ کی تحصیل مین ملازم بہی رہ چکے تہے انکو خوب معلوم تہا کہ یہ شخص کاذب نہین اور نیز سچائی کی ذاتی خاصیت نے اُسیوقت اُنکو ہراسان اور

ترسان کر دیا تھا۔ سو اسلیئے وہ ڈرے اور اُنکے ڈرنے نے اُنکو اسوقت تک مرنے سے محفوظ رکھا جبتک اُنسے بیباکی پر اصرار ظاہر ہوا۔ سو میعاد گزرنیکے بعد شیطان نے اُنکے دلمین شبہات ڈالے کہ پیشگوئی کچھہ چیز نہین۔ بہرحال بچنا ہی تھا۔ سو یہ شبہات بڑہتے گئے اور قوت پکڑ گئے۔ یہانتک کہ وہ ہمارے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کے شایع ہونے تک پورے منکر اور بیباک ہو چکے تھے سو خدا نے اُنکو جیسا کہ پیشگوئیمین وعدہ تھا اور پہلے شایع ہو چکا تھا بیباکی کے بعد اشتہار آخری سے سات مہینہ تک لے لیا اور ابھی یہہ ہمارے آخری اشتہار شایع ہو رہے تھے کہ اُنکے موت کی خبر پہونچگئی۔

افسوس کہ عیسائیونکی تمام دیانت آزمائی کیلیئے یہ پہلا موقعہ تھا۔ مگر کسی نے بھی انمین سے سچ کی پرواہ نہ کی۔ یہانتک کہ **ایڈیٹر سول ملٹری** نے جس کو **آزادی اور راست گوئی کا دعوی تھا اس مقام مین گندہ جھوٹ بولا۔** حسام الدین پر تو کچھہ بھی افسوس نہین کیونکہ یہہ لوگ جو پادریانہ مشرب رکھتے ہین اکثر وہ جھوٹھ کے تلے اور تجارت خوری کے کیڑے ہین اُنکو نہ فطرتی حیا ہے اور نہ خدا یتعالے کا خوف۔ یہ کہنا غلط ہے کہ بباعث بیخبری یہ لوگ معذور ہین کیونکہ مینے اس مقدمہ مین پانچہزار کے قریب اشتہار جاری کیا ہے۔ اور کھلے کھلے دلائل کے ساتھہ دکھلا دیا ہے کہ آتہم خدا اور خلقت کے نزدیک ملزم ہے ✣ اور پیشگوئی اپنے دو پہلوؤن مین سے ایک پہلو پر پوری ہو چکی ہے۔ پھر کیونکر

✣ **حاشیہ**۔ یہ کسکو خبر نہین کہ آتہم صاحب نے پرچہ نور افشان مین صاف اقرار چھپوایا کہ مین اثناء ایام پیشگوئیمین ضرور خونی فرشتوں سے ڈرتا رہا۔ یہ کسکو معلوم نہین کہ ڈرنے کی علامات اُنسے اسقدر صادر ہوئین کہ جنکو چھپانا ممکن نہین۔ کون عیسائی اس سے انکار کریگا کہ آتہم صاحب ایام پیشگوئیمین روتے رہے۔ کس کے کانوں تک یہ خبر نہین پہونچی کہ اسوقت بھی آتہم صاحب کے آنسو نہین تھمے تھے جبکہ وہ اکراہ اور جبر کے طور پر پیشگوئیکے دنوںمین عسائیونکے جلسہ مین بلائے گئے۔ پھر جب تھوڑے دنون کے بعد آتہم صاحب کے ہوش و حواس قائم ہوئے اور قوم کے ختاسونکا اثر اُنپر پڑا اور دل سخت ہو گیا تب اُنکو سمجھہ آیا کہ یہہ مینے اچھا نہین کیا کہ اسلامی پیشگوئی کے خیال سے اس قدر بیقراری ظاہر کی۔ تب زہر خورانی کے اقدام کا منصوبہ اور تین حملونکا بہانہ بنایا گیا۔ کیونکہ جسقدر خوف

یہہ لوگ جنہون نے دیکہو انوارالاسلام اور اشتہار ہزار روپیہ ۔ دو ہزار روپیہ ۔ تین ہزار روپیہ ۔ چار ہزار رو
اور رسالہ ضیاء الحق اور آخری اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء جسکے سات ماہ بعد آتہم اپنی بیباکی کی جزا
کو پہونچ گیا ۔

میرا یہ خیال ہی ہے کہ آتہم زہر خورانی کے دعوی مین تو بالکل جہوٹا ہی لیکن باقی تین حملون کے دعوی مین شاید ایک اصلیت بہی ہو اور وہ یہہ ہی کہ شاید یونس کی قوم کیطرح ایسے پیرا وہمین فرشتے اسکو نظر آئے ہون جنکا وہ خود **خونی فرشتے** نام رکہتا ہی اور پہر اُسنے عمداً یا کسیقدر سہو کی آمیزش سے اُن حملونکو انسانی حملے خیال کرلیا ہو اور اصل واقعہ کو گڑبڑ کر دیا ہو یہ اُس حالتمین ہے کہ کسیقدر اسکو بہلا مانس آدمی خیال کرلیا جائے ۔ لیکن یقیناً عیسائی لوگ اس تاویل پر راضی نہین ہونگے ۔ پس دوسرا احتمال صرف یہہ ہی کہ اُسنے عمداً ایک گندے اور ناپاک جہوٹہ اور افترا سے کام لیا تا اُس خوف کو چہپا وے جو اُسکی مضطربانہ افعال سے ظاہر ہو چکا تہا ۔

غرض اگر اُس کے بیان پر اعتبار کیا جائے تو ان حملونکو فرشتونکے تمثلات مان لینا چاہیے ورنہ اس مین کچہہ شک نہین کہ سخت نالائق اور مکروہ جہوٹ کو اُسنے حق پوشی کیلئے استعمال کیا ہی ۔

حاشیہ ۱

اُن کی سراسیمگی اور بیقراری سے ظاہر ہو چکا ہتا وہ چاہتا ہتا کہ اگر اسکا سبب الہامی پیشگوئی نہین تو ایسا سبب ضرور ہونا چاہیے جو نہایت ہی قوی اور عظیم الشان ہو جس سے یقینی طور پر موت کا اندیشہ دل مین جم سکے ۔ سو جہوٹ کی بندشونسے کام لیکر یہ خوف کے اسباب تراشے گئے مگر ان بہتانون نے جو نہایت مکروہ طور پر غیر محل پر استعمال کئے گئے آتہم صاحب کی اندرونی حالت بلکہ عیسائیت کے لب لباب کو اور بہی پبلک کے سامنے رکہدیا ۔ اور اس نظیر نے ثابت کر دیا کہ انکی فطرت مین کسقدر قابل شرم خبث بہرا ہوا ہے جو ایسے ظلم اور جہوٹ اور بناوٹ اور سراسر بے اصل بہتان باندہنے کا محرک ہوا ۔

مگر یہ چارون بہتان آتہم صاحبکو ملزم کرتے تہے ۔ افسوس کہ آتہم صاحب کے ان بہتانون سے عقلمندون کے نزدیک اگر کچہہ نتیجہ پیدا ہوا تو صرف یہی کہ یہ عیسائی لوگ جہوٹ بولنے مین سخت بیباک اور بے شرم ہین ۔ کون نہین سمجہہ سکتا کہ ان جہوٹے اور بے ثبوت بہتانون سے اُنکا مونہہ کالا ہو گیا تہا ۔ اور اس کلنگ کو دور کرنیکے لئے بجز اسکے اور کوئی تدبیر نہ تہی کہ یا تو

اگرچہ حال کے فلاسفروں کی نظر مین یہہ پہلا احتمال بہت قدر کے لائق نہین ہے یعنی یہ کہ آتہم کو فرشتے نظر آئے ہون - مگر چونکہ خود اُس کے مونہہ سے یہ الفاظ نکلے تہے کہ "مین خونی فرشتون سے ڈرتا رہا - اس لئے ہمین مناسب ہے کہ اُس کے ان الفاظ کو بہی اس سچائی پر قیاس کرین کہ جو بعض اوقات بے اختیار مجرم کی زبان پر جاری ہو جاتی ہے -

ایک محقق کی نظر مین یہ امر بہت مشکل ہے کہ اگر یہ تمام حملے انسان ہی کے حملے تہے تو ان مختلف حملو مین کوئی دوسرا شخص کسی موقعہ پر بہی آتہم کا شریک رویت نہ ہو سکا اور آتہم کی زبان پر بہی مہر لگی رہی اور اسنے اس میعاد مین کوئی کارروائی ایسی نہ دکہلائی جیسا کہ ایک شخص خونیو کی حملو نسے ڈرنیوالا طبعی جوش سے دکھلاتا ہے - بلکہ اُس نے تو اپنا دامن قسم کھانیسے بہی پاک نہ کیا - جسکے کھانیمین نہ صرف آسانی بلکہ نقد چار ہزار روپیہ ملتا تہا -

پس ان واقعات سے یہ نتیجہ نکالنا عین انصاف ہے کہ کوئی ڈرانیوالا امر اسکو اس جرأت کرنیسے روکتا تہا کہ وہ نالش کرتا یا قسم کھاتا یا خانگی تحقیقات کرواتا - اگر ایک پاک نظر لیکر اس مقدمہ پر سلسلہ وار غور کرو تو بہت جلد سمجھ آجائیگا کہ اول سے آخر تک تمام سلسلہ اس نتیجہ کو چاہتا ہے کہ آتہم کا وہ خوف جسکا اُس کو اقرار ہے صرف پیشگوئی کی عظمت کی وجہ سے تہا نہ کسی اور وجہ سے -

اور آتہم کے دروغگو ہونیپر وہ اختلاف اور تناقض بہی شاہد ہے جو اُسکے دعوی عیسائیت اور اسقدر بزدلے سے مترشح ہو رہا ہے کیونکہ اُس نے عیسائیت کا اقرار کرکے اسلام کے مقابل وہ خوف دکھلایا کہ جبتک انسان کم سے کم تذبذب کی حالت مین نہ ہو ہرگز دکہلا نہین سکتا - اور نیز اسکی کلام مین یہ

ضمیمہ حاشیہ

عدالت فوجداری مین نالش کرکے ان بہتانونکو ثابت کراتے اور یا بطور چند گواہون کے پیش کرنیسے انکا ثبوت دیتے اور یا جلسہ عام مین قسم کھا لیتے - مگر اتہم صاحب نے ان طریقون مین سے کسی طریق کو اختیار نہین کیا پھر آتہم صاحب کے جھوٹا ہونیکی ایک یہ بہی نشانی ہے کہ ان الزامونکو انہون نے نہ ایام میعاد پیشگوئی مین بیان کیا اور نہ اُن ایام کے گزرنیکے بعد اُن چارون حملونکو یکدفعہ بیان کر دیا بلکہ جیسا کہ جھوٹھ رفتہ رفتہ بنکر اور سوچ سوچ کر ساتھ بنایا جاتا ہے ایسا ہی کیا - اب اے عزیزو آپ ہی سوچو کہ کیا وہ اُس خوف کا اقرار کرکے جو الہامی شرط کا موید تہا اُس خوف کے کوئی اور اسباب ثابت کر سکا اور کیا وہ اس بات کا کچھہ ثبوت دے سکا کہ درحقیقت اُسپر چار حملے ہوئے اور انہین حملونکی وجہ سے اُس کا یہ سارا خوف تہا - منہ

تناقض ہی ہے کہ کبھی وہ حملے کرنیوالوں کا نام فرشتے رکھتا ہے جو گناہ سے پاک ہیں اور کبھی اُنکو ناپاک طبع انسان ٹھہراتا ہے جن کا کام ناحق کا خون کرنا ہے اور پھر طرفہ یہ کہ ان میں سے وہ کسیکا نام نہیں بتلا سکا اور یہ بھی نہیں کہا کہ میں انکو شناخت کر سکتا ہوں اور وہ خوب جانتا تھا کہ ایسے بیہودہ اور بے اصل بہتان سے اس راقم کے مخالف کوئی قیاس نہیں نکل سکتا۔ اس لئے اُسنے ان بہتانونکو عام طور پر شایع بھی نہیں کیا۔ صرف نور افشاں میں ایک دجل آمیز تقریر میں چھپوا دیا۔
اس سے یہ امر قابل لحاظ پیدا ہوتا ہے کہ یہ چھپوانا صرف عیسائیونکی دلجوئیکی وجہ سے تھا جسکو اُسنے بار بار بیان کرنا بھی نہیں چاہا۔

قاعدہ فطرت کے مطابق یہ بات عادات میں داخل ہے کہ انسان حریف کی تکذیب کے لئے اصل واقعات کو چھپاتا ہے۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ اور گو اسپر بہت کچھ منحصر نہیں مگر بے ثبوت عذرون کے پیش ہونیکے بعد اس فطرتی امر کا ملحوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ آتھم کے تمام حالات میں اس خیال کے پیدا کرنیکے لئے کچھ نہیں ہے کہ وہ بجز اقدام قتل کے حملوں کے صرف پیشگوئی کی عظمت سے ڈر نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ ایسا خیال ان حملونکی صحت اور آتھم کی طرز استقامت کے ثبوت پر موقوف تھا جسکا ثبوت نہ آتھم پیش کر سکا اور نہ اسکا کوئی اور حامی۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس بیان میں کچھ بھی سچائی ہوتی تو آتھم کو طریقہ فطرت فی الفور سکھلاتا کہ آیندہ حملونکے روکنے کے لئے جنمیں ابھی ایک برس پڑا تھا کوئی قانونی کارروائی کرے۔ * کیا یہ عذر قابل اطمینان یا عدالت کو تشفی بخش ہے کہ ہر ایک حملہ کے وقت اُسکی

* **حاشیہ** ۔ نادان بٹالوی محمد حسین اپنے پرچہ اشاعت السنہ میں ہمپر یہ اعتراض کرتا ہے کہ جس حالت میں آتھم نے ہمپر جھوٹا الزام لگایا تھا کہ میرے قتل کرنیکے لئے کئی حملے میرے پر کئے گئے تو چاہیے تھا کہ تم اسپر نالش فوجداری کرتے۔ اور اگر الزام فی الواقعہ جھوٹا تھا تو اسکو سزا دلاتے۔
مگر افسوس کہ بٹالوی نے اس اعتراض میں بھی شیطان ملعون کیطرح دانستہ لوگونکو دھوکا دینا چاہا۔ اعتراض کے وقت اسکو خوب معلوم تھا کہ پیشگوئی کے الفاظ میں بار بار یہ ذکر ہے کہ آتھم انکار کیحالت میں بے سزا نہیں چھوڑا جائیگا اور خدا اسکو اصرار انکار کے بعد جلد پکڑے گا اور ہلاک کریگا۔ پس جس حالت میں آسمانی عدالت سے ہمیں یقین دلایا گیا تھا کہ عنقریب آتھم آسمانی وارنٹ سے گرفتار کیا جائیگا۔ اور اپنے جرم بیباکی اور انکار پر ماخوذ ہو کر جلد سزا موت سے سزایاب ہوگا تو

رحیمانہ عادت مجرمونکا واجب تدارک کرانے سے روکتی رہی بلکہ جس حالتمین پہلے حملہ کی وجہ سے آیندہ زندگی کا امن اُٹھ گیا تہا تو کیا عقل باور کر سکتی ہے کہ پھر بہی آتہم نے درگزر اور عفو کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور کسی نے اُسکو یہ مشورہ نہ دیا کہ اب دشمن کا تدارک بہت ضروری ہے اور اسمین دو فائدے ہین۔ ایک یہ کہ اپنی جان کا بچاؤ اور دوسرے دشمن کے مذہب کی ذلت جو عیسائیون کا عین مطلب ہے۔

یہ بہی یاد رکہنے کے لائق ہے کہ آتہم کا بیان صرف اُس اعتبار تک محدود تہا کہ جو ایک مدعا علیہ کے ایسے بیان پر کر سکتے ہین جسکا اُس کے پاس کچہہ بہی ثبوت نہ ہو۔ اگر اُسنے ان حملون کا واقعی طور پر معاینہ کیا تہا تو وہ بڑا ہی بدقسمت تہا کہ باوجودیکہ اسکی کوٹھی بہت سے آدمیون سے بھری ہوئی تہی تب بہی وہ کسی اپنے آدمی کو کوئی سوار یا پیادہ یا گھوڑا یا ہتھیار دکھلا نہ سکا اور نہ بیان کر سکا یہانتک کہ پیشگوئی کی میعاد گزر گئی گویا جسطرح فری میسن کے لوگ اپنا راز ظاہر کرنا مناسب نہین سمجہتے

پھر ہمین کونسی ضرورت پیش آئی تہی کہ انگریزونکی عدالتونکے دروازہ پر اپنے تئین سرگردان کرتے ہم تو توقف سے ہی آتہم کو مرا ہوا دیکہتے تہے جبکہ جاہل عیسائی اور نادان بٹالوی اور اُس کے ہم خیال آتہم مذکور کو زندہ سمجہتے تہے۔ لیکن یہ فرض آتہم کا تہا کہ جن بے ثبوت حملونکے الزامون سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا تہا کہ وہ ضرور اُس پیشگوئی کی عظمت سے ڈرتا رہا جو نہایت ہولناک لفظون مین بیان کیگئی تہی اور ضرور اُسنے پیچہے سے اپنے خوف کی اصل حقیقت چھپانیکے لئے اقدام قتل کا بے ثبوت افترا بنالیا عدالت مین نالش کر کے اُن حملونکا ثبوت دیتا اور مجرمونکو واقعی سزا دلاتا کیونکہ اُس کے بے ثبوت دعوون کا بار ثبوت تو اُسی کے ذمہ تہا۔ لیکن وہ ظالم مفتری تو قسم بہی نہ کہا سکا چہ جائیکہ نالش کرتا۔ کیا ضرور نہ تہا کہ وہ کسی طرح نالش سے یا قسم سے یا خانگی طور پر ثبوت دینے سے اپنی صفائی ظاہر کر دیتا کیا وہ چار حملے یعنی ارادہ زہرخورانی اور سانپ چھوڑنا اور لودیانہ اور فیروزپور مین جو بقول آتہم قتل کیلئے حملے ہوئے ان تمام حملونکا ثبوت میرے ذمہ تہا یا آتہم کی گردن پر تہا۔

اے بدذات فرقہ مولویان! تم کب تک حق کو چھپاؤگے کب وہ وقت آئیگا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑوگے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانیکا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بہی پلایا

اسیطرح آتھم کو بھی اس راز کے افشا مین اپنی جان کا اندیشہ تہا کیا کوئی سچا اسپر راضی ہوسکتا ہے کہ اسکے ایسے دعاوی جو اسکی سچائی کا مدار ہین اندھیرے مین چھوڑ کے جائین اور کوئی بھی سچائی کی چمک اُنمین نظر نہ آوے۔

سچا مدعی اپنے کسی پہلو کو قابل اعتراض چھوڑنا نہین چاہتا اور پوری صفائی کیلئے طیار ہوتا ہے مگر حسام الدین صاحب مجھے بتلاوین کہ کس بات مین آتھم نے پوری صفائی دکھلائی۔ کیا اسنے حملونکے وقت کسی تھانہ یا عدالت مین رپورٹ کی۔ اور اگر یہ نہین تو کیا زبانی ہی کسی حاکم سے یہ ذکر کیا۔ یا کسی دوست کو اس راز سے اطلاع دی۔ کیا اُس نے سزا دلانیکے لئے کسی نالش یا مچلکہ کے لئے کوئی کوشش کی یا خانگی طور پر کوئی ثبوت دیا۔ یا اُسنے قسم سے اس الزام کو اپنے پر سے

حاشیہ

دیکھو آج جیسا کہ خدا نے پیش از وقت وہ الہام کیا تہا جو انوار الاسلام صفحہ ۲ مین درج ہے کیا صفائی سے پورا ہوا۔ اور وہ یہ ہے۔ اَطّلَعَ اللّٰہُ عَلٰی ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ۔ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبدِیلًا۔ وَلَا تَعجَبُوا وَلَا تَحزَنُوا وَاَنتُمُ الاَعلَونَ اِن کُنتُم مُؤمِنِینَ۔ وَبِعِزَّتِی وَجَلَالِی اِنَّکَ اَنتَ الاَعلٰی۔ وَنُمَزِّقُ الاَعدَاءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ۔ وَمَکرُ اُولٰئِکَ ھُوَ یَبُورُ۔ اِنَّا نَکشِفُ السِّرَّ عَن سَاقِہٖ۔ یَومَئِذٍ یَفرَحُ المُؤمِنُونَ۔ ثُلَّۃٌ مِّنَ الاَوَّلِینَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الاٰخِرِینَ۔ وَھٰذِہٖ تَذکِرَۃٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیلًا۔ دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۲

اور پھر اسی انوار الاسلام صفحہ ۲ مین اس الہام کا ترجمہ یہ لکھا ہے۔ کہ خدا تعالی نے اُس کی {یعنی آتھم کی} ہم و غم پر اطلاع پائی اور اسکو مہلت دی جب تک کہ وہ بیباکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالی کے احسان کو بھلا دے۔ یہ معنی فقرہ مذکور کے تفہیم الہی سے ہین۔ اور پھر فرمایا۔ کہ خدا تعالی کی یہی سنت ہے۔ اور تو ربانی سنتون مین تغیر اور تبدل نہین پائیگا۔ اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسیطرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہین کرتا جب تک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہوجائین جو غضب الہی کو مشتعل کرین۔ اور اگر دل کے کسی گوشہ مین کچھہ خوف الہی مخفی ہو اور کچھہ دھڑکہ شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہین ہوتا۔ اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ کچھہ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہین کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے۔ اور پھر فرمایا کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے۔ یہ اس عاجز کو خطاب ہے۔ اور

ٹالنا چاہا مگر ہمنے قسم کو قبول نکیا - کیا یہ روا ہے کہ بے دلیل کسیکو ایسے سنگین جرائم کا ملزم ٹھہرایا جائے - اور اسکی روشس اور چال چلن پر ناحق دھبہ لگایا جاوے -

برائے خدا ذرہ سوچو کہ کسی بھلے مانس پر بے ثبوت تہمتین لگا کر پھر کسی طور سے اُن تہمتون کا ثبوت نہ دینا کیا یہ نیک آدمیونکا کام ہے یا **بدمعاشون کا !!!**

عیسائیون نے آتھم کے ان بہتانون کا بار بار ذکر تو کیا مگر یہ نہین دکہلایا کہ اُن کے نزدیک اسکا ثبوت کیا ہے - کیا وہ لوگ جوان واقعات سے ذاتی واقفیت کا اقرار رکہتے ہین کسی غار مین زندہ موجود ہین یا وہ بہی آتھم کے ساتھ ہی مر گئے ؟

کیا عیسائی دیانت یہی تہی جواب ظاہر ہوگئی - اگر کامل ثبوت موجود نہین تو مختصر اور نا کافی

پھر فرمایا کہ ہم دشمنونکو پارہ پارہ کر دینگے - یعنی انکو ذلت پہونچے گی اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا اس مین یہ تفہیم ہوئی - کہ تم ہی فتحیاب ہو نہ دشمن - اور خدا تعالیٰ بس نہین کریگا اور نہ باز آئے گا جب تک دشمنون کے تمام مکرونکی پردہ دری نکرے اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کر دیوے یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اُسکو توڑ ڈالیگا اور اسکو مردہ کر کے پھینک دیگا اور اُسکی لاش لوگون کو دکھاویگا - اور پھر فرمایا - کہ ہم اصل بھید کو اسکی پنڈلیونسے ننگا کر کے دکھا دینگے یعنی حقیقت کو کھول دینگے اور فتح کے دلائل بینہ ظاہر کر دینگے اور اسدن مومن خوش ہو نگے پہلے مومن بہی پچہلے مومن بہی - دیکھو انوار الاسلام صفحہ ۲

اب دیکھو آج اس الہام کے موافق کیسے صفائی سے اس پیشگوئیکی حقیقت کھل گئی - کیا آج وہ سب مر گئے یا نہین جنہون نے امرت سر مین آتھم کو گاڑی مین بٹھا کر بازارون مین پھرایا تھا - کیا آج ثابت ہوگیا یا نہین کہ **اُنکی وہ ساری خوشیان جھوٹی تھین**

اس پیشگوئیمین خدائے رحیم نے صاف وعدہ فرمایا تہا کہ گو آتھم نے الہامی پیشگوئیکی وجہ سے بہت غم وہم اپنے دلپر ڈالکر خدا کی سنت قدیمہ سے فائدہ اٹہایا اور اسکی موت مین تاخیر ہوگئی مگر بیباکی کے وقت پھر خدا اسکو پکڑیگا اور ہلاک کریگا -

سو اب یہ پیشگوئی دُہرے طور پر دونون پہلون پر پوری ہوگئی - اول آتھم کے ہم و غم کی وجہ سے اسطرح پر پوری ہوئی کہ موافق الہامی شرط کے اسکی موت مین تاخیر ڈال دی گئی پھر آتھم کی بے باکی اور سخت انکار کیجا لیتمن اس طرح پر پوری ہوئی کہ خدا نے اپنے وعدہ کے موافق

ثبوت ہی پیش کرین تا افترا اور بہتان کا کلنگ کسی قدر تو ہلکا ہو جائے - اور اگر کچھ بھی ثبوت نہین تو کیا یہ معقول قیاس نہین کہ یہ سب کچھ صرف ایک ہی بات کے واسطے بنایا گیا تا اُس خوف کی دھار کو جو اسلامی پیشگوئی کی عظمت سے زور سے بہہ رہی تھی خوانخواہ دوسری طرف پھیر دیا جائے -

اب اس امر کو کون ہے کہ ثابت شدہ تسلیم نکرے کہ آتھم نے اُس حد تک رجوع الی الحق ضرور کیا جو ایک خائف اور ترسان اور ہراسان کی نسبت خیال کر سکتے ہین - مین اس واقعہ کو قبول کرتا ہون کہ جیسا کہ وہ پیشگوئی سے پہلے عیسائی تھا ایسا ہی پیشگوئی کی میعاد گزرنیکے بعد اسنے اپنی عیسائیت کو ظاہر کیا - لیکن کیا کوئی اس بات کا ثبوت دیسکتا ہے کہ اُسنے پیشگوئیکے ایام مین کبھی تحریراً یا تقریراً عیسائیت کے اصول کی تائید کر کے اپنا سرگرم عیسائی ہونا ظاہر کیا جیسا کہ پہلے اُسکا شیوہ اور طریق تھا - بلکہ سچ تو یہ بات ہے کہ وہ اُن تمام دنون مین عیسائیت کا چولہ اتار کر حقیقی خدا کے آگے نزع مین رہا - جیسا کہ مختلف شہادتین اسکے ثبوت مین ابتک گزر رہی ہین پھر فرعون کیطرح خطرناک ایام کے گزرنیکے بعد دن بدن سخت دل ہوتا گیا - یہانتک کہ ہمارے اشتہار ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۵ء کے وقت مین پورے طور پر وہ کفر کے گڑھے مین گر گیا اور بلعم کیطرح دنیا سے محبت کر کے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء مین اُن روحون مین جاملا جو دوزخ کی تاریک آگ مین جل رہی ہین -

سنو اے عزیزو !! آتھم کے بیان پر کیونکر راستی کی امید ہو سکتی ہے جو محض بے ثبوت اور جسمین بناوٹ اور جذبات کی دور سے بو آرہی ہے - اور جو نہ بادی النظر مین اور نہ عمیق نگاہ مین درست ٹھہر سکتا ہے - اور نہ صرف بیدلیل بلکہ فطرتی طور پر حق کو چھپانیکے لئے یہی عام طریق حیلہ سازونکا ہے - جو بات قرین قیاس نہین کیا وہ ایسی بات کے مقابل پر کچھ وزن رکھتی ہے

تتمہ حاشیہ

اس پر موت نازل کر دی سو اس مبارک پیشگوئی مین خداتعالےٰ نے اپنی صفات جمالی اور جلالی دونون دکھلا دیئے - اور نا سمجھ عیسائیون اور نالائق مولویون کو ذلت پر ذلت نصیب ہوئی - اسلام کا بول بالا ہوا اور مردہ پرست پادری اور نفاق زدہ یہودی سیرت مولوی سخت ذلیل ہو گئے مگر کیا وہ اب بھی سچائی کی طرف واپس آئینگے - ہرگز نہین -
قلوبٌ ملعونۃٌ فمن یرد من لعنہ اللہ - فتدبر ان کنت من الصالحین - منہ

جو ہر ایک سچائی سے بھرا ہوا کانشنس باسانی اسکو قبول کر سکتا ہے۔ زہر خورانی کے اقدام اور تین حملوں کا منصوبہ ایک ایسی مکروہ بناوٹ ہے کہ مین خیال نہین کر سکتا کہ کسی شریف عیسائی کے دل نے ہی اسکو قبول کیا ہو۔ یا ایک طرفۃ العین کیلئے بہی اسکی طرف خیال آسکتا ہو۔

لیکن ہر ایک محقق اور پاک دل کو اس امر مین شک کرنیکے لئے کوئی وجہ دکھائی نہین دیگی کہ وہ خوف جس کا آتہم کو اقرار ہے بجز پیشگوئی کی عظمت کے اور کوئی صحیح مصداق اسکا موجود نہین اگر آتہم نے ان جھوٹے بہتانونکو بیان نکیا ہوتا۔ اور یہ عذر کرتا کہ وہ اس سے ڈرا کہ کوئی خودغرض اسکو ضرر نہ پہونچاوے تو شاید کوئی سادہ طبع اسکو قبول کر لیتا۔ اور کم سے کم یہ سمجھہ لیتا کہ آتہم کا یہ فیصلہ ایک ایسا فیصلہ ہے جسنے لوگون پر حق کو مشتبہ کر دیا۔ لیکن ایسے سادہ طور سے بیان کرنا ایسے مفتری کیلئے کب ممکن تھا کہ جو درحقیقت پیشگوئی سے ڈر کر اپنی مجرمانہ حالت کی تحریک سے ناجائز بہانون کے پیچ مین پڑا اور اسنے سچائی سے آگے قدم رکھکر جھوٹھ اور بہتان سے کام لینا چاہا جس سے وہ بازپرس اور طلب ثبوت کے لائق ہوا

یہہ کہنا بیجا ہے کہ پیشگوئی سے ڈرنے کا بار ثبوت آتہم پر نہین تھا کیونکہ جبکہ اُس نے ڈر کا اقرار کر کے بلکہ خوف کو اپنی حرکات سے ظاہر کر کے پھر وجوہ خوف کے ایسے بیہودہ اور جعلی بیان کئے جو سراسر بہتان اور بیدلیل تہے تو بلاشبہ یہ بوجھ اسکی گردن پر تہا کہ وہ اسکو ثابت کرتا اور اسکو چاہیے تھا کہ اس افترا کے الزام سے بری ہونیکے لئے کہ جو طریقہ مستقیمہ انصاف ہے اسکی نسبت عائد ہو تہا اپنی صفائی کے گواہ پیش کرتا۔ نالش اور قسم سے اسکا گریز کرنا صریح حقیقت کو چھپانیکے لئے تہا جبکہ اسکو اور اُس کے رشتہ دارون اور دوستونکو ہماری طرف سے اسقدر دُکھ اور صدمہ پہونچ چکا تہا جس سے زیادہ دنیا مین پہونچنا غیر ممکن ہے۔ تو ایسا مظلوم کسطرح خاموش رہ سکتا تہا۔

ہمنے یہ سزا اپنے لئے خود تجویز کر لی تہی کہ وہ قسم کھا کر چار ہزار روپیہ نقد ہمسے لے لے سو اُس نے نہ چاہا کہ قسم کھانیکی طرف متوجہ ہو۔ اب منصفین کے سوچنے کا یہہ بڑا بھاری موقعہ ہے* کہ کیون اُسنے ایسے پہلو سے

*حاشیہ پرچہ شحنہ ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۸۹۶ء کے پہلے صفحہ مین ہی ایک نامہ نگار صاحب نے اس عاجز کی پیشگوئی آتہم وغیرہ کی نسبت کچھہ نکتہ چینی کر کے اخیر پر اپنا نام انصاف طلب لکہا ہے۔ یہ تو خوشی کی بات ہے

اجتناب کیا جس سے اُس کے دعوی کے تمام نقصوں اور عیوب پبلک کی نگاہ میں کالعدم ہو سکتے تھے اور پوری طور پر اسکی صفائی ہو سکتی تھی۔ اُس کا فرض تھا کہ وہ جسطرح ہو سکتا ان الزاموں سے اپنے تئین بری کر کے دکھلاتا کہ جو اسپر وارد ہو چکے تھے۔ نالش سے یا خانگی تحقیقات پیش کرنیسے یا قسم سے یا کسی اور طریق سے۔ لیکن وہ اپنے تئین اس داغ الزام سے بری نہ کر سکا یہانتک کہ قبر میں داخل ہو گیا سو اُسکے کذب پر ایک تو یہی ثبوت تھا کہ اُسنے اپنی بریت ظاہر کرنیسے باوجود بہت وسیع موقعہ ملنے کے عمداً پہلو تہی کیا لیکن علاوہ اس کے ایک دوسری جزو ثبوت کی اسکے کذب پر یہ پیدا ہوئی جو وہ اس دوسری پیشگوئی کے اثر سے جس کا ہم صدر اشتہار میں ذکر کر چکے ہین اپنی زندگی کو بچا نسکا اور یہی بیباکی اور قسم کھانے سے انکار جس کے نتیجہ بد کی نسبت بار بار پیشگوئی کی گئی تھی اور بیان کیا گیا تھا کہ اس کے اصرار کے زمانہ کے بعد عذاب موت

ضمیمہ حاشیہ

کہ کوئی شخص انصاف طلب یا انصاف کا خواہان ہو۔ لیکن افسوس تو یہ ہے کہ اکثر لوگ حق پسند اور انصاف طلب کہلا کر پھر جلد ایسے انصاف کا خون کر دیتے ہین اور قبل اس کے جو کسی بات کی تہ تک پہونچین اور کسی اصل حقیقت کو دریافت کرین رائے ظاہر کرنیکے لئے طیار ہو جاتے ہین پھر ایسی رائے جو صرف سرسری اور سطحی خیال سے پیدا ہوئی ہے کیونکر غلطی سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ ناچار وہ اپنی شتابکاری کی وجہ سے قابل شرم غلطیون مین پڑتے ہین اور پھر اپنی غلطی کی پچ مین ایسا تعصب پیدا ہو جاتا ہے کہ کیا ممکن ہے کہ اس سے رجوع کر سکین اگرچہ سچائی روز روشن کیطرح کھل جاوے۔ بہرحال صاحب انصاف طلب کی خدمت مین انکے بعض کلمات کا جواب دیا جاتا ہے اور وہ یہہ ہے:۔

قولہ ۔ مرزا صاحب کے موافقین اور مخالفین نے پرلے درجہ کی افراط اور تفریط کی ہے۔ جو شخص یہہ کہتا ہو کہ مین قرآن شریف کو مانتا ہون۔ نماز پڑھتا ہون۔ روزے رکھتا ہون۔ اور لوگونکو اسلام سکھاتا ہون۔ اسکو کافر کہنا زیبا نہین۔ مگر ایک عالم کے رتبہ سے بڑھا کر پیغمبری تک پہونچانا بھی نہین۔

اقول ۔ صاحب انصاف طلب کے بیان مین یعنے اُنکے پہلے ہی قول شریف مین تناقض پایا جاتا ہے کیونکہ ایک طرف تو وہ بہت ہی حق پسند بنکر نہایت مہربانی سے فرماتے ہین کہ مسلمان کو کافر کہنا زیبا نہین اور پھر دوسری طرف اُسی منہ سے میری نسبت رائے ظاہر کرتے ہین کہ گویا میری جماعت درحقیقت مجھے رسول اللہ جانتی ہے اور گویا مینے درحقیقت نبوت کا دعوی کیا ہے۔ اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے کہ مین مسلمان ہون اور قران شریف پر ایمان رکھتا ہون تو پھر دوسری رائے غلط ہے جسمین ظاہر کیا گیا ہے کہ مین خود نبوت کا مدعی ہون۔ اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے جسمین ظاہر کیا گیا کہ مین مسلمان ہون اور

اُسپر وارد ہوگا اُس کے جلد مرنے کا موجب ہوگئی اور جیسا کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہین وہ ہمارا اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کے بعد جو ہمارا آخری اشتہار بطور اتمام حجت تہا پورے سات مہینے بہی زندہ نرہ سکا۔ پس کیا یہ خدا کا فضل نہین ہے کہ اُسنے آتہم کے اصرار انکار پر موت کی سزا سے اُسکا تمام جہوٹھ اور افترا ایک لحظ ظاہر کر دیا۔

اب بیان کرو کہ کونسا قانونی سُقم ہماری اس تقریر مین ہے۔ اور آتہم کو ملزم قرار دینے کیلئے کس ثبوت کی کسر رہگئی ہے۔ بلاشبہ اُسکی عملی حالت نے اسپر فرد قرارداد جرم لگادی جسپر وہ ایک ہی صفائی کا گواہ پیش نکرسکا۔ اب عیسائیونکو اسکی ناحق کی حمایت سے کچہہ حاصل نہین ہوگا۔ ہمنے بہت صفائی سے بار بار اس بات پر زور دیا کہ آتہم اس بیان مین بالکل جہوٹا ہے کہ اُس کے قتل کے

حاشیہ در حاشیہ

قران شریف کو مانتا ہون۔ کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعوی کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھہ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قران شریف پر ایمان رکہتا ہے۔ اور آیت ولکن رسول الله وخاتم النبیین۔ کو خدا کا کلام یقین رکہتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ مین بہی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے بعد رسول اور نبی ہون۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکہنا چاہیے کہ اس عاجز نے کبہی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعوی نہین کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اُسکو بول چال مین لانا مستلزم کفر نہین۔ مگر مین اس کو بہی پسند نہین کرتا کہ اس مین عام مسلمانونکو دہوکہ لگجانیکا احتمال ہے۔ لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو الله جل شانہ کی طرف سے مجہکو ملے ہین جنمین یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے اُنکو مین بوجہ مامور ہونیکے مخفی نہین رکہہ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہون کہ اُن الہامات مین جو لفظ مُرْسَلْ یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے* وہ اپنے حقیقی معنون پر مستعمل نہین ہے۔ اور اصل حقیقت جسکی مین علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہون یہی ہے جو ہمارے نبی صلی الله علیہ وسلم خاتم الانبیا ہین اور آپکے بعد کوئی نبی نہین آئیگا نکوئی پُرانا اور نکوئی نیا۔ ومن قال بعد رسولنا وسیدنا انی نبیّ او رسول علی وجہ الحقیقت والافتراء وترک القرآن واحکام الشریعت الغرّاء فھو کافر کذاب۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوی کرے اور آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئین الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی الله بنا چاہے تو وہ ملحد بیدین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا

* نوٹ۔ ایسے لفظ ایسے جگہ سولہ ۱۶ برس سے میرے الہامات مین درج ہین چنانچہ براہین احمدیہ مین ایسے کئی مخاطبات الٰہیہ میری نسبت پاؤ گے۔ منہ

لنے ہماریطرفسے ناجائز حملے ہوئے۔ ہمنے اسکو اپنے پہلے اشتہار ون میں بہت غیرت دلانے اور غیرت دینے والے الفاظ استعمال کئے مگر کچھ ایسا دھڑکا اُس کے دل میں بیٹھ گیا تہا کہ وہ سر نہ اٹھا سکا۔ پھر ہمنے نہایت الحاح اور انکسار کے ساتھ یسوع کی عزت اور مرتبہ کو یاد دلا کر قسم دی اور جہانتک الفاظ ہمین مل سکے ہمنے اسبات پر زور دیا کہ وہ اس بہتان کو جو ہمپر لگاتا ہے ثابت کرے یا قسم کہا دے۔ لیکن وہ اُن بدبخت جہوٹھونکی طرح چپ رہا جنکا کانشنس ہر وقت اُنکو ملامت کرتا ہے کہ تم خدا کی لعنت کے نیچے کارروائی کر رہے ہو۔ یقیناً اُس کو یہ خوف کہا گیا کہ تحقیق کرانیکے وقت اُسکے جہوٹھے منصوبہ کے تمام پر و بال گر جائینگے اور قسم کہانیکی حالتمین خدا کا قہر اسپر نازل ہوگا۔ سو اُسنے نہ نالش کی اور نہ قسم کہائی

بقیہ حاشیہ

کلمہ بنائیگا۔ اور عبادات مین کوئی نئی طرز پیدا کریگا۔ اور احکام مین کچھ تغیر و تبدل کر دیگا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بہائی ہے اور اُس کے کافر ہونے مین کچھ شک نہین۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہین کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔

لیکن یاد رکہنا چاہیے کہ جیسا کہ ابہی ہمنے بیان کیا ہے بعض اوقات خدا تعالیٰ کے الہامات مین ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر اُسکے بعض اولیا کی نسبت استعمال ہو جاتے ہین اور وہ حقیقت پر محمول نہین ہوتے سارا جھگڑا یہ ہے جسکو نادان متعصب اور طرف کھینچ کرلے گئے ہین۔ آنیوالے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ مین زبان مقدس حضرت نبویؐ سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہین مجازی معنون کے رو سے ہے جو صوفیہ کرام کی کتابون مین مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیا کی بعد نبی کیسا

قولہٗ ۔ حضرت اقدس میرزا صاحب نے اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار اپنی پیشن گوئیوں کو ٹہرایا اور کتاب **شہادت القرآن** مین درج فرمایا ہے {یعنی آتہم اور احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی پیشگوئی اور لیکہرام پشاوری کی موت کی نسبت پیش خبری} اب ناظرین خود بخود سمجھ لینگے کہ وہ سچا دعوی ہے یا دروغ بے فروغ۔

اقول ۔ مین کہتا ہون کہ لیکہرام کی پیشگوئی کی میعاد تو ابہی بہت باقی ہے۔ سو اسکا ذکر پیش از وقت ہے۔ ہان آتہم اور احمد بیگ اور داماد احمد بیگ کی نسبت جو پیشگوئی تہی اسکی میعاد گزر چکی ہے۔ درحقیقت یہ دو پیشگوئیان تہین۔ ایک آتہم کی موت کی نسبت دوسری احمد بیگ اور اسکے داماد کی موت کی نسبت سو آتہم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بروز دوشنبہ فوت ہو گیا۔ ہر ایک تحمین وکینے والا سمجھ سکتا ہے

بلکہ اُسنے اصور واقعہ کی طرف نظر کرکے یہہ امر صاف دیکھا کہ ان دونون کارروائیون مین سے کوئی کارروائی
بہی اُس کے لئے مبارک نہین ہوگی اور انجام بد ہوگا یہی وجہ ہے کہ اُسکا اپنے تئین عیسائی کہلانا اُسکی
عملی حالت سے اخیر دم تک متناقض رہا۔ اُسکے رفیق پادری اور ڈاکٹر کلارک سر پٹ پیٹ کر
تھک گئے مگر اُسنے نہ چاہا کہ ان دعاوی کو عدالت کے ذریعہ سے ثابت کرادے کیونکہ وہ جانتا تہا
کہ ایسے بڑے بہتان منسُوب اسکے کہ وہ صحیح سمجہے جاوین طبعی طور پر پختہ ثبوت کے واسطے تقاضا پیدا کرتی
ہین۔ اور درحالت عدم ثبوت عدالتین فریق ثانی کو انتقامی استغاثہ کی اجازت دیتی ہین۔
سو سوچنا چاہیے کہ وہ کسقدر اپنے اس بہتان اور جہوٹھ سے ہراسان اور ترسان تہا کہ باوجودیکہ
اسکے داماد بڑی بڑی حکومت کے عہدون پر معزز تہے اور اُسکے عیسائی دوست گورنمنٹ مین

بقیہ حاشیہ

کہ پیشگوئی کے مطابق اُس کی موت ہوئی۔ اور اس پیشگوئی مین دو پہلو تہے سو اپنے دونون پہلوؤن کی رو سے
یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ ہم کسی متعصب بے حیا کا موُنہہ بند تو نہین کرسکتے اور نہ ہمسے پہلے کوئی نبی
یا رسول بند کرسکا۔ لیکن ایک متقی کیلئے اس پیشگوئی کی صداقت سمجہنے مین کچہہ بہی مشکلات نہین۔ چنانچہ
ہم اسی رسالہ اور پہلے رسائل مین بہی بہت کچہہ بیان کرچکے ہین۔
باقی رہی احمد بیگ کی موت اور اُسکے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی سو احمد بیگ تو پیشگوئی کی میعاد کے
اندر فوت ہوگیا۔ جس سے ہمارے کسی مخالف کو انکار نہین گویا پیشگوئی کی دو ٹانگون مین سے ایک ٹانگ
ٹوٹ گئی۔ رہا داماد اُسکا۔ سو وہ اپنے رفیق اور خسر کی موت کے حادثہ سے اس قدر خوف سے بھر گیا تہا
کہ گویا قبل از موت مرگیا اور اس بات کو کون نہین سمجہہ سکتا کہ جب ایک ہی پیشگوئی دو شخص کی موت کی
خبر دیوے اور ایک اُنمین سے مرجاوے تو دوسرے پر اُس موت کا طبعاً و فطرتاً اثر پڑجاتا ہے۔ سو اسیطرح ایسا ہی
ہوا۔ لہذا سنت اللہ کے موافق جسکا ذکر ہم بار بار لکہہ چکے ہین اس وعید کی میعاد مین تخلف ہوگیا
ہم اپنے پہلے اشتہارون مین اُن بعض خطوط کا ذکر کرچکے ہین جو ان لوگون کی طرف سے ہمین پہونچے
جنمین توبہ اور خوف و رجوع کا اقرار تہا۔ پہر اگر یہ امر قرآن اور توریت کی رو سے صحیح نہین ہے کہ وعید
کی پیشگوئی کی میعاد کا تخلف جائز ہے تو ہر ایک معترض کا اعتراض بجا اور درست ہے۔ لیکن اگر قرآن اور توریت
کی رو سے یہی امر متواتر ثابت ہوتا ہے کہ وعید کی میعاد توبہ اور خوف سے ٹل سکتی ہے تو سخت
بے ایمانی ہوگی کہ کوئی شخص مسلمان کہلا کر یا عیسائی کہلا کر پہر ایسی بات پر اعتراض کرے جو قرآن
شریف اور پہلی آسمانی کتابون سے ثابت ہے۔ اس صورت مین ایسا شخص ہم پر اعتراض نہین کرتا بلکہ ایسے نالایق

اوّل درجہ کی رسائی رکھتے تھے۔ پھر بھی اُس کا دل اس بات پر مطمئن نہ ہو سکا کہ وہ ایسی نالش کے بعد پھر بچکر اپنے گھر مین آجائیگا۔ اگر رویت کی شہادتون سے یہ ثابت کرنا آتھم کو میسر آسکتا کہ درحقیقت یہ ناجائز حملے ہوئے تو کم سے کم وہ اخبارون کے ذریعہ سے اس ثبوت کو پبلک پر ظاہر کرتا۔ کیونکہ اس کامیابی کے اندر عیسائیون کا بڑا مدعا بھرا ہوا تھا۔ وجہ یہ کہ اس کا عام نتیجہ یہہ تھا کہ ہمارا کاذب اور مفتری ہونا ہر ایک پر کھل جاتا اور کم سے کم یہ کہ ہماری چال چلن کی نسبت ہر ایک کو قوی شبہ پیدا ہو جاتا اور صفحات تاریخ مین ہمیشہ یہ واقعہ قابل ذکر سمجھا جاتا۔ اس امر مین کس کا اطمینان ہو سکتا ہے کہ آتھم نے ان بہتانون کو پیش کر کے اور پھر ثبوت دینے سے روگردان ہو کر بے ایمانی اور دروغگوئیکی رہ کو اختیار نہین کیا۔

حاشیہ

کا خدا تعالےٰ کی پاک کتابون پر اعتراض ہے۔ ہمارے اشتہار چہارم کو پڑھو جسکے ساتھ چارہزار روپیہ کا انعام ہے۔ تا معلوم ہو کہ کیونکر خدا تعالےٰ نے یونس نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہین تھی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر صفحہ ۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درمنثور مین احادیث صحیحہ کی رو سے اسکی تصدیق موجود ہے۔ دیکھو اشتہار انعامی چارہزار روپیہ صفحہ ۱۲ - اور یونہ یعنی یونس نبی کی کتاب مین جو بائبل مین موجود ہے باب ۳ آیت ۴ مین لکھا ہے۔ " اور یونہ شہر مین یعنی نینوہ مین داخل ہونے لگا اور ایک دن کی راہ جاکے منادی کی اور کہا چالیس اور دن ہونگے تب نینوہ برباد کیا جائے گا۔ تب نینوہ کے باشندون نے خدا پر اعتقاد کیا اور روزہ کی منادی کی اور سب نے چھوٹے بڑے تک ٹاٹ پہنا اور خدا نے انکے کامونکو دیکھا کہ وہ اپنی بری راہ سے باز آئے تب خدا اُس بدی سے کہ اُسنے کہی تھی پچھتا کے باز آیا اور اُسنے اُسے وہ بدی نکی۔ باب ۴ - پر یونہ اُس سے ناخوش ہوا اور نپٹ رنجیدہ ہو گیا۔ ۲ - اور اُسنے خداوند کے آگے دعا مانگی - ۳ - اب اے خداوند مین تیری منت کرتا ہون کہ میری جان کو مجھسے لیلے کیونکہ میرا مرنا میرے جینے سے بہتر ہے۔" اور درمنثور مین ابن عباس سے یہہ روایت ہے۔ اوحی اللہ الی یونس انی مرسل علیہم العذاب فی یوم کذا وکذا فجئروا الی اللہ وانابوا فاقالہم اللہ واخر عنہم العذاب فقال یونس لا ارجع الیہم کذابا ومضی علی وجہہ یعنی خدا نے یونس پر یہ وحی نازل کی کہ فلان تاریخ مین عذاب نازل کرونگا۔ سو ان لوگون نے خدا کی طرف تضرع کی اور رجوع کیا۔ سو خدا نے انکو معاف کر دیا اور کسی دوسرے وقت پر عذاب ڈالدیا۔ تب یونس کہنے لگا

اگر اب بھی عیسائی باز نہ آدین تو بہتر ہے کہ ہم اور اُن کے چند سرگروہ مباہلہ کے طور پر میدان مین آکر خدا کے انصاف سے فتوی لے لیں جھوٹے پر بغیر تعین کسی فریق کے لعنت کرنا کسی مذہب مین ناجائز نہیں نہ ہم مین نہ عیسائیون مین نہ یہودیون مین۔ یہی وجہ ہے کہ پادری وایٹ بریخت شمہ جانیسے کچھہ عرصہ پہلے چند اپنے عیسائیون کے ساتھ قادیان مین میرے پاس آئے۔ اور مجھے کہا کہ آتھم نہیں مرا۔ مینے کہا کہ اُسنے اسلامی پیشگوئیسے ڈرکر پیشگوئی کی شرط سے فائدہ اٹھایا اور خود اقرار کیا کہ مین ڈرتا رہا اور ان حملون کا ثبوت نہ دیسکا جو ڈر کی وجہ ٹھیرائی۔ وائٹ نے کہا کہ لعنت اللہ علی الکاذبین یعنی جھوٹھون پر لعنت ہو۔ مینے کہا کہ بیشک جھوٹھون پر لعنت وارد ہوگی۔ اگر آتھم جھوٹا ہے یا مین تو خدا اس کا فیصلہ کر دیگا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد اس لعنت کا اثر آتھم پر وارد ہو گیا

کہ اب مین کذاب کہلا کر اپنی قوم کی طرف واپس نہین جاونگا اور دوسری راہ لی۔ دیکھو تفسیر در منثور تحت تفسیر آیت مغاضبا۔ اور دیکھو صفحہ ۱۸۱ اشتہار چہارم انعامی چار ہزار روپیہ۔

ہم اسجگہ حضرت مولوی احمد حسن صاحب کو ہی منصف ٹھہراتے ہین کہ کیا آپ کہہ سکتے ہین کہ خدا کا یہ الہام جھوٹا نکلا اور نعوذ باللہ یونس کذاب تہا۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا علم اکثر لوگون سے جاتا رہا ہے۔ اور بظاہر اہل حدیث بھی کہلاتے ہین مگر حدیثون کے مغز سے ناواقف ہین۔ ہم بار بار لکھہ چکے ہین کہ انہیں قصون کے لحاظ سے اہل سنت کا یہ عام عقیدہ ہے کہ وعید کی میعاد کی تاخیر کسی سبب توبہ یا خوف کی وجہ سے جائز ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان کہلا کر اور ان احادیث کو پڑھکر پھر اُس پیشگوئی کی تکذیب کیجائے جو یونس کی پیشگوئی سے ہم شکل ہے اور ایسے امور مین اس عاجز کو کاذب ٹھہرایا جائے جنمین دوسرے انبیا بھی شریک ہین۔

مین بار بار کہتا ہون کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اسکی انتظار کرو۔ اور اگر مین جھوٹا ہون تو یہ پیشگوئی پوری نہین ہوگی اور میری موت آجائیگی۔ اور اگر مین سچا ہون تو خدا تعالی ضرور اسکو بھی ایسا ہی پورا کر دیگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتون مین تو کبھی استعارات کا بھی دخل ہو جاتا ہے یہانتک کہ بائبل کی بعض پیشگوئیون مین دنون کے سال بنائے گئے ہین۔ جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اسکو روک نہین سکتا۔ ذرہ شرم کرنی چاہیے کہ جس حالتمین خود احمد بیگ اسی پیشگوئی کے مطابق میعاد کے اندر فوت ہو گیا اور وہ پیشگوئی کے اول نمبر پر تہا تو پھر اگر خدا کا خوف ہو تو اس پیشگوئی کے نفس مفہوم مین شک کیا جاوے۔ کیونکہ ایک وقوع یافتہ امر کی وہ دوسری جز ہی جس حالتمین خدا اور رسول

اور چار دن تک جان کندن کا سخت عذاب اٹھا کر دائمی عذاب کے زندان میں جا پڑا ۔ پادری وائٹ برخت کو اگر خدا کا خوف ہے تو اب سمجھ سکتا ہے کہ ہم دونوں یعنی آتھم اور اس راقم میں سے لعنتی کون تھا ۔

اب اس قصہ کے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ پادری وائٹ برخت نے بھی چاہا تھا کہ جھوٹے پر لعنت ہو سو چونکہ آتھم جھوٹا تھا اس لئے اس پر لعنت پڑ گئی سو اسلئے میں کہتا ہوں کہ اگر آتھم کے معاملہ میں کسی پادری صاحب یا کسی اور عیسائی کو شک ہے اور خیال کرتا ہو کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی تو لازم ہے کہ **مجھ سے مباہلہ کرے ۔**

اور لعنت کا مفہوم اپنے مخالفوں کیلئے خود یسوع نے بھی استعمال کیا ہے کیونکہ واویلا یہودیوں پر یسوع کے کلام میں آیا ہے اور واویلا اور لعنت ایک ہی چیز ہے اور یسوع نے مخالفوں کے

بقیہ حاشیہ

اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیشگوئیں گو بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دیجاتی ہے ۔ تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے **محض میری عداوت کیلئے** منہ پھیرنا اگر بد ذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے ۔ فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اسکے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے اگر اس سے اسکی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں ۔ ورنہ اے نادانوں صادقوں کو جھوٹا مت ٹھیراؤ کہ یہ بھی کیا تم مر گئے میری عداوت سے اسلام سے باہر مت جاؤ کیا تم نہیں سمجھتے ہو کہ اس ضمن میں قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے الہامی کتابوں کی تکذیب لازم آتی ہے یقیناً سمجھو کہ کسی کی عداوت سے اللہ اور رسول اور دوسرے نبیوں کی کتابوں سے روگرداں ہو جانا لعنتیوں کا کام ہے نہ نیک دل مسلمانوں کا ۔ صاف ظاہر ہے کہ آتھم کی پیشگوئی اور اس پیشگوئیں میں تین شخص کے موت کی خبر دیگئی تھی سو ان میں سے دو تو فوت ہو چکے صرف ایک باقی ہے سو اس ایک کا انتظار کرو ۔ اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آ جائے کہ اسکو بیباک کر دیوے سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اسکو بیباک اور مکذب بناؤ اور اس سے اشتہار دلاؤ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو ۔ اور اس پیشگوئیں عربی الہام کے الفاظ یہ ہیں ۔ کذبوا بآیاتنا وکانوا بہا یستہزءون ۔ فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک ۔ لا تبدیل لکلمات اللہ ۔ ان ربک فعال لما یرید ۔ اگر کوئی اسی باتیں خوش ہے کہ مجھے ٹھٹھا کرے تو میں اس میں بھی ناخوش نہیں کیونکہ صادقوں اور راستبازوں کے ساتھ مجھ سے پہلے بھی ٹھٹھا کیا گیا ہے ۔ پھر بہت جلد ٹھٹھا کرنیوالے نابود ہو گئے اور کوئی بتلا نہ سکا کہ کہاں گئے وانی باعز اللہ ہو یرانی ومن یکذبنی وعلم منہ انہ لا یضیعنی ولا یخزینی فویل للذین کفروا بی ولعنونی وسبونی وشتمونی وکذبوا کلماتی ولم یحیطوا بہا علما فالموت کان خیرا لہم من ہذا لو کانوا یعلمون ۔ منہ

عذاب کی پیشگوئی بھی کی ہے اس صورت میں وہ طریق جو عیسائیوں کے مرشد اور گرو نے استعمال کیا ہے اسپر اعتراض کرنا لعنت
ناسعادتمندی ہے۔ ماسوا اسکے اگر اس لعنت کے لفظ کو استعمال کرنا نہین چاہتے تو سزا یا عقوبت کے لفظ کو استعمال
کرین۔ اور اگر ایک سال تک ایسا آدمی جو مباہلہ کے میدان مین آئے آسمانی عقوبت سے سزا یاب نہ ہوجاوے تو مین لکھدونگا
کہ بیشک میری پیشگوئی غلط نکلی۔ اور اگر کوئی مقابل پر نہ آیا تو تمام لوگ سمجھ لین کہ عیسائی بوجہ ناحق ہونیکے بہاگ گئے۔

یہہ بھی مناسب دیکھتا ہون کہ چونکہ عیسائیونکا مذہبی عناد بہت بڑھگیا ہے اسلئے نہایت ضروری ہے
کہ روز کا جھگڑا طے کرنیکے لئے ساتھ ہی اسلام اور عیسائیت کا مباہلہ بھی میرے ساتھہ کرلین۔ اگر عیسائی لعنت کے لفظ
سے متنفر ہین تو اس لفظ کو جانے دین بلکہ دونون فریق یہ دعا کرین کہ یا الہ العالمین اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ
تثلیث کی تعلیم سراسر جھوٹی اور شیطانی طریق ہے اور مریم کا بیٹا ہرگز خدا نہین تھا بلکہ ایک انسان تھا اور نبی اور حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے پیغمبر اور رسول اور خاتم الانبیا تھے اور قرآن خدا کا پاک کلام ہے جو ہر ایک غلطی اور
ضلالت سے پاک ہے۔ اور عیسائی اس تعلیم کو پیش کرتے ہین کہ مریم کا بیٹا یسوع درحقیقت خدا تھا وہی تھا جسنے
زمین و آسمان پیدا کیا اُسیکے خونسے دنیا کی نجات ہوگئی۔ اور خدا تین اقنوم ہین باپ بیٹا روح القدس اور یسوع تینونکا مجموعہ
کامل خدا ہے۔ اب اے قادر ان دونون گروہ مین اسطرح فیصلہ کر کہ جو ہم دو فریق مین سے جو اسوقت مباہلہ کے میدان مین حاضر ہین جو
فریق جھوٹے اعتقاد کا پابند ہے اسکو ایکسال کے اندر بڑے عذاب سے ہلاک کر کیونکہ تمام دنیا کی نجات کے لئے چند آدمی کا مرنا بہتر ہے
غرض ہر ایک فریق ہم مین سے اور عیسائیون مین سے دعا کرے اس طرح پر کہ اول ایک فریق یہ دعا کرے اور دوسرا فریق آمین کہے اور
پھر دوسرا فریق دعا کرے اور پہلا فریق آمین کہے اور پھر ایکسال تک خدا کے حکم کے منتظر رہین۔ اور مین اسوقت اقرار صالح شرعی
کرتا ہون کہ ان دونون مباہلون مین **دو ہزار روپیہ** ان عیسائیون کے لئے جمع کرادونگا جو میرے مقابل پر مباہلہ کے میدان مین
آوینگے۔ یہ کام نہایت ضروری ہے جیسا کہ ہم کہتے ہین کہ زندہ اور قادر خدا ہمارے ساتھ ہے عیسائی بھی کہتے ہین کہ وہ ہمارے ساتھ ہے
اب اس مباہلہ سے یہ بڑا فائدہ ہوگا کہ پبلک کو معلوم ہوجائیگا کہ کس قوم کے ساتھ خدا ہے۔ اور اگر عیسائی قبول نکرین تو لعنت کا ذخیرہ
انکیلئے آسمان پر جمع ہوگا اور لوگ سمجھ جائینگے کہ وہ جھوٹے ہین۔ ہمارے مخاطب ڈاکٹر کلارک۔ پادری عمادالدین حسام الدین ایڈیٹر کشف الحقائق
منشی صفدر علی بھنڈارہ۔ پادری فتح مسیح۔ اور ہر ایک ایسا شخص جو پادری اور معاند اسلام ہو درخواست کرے۔ یہ طریق فیصلہ بہتر ہے تا دنیا
روز کے جھگڑونسے نجات پاوے۔ تا سیاہ روے شود ہر کہ درو غش باشد والسلام علی من اتبع الہدی المشتہر **مرزا غلام احمد** از قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پنجاب اور ہندوستان کے تمام پادری صاحبون کیلئے

ایک احسن طریق فیصلہ

عیسائی صاحبون کا یہ اعتقاد ہے کہ جو لوگ تثلیث کا عقیدہ اور یسوع کا کفارہ نہین مانتے وہ ہمیشہ کی جہنم مین ڈالے جائینگے۔ اور وہ اعتقاد جو خدا تعالے نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے مسلمانونکو سکہایا ہے وہ یہ ہے کہ بجز توحید کے نجات نہین یہی توحید ہے جسکی رو سے تمام دنیا سے مواخذہ ہوگا خواہ قرآن انکو نہ پہونچا ہو کیونکہ یہ انسان کے دلمین فطرتی نقش ہے کہ اسکا خالق اور مالک ایک ہی خدا ہے جسکے ساتہہ کوئی شریک نہین۔ اس توحید مین کوئی بہی ایسی بات نہین جو زبردستی منوانی پڑے کیونکہ انسانی دل کی بناوٹ کیساتہہ ہی اسکے نقوش انسان کے دل مین منقش کئے جاتے ہین۔

مگر جیسا کہ عیسائیون کا عقیدہ ہے غیر محدود خدا کو تین اقنوم مین یا چار اقنوم مین محدود کرنا اور پہر ہر ایک اقنوم کو کامل بہی سمجہنا اور ترکیب کا محتاج بہی اور پہر خدا پر یہ روا رکہنا کہ وہ ابتدا مین کلمہ تہا پہر وہی کلمہ جو خدا تہا مریم کے پیٹ مین پڑا اور اسکے خون سے مجسم ہوا اور معمولی راہ سے پیدا ہوا اور سارے دکہہ خسرہ چیچک دانتونکی تکلیف جو انسان کو ہوتی ہین سب اٹہائے آخر کو جوان ہوکر پکڑا گیا اور صلیب پر چڑہایا گیا۔ یہ بہت ہی گندہ شرک ہے جسمین انسان کو خدا ٹہہرایا گیا ہے خدا اس سے پاک ہے کہ وہ کسی کے پیٹ مین پڑے اور مجسم ہو اور دشمنونکے ہاتہہ مین گرفتار ہو۔ انسانی فطرت اسکو قبول نہین کر سکتی کہ خدا پر ایسے دکہہ کی مار اور یہ مصیبتین پڑین اور وہ جو تمام عظمتون کا مالک اور تمام عزتون کا سرچشمہ ہے اپنے لئے یہ تمام ذلتین روا رکہے عیسائی ان باتونکو مانتے ہین کہ خدا کی اس رسوائی کا یہ پہلا ہی موقعہ ہے اور اس سے پہلے اس قسم کی ذلتین خدا نے کبہی نہین اٹہائین۔ کبہی یہ امر وقوع مین نہین آیا کہ خدا بہی انسان کیطرح کسی عورت کے رحم مین نطفہ مین مخلوط ہوکر قرار پکڑ گیا ہو۔ جیسے کہ لوگون نے خدا کا نام سنا کبہی ایسا نہین ہوا کہ وہ بہی انسانکی طرح کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ یہ تمام وہ باتین ہین جنکا عیسائیونکو خود اقرار ہے اور اسبات کا بہی اقرار ہے کہ گو پہلے یہ تین اقنوم تین جسم علیحدہ علیحدہ نہین رکہتے تہے مگر اب اس خاص زمانہ سے جسکو اب ۱۸۹۶ برس جاتا ہے تینون اقنوم کیلئے تین علیحدہ علیحدہ جسم مقرر ہو گئے باپ کی وہ شکل ہے جو آدم کی کیونکہ اسنے

آدم کو اپنی شکل پر بنایا - دیکھو توریت پیدائش باب ۱ آیت ۲۷ اور بیٹا یسوع کی شکل پر مجسم ہوا - دیکھو یوحنا باب ۱ آیت ۱ اور روح القدس کبوتر کی شکل پر مجسم ہوا دیکھو متی باب ۳ آیت ۱۶ - اب جسنے عیسائیون کے ان تینون مجسم خداؤنکا درشن کرنا ہو اور انکی جسمانی تثلیث کا نقشہ دیکھنا منظور ہو تو کچھ ضرور نہین کہ انکی طرف التجا لیجائیے بلکہ جیسا کہ ہمنے کتاب ست بچن مین سکھہ صاحبونکی مخفی چولا کی تمام گرو کے چیلونکو زیارت کرادی ہے اسیطرح ہم یسوع کے شاگردونکو بھی انکے تین مجسم خداؤنکے درشن کرا دیتے ہین اور انکے گوشہ تثلیثی خدا کو دکھا دیتے ہین چاہیے کہ آگے جھکین اور سیس نوا دین وہ یہ ہے جسکو ہمنے عیسائیونکی شائع کردہ تصویر سے لے لیا ہے

عیسائیونکا مثلث خدا اور اُسکے تین ممبران کمیٹی
جو اقنوم کہلاتے ہین



یہہ تینون مجسم خدا عیسائیون کے زعم مین ہمیشہ کیلئے مجسم اور ہمیشہ کیلئے علیحدہ علیحدہ وجود رکہتے ہین
اور پھر بہی یہ تینون ملکر ایک خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی بتلا سکتا ہے تو ہمین بتلاوے کہ باوجود اس دائمی
تجسم اور تغیر کے یہ تینون ایک کیونکر ہین۔ بھلا ہمین کوئی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین اور
پادری ٹھاکرداس کو باوجود ان کے علیحدہ علیحدہ جسم کے ایک کرکے تو دکہلاوے ہم دعوی سے کہتے
ہین کہ اگر تینونکو کوٹکر بہی بعض کا گوشت بعض کے ساتہہ ملا دیا جاوے پھر بہی جنکو خدا نے تین بنایا تہا ہرگز ایک
نہین ہو سکینگے۔ پھر جبکہ اس فانی جسم کے حیوان باوجود امکان تحلیل اور تفرق جسم کے ایک نہین ہو سکتے
پھر ایسے تین مجسم جنمین بموجب عقیدہ عیسائیان تحلیل اور تفرق جائز نہین کیونکر ایک ہو سکتے ہین۔
یہ کہنا بیجا نہین ہوگا کہ عیسائیون کے یہ تین خدا بطور تین ممبر کمیٹی کے ہین اور بزعم ان کے تینونکی اتفاق رائے
سے ہر ایک حکم نافذ ہوتا ہے یا کثرت رائے پر فیصلہ ہو جاتا ہے گویا خدا کا کارخانہ بہی جمہوری سلطنت ہے
اور گویا ان کے گاڈ صاحب کو بہی **شخصی سلطنت کی لیاقت نہین** تمام مدار کونسل پر ہے۔
غرض عیسائیون کا یہ مرکب خدا ہے جسنے دیکہنا ہو دیکہہ لے۔ پادری صاحبان ایسے
خدا والے مذہب پر تو ناز کرتے ہین لیکن اسلام جیسے مذہب کی جو ایسے خلاف عقل باتون سے پاک ہے توہین
اور تحقیر کر رہے ہین۔ اور دن رات یہی شغل ہے کہ اپنے دجالی فریبون سے خدا کے پاک اور صادق نبی کو کاذب
ٹھہراوین اور بُری بُری تصویرون مین اُس نورانی شکل کو دکہلاوین۔ بعض پلید فطرت پادریون نے اپنی
تالیفات مین اسطرح ہمارے سید و مولی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر کھینچکر دکہلائی ہے کہ گویا وہ ایک
ایسا شخص ہے جس کی خونی صورت ہے اور غصہ سے بھرا ہوا کھڑا ہے اور ایک ننگی تلوار ہاتھہ مین ہے اور بعض
غریب عیسائیون وغیرہ کو ٹکڑہ ٹکڑہ کرنا چاہتا ہے لیکن اگر ان لوگونکو کچھہ انصاف اور ایمان مین سے
حصہ ہوتا تو اس تصویر سے پہلے موسی کی تصویر کھینچکر دکھلاتے اور اس طرح کھینچتے کہ گویا ایک
نہایت سخت دل اور بیرحم انسان ہاتہہ مین تلوار لیکر شیرخوار بچونکو انکی ماؤن کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے
کر رہا ہے اور ایسا ہی یشوع بن نون کی تصویر پیش کرتے اور اس تصویر مین یہ دکہلاتے کہ گویا
اُسنے لاکھون بے گناہ بچونکو انکی ماؤن کے سمیت ٹکڑے ٹکڑے کرکے میدان مین پہینک دیا ہے

اور چونکہ اُن کے عقیدہ کے موافق یسوع خدا ہے اور یہ ساری بیرحمی کی کارروائیاں اُس کے حکم سے ہوئی ہین اور وہ مجسم خدا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا تو اس صورت مین نہایت ضروری تہا کہ سب سے پہلے اُسکی تصویر کھینچکر اُس کے ہاتھ مین کم سے کم تین تلوارین دیجاتین پہلی وہ تلوار جو اُس نے موسیٰ کو دی اور بے گناہ شیر خوار بچونکو قتل کروایا - دوسری وہ تلوار جو یشوع بن نون کو دی تیسری وہ تلوار جو داؤد کو دی - افسوس! کہ اس حق پوش قوم نے بڑے بڑے ظلمون پر کمر باندہ رکہی ہے

اگر تلوار کے ذریعہ سے خدا کا عذاب نازل ہونا خدا کی صفات کے مخالف ہی تو کیون نہ یہ اعتراض اول موسیٰ سے ہی شروع کیا جائے جسنے قومون کو قتل کر کے خون کی نہرین بہادین اور کسی کی توبہ کو بہی قبول نکیا - قرآنی جنگون نے تو توبہ کا دروازہ بہی کھلا رکہا جو عین قانون قدرت اور خدا کے رحم کے موافق ہے کیونکہ اب بہی جب خدا تعالیٰ طاعون اور ہیضہ وغیرہ سے اپنا عذاب دنیا پر نازل کرتا ہے تو ساتھ ہی طبیبونکو ایسی ایسی بوٹیان اور تدبیرون کا بہی علم دیدیتا ہے جس سے اس آتش وبا کا انسداد ہو سکے سو یہ موسیٰ کے طریق جنگ پر اعتراض ہے کہ اُس مین قانون قدرت کے موافق کوئی طریق بچاؤ قائم نہین کیا گیا - ہان بعض بعض جگہ قائم بہی کیا گیا ہی مگر کلی طور پر نہین الغرض جبکہ یہ سنت اللہ یعنی تلوار سے ظالم منکرونکو ہلاک کرنا قدیم سے چلی آتی ہے تو قرآن شریف پر کیون خصوصیت کے ساتھ اعتراض کیا جاتا ہے کیا موسیٰ کے زمانہ مین خدا کوئی اور تہا اور اسلام مین کوئی اور ہو گیا یا خدا کو اُسوقت لڑائیان پیاری لگتی ہتین اور اب بُری دکہائی دیتی ہین -

اور یہ بہی فرق یاد رہے کہ اسلام نے صرف ان لوگون کے مقابل پر تلوار اٹھانا حکم فرمایا ہے کہ جو اول آپ تلوار اٹھائین اور انہین کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جو اول آپ قتل کرین - یہ حکم ہرگز نہین دیا کہ تم ایک کافر بادشاہ کے تحت مین ہو کر اور اس کے عدل اور انصاف سے فائدہ اٹہاکر پھر اسی پر باغیانہ حملہ کرو - قرآن کے رو سے یہ بدمعاشون کا طریق ہے نہ نیکون کا - لیکن توریت نے یہ فرق کسی جگہ کہولکر بیان نہین فرمایا اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف اپنی جلالی اور جمالی احکام مین اُس خط مستقیم عدل اور انصاف اور رحم اور احسان پر چلتا ہے جسکی نظیر دنیا مین کسی کتاب مین موجود نہین - مگر اندہی دشمن

پھر بھی اعتراض کرتے ہین کیونکہ انکی فطرت روشنی سے عداوت اور ظلمت سے محبت رکھتی ہی۔

اب اس اشتہار کی تحریر سے یہ غرض ہے کہ ہمنے بڑی لمبی تجربہ سے آزمالیا ہے کہ یہ لوگ بار بار ملزم اور لاجواب ہوکر بھر بھی نیش زنی سے باز نہین آتے اور اُس شخص کو تمام عیبون سے مبرّا سمجھتے ہین جسنے خود اقرار کیا کہ "مین نیک نہین" اور جسنے شراب خواری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسرونکی عورتونکو دیکھنا جائز رکھکر بلکہ آپ ایک بدکار کنجر لیسے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلواکر اور اُس کو یہ موقعہ دیکر کہ وہ اسکے بدنسے بدن لگا دے اپنی تمام امت کو اجازت دیدی کہ اِن باتونمین سے کوئی بات بھی حرام نہین۔ سو ایسے شخص کو تو انہون نے خدا بنالیا مگر خدا کے مقدس نبیونکو جنکی زندگی محض خدا کے لئے تھی اور جو تقوی کے باریک راہون کو سکھا گئے برا کہنا اور گالیان دینا شروع کردیا چنانچہ ابتک یہ لوگ باز نہین آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجو مین نہایت ناپاک اور رنج دہ تھیٹر نکالتے ہین اور نہایت بری تصویرون مین اُس پاک وجود کو دکھلاتے ہین۔

اب ایسے کذّابونسے زبانی مباحثات سے کیونکر فیصلہ ہو۔ ہم جھوٹے کو دندان شکن جواب سے ملزم تو کر سکتے ہین مگر اس کا موںہہ کیونکر بند کرین اسکی پلید زبان پر کونسی تھیلی چڑھاوین؟ اُس گے گالیان دینے والے موںہہ پر کونسا قفل لگاوین؟ کیا کرین؟ کیا کوئی اس سے بیخبر ہے کہ نالائق عماد الدین نے اُس پاک ذات نبی کی نسبت کیا کیا گندے الفاظ استعمال کئے جس سے تمام مسلمانونکے کلیجے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ نور افشان پرچہ لودیانہ مین کیسے کیسے ہفتہ وار محض افترا کی بنیاد پر توہین اسلام کے کلمات لکھے جارہے ہین۔ ریواڑی والے پادری نے کسقدر مسلمانون کا دل جلایا اور ہمارے سید و مولے کو ڈاکو اور رہزن قرار دیا۔ غرض کہانتک لکھین ان ظالم پادریون نے لاکھون گالیان ہمارے نبی کریم کو دیکر ہمارے دلونکو زخمی کردیا۔

لیکن ہم ظالم ہونگے اگر ساتھ ہی یہ بھی گواہی ندین کہ ان کارروائیون مین گورنمنٹ پر کوئی الزام نہین بلاشبہ گورنمنٹ ہریک قوم کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتی ہی۔ مذہبی مناظرات

کی آزادی جیسا کہ پادریونکو حاصل ہے ویسا ہی ہمین بہی ہے اگر ہم گورنمنٹ کے انصاف پر یقین نہ رکہتے تو ممکن نہ تہا کہ ان اپنی شکایتون کا اظہار بہی کر سکتے لیکن ہم گورنمنٹ کو یہ تکلیف دینا بہی نہین چاہتے کہ وہ مذہبی مباحثات کی آزادی کو بالکل بند کر دے ہان ہمارا مدعا یہ ہے کہ ان شرائط کی پابندی سے کسیقدر اس آزادی کو محدود کر دیا جاے جسکی نسبت ہم ایک علیحدہ اشتہار شایع کر چکے ہین لیکن گورنمنٹ اپنی مہمات ملکیہ مین مصروف ہے اسکو اس فیصلہ کیلئے تو فرصت نہین کہ توحید اور تین مجسّم خداؤن کے عقیدہ کے بارہ مین کچہہ اپنی رائے لکہے اور وہ کارروائی کرے جیسا کہ تیسری صدی کے بعد کانسٹنٹائن فرسٹ قسطنطنیہ کے بادشاہ نے اڑہائی سو بشپ کو جمع کر کے اپنی اجلاس مین موحّد عیسائیون اور تین اقنوم کے قائل عیسائیون کا باہم مباحثہ کرایا تہا اور آخر کار فرقہ موحّدین کو ڈگری دی تہی اور خود ان کا مذہب بہی قبول کر لیا تہا ایسا ہی یہ گورنمنٹ عالیہ بہی کرے ✱ لیکن یہ گورنمنٹ ایسے تنازعات مین پڑنا نہین چاہتی۔ پس یہ روز افزون جہگڑے کیونکر فیصلہ پادین۔ مباحثات کے نیک نتیجہ سے تو نومیدی ہو چکی بلکہ جیسے جیسے مباحثات بڑہتے

✱ **حاشیہ**۔ عیسائیون مین تثلیث کا مسئلہ تیسری صدی کے بعد ایجاد ہوا ہے جیسا کہ ڈریپر بہی اپنی کتاب مین بڑے بڑے علماء کے حوالہ سے لکہتا ہے موجد اس مسئلہ کا بشپ اتہانا سیس الگزنڈرائن تہا۔ جو صدی سوم کے بعد ہوا ہے۔ جب اُسنے یہہ مسئلہ شایع کرنا چاہا تو اسیوقت بشپ ایریس اس کا منکر کہڑا ہو گیا اور یہان تک اس مباحثہ مین عوام اور خواص کا مجمع ہوا کہ روم کے بادشاہ تک خبر پہنچ گئی۔ اتفاقاً اسکو مباحثات سے دلچسپی تہی اُسنے چاہا کہ اس اختلاف کو اپنے حضور مین ہی فریقین کے علماء سے رفع کرا دے چنانچہ اسکی اجلاس مین بڑی سرگرمی سے یہ مباحثات ہوے اور نہایت لطف کے ساتہہ کونسل کی کرسیان بچہین اور مناظرہ کرنیوالے دو سو پچاس نامی پادری تہے۔ آخر موحدین کا فرقہ جو یسوع کو محض انسان اور رسول جانتا تہا غالب آیا۔ اُسیدن بادشاہ نے یونی ٹیرین کا مذہب اختیار کیا اور چہہ بادشاہ اُس کے بعد موحد رہے۔ چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکہا تہا جس کا ذکر صحیح بخاری مین پہلے صفحہ مین ہی موجود ہے وہ بہی موحد ہی تہا اُسنے قرآن کے اس مضمون پر اطلاع پا کر کہ مسیح صرف انسان ہے تصدیق کی

جاتے ہین ویسے ہی کینے بہی ساتہہ ساتہہ ترقی پکڑتے جاتے ہین سو اس نومیدی کے وقت
مین میرے نزدیک ایک نہایت سہل و آسان طریق فیصلہ ہے اگر پادری صاحبان قبول کرلین اور
وہ یہ ہے کہ اس بحث کا جو حد سے زیادہ بڑہ گئی ہے خدا تعالی سے فیصلہ کرایا جاے۔

اول مجہے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ایسا خدائی فیصلہ کرانیکے لئے سب سے زیادہ مجہے جوش ہے
اور میری دلی مراد ہے کہ اس طریق سے یہ روز کا جہگڑا انفصال پاجاے۔ اگر میری تائید مین خدا کا
فیصلہ نہو تو مین اپنی کل **املاک** منقولہ و غیر منقولہ جو **دس ہزار** روپیہ کی قیمت سے
کم نہین ہونگی عیسائیون کو دیدونگا اور بطور پیشگی **تین ہزار** روپیہ تک ان کے پاس جمع بہی کرا
سکتا ہون۔ اسقدر مال کا میرے ہاتہہ سے نکل جانا میرے لئے کافی سزا ہوگی۔ علاوہ اس کے
یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے دستخطی اشتہار سے شائع کردونگا کہ عیسائی منجیاب ہوے اور
مین مغلوب ہوا۔ اور یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ اس اشتہار مین کوئی بہی شرط نہوگی لفظاً نہ معناً

اور ربانی فیصلہ کے لئے طریق یہ ہوگا کہ میرے مقابل پر ایک معزز پادری صاحب جو
پادری صاحبان مندرجہ ذیل مین سے منتخب کئے جائین* میدان مقابلہ کیلئے جو تراضی طرفین سے مقرر
کیا جاے طیار ہون۔ پہر بعد اس کے ہم دونون معہ اپنی اپنی جماعتون کے میدان مقررہ مین حاضر
ہوجائین اور خدا تعالی سے دعا کے ساتہہ یہ فیصلہ چاہین کہ ہم دونون مین سے جو شخص در حقیقت
خدا تعالی کی نظر مین کاذب اور مورد غضب ہے خدا تعالی ایکسال مین اس کاذب پر وہ قہر نازل
کرے جو اپنی غیرت کے رو سے ہمیشہ کاذب اور مکذب قومون پر کیا کرتا ہے جیسا کہ اُسنے فرعون
پر کیا نمرود پر کیا اور نوح کی قوم پر کیا اور یہود پر کیا۔ حضرات پادری صاحبان یہ بات یاد رکہین
کہ اس باہمی دعا مین کسی خاص فریق پر نہ لعنت ہے نہ بددعا ہے بلکہ اُس جہوٹے کو سزا دلانیکی
غرض سے ہے جو اپنے جہوٹہہ کو چہوڑنا نہین چاہتا۔ ایک جہان کی زندہ ہونیکے لئے یک کا

بقیہ حاشیہ - جیسا کہ نجاشی نے بہی جو عیسائی بادشاہ تہا قسم کہا کر کہا کہ یسوع کا رتبہ اُس سے ذرہ
زیادہ نہین جو قرآن نے اسکی نسبت لکہا ہے مگر نجاشی اس کے بعد کہلا کہلا مسلمان ہوگیا۔ منہ

* **نوٹ** - ان صاحبون مین سے کوئی منتخب ہونا چاہیے - اول ڈاکٹر مارٹن کلارک - دوسرے پادری عماد الدین - پہر پادری ٹہاکر داس یا حسام الدین بمبئی - یا صفدر علی بہنڈارہ - یا طامس ہاول - یا فتح مسیح بشرط منظوری

زیادہ

مرنا بہتر ہے - پادری صاحبان خوب جانتے ہین کہ جھوٹھون پر یسوع نے ہی بددعائین کی ہین چنانچہ یسوع متی باب ۲۳ مین یہود کے علما کو مخاطب کرکے کہتا ہے "اے سانپو اور سانپ کے بچو تم جہنم کے عذاب سے کیونکر بھاگو گے ۳۶ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ یہ سب کچھہ اس زمانہ کے لوگون پر آویگا یعنی عذاب - اور باب ۲۳ آیت ۱۳ مین یسوع باربار جھوٹھون مکارونکی تباہی چاہتا ہے اور ویل کا لفظ استعمال کرتا ہے جو ہمیشہ بددعا کے لئے آتا ہے - غرض ایسا جھوٹا جو جھوٹھہ کو کسی طرح چھوڑنا نہ چاہے اس کا وجود تمام فتنون سے زیادہ فتنہ ہے اور فتنہ کو ہر یک طرح سے فرو کرنا راستبازونکا فرض ہے - پس جس حالتمین عیسائی نہایت غلو سے کہتے ہین کہ دین اسلام انسان کا افترا ہے - اور اہل اسلام دلی یقین رکھتے ہین کہ عیسائی درحقیقت انسان پرست ہین تو کیا لازم نہین ہے کہ جسطرح ہو سکے یہ بات فیصلہ پا جائے -

ہمنے باربار سمجھایا کہ عیسی پرستی بت پرستی اور رام پرستی سے کم نہین - اور مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھہ زیادت نہین رکھتا - مگر کیا کبھی آپ لوگون نے توجہ کی یون تو آپ لوگ تمام دنیا کے مذہبون پر حملہ کر رہے ہین مگر کبھی اپنے اس مثلث خدا کی نسبت بھی کبھی غور کی - کبھی یہ خیال آیا کہ وہ جو تمام عظمتون کا مالک ہے اسپر انسانکی طرح کیونکر دکھ کی مار پڑ گئی - کبھی یہ بھی سوچا کہ خالق نے اپنی ہی مخلوق سے کیونکر مار کھالی - کیا یہ سمجھہ آسکتا ہے کہ بندے ناچیز اپنے خدا کو کوڑے مارین اسکے موہنہ پر تھوکین اسکو پکڑین اس کو سولی دین اور وہ مقابلہ سے عاجز رہ جائے بلکہ خدا کہلا کر پھر اسپر موت بھی آجائے - کیا یہ سمجھہ مین آسکتا ہے کہ تین مجسم خدا ہون ایک وہ مجسم جسکی شکل پر آدم ہوا - دوسرا یسوع تیسرا کبوتر + اور تینون مین سے ایک بچہ والا اور دو لاولد - کیا یہ سمجھہ مین آسکتا ہے کہ خدا شیطان کے

+ نوٹ - یہ عیسائی صاحبان کبوترونکو شوق سے کھاتے ہین حالانکہ کبوتر اُن کا دیوتا ہے اُنسے ہندو اچھے رہے کہ اپنے دیوتا بیل کو نہین کھاتے - منہ -

پیچھے پیچھے چلے اور شیطان اس سے سجدہ چاہے اور اسکو دنیا کی جمع دے۔ کیا یہ سمجھ میں آتا ہے کہ وہ شخص جسکی ہڈیوں میں خدا گھسا ہوا تھا ساری رات رو رو کر دعا کرتا اور پھر بھی استجابت دعا سے محروم اور بے نصیب ہی رہا۔ کیا یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ تثلیث کے ثبوت کے لئے یہود کی کتابوں کا حوالہ دیا جاتا ہے حالانکہ یہود اس عقیدہ پر لعنت بھیجتے ہیں اور سخت انکاری ہیں اور کوئی انمیں ایسا فرقہ نہیں جو تثلیث کا قائل ہو۔ اگر یہود کو موسیٰ سے آخری نبیوں تک یہی تعلیم دیجاتی تو کیونکر ممکن تھا کہ وہ لاکھوں آدمی جو بہت سے فرقوں میں منقسم تھے اس تعلیم کو سب کے سب بھول جاتے۔ کیا یہ بات سوچنے کے لائق نہیں کہ عیسائیوں میں قدیم سے ایک فرقہ موحد بھی ہے جو قرآن شریف کے وقت میں بھی موجود تھا۔ اور وہ فرقہ بڑے زور سے اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ تثلیث کا گندہ مسئلہ صرف تیسری صدی کے بعد نکلا ہے اور اب بھی اس فرقہ کے لاکھوں انسان یورپ اور امریکہ میں موجود ہیں اور ہزارہا کتابیں انکی شائع ہو رہی ہیں۔ پس جبکہ اسقدر لازم ہو کر پھر بھی پادری صاحبان اپنی بدزبانیوں سے باز نہیں آتے تو کیا اسوقت خدا کے فیصلہ کی حاجت نہیں؟ ضرور حاجت ہے۔ سو جو جھوٹا ہے ہلاک ہو جائیگا۔ اگر وہ جھوٹا ہوگا تب بلاشبہ بھاگ جائیگا اور جھوٹے بہانوں سے کام لیگا۔

سوائے پادری صاحبان دیکھو کہ میں اس کام کے لئے کھڑا ہوں اگر دیانت سے [illegible] کے حکم سے وہ خدا کے فیصلہ سے ڈرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں [illegible] میدان میں دعاؤں کے ساتھ جنگ کریں تو جھوٹے کی پردہ دری ہو۔ یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور بیشک وہ قادر موجود ہے اور وہ ہمیشہ صادقوں کی حمایت کرتا ہے۔ ہم دونوں میں جو صادق ہوگا خدا ضرور اسکی حمایت کریگا [illegible] میں ذلیل ہو [illegible] جنگ کے بعد [illegible]

آتہم کے مقدمہ مین دیکہہ چکے ہو کہ باوجود اُسکے بہت سے منصوبونکے پہر آخر حق ظاہر ہو گیا کیا تمہارے دل قبول نہین کر گئے کہ آتہم کا قسم سے انکار کرنا اور نالش سے انکار کرنا اور حملون کا ثبوت دینے سے انکار کرنا صرف اسیوجہ سے تہا کہ اُسنے ضرور الہامی شرط کیموافق حق کیطرف رجوع کر لیا تہا۔ تمہین معلوم ہے کہ باوجود اسکے کہ ملامتی اشتہارونکی بہت ہی اسکو مار پڑی مگر وہ اس الزام سے اپنے تئین بری نکر سکا جو اُسکے اقرار خوف اور بے ثبوت ہونے عذر حملونسے اُسپر وارد ہو چکا تہا۔ یہانتک کہ اُس موت نے اُسکو آپکڑا جس سے وہ ڈرتا رہا اور ضرور تہا کہ وہ انکار کے بعد جلد مرتا۔ کیونکہ خدا تعالے کی پاک پیشگوئیونکے روسے یہی سزا اُس کے لئے ٹھہر چکی تہی۔ سو اُس خدا سے خوف کرو جسنے آتہم کو بڑی سرگردانیونکی گرداب مین ڈالکر آخر اپنے وعید کیموافق ہلاک کر دیا۔ خدا کی کہلی کہلی پیشگوئیون سے موُنہہ پہیرنا یہ بدطینتونکا کام ہے نہ نیک لوگون کا۔ اور جہوٹہہ کو مردار کو کسیطرح نچہوڑنا یہ کتونکا طریق ہے نہ انسانون کا۔ میان حسام الدین عیسائی لکہتے ہین کہ آتہم چار دن تک بیہوش رہا۔ مگر وہ اس کا سر نہین بیان کر سکے کہ کیون چار دن تک بیہوش رہا۔ سو جاننا چاہیے کہ یہ چار دنکی سخت جان کندن کے اُن چار افترا ؤنکی اسی دنیا مین اسکو سزا دیگئی جو اُسنے زہرخورانی کے اقدام کا افترا کیا۔ سانپ چہوڑنیکا افترا کیا۔ لودیانہ اور فیروزپور کے حملہ کا افترا کیا اور عیسائیون کے خوش کرنیکے لئے اصل وجہ خوف کو چہپایا۔ سو عیسائیونکے لئے اس سے زیادہ اور کوئی شرم کی جگہ نہین کہ آتہم انکے مذہب کے جہوٹا ہونے پر گواہی دیگیا۔ اب اگر آتہم کی گواہی پر اعتبار نہین تو اس نئے طریق سے دوبارہ حجت اللہ کو پورا کر لینا چاہیے اور اس نئے طریق مین کوئی شرط بہی نہین سیدہی بات ہے کہ اگر باہم دعا کرنیکے بعد جسکے ساتہہ فریقین کیطرف سے آمین بہی ہوگی میرے مقابل کا شخص ایکسال تک خدا تعالے کی فوق العادت عذاب سے بچگیا تو جیسا کہ مین لکہہ چکا ہون تاوان مذکورہ بالا ادا کرونگا۔ اور مین حضرات پادری صاحبانکو دوبارہ یاد دلاتا ہون کہ اسطرح کا طریق دعا انکے

مذہب اور اعتقاد سے ہرگز منافی نہین اور حضرت یسوع صاحب نے باب ۲۳ آیت ۱۳ متی مین خود اس طریق
کو استعمال کیا ہے۔ اور ویل کے لفظ سے فقیہون اور فریسیون پر بد دعا کی ہے اب اگر عیسائی
صاحبان کوئی اور لفظ استعمال کرنیسے تامل کرین تو ویل کے لفظ کو ہی استعمال کرنا تو خود انپر واجب
ہے کیونکہ اُن کے مرشد اور ہادی نے بہی یہی لفظ استعمال کیا ہے۔ ویل کے معنی سختی اور لعنت
اور ہلاکت کے ہین۔ سو ہم دونون اسطرحپر دعا کرینگے۔ کہ اے خدائے قادر اسوقت ہم بالمقابل
دو فریق کھڑے ہین۔ ایک فریق یسوع بن مریم کو خدا کہتا اور نبی اسلام کو سچا نبی نہین جانتا۔ اور
دوسرا فریق عیسی ابن مریم کو رسول مانتا اور محض بندہ اسکو یقین رکہتا اور پیغمبر اسلام کو درحقیقت سچا اور یہود اور
نصاریٰ مین فیصلہ کرنیوالا جانتا ہے سو ان دونون فریق مین سے جو فریق تیری نظر مین جہوٹا ہے اُس کو
ایکسال کے اندر ہلاک کر اور اپنا ویل اسپر نازل کر۔ اور چاہیے کہ ایک فریق جب دعا کرے تو دوسرا
آمین کہے اور جب وہ فریق دعا کرے تو یہ فریق آمین کہے۔

اور میری دلی مراد ہے کہ اس مقابلہ کیلئے **ڈاکٹر مارٹن کلارک** کو منتخب کیا جائے کیونکہ وہ
موٹا اور جوان عمر اور اول درجہ کا تندرست اور پھر ڈاکٹر ہے اپنی عمر درازی کا تمام بندوبست
کر لیگا۔ یقیناً ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب ضرور ہماری اس درخواست کو قبول کر لینگے۔ کیونکہ
انہین یسوع ابن مریم کے خدا بنانیکا بہت شوق ہے۔ اور سخت نامردی ہوگی کہ اب وہ اسوقت
بھاگ جائین اور اگر وہ بھاگ جائین تو پادری عماد الدین صاحب اس مقابلہ کے لائق ہین جنہون نے
ابن مریم کو خدا بنانیکے لئے ہر ایک انسانی چالاکی کو استعمال کیا اور آفتاب پر تہوکا ہے۔ اور اگر وہ بہی
اس خوف سے بھاگ گئے کہ خدا کا ویل ضرور انہین کہا جائیگا تو حسام الدین یا صفدر علی یا
ٹہاکر داس یا طامس ہاول اور بالآخر فتح مسیح اس میدان مین آوے **یا کوئی اور پادری صاحب**
نکلین۔ اور اگر اس رسالہ کے شایع ہونیکے بعد دو ماہ تک کوئی بہی نہ نکلا اور صرف شیطانی عذر
بہانہ سے کام لیا تو پنجاب اور ہندوستان کے تمام پادریونکے جہوٹے ہونیپر مہر لگجائیگی اور پھر خدا اپنے
طور سے جہوٹہ کی بیخکنی کریگا یا درکہو کہ ضرور کریگا کیونکہ وقت آگیا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ میرزا غلام احمد از قادیان

۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (رسالہ دعوت قوم) نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار مباہلہ

بغرض دعوت اُن مسلمان مولویونکے جو اس عاجز کو کافر اور کذاب اور مفتری اور دجّال اور جہنمی قرار دیتے ہین

ربّنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین

اى ہمارے خدا ہم مین اور ہماری قوم مین سچا فیصلہ کردے اور تو سب فیصلہ کرنیوالونسے بہتر ہے

چونکہ علماء پنجاب اور ہندوستان کی طرفسے فتنہ تکفیر و تکذیب حد سے زیادہ گزر گیا ہے اور نہ فقط علما بلکہ فقرا اور سجادہ نشین بہی اس عاجز کے کافر اور کاذب ٹھہرانے مین مولویون کی ہان مین ہان ملا رہے ہین - اور ایسا ہی ان مولویون کے اغوا سے ہزارہا ایسے لوگ پائے جاتے ہین کہ وہ ہمین نصارےٰ اور یہود اور ہنود سے بہی اکفر سمجہتے ہین - اگرچہ اس تمام فتنہ تکفیر کا بوجہ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویون کا یہ گناہ ہے کہ انہون نے اس نازک امر تکفیر مسلمانون مین اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہین لیا - بلکہ نذیر حسین کے دجالانہ فتوی کو دیکہکر جو محمد حسین بٹالوی نے طیار کیا تہا بغیر تحقیق اور تنقیح کے اُسپر ایمان لے آئے - ہم کئی مرتبہ لکہہ چکے ہین کہ اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادتمند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افترا ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہین کہ گویا ہمین معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار ہے یا ہم خود دعوی نبوت کرتے ہین یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہین سمجہتے یا ملائک سے انکاری یا حشر و نشر وغیرہ اصول عقائد اسلام سے منکر ہین - یا صوم و صلوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استخفاف سے دیکہتے یا غیر ضروری سمجہتے ہین - نہین - بلکہ خدا تعالی گواہ ہے کہ ہم ان سب باتون کے قائل ہین - اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکر کو ملعون اور خسر الدنیا و الآخرہ یقین رکہتے ہین -

اگر ہمین ہمارے دعوی کیموافق قبول کرنیکے لئے یہی مابہ النزاع ہے تو ہم بلند آواز سے باربار سناتے ہین کہ ہمارے یہی عقائد ہین جو ہم بیان کر چکے ہین - ہان ایک بات ضرور ہے جسکے

لئے یہ اشتہار مباہلہ لکھا گیا ہے - اور وہ یہ ہے کہ خداتعالےٰ نے اس عاجز کو شرف مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف فرماکر اس صدی چہاردہم کا مجدد قرار دیا ہے اور ہر یک مجدد کا بلحاظ حالت موجودہ زمانہ کے ایک خاص کام ہوتا ہے جسکے لئے وہ مامور کیا جاتا ہے - سو اس سنت اللہ کیموافق یہ عاجز صلیبی شوکت کے توڑنیکے لئے مامور ہے یعنی خداتعالیٰ کی طرف سے اس خدمت پر مقرر کیا گیا ہے کہ جو کچھہ عیسائی پادریوں نے کفارہ اور تثلیث کے باطل مسائل کو دنیا مین پھیلایا ہے اور خدائے واحد لاشریک کی کسرشان کی ہے - یہ تمام فتنہ سچے دلائل اور روشن براہین اور پاک نشانوں کے ذریعہ سے فرو کیا جائے - اس بات کی کسکو خبر نہین کہ دنیا مین اس زمانہ مین ایک ہی فتنہ ہے جو کمال کو پہونچ گیا ہے اور الٰہی تعلیم کا سخت مخالف ہے یعنی کفارہ اور تثلیث کی تعلیم جسکو صلیبی فتنہ کے نام سے موسوم کرنا چاہیئے کیونکہ کفارہ اور تثلیث کے تمام اغراض صلیب کے ساتھہ وابستہ ہین - سو خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے دیکھا کہ یہ فتنہ بہت بڑھگیا ہے - اور یہ زمانہ اس فتنہ کے تموج اور طوفان کا زمانہ ہے - پس خدا نے اپنے وعدہ کیموافق چاہا کہ اس صلیبی فتنہ کو پارہ پارہ کرے اور اُسنے ابتدا سے اپنے نبی مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خبر دی تہی کہ جس شخص کی ہمت اور دعا اور قوت بیان اور تاثیر کلام اور انفاس کا فرکش سے یہ فتنہ فرو ہوگا اسیکا نام اسوقت عیسیٰ اور مسیح موعود ہوگا -

اگرچہ وہ پیشگوئیان بہت سے نازک اور لطیف استعارات سے بہری پڑی ہین مگر اُن مین جو نہایت واضح اور کہلا کہلا اور موٹا نشان مسیح موعود کے بارہ مین لکہا گیا ہے وہ **کسر صلیب** ہے یعنی صلیب کو توڑنا - یہ لفظ ہر یک عقلمند کے لئے بڑی غور کے لائق ہے اور یہ صاف بتلا رہا ہے کہ وہ مسیح موعود عیسائیت کے موج زن فتنہ کے زمانہ مین ظاہر ہوگا نہ کسی اور زمانہ مین - کیونکہ صلیب پر سارا مدار نجات کا رکہنا کسی اور دجال کا کام نہین ہے - یہی گروہ ہے جو صلیبی کفارہ پر زور دے رہا ہے اور اسکو فروغ دینے کے لئے ہر ایک دجل کو کام مین لا رہا ہے -

دجال بہت گزرے ہین اور شاید آگے بہی ہون - مگر وہ دجال اکبر جن کا دجل خدا کے نزدیک ایسا مکروہ ہے کہ قریب ہے جو اس سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین - یہی گروہ مشت خاک کو خدا بنانے والا ہے - خدا نے یہودیون اور مشرکون اور دوسری قومون کی

طرح طرح کے دجل قرآن شریف مین بیان فرمائے مگر یہ عظمت کسی کے دجل کو نہین دی کہ اس دجل سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتے ہین - پس جس گروہ کو خدا نے اپنے پاک کلام مین دجال اکبر ٹھہرایا ہے ہمین نہین چاہیے کہ اس کے سوا کسی اور کا نام دجال اکبر رکھین - نہایت ظلم ہو گا کہ اسکو چھوڑ کر کوئی اور دجال اکبر تلاش کیا جائے -

یہ بات کسی پہلو سے درست نہین ٹھہر سکتی کہ حال کے پادریون کے سوا کوئی اور بھی دجال ہے جو انسے بڑا ہے کیونکہ جبکہ خدا نے اپنی پاک کلام مین سب سے بڑا یہی دجال بیان فرمایا ہے تو نہایت بے ایمانی ہوگی کہ خدا کی کلام کی مخالفت کرکے کسی اور کو بڑا دجال ٹھہرایا جائے - اگر کسی ایسے دجال کا کسی وقت وجود ہو سکتا تو خدا تعالی جس کا علم ماضی اور حال اور مستقبل پر محیط ہے اسی کا نام دجال اکبر رکھتا نہ ان کا نام - پھر یہ نشان دجال اکبر کا جو حدیث بخاری کے صریح اس اشارہ سے نکلتا ہے کہ یکسر الصلیب صاف بتلا رہا ہے کہ اس دجال اکبر کی شان مین سے یہ ہو گا کہ وہ مسیح کو خدا ٹھہرائیگا اور مدار نجات صلیب پر رکھے گا -

یہ بات عارفون کے لئے نہایت خوشی کا موجب ہے کہ اسجگہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کا تظاہر ہو گیا ہے جس سے تمام حقیقت اس متنازعہ فیہ مسئلہ کی کھل گئی - کیونکہ قرآن نے تو اپنے صریح لفظون مین دجال اکبر پادریونکو ٹھہرایا اور انکے دجل کو ایسا عظیم الشان دجل قرار دیا کہ قریب ہے جو اس سے زمین و آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین - اور حدیث نے مسیح موعود کی حقیقی علامت یہ بتلائی کہ اسکے ہاتھ پر کسر صلیب ہو گا - اور وہ دجال اکبر کو قتل کریگا - ہمارے نادان مولوی نہین سوچتے کہ جبکہ مسیح موعود کا خاص کام کسر صلیب اور قتل دجال اکبر ہے اور قرآن نے خبر دی ہے کہ وہ بڑا دجل اور بڑا فتنہ جس سے قریب ہے کہ نظام اس عالم کا درہم برہم ہو جائے اور خاتمہ اس دنیا کا ہو جائے وہ پادریون کا فتنہ ہے تو اس سے صاف طور پر کھل گیا کہ پادریون کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہین ہے اور جو شخص اب اس فتنہ کے ظہور کے بعد اور کی انتظار کرے وہ قرآن کا مکذب ہے -

اور نیز جبکہ لغت کی رو سے بھی دجال ایک گروہ کا نام ہے جو اپنے دجل سے زمین کو پلید کرتا ہے - اور حدیث کی رو سے نشان دجال اکبر کا حمایت صلیب ٹھہرا تو باوجود اس کھلی کھلی

تحقیق کے وہ شخص نہایت درجہ کو باطن ہے کہ جو اب بھی حال کے پادریوں کو دجال اکبر نہیں سمجھتا۔
ایک اور بات ہے جس سے ہمارے نادان مولوی اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اسبات کے خود قائل ہیں کہ دجال معہود کا بجز حرمین کے تمام زمین پر تسلط ہو جائیگا۔ سو اگر دجال سے مراد کوئی اور رکھا جائے تو یہ حدیث قرآن کی صریح پیشگوئی سے مخالف ہو جائیگی۔ کیونکہ قرآن شریف نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ قیامت تک زمین پر غلبہ اور تسلط دو قوموں میں سے ایک قوم کا ہوتا رہے گا۔ یا اہل اسلام کا یا نصاریٰ کا۔ پس قرآن کے رو سے ایسے دجال کو جو اپنی خدائی کا دعویٰ لیکر آئیگا زمین پر قدم رکھنے کی جگہ نہیں اور قرآن اُسکے وجود کو روکتا ہے۔ ہاں استعارہ کیطور پر نصاریٰ کا دعویٰ خدائی ثابت ہے کیونکہ چاہتے ہیں کہ کلوں کے زور سے تمام زمین و آسمان کو اپنے قابو میں کر لیں یہانتک کہ مینہ برسانے کی قدرت بھی حاصل ہو جائے۔ پس اسطرح پر وہ خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔

غرض یہ وہ امور ہیں جنکو حال کے مولوی نہیں سمجھتے اور اہل اسلام میں انہوں نے بڑا بھاری فتنہ اور تفرقہ ڈال رکھا ہے اور نہایت بیہودہ اور رکیک تاویلات سے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے مونہہ پھیر رہے ہیں۔ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم اہل حدیث ہیں مگر اب تو انہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور حدیث کو بھی۔ سو جبکہ مینے دیکھا کہ قرآن شریف اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انکے دلوں میں عظمت نہیں اور جلیل الشان اکابر ائمہ کی شہادت بھی جیسا کہ امام بخاری اور ابن حزم اور امام مالک کی شہادت جو حضرت عیسیٰ کے فوت ہو جانیکی نسبت بار بار لکھی گئی ہے انکے نزدیک کچھ چیز نہیں سو مجھکو اس پہلو سے بکلی نومیدی ہوئی کہ وہ منقولی بحث و مباحثہ کے ذریعہ سے ہدایت پا سکیں ✣ پس خداتعالےٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں دوسرا پہلو اختیار کروں جو اصل بنیاد میرے دعویٰ کی ہے یعنی اپنے سچے ملہم ہونے کا ثبوت کیونکہ ہمیں کچھ شک نہیں کہ اگر وہ لوگ مجھے خداتعالےٰ کی طرف سے سچا ملہم سمجھتے اور میرے الہامات کو میرا ہی افترا یا شیطانی وساوس خیال کرتے تو اسقدر سب اور شتم اور ہنسی اور ٹھٹھا اور تحقیر اور تہذیب کے ساتھ پیش نہ آتے بلکہ بات بات سے ظنون

✣ **حاشیہ**۔ منقولی بحث مباحثہ کی کتابیں جو میری طرف سے چھپی ہیں جنمیں ثابت کیا گیا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور دوبارہ آنا اُنکا بطور بروز مراد ہے نہ بطور حقیقت وہ یہ ہیں۔ فتح اسلام توضیح مرام ازالہ اوہام۔ اتمام الحجہ۔ تحفہ بغداد۔ حمامۃ البشریٰ۔ نور الحق دو حصہ۔ کرامات الصادقین۔ سر الخلافہ۔ آئینہ کمالات اسلام

فاسدہ کا حسن ظن کے غلبہ سے آپ فیصلہ کر لیتے کیونکہ کسی کی سچائی اور منجانب اللہ ہونیکے یقین کے بعد وہ مشکلات ہرگز پیش نہین آتین کہ جو اُس حالت مین پیش آتی ہین کہ انسان کے دل پر اُس کے کاذب ہونیکا خیال غالب ہوتا ہے - یہ سچ ہے کہ خدا تعالےٰ نے میری سچائی کے سمجھنے کیلئے بہت سے قرائن واضح انکو عطا کئے تھے - میرا[1] دعویٰ صدی کے سر پر تھا - میرے[2] دعوے کے وقت مین خسوف کسوف ماہ رمضان مین ہوا تھا - میرے[3] دعوی الہام پر پورے بیس برس گزر گئے اور مفتری کو اسقدر مہلت نہین دیجاتی - میری[4] پیشگوئی کے مطابق خدا نے آتھم کو کچھ مہلت بھی دی اور پھر مار بھی دیا - مجھکو[5] خدا نے بہت سے معارف اور حقائق بخشے اور اس قدر میری کلام کو معرفت کے پاک اسرار سے بھر دیا کہ جبتک انسان خدا تعالیٰ کیطرف سے پورا تائید یافتہ نہ ہو اسکو یہ نعمت نہین دیجاتی لیکن مخالف مولویوں نے ان باتون مین سے کسی بات پر غور نہین کی -

سو اب چونکہ تکذیب اور تکفیر انکی انتہا تک پہونچگئی اسلئے وقت آگیا کہ خدائے قادر اور علیم اور خبیر کے ہاتھ سے جھوٹے اور سچے مین فرق کیا جائے - ہمارے مخالف مولوی اسبات کو جانتے ہین کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف مین ایسے شخص سے کسقدر بیزاری ظاہر کی ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا باندہے یہانتک کہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ اگر وہ بعض قول میرے پر افترا کرتا تو مین فی الفور پکڑ لیتا اور رگ جان کاٹ دیتا - غرض خدا تعالیٰ پر افترا کرنا اور یہ کہنا کہ فلان فلان الہام مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے حالانکہ کچھ بھی نہین ہوا ایک ایسا سخت گناہ ہے کہ اسکی سزا مین صرف جہنم کی ہی وعید نہین بلکہ قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا مین دست بدست سزا پا لیتا ہے اور خدائے قادر وغیور کبھی اسکو امن مین نہین چھوڑتا اور اس کی غیرت اسکو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے - اگر ان مولویون کا دل تقویٰ کے رنگ سے کچھ بھی رنگین ہوتا اور خدا تعالیٰ کی عادتون اور سنتون سے ایک ذرہ بھی واقف ہوتے تو انکو معلوم ہوتا کہ ایک مفتری کا اس قدر دراز عرصہ تک افترا مین مشغول رہنا بلکہ روز بروز اسمین ترقی کرنا اور خدا تعالیٰ کا اسکے افترا پر اسکو نہ پکڑنا بلکہ لوگون مین اسکو عزت دینا دلون مین اسکی قبولیت ڈالنا اور اسکی زبان کو چشمہ حقائق و معارف بنانا یہ ایک ایسا امر ہے کہ جبسے خدا تعالیٰ نے دنیا کی بنیاد ڈالی ہے اس کی نظیر ہرگز نہین پائی جاتی - افسوس کہ کیون یہ منافق مولوی خدا تعالیٰ کے احکام

اور مواعید کو عزت کی نظر سے نہین دیکھتے - کیا اُنکے پاس حدیث یا قرآن شریف سے کوئی نظیر موجود ہے کہ ایک ایسے خبیث طبع مفتری کو خدا تعالی نہ پکڑے جو اسپر افترا پر افترا باندھے اور جھوٹے الہام بنا کر اپنے تئین خدا کا نہایت ہی پیارا ظاہر کرے اور محض اپنے دل سے شیطانی باتین تراش کر اُسکو عمداً خدا کی وحی قرار دیوے اور کہے کہ خدا کا حکم ہے کہ لوگ میری پیروی کرین اور کہے کہ خدا مجھے اپنے الہام مین فرماتا ہے کہ تو اس زمانہ مین تمام مومنون کا سردار ہے حالانکہ اسکو کبھی الہام نہ ہو - اور نہ کبھی خدا نے اسکو مومنون کا سردار ٹھہرایا ہو اور کہے کہ مجھے خدا مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ تو ہی مسیح موعود ہے جسکو مین کسر صلیب کے لئے بھیجتا ہون - حالانکہ خدا نے کوئی ایسا حکم اسکو نہین دیا اور نہ اس کا نام عیسی رکھا اور کہے کہ خدا تعالی مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ مجھے تو ایسا ہے جیسا کہ میری توحید - تیرا مقام قرب مجھسے وہ ہے جس سے لوگ بیخبر ہین - حالانکہ خدا اُسکو مفتری جانتا ہے - اُسپر لعنت بھیجتا ہے - اور مردودون اور مخذولون کے ساتھ اُس کا حصہ قرار دیتا ہے - پھر کیا یہی خدا تعالی کی عادت ہے کہ ایسے کذاب اور بیباک مفتری کو جلد نہ پکڑے - یہانتک کہ اس افترا پر بیس برس سے زیادہ عرصہ گزر جائے -

کون اسکو قبول کر سکتا ہے کہ وہ پاک ذات جسکے غضب کی آگ وہ صاعقہ ہے کہ ہمیشہ جھوٹے ملہمونکو بہت جلد کہاتی رہی ہے اس لمبے عرصہ تک اس جھوٹے کو چھوڑ دے جسکی نظیر دنیا کے صفحہ مین مل ہی نہین سکتی - اللہ جل شانہ فرماتا ہے - وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا یعنی اس سے زیادہ تر ظالم اور کون ہے جو خدا تعالے پر جھوٹ باندھے - بیشک مفتری خدا تعالی کی لعنت کے نیچے ہوتا ہے - اور خدا تعالے پر افترا کرنیوالا جلد مارا جاتا ہے - سو ایک تقوی شعار آدمی کیلئے یہ کافی تھا کہ خدا نے مجھے مفتریونکی طرح ہلاک نہین کیا بلکہ میرے ظاہر اور میرے باطن اور میرے جسم اور میری روح پر وہ احسان کئے جنکو مین شمار نہین کر سکتا - **مین جوان تھا جب خدا کی وحی اور الہام کا دعوی کیا اور اب مین بوڑھا ہو گیا** - اور ابتداء دعوی پر بیس برس سے بھی زیادہ عرصہ گزر گیا - بہت سے میرے دوست اور عزیز جو مجھسے چھوٹے تھے فوت ہو گئے اور مجھے اُسنے عمر دراز بخشی اور ہر ایک مشکل مین میرا متکفل اور متولی رہا - پس کیا اُن لوگون کے یہی نشان ہوا کرتے ہین کہ جو خدا تعالے پر افترا باندھتے

ہین - اب بہی اگر مولوی صاحبان مجہے مفتری سمجہتے ہین تو اس سے بڑہکر ایک اور فیصلہ ہے اور وہ یہ کہ
مین ان الہامات کو ہاتہہ مین لیکر جنکو مین شایع کر چکا ہون مولوی صاحبان سے مباہلہ کرون -
اسطرح پر کہ مین خدا تعالی کی قسم کہا کر بیان کرون کہ مین درحقیقت اُسکے شرف مکالمہ اور مخاطبہ
سے مشرف ہون اور درحقیقت اُسنے مجہے چہار دہم صدی کے سر پر بہیجا ہے کہ تا مین اُس فتنہ
کو فرو کرون کہ جو اسلام کے مخالف سب سے زیادہ فتنہ ہے اور اُسی نے میرا نام عیسی رکہا ہے
اور کسر صلیب کے لئے مجہے مامور کیا ہے لیکن نہ کسی جسمانی حربہ سے بلکہ آسمانی حربہ سے اور یہ سب اُسکا کلام ہے
اور وہ خاص الہامات اُس کے جو اسوقت مین مخالف مولویون کو سناؤنگا انہین سے بطور
نمونہ چند الہامات اسجگہ لکہتا ہون انہین سے بعض الہامات بیس برس کے عرصہ سے ہین - جو مختلف تقریبون
اور کمی بیشی کیساتہ بار بار القا ہوئے ہین - اور وہ یہ ہین :-

يَا عِيسَى الَّذِي لَا يُضَاعُ وَقْتُه - أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةٍ لَا
اے وہ عیسی جس کا وقت ضایع نہین کیا جائے گا - تو میری جناب مین وہ مرتبہ رکہتا ہے جس کا

يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ - أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ تَوْحِيدِي وَتَفْرِيدِي
لوگون کو علم نہین - تو مجہسے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید -

فَحَانَ أَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَيْنَ النَّاسِ - هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
سو وقت آگیا کہ تو لوگون مین شناخت کیا جاے اور مدد دیا جاے - وہ خدا جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور

بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ - لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ
دین حق کے ساتہہ بہیجا تا اس دین کو سب دینون پر غالب کرے - خدا کی پیشگوئیونکو کوئی بدل نہین

اللهِ - قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ - اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ لِتُنْذِرَ
سکتا - کہہ مین مامور ہون اور مین سب سے پہلا مومن ہون - وہ رحمن ہے جسنے قرآن سکہلایا تا کہ تو

قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ - إِنَّا كَفَيْنَاكَ
اُن لوگون کو ڈراوے جنکے باپ دادے نہین ڈرائے گئے اور تا کہ مجرمونکی راہ کہل جاے - ہم تیرے لئے ٹہٹہا کرنیوالون

الْمُسْتَهْزِئِينَ - قُلْ عِنْدِي شَهَادَةٌ مِنَ اللهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤْمِنُونَ
کیلئے کافی ہین - کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاتے ہو -

قل عندی شہادة من اللہ فہل انتم مسلمون - ان معی ربی

کہہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرتے ہو - میرے ساتھ میرا خدا ہے وہ عنقریب

سیہدین - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - ہل

مجھے کامیابی کی راہ دکہائیگا - انکو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو لو تا خدا بھی تم سے محبت کرے

انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم - یریدون

کیا میں بتاؤں کہ کسپر شیطان اترا کرتے ہیں - ہر ایک جھوٹے مفتری پر اترتے ہیں - ارادہ کرتے ہیں

ان یطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

کہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کے پھونکوں سے بجھا دیں - اور خدا اپنے نور کو کامل کریگا - اگرچہ کافر کراہت ہی کریں -

سنلقی فی قلوبہم الرعب - اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتہی امر الزمان

عنقریب ہم انکے دلوں پر رعب ڈالدینگے - جب خدا کی مدد اور فتح آئیگی اور زمانہ کا امر ہماری طرف رجوع کریگا - کہا جائیگا

الینا الیس ہذا بالحق - انی معک - کن معی اینما کنت - کن مع

کہ کیا یہ سچ نہ تہا - میں تیرے ساتھ ہوں - میرے ساتھ ہو جہاں تو ہووے - خدا کے ساتھ

اللہ حیثما کنت - کنتم خیر امة اخرجت للناس - انک باعیننا

ہو جہاں تو ہووے - تم بہتر امت ہو جو لوگوں کے نفع کیلئے نکالی گئے - تو ہماری آنکھوں کے

یرفع اللہ ذکرک - ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والآخرة - یا احمد یتم

سامنے ہے - خدا تیرے ذکر کو بلند کریگا - اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کریگا - اے احمد تیرا نام پورا

اسمک ولا یتم اسمی - انی رافعک الیّ - القیت علیک محبة منی -

ہو جائیگا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو - میں تجھے اپنی طرف اٹھانیوالا ہوں - میں نے اپنی محبت کو تجھپر ڈال دیا -

شانک عجیب - واجرک قریب - الارض والسماء معک کما ہو معی +

تیری شان عجیب ہے - تیرا اجر قریب ہے - زمین و آسمان تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے

انت وجیہ فی حضرتی - اخترتک لنفسی - انت وجیہ فی الدنیا

تو میری جناب میں وجیہ ہے - میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا - تو دنیا اور میری جناب میں وجیہ ہے

+ حاشیہ ہو کا ضمیر واحد باعتبار واحد فی الذہن یعنی مخلوق ہے اور ایسا محاورہ قرآن شریف میں بہت ہے - منہ

وَحَضْرَتِی - سُبْحَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی - زَادَ مَجْدَكَ - يَنْقَطِعُ آبَاءُكَ

پاک ہے وہ خدا جو بہت برکتوں والا اور بہت بلند ہے - تیری بزرگی کو اسنے زیادہ کیا - اسکی تیری باپ دادے

وَيُبْدَءُ مِنْكَ - نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَاُحْيِيْتَ بِالصِّدْقِ اَيُّهَا الصِّدِّيْقِ

کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور خدا تجھسے شروع کریگا - تو رعب کے ساتھ مدد دیا گیا اور صدق کیساتھ زندہ کیا گیا ای صدیق -

نُصِرْتَ - وَقَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ - آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا

تو مدد دیا گیا - اور مخالف کہینگے کہ اب گریز کی جگہ نہین - خدا نے تجھے ہمپر اختیار کر لیا اگرچہ ہم کراہت کرتے

كَارِهِيْنَ - رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا كُنَّا خَاطِئِيْنَ - لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

تھے - ای ہمارے خدا ہمین بخش کہ ہم خطا پر تھے - آج تمپر ای رجوع کرنیوالو کچھ سرزنش نہیں

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ - وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَتْرُكَكَ حَتّٰى

خدا تمہین بخشدیگا اور وہ ارحم الراحمین ہے - اور خدا ایسا نہین کہ تجھے یونہی چھوڑدے جبتک

يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ - وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

پاک اور پلید مین فرق کرکے نہ دکھلاوے - اور خدا اپنے امر پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہین جانتے -

لَا يَعْلَمُوْنَ - اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ هٰذَا الَّذِیْ

جب خدا کی مدد اور فتح آئی اور اس کا کلمہ پورا ہوا کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جسمین

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ - اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ - سَوَّيْتُهٗ

تم جلدی کرتے تھے - مینے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤن تو مینے آدم کو پیدا کیا - مینے اسکو برابر

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِیْ - يُقِيْمُ الشَّرِيْعَةَ وَيُحْيِی الدِّيْنَ - وَلَوْ كَانَ

کیا اور اپنی روح اسمین پھونکی - شریعت کو قائم کریگا اور دین کو زندہ کریگا - اور اگر ایمان

الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ - سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا

ثریا سے معلق ہوتا تب بھی اسے پالیتا - پاک ہے وہ جسنے اپنے بندہ کو رات مین سیر کرایا -

خَلَقَ آدَمَ فَاَكْرَمَهٗ جَرِیُّ اللّٰهِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِيَاءِ - اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

آدم کو پیدا کیا اور اسکو عزت دی خدا کا فرستادہ نبیون کے حلہ مین - وہ لوگ جو کافر ہو گئے اور خدا کی

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَدَّ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ - شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ

راہ سے روکنے لگے ایک فارسی الاصل آدمی نے انکے خیالات کو رد کیا - خدا اسکی کوشش کا شکر گزار ہے

كتاب الولی ذو الفقار علی - یکاد زیتہ یضیئ ولو لم تمسسہ نار -
اس ولی کی کتاب ایسی ہے جیسے علی کی ذوالفقار - اسکا تیل یونہی چمکنے کو ہے گرچہ آگ چھو بھی نجائے -
خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس - انا انزلناہ قریبا
توحید کو پکڑو توحید پکڑو اے فارس کے بیٹو - ہمنے اسکو قادیان کے قریب
من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل و کان امر اللہ مفعولا -
اتارا ہے اور حق کے ساتھ اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا ہے اور جو خدا نے ٹھہرا رکھا تھا
ام یقولون نحن جمیع منتصر - سیھزم الجمع و یولون الدبر -
وہ ہونا ہی تھا - کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت انتقام لینے والی ہیں - سب بھاگ جائینگے اور پیٹھ دکھلائینگے
یا عبدی لا تخف انی اسمع و اری - الم تر انا نأتی الارض ننقصھا
اے میرے بندے مت خوف کر میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں - کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو کم کرتے چلے
من اطرافھا - الم تر ان اللہ علی کل شیئ قدیر - صل
آتے ہیں اسکی طرفوں سے - کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے - محمد پر اور اسکے
علی محمد و آل محمد سید ولد آدم و خاتم النبیین - انک علی صراط
آل پر درود بھیج وہ بنی آدم کا سردار اور خاتم الانبیا ہے - تو صراط مستقیم پر ہے
مستقیم - فاصدع بما تؤمر و اعرض عن الجاھلین - و قالوا لولا
پس جو کچھ حکم ہوتا ہے کھولکر بیان کر اور جاہلوں سے کنارہ کر - اور کہتے ہیں کہ دو
نزل علی رجل من قریتین عظیم - و قالوا انی لک ھذا ان ھذا
شہروں میں سے ایک بڑے آدمی کو خدا نے کیوں مامور کیا - اور کہتے ہیں کہ تجھے کہاں یہ رتبہ یہ تو
لمکر مکرتموہ فی المدینة - و اعانہ علیہ قوم آخرون - ینظرون
مکر ہے کہ مل جل کر بنایا گیا ہے - اور کئی لوگوں نے اس مکر میں اس شخص کو مدد دی ہے - تجھے دیکھتے
الیک و ھم لا یبصرون - اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتھا
ہیں اور تو نہیں نظر نہیں آتا - اے لوگو جانلو کہ زمین مرگئی تھی اور خدا پھر اسے نئے سرے زندہ
و من کان للہ کان اللہ لہ - ان اللہ مع الذین اتقوا والذین
کرتا ہے - اور جو خدا کا ہو خدا اسکا ہو جاتا ہے - خدا انکے ساتھ ہے جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں

هم محسنون - قالوا ان هذا الا اختلاق - قل ان افتريته فعلي اجرامي شديد - انك اليوم

اور انکے ساتھ ہے جو نیکوکار ہین - کہتے ہین کہ یہ تمام افترا ہے - کہہ اگر مینے افترا کیا ہے تو یہ سخت گناہ میری گردن پر ہے - آج تو

لدينا مكين امين - وان عليك رحمتي في الدنيا والدين - وانك

ہمارے نزدیک بارتبہ اور امین ہے - اور تجھ پر دین اور دنیا مین میری رحمت ہے - اور تو

من المنصورين - يحمدك الله من عرشه - يحمدك الله ويمشي

مدد دیا گیا ہے - خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے - خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری

اليك - الا ان نصر الله قريب - كمثلك در لا يضاع - بشرى لك

طرف چلا آتا ہے - خبردار خدا کی مدد قریب ہے - تیرے جیسا موتی ضایع نہین کیا جاتا - تجھے

يا احمدي - انت مرادي ومعي - اني ناصرك - اني حافظك

خوشخبری ہو اے میرے احمد - تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے - مین تیرا مددگار ہون - مین تیرا حافظ ہون

اني جاعلك للناس اماما - اكان للناس عجبا - قل هو الله

مین تجھے لوگون کا امام بناؤن گا - کیا لوگون کو تعجب ہوا - کہہ وہ خدا عجیب ہے

عجيب - يجتبي من يشاء من عباده - لا يسئل عما يفعل وهم

جسکو چاہتا ہے اپنے بندون مین سے چن لیتا ہے - وہ اپنے کامون مین پوچھا نہین جاتا

يسئلون - وتلك الايام نداولها بين الناس - وقالوا ان هذا

اور دوسرے پوچھے جاتے ہین - اور یہ دن ہم لوگون مین پھیرتے رہتے ہین - اور کہتے ہین کہ یہ تو

الا اختلاق - اذا نصر الله المؤمن جعل له الحاسدين في الارض

ضرور افترا ہے - خدا جب مومن کو مدد دیتا ہے تو زمین پر اسکے کئی حاسد بنا دیتا ہے

قل الله ثم ذرهم في خوضهم يلعبون - لا تخاط اسرار الاولياء

کہہ خدا ہے جسنے یہ الہام کیا پھر انکو چھوڑ دے تا اپنی کج فکریون مین بازی کرین - اولیا کے اسرار پر

تلطف بالناس وترحم عليهم - انت فيهم بمنزلة موسى - واصبر

کوئی احاطہ نہین کر سکتا - لوگون سے لطف کیساتھ پیش آ اور انپر رحم کر - تو انمین بمنزلہ موسی کے ہے - اور انکی

على ما يقولون - وذرني والمكذبين اولي النعمة - انت من مائنا

باتون پر صبر کر - اور منعم مکذبون کی سزا مجھپر چھوڑ دے - تو ہمارے پانی مین سے ہے

وَهُمْ مِنْ فَشَل + وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ اٰمِنُوا كَمَا اٰمَنَ النَّاسُ - قَالُوا

اور وہ لوگ فشل سے - اور جب اُنکو کہا جائے کہ ایمان لاؤ جیسا کہ اچھے آدمی ایمان لائے - تو جواب مین

اَنُؤْمِنُ كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاءُ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَا يَعْلَمُوْنَ - قُلْ

کہتے ہین کہ کیا اسطرح ایمان لائین جیسا کہ سفیہ اور بیوقوف ایمان لائے - خوب یاد رکھو کہ درحقیقت

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ - قِيْلَ ارْجِعُوْا اِلَى اللّٰهِ

بیوقوف اور سفیہ یہی لوگ ہین مگر انہین معلوم نہین کہ ہم کیسی غلطی پر ہین - انکو کہدے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو

فَلَا تَرْجِعُوْنَ - وَقِيْلَ اسْتَحْوِذُوْا فَلَا تَسْتَحْوِذُوْنَ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تمسے محبت کرے - کہا گیا کہ تم رجوع کرو سو تم نے رجوع نہ کیا - اور کہا گیا کہ تم اپنے وساوس

جَعَلَكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ - اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ

پر غالب آجاؤ سو تم غالب نہ آئے - سب تعریف خدا کو ہے جسنے تجھے مسیح ابن مریم بنایا - اسجگہ فتنہ ہے سو اولو العزم لوگونکی طرح

تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهَا اِلَّا خَائِفًا -

صبر کر - ابی لہب کے دونون ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا اسکو نہین چاہیے تھا کہ وہ اس فتنہ

وَمَا اَصَابَكَ فَمِنَ اللّٰهِ - اَلَا اِنَّهَا فِتْنَةٌ مِّنَ اللّٰهِ لِيُحِبَّ حُبًّا جَمًّا -

مین دخل دیتا یعنی اسکا بانی ہوتا مگر ڈرتے ہوئے - اور تجھے کوئی تکلیف نہین پہونچے گی مگر اسیقدر جو خدا نے مقرر کی - یہ فتنہ

حُبًّا مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْاَكْرَمِ - عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ - وَقْتَ الْابْتِلَاءِ

خدا کی طرف سے ہے تا وہ تجھسے بہت ہی پیار کرے - یہ خدا کا پیار کرنا ہے جو غالب اور بزرگ ہے - اور یہ پیار وہ عطا ہے جو کبھی

+ حاشیہ - یہ جو فرمایا کہ تو ہمارے پانی مین سے ہے اور وہ لوگ فشل سے - اسجگہ پانی سے مراد ایمان کا پانی استقامت کا پانی تقوی کا پانی وفا کا پانی صدق کا پانی حب اللہ کا پانی ہے جو خدا سے ملتا ہے اور فشل بزدلی کو کہتے ہین جو شیطان سے آتی ہے اور ہر یک بے ایمانی اور بدکاری کی جڑ بزدلی اور نامردی ہے - جب قوت استقامت باقی نہین رہتی تو انسان گناہ کیطرف جھک جاتا ہے - غرض فشل شیطان کی طرف سے ہے اور عقائد صالحہ اور اعمال طیبہ کا پانی خدا تعالی کیطرف سے جب بچہ پیٹ مین پڑتا ہے تو اسوقت اگر بچہ سعید ہے اور نیک ہونیوالا ہے تو اس نطفہ پر روح القدس کا سایہ ہوتا ہے اور اگر بچہ شقی ہے اور بد ہونیوالا ہے تو اس نطفہ پر شیطان کا سایہ ہوتا ہے اور شیطان اس مین شراکت رکھتا ہے اور بطور استعارہ وہ شیطان کی ذریت کہلاتی ہے اور جو خدا

روقت الاصطفاء - ولا یرد وقت العذاب عن القوم المجرمین

منقطع نہین ہوگی - ابتلا کا وقت ہے اور اصطفا کا وقت ہے - اور عذاب کا وقت مجرمونکے سر پر سے کبھی نہین ٹل

ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین - وعسیٰ ان

سکتا - اور اے اس مامور کی جماعت سست مت ہو جانا اور غم مین نپڑ جانا اور بالآخر غلبہ تمہین کو ہے اگر تم ایمان پر

تحبوا شیئاً وھو شر لکم وعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم واللّٰہ

ثابت رہوگے - یہ ممکن ہے کہ ایک چیز کو تم چاہو اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی نہ ہو اور ایک چیز سے نفرت کرو

یعلم وانتم لا تعلمون - کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف - ان

اور وہ دراصل تمہارے لئے اچھی ہو اور خدا جانتا ہے اور تم نہین جانتے - مین ایک خزانہ پوشیدہ تہا سو مینے چاہا کہ شناخت

السموات والارض کانتا رتقاً ففتقنٰہما - وان یتخذونک

کیا جاؤن - زمین و آسمان بندھے ہوئے تہے سو ہمنے دونون کو کھول دیا - اور تجھے انھون نے ایک ہنسی کی

الا ھزوا - اھذا الذی بعث اللّٰہ - قل انما انا بشر مثلکم

جگہ بنا رکھا ہے - کیا یہی ہے جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا - کہہ مین ایک آدمی ہون تم جیسا مجھے خدا سے

یوحیٰ الیّ انما الٰہکم الٰہ واحد والخیر کلہ فی القرآن - ولقد

الہام ہوتا ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے - اور تمام بھلائی قرآن مین ہے - اور مین اس سے پہلے

لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون - وقالوا ان ھذا الا افتراء

ایک مدت سے تم مین ہی رہتا تہا کیا تمہین میرے حالات معلوم نہین - اور انہون نے کہا کہ یہ باتین افترا ہیز

بقیہ حاشیہ:

کے ہین وہ خدا کے کہلاتے ہین جنکو پہلی کتابون مین بطور استعارہ ابناء اللّٰہ کہا گیا ہے - چنانچہ یہ لفظ آدم اور یعقوب وغیرہ بہت سے نبیونپر استعمال ہوا ہے اور انجیل مین مسیح ابن مریم پر بہی استعمال پایا ہے اور کسیکی اس مین کچہہ خصوصیت نہین صرف بلحاظ مذکورہ بالا استعمال پاتا رہا ہے - چنانچہ مسیح ابن مریم کی نسبت احادیث سے جو معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کے مس سے وہ اور اُسکی مان پاک ہے تو یہ لفظ اسی اظہار کی غرض سے ہے کہ عیسیٰ بن مریم کی ناجائز پیدایش نہین جیساکہ یہودیون کا خیال ہے تا نطفہ پر شیطان کا سایہ مانا جائے بلکہ بلا شبہ برخلاف زعم یہودیونکے وہ حلال زادہ تہا اور مریم بدکار عورت نہین تہی - اس مسئلہ مین اصول یہ ہے کہ شیطان کا سایہ جسکو مس اور اشتراک بہی کہتے ہین جسکے لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ یہ شخص ذریت شیطان ہے یا بائبل کے محاورہ کے رو سے نحاش کا بچہ ہے یعنی سانپ کا

قل ان ھدی اللہ ھو الھدی - الا ان حزب اللہ ھم الغالبون

کہ حقیقی ہدایت جسمیں غلطی نہ ہو خدا کی ہدایت ہے - اور خبردار رہو کہ خدا کا گروہ ہی آخرکار غالب ہوتا ہے -

انا فتحنا لک فتحاً مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما

ہمنے تجھ کو کھلی فتح دی ہے تا تیرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کئے جائیں -

تاخر - الیس اللہ بکاف عبدہ - فبرأہ اللہ مما قالوا وکان

کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے - سو خدا نے انکے الزاموں سے اسکو بری کیا اور وہ خدا

عند اللہ وجیھا - واللہ موھن کید الکاذبین - ولنجعلہ آیۃ

کے نزدیک وجیہ ہے - اور خدا کافروں کے مکر کو سست کر دیگا - اور ہم اسکو لوگوں کے لئے

للناس ورحمۃ منا وکان امراً مقضیا - قول الحق الذی فیہ

نشان بنائینگے اور رحمت کا نمونہ ہوگا اور یہی مقدر تھا - یہ وہ سچا قول ہے جسمیں لوگ شک

تمترون - یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک انا اعطیناک

کرتے ہیں - اے احمد رحمت تیرے لبوں پر جاری ہو رہی ہے ہمنے تجھے بہت سے حقائق

الکوثر - فصل لربک وانحر - ان شانئک ھو الابتر * یاتی

اور معارف اور برکات بخشے ہیں اور ذریت نیک عطا کی ہے سو خدا کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر - تیرا بدگو بے خیر ہے

قمر الانبیاء وامرک یتاتی یوم مجی الحق ویکشف الصدق

یعنی خدا اسے بے نشان کر دیگا اور وہ نامراد مریگا - نبیوں کا چاند آئیگا اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائیگا اسدن حق آئیگا اور سچ

* حاشیہ نمبر ۲ - یہ الہام کہ ان شانئک ھو الابتر اسوقت اس عاجز پر خدا تعالیٰ کیطرف سے القا ہوا کہ جب ایک شخص نومسلم سعد اللہ نام نے ایک نظم گالیوں سے بھری ہوئی اس عاجز کی طرف بھیجی تھی اور اس میں اس عاجز کی نسبت اس ہندو زادہ نے وہ الفاظ استعمال کئے تھے کہ جبتک ایک شخص درحقیقت شقی خبیث طینت فاسد القلب نہ ہو ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتا

جو شیطان ہی صرف اس صورت میں کسی نطفہ پر پڑتا ہے جبکہ نطفہ ڈالنے والا یا وہ جسکے رحم میں نطفہ ٹھہرے نہایت بری حالت میں ہوں اور گناہ اور سخت دلی کی تاریکی انپر ایسی محیط ہو کہ کوئی گوشہ خالی نہ ہو اور فطرتی نور بالکل محجوب ہو اور ایسی صورت میں بچے نہایت خبیث پیدا ہوتے ہیں کیونکہ شیطانوں کے سایہ کے نیچے انکا خاکہ بنتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر چوروں اور ڈاکوؤں کے بچے چور ڈاکو ہی نکلتے ہیں اور راستبازوں کی راستبازی فطرتی ...

وَيخسِرُ الخاسِرُون - اقِمِ الصّلوٰۃ لذکرِی - اَنتَ مَعِی وَ

کھولا جایگا - اور جو خسران مین ہین انکا خسران ظاہر ہوجایگا - میری یاد مین نماز کو قائم کر - تو میرے ساتھ ہے اور مین تیرے

انا مَعَكَ - سِرّكَ سِرّی - وضعنا عنكَ وزرك الذی

ساتھ ہون - تیرا بہید میرا بہید ہے - ہمنے تیرا وہ بوجہ اُتار دیا جسنے تیری کمر توڑ دی -

انقض ظَهرَكَ - وَرَفَعنَا لكَ ذِكرك - يخوفونك مِن دونه -

اور تیری ذکر کو ہمنے بلند کیا - تجہے خدا کے سوا اور ونسے ڈراتے ہین

ائمّۃ الکفر - لاتخف اِنك انت الاعلىٰ - غرست لكَ بيدی

یہ کفر کے پیشوا ہین - مت ڈر غلبہ تجہی کو ہے - مینے اپنی رحمت اور قدرت کی درخت

رحمتی وَقدرتی - لن يجعل الله للكافرين على المومنين سبيلا

تیرے لئے اپنے ہاتہہ سے لگائے - خدا ہرگز ایسا نہین کریگا کہ کافرون کا مومنون پر کچہہ الزام ہو -

ينصرك الله فی مواطن - كتب الله لاغلبنّ انا وَرُسلی لامبدل

خدا تجہے کئی میدانون مین فتح دیگا - خدا کا یہ قدیم نوشتہ ہے کہ مین اور میرے رسول غالب رہینگے - اسکے کلمون کو

لکلماته - اللّٰه الذی جعلكَ المسيح ابن مريم - قل هذا فضل ربی وانی اجرّد نفسی من

کوئی بدل نہین سکتا - وہ خدا جسنے تجہے مسیح ابن مریم بنایا - کہہ یہ خدا کا فضل ہے اور مین تو کسی خطاب کو نہین چاہتا -

ضروب الخطاب - يا عيسىٰ انی متوفيك ورافعك اِلیَّ

اے عیسی مین تجہے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا

وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الیٰ يوم القيامه -

اور تیرے تابعدارونکو تیرے مخالفونپر قیامت تک غلبہ بخشونگا -

بقیہ حاشیہ نمبر

اگرچہ ایسے لفظون اور ایسی گالیون مین جو دجال شیطان کذاب کافر اکفر مکار کے نام سے ہین اور دوسرے مولوی بہی اسکے ساتھ شریک ہین بلکہ باطل پرست بٹالوی جو محمد حسین کہلاتا ہے شریک غالب اور راعی الاعداء ہے - لیکن اس ہندوزادہ کی خباثت فطرتی اس لئے سبسے بڑھکر ہے کہ باوجود محض جاہل ہونیکے یہ شعر بہی اردو مین کہتا ہے اور شعر دنمین گالیان نکالتا ہے اور نہایت بدگوئیسے افترا بہی کرتا ہے اور بہتان کیطور پر ویسی دشنام دہی کرتا ہے جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب کے شاعر بے ایمان گالیان نکالا کرتے تہے - سو یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ کے پہنچنے کیوقت ہوا کہ ان شانئک ہو الابتر - سو اگر اس ہندوزادہ بدفطرت کی نسبت ایسا وقوع مین نہ آیا ورنہ نامراد و

[illegible]

نظر اللہ الیک معطرا۔ وقالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا

خدا نے تیرے پر خوشبودار نظر کی۔ اور لوگوں نے دل میں کہا کہ اے خدا کیا تو ایسے مفسد کو اپنا خلیفہ

قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ وقالوا کتاب ممتلئ من الکفر و

بنائیگا۔ خدا نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں معلوم نہیں۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری

الکذب۔ قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم

ہوئی ہے۔ انکو کہدے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکھٹے

وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین

ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں۔

سلام علی ابراہیم صافیناہ ونجیناہ من الغم۔ تفردنا بذالک

ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور غم سے نجات دی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا جو ہم نے

یا داؤد عامل بالناس رفقا واحسانا۔ تموت وانا راض منک

کیا۔ اے داؤد لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ تو اس حالت میں مریگا کہ میں تجھ سے

واللہ یعصمک من الناس۔ کذبوا بایاتی وکانوا بہا یستہزءون

راضی ہوں گا اور خدا تجھکو لوگوں کے شر سے بچائیگا۔ انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا۔

فسیکفیکہم اللہ ویردہا الیک * امر من لدنا انا کنا فاعلین

سو خدا انکے لئے تجھے کفایت کریگا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائیگا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنیوالے ہیں

زوجناکہا۔ الحق من ربک فلا تکونن من الممترین۔ لا تبدیل

بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا۔ تیرے رب کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنیوالوں سے مت ہو۔ خدا کے

* **حاشیہ**۔ شیخ محمد حسین بطالوی کا یہ اعتراض ہے کہ الہام کا یہ فقرہ کہ یردہا الیک خلاف محاورہ ہے کیونکہ رد کا لفظ اس صورت میں آتا ہے کہ ایک چیز اپنے پاس ہو پھر چلی جائے اور پھر واپس آوے لیکن افسوس کہ انکو باعث کمی واقفیت علم زبان کے معلوم نہیں کہ یہ لفظ ادنی تعلق کے ساتھ بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ انکی کلام عرب میں ہزاروں مثالیں ہیں جنکے لکھنے کا اس مقام میں موقع نہیں چونکہ اسجگہ قرابت قریبہ تھی اور نزدیک کے رشتہ کے تعلقات نے اپنے پاس کے حکم میں اسکو کیا ہوا تھا اسلئے خدا تعالی نے ایسا لفظ استعمال کیا جو ان چیزوں کیلئے مستعمل ہوتا ہے جو اپنے پاس سے چلی جائیں اور پھر واپس آویں۔ ہاں اسجگہ یہ نہایت لطیف اشارہ تھا کہ خدا نے یہ ردہا کا لفظ استعمال کیا۔ [illegible]

لِكلماتِ الله ان ربّك فعّال لما يريد - انا رادّوها اليك - يوم

کلمے بدلا نہین کرتے تیرا رب جس باتکو چاہتا ہے وہ بالضرور اسکو کر دیتا ہے - کوئی نہین جو اسکو روک سکے

تبدّل الارض غير الارض - اذا نفخ في الصّور فلا انساب بينهم

ہم اسکو واپس لانے والے ہین - اسدن زمین دوسری زمین سے بدلائی جائیگی - جب صور مین پھونکا

انما يؤخّرهم الى اجل مسمّى اجل قريب - ياتي قمر الانبياء وامرك

گیا تو کوئی رشتہ انمین باقی نہین رہیگا - خدا انکو ایک مقرر وقت تک مہلت دے رہا ہے جو نزدیک وقت ہے -

يتأتّى - هٰذا يوم عصيب - توجهت لفصل الخطاب - انا رادّوها

نبیون کا چاند آئیگا اور تیرا کام حاصل ہو جائیگا - یہ سخت دن ہے - آج مین فیصلہ کرنیکے لئے متوجہ ہوا - ہم اسکو تیری

اليك - ان استجارك فاجرها - ولا تخف سنعيدها سيرتها

طرف واپس لائینگے - اگر تیری طرف پناہ ڈھونڈے تو پناہ دیدے - اور مت خوف کر ہم اسکی پہلی خصلت

الاولى - انا فتحنا لك فتحا مبينا - يا نوح اسرر رؤياك - وقالوا

پھر اسمین ڈالدینگے - ہمنے تجھکو کھلی کھلی فتح دی - ای نوح اپنے خوابکو پوشیدہ رکھہ - اور کہا لوگون نے کہ

متى هٰذا الوعد - قل ان وعد الله حق - انت معي وانا معك

یہ وعدہ کب ہوگا - کہہ خدا کا وعدہ سچا وعدہ ہے - تو میرے ساتھہ اور مین تیرے ساتھہ

ولا يعلمون الا المسترشدون - لا تيئسوا من روح الله - انظر الى

ہون - اور اس حقیقت کو کوئی نہین جانتا مگر وہی جو رشد رکھتے ہین - خدا کے فضل سے نومید مت ہو - یوسف

يوسف واقباله - اطلع الله على همّه وغمّه - ولن تجد لسنة الله

کو دیکھہ اور اسکے اقبال کو - خدا اسکے ای آتھم کے غم پر مطلع ہوا اسلئے اسنے عذاب مین تاخیر کی - یہ خدا

تبديلا - ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين -

کی سنت ہے اور تو خدا کی سنت مین تبدیلی نہین پائیگا - اور تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور تم ہی غالب ہو

وبعزتي وجلالي انك انت الاعلى - ونمزق الاعداء كل ممزق

اگر تم ایمان پر ثابت قدم رہو - اور مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ غلبہ تجھی کو ہے - اور ہم دشمنونکو ٹکڑے

ومكر اولئك هو يبور - انا نكشف السرّ عن ساقه - يومئذ

ٹکڑے کر دینگے اور انکا مکر ہلاک ہو جائیگا - اور ہم حقیقت کو اسکی پنڈلی سے کھول دینگے - اسدن مومن خوش ہونگے

يفرح المومنون - ثلة من الاولين وثلة من الاخرين - وهذا تذكرة

اور گروہ پہلون مین سے اور ایک پچھلون مین سے - اور یہ تذکرہ ہے پس

فمن شاء اتخذ الی ربه سبيلا - ان النصارى حولوا الامر - سنردها

جو چاہے خدا کی راہ کو اختیار کرے - نصاریٰ نے حقیقت کو بدلا دیا ہے - سوہم ذلت اور

علی النصاری - لینبذن فی الحطمه - انا نبشرك بغلام علیم -

شکست کو نصاری پر واپس پھینکدینگے - اور آتھم نابود کرنیوالی آگ مین ڈالدیا جائیگا - ہم تجہے ایک حلیم لڑکے کی

مظهر الحق والعلاء كان الله نزل من السماء - اسمه

خوشخبری دیتے ہین جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اترا -

عمانو ایل - یولد لك الولد - ویدنی منك الفضل - ان نوری قریب

نام اسکا عمانو ایل ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے - تجہکو لڑکا دیا جائیگا - اور خدا کا فضل تجہسے نزدیک ہوگا - میرا نور قریب ہے -

قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق - عجل جسد له خوار - فله نصب وعذاب

کہہ مین شریر مخلوقات سے خدا کی پناہ مانگتا ہون - یہ بیجان گوسالہ ہے اور بیہودہ گوئی کیکہ رہا ہے - سو اسکو دکہ کی مار اور عذاب ہوگا یعنی اسی دنیا مین -

(فارسی وار دو الہام)

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید وپائے محمدیان بر منار بلندتر محکم افتاد - خدا تیرے سب کام درست کردیگا اور تیری ساری مرادین تجہے دیگا - مین اپنی چمکار دکہلاؤنگا - اپنی قدرت نمائی سے تجہکو اٹہاؤنگا - اور تیری برکتین پھیلاؤنگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے - دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا

آمین

یہ کسیقدر نمونہ ان الہامات کا ہے جو وقتاً فوقتاً مجہے خدا تعالی کیطرف سے ہوئے ہین - اور ان کے سوا اور بہی بہت سے الہامات ہین - مگر مین خیال کرتا ہون کہ جسقدر مینے لکہا ہے وہ کافی ہے -

اب ظاہر ہے کہ ان الہامات مین میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ - خدا کا مامور - خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچہہ کہتا ہے اسپر ایمان لاؤ اور اسکا دشمن جہنمی ہے - اور نیز ان تمام الہامات مین اس عاجز کی اسقدر تعریف اور توصیف ہے کہ اگر یہ تعریفین درحقیقت خدا تعالی کی طرف سے ہین تو ہر یک مسلمان کو چاہیے کہ تمام تکبر اور نخوت اور شیخی سے الگ ہوکر ایسے

شخص کی فرمانبرداری کا جو اپنی گردن پر لیلے جسکی دشمنی مین خدا کی لعنت اور محبت مین خدا کی محبت ہے لیکن اگر یہ تعریفین خدا تعالی کیطرف سے نہین ہین اور یہ تمام کلمات جو الہام کے دعوی پر پیش کیے گئے ہین خدائے قادر و قدوس کا الہام نہین ہے بلکہ ایک دجال کذاب نے چالاکی کی راہ سے انکو آپ بنالیا ہے اور بندگان خدا کو یہ دھوکہ دینا چاہا ہے کہ یہ خدا تعالی کے الہام ہین تو درحقیقت وہ جو نہایت بیباکی سے خدا تعالی پر جھوٹھ باندھتا ہے خدا تعالی کی گرجنے والی صاعقہ کے نیچے کھڑا ہے اور اس کے مشتعل غضب کا نشانہ ہے - اور کوئی اسکو اس قہار اور غیور کے ہاتھ سے چھوڑا نہین سکتا -

کیا یہ بات تعجب مین نہین ڈالتی کہ ایسا کذاب اور دجال اور مفتری جو برابر بیس برس کے عرصہ سے خدا تعالی پر جھوٹھ باندھ رہا ہے اب تک کسی ذلت کی مار سے ہلاک نہ ہوا - اور کیا یہ بات سمجھ نہین آسکتی کہ جس سلسلہ کا تمام مدار ایک مفتری کے افترا پر تھا وہ اتنی مدت تک کسی طرح چل نہین سکتا تھا ٭ توریت اور قرآن شریف دونون گواہی دے رہے ہین کہ خدا پر افترا کرنیوالا جلد تباہ ہوجاتا ہے

٭ **نوٹ** - اگر کسی کے دلمین یہ سوال پیدا ہو کہ دنیا مین صدہا جھوٹے مذہب ہین جو ہزار دن برس سے چلے آتے ہین حالانکہ ابتدا انکی کسیکی افترا سے ہی ہوگی - تو اس کا جواب یہ ہے کہ افترا سے مراد ہمارے کلام مین وہ افترا ہے کہ کوئی شخص عمداً اپنی طرف سے بعض کلمات تراش کر یا ایک کتاب بناکر پھر یہ دعوی کرے کہ یہ باتین خدا تعالی کیطرف سے ہین اور اسنے مجھے الہام کیا ہے اور ان باتونکے بارہ مین میرے پر اسکی وحی نازل ہوئی ہے حالانکہ کوئی وحی نازل نہین ہوئی - سو ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہین کہ ایسا افترا کبھی کسی زمانہ مین چل نہین سکا - اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالے پر افترا کرنیوالے جلد ہلاک کیے گئے ہین اور ہم لکھ چکے ہین کہ توریت بھی یہی گواہی دیتی ہے اور انجیل بھی اور فرقان مجید بھی ہان جسقدر دنیا مین جھوٹے مذہب نظر آتے ہین جیسے ہندوؤن اور پارسیون کا مذہب انکی نسبت یہ خیال نہین کرنا چاہیے کہ وہ کسی جھوٹے پیغمبر کا سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اصل حقیقت انہین یہ ہے کہ خود لوگ غلطیون مین پڑتے پڑتے ایسے عقائد کے پابند ہوگئے ہین دنیا مین تم کوئی ایسی کتاب دکھا نہین سکتے جسمین صاف اور بے تناقض لفظون مین کھلا کھلا یہ دعوی ہو کہ یہ خدا کی کتاب ہے حالانکہ اصل مین وہ خدا کی کتاب نہ ہو بلکہ کسی مفتری کا افترا ہو اور ایک قوم اسکو عزت کے ساتھ مانتی

کوئی نام لینے والا اسکا باقی نہین رہتا اور انجیل مین بھی لکھا ہے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہے تو جلد باطل ہو جائیگا۔ لیکن اگر خدا کا ہے تو ایسا نہ ہو کہ تم مقابلہ کرکے مجرم ٹھہرو۔ اللہ جل شانہٗ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ ان یک کاذباً فعلیہ کذبہٗ۔ وان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یہدی من ہو مسرف کذاب۔ یعنی اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹھ اسپر پڑیگا اور اگر یہ سچا ہے تو تم اسکی ان بعض پیشگوئیون سے بچ نہین سکتے جو تمہاری نسبت وہ وعدہ کرے۔ خدا ایسے شخص کو فتح اور کامیابی کی راہ نہین دکھلاتا جو فضول گو اور کذاب ہو۔

اب اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو! یہ نزاع ہم مین اور تم مین حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتون کے تھوڑی سی اور فئۂ قلیلہ ہے اور شاید اسوقت تک چار ہزار یا پانچہزار سے زیادہ نہین ہوگی تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ خدا اسکو ہرگز ضایع نہین کریگا۔ وہ راضی نہین ہوگا جبتک کہ اسکو کمال تک نہ پہونچا دے۔ اور وہ اسکی آبپاشی کریگا اور اسکے گرد احاطہ بنائیگا اور تعجب انگیز ترقیات دیگا۔ کیا تمنے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔

اُسینے مجھے حکم دیا ہے کہ تا مین آپ لوگون کے سامنے مباہلہ کی درخواست پیش کرون تا جو راستی کا دشمن ہے وہ تباہ ہو جائے اور جو اندھیرے کو پسند کرتا ہے وہ عذاب کے اندھیرے مین پڑے۔ پہلے مینے کبھی ایسے مباہلہ کی نیت نہین کی اور نہ چاہا کہ کسی پر بددعا کرون عبد الحق غزنوی ثم امرتسری نے مجھسے مباہلہ چاہا مگر مین مدت تک اعراض کرتا رہا۔ آخر اسکے نہایت اصرار سے مباہلہ ہوا۔ مگر مینے اسکے حق مین کوئی بددعا نہین کی لیکن اب مین بہت ستایا گیا اور دکھہ دیا گیا مجھے کافر ٹھہرایا گیا۔ مجھے دجال کہا گیا۔ میرا نام شیطان رکھا گیا۔ مجھے

بقیہ نوٹ ۵

چلی آئی ہو۔ ہان ممکن ہے کہ خدا کی کتاب کے الٹے معنی کئے گئے ہون۔ جیسا کہ ہم انسانی گورنمنٹ ایسے شخص کو نہایت غیرتمندی کیساتھہ پکڑتی ہے کہ جو جھوٹے طور پر ملازم سرکاری ہونیکا دعوی کرے تو خدا جو اپنے جلال اور ملکوت کیلئے غیرت رکھتا ہے کیون جھوٹے مدعی کو نہ پکڑے۔ منہ

کذاب اور مفتری سمجھا گیا - مین انکے اشتہارون مین لعنت کیساتھ یاد کیا گیا - مین انکی مجلسون مین نفرین کے ساتھ پکارا گیا - میری تکفیر پر آپ لوگون نے ایسی کمر باندھی کہ گویا آپکو کچھ بھی شک میرے کفر مین نہین - ہر یک نے مجھے گالی دینا اجر عظیم کا موجب سمجھا - اور میرے پر لعنت بھیجنا اسلام کا طریق قرار دیا - پر ان سب تلخیون اور دکھون کے وقت خدا میرے ساتھ تھا - ہان وہی تھا جو ہر یک وقت مجھکو تسلی اور اطمینان دیتا رہا - کیا ایک کیڑا ایک جہان کے مقابل کھڑا ہو سکتا ہے - کیا ایک ذرہ تمام دنیا کا مقابلہ کریگا - کیا ایک دروغگو کی ناپاک روح یہ استقامت رکھتی ہے - کیا ایک ناچیز مفتری کو یہ طاقتین حاصل ہو سکتی ہین - سو یقیناً سمجھو کہ تم مجھسے نہین بلکہ خدا سے لڑ رہے ہو - کیا تم خوشبو اور بدبو مین فرق نہین کر سکتے کیا تم سچائی کی شوکت کو نہین دیکھتے - بہتر تھا کہ تم خدا تعالےٰ کے سامنے روتے - اور ایک ترسان اور ہراسان دل کے ساتھ اس سے میری نسبت ہدایت طلب کرتے اور پھر یقین کی پیروی کرتے نہ شک اور وہم کی -

سو اب اٹھو اور مباہلہ کے لئے طیار ہو جاؤ - تم سن چکے ہو کہ میرا دعوی دو باتون پر مبنی تھا - اول نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ پر - دوسرے الہامات الہیہ پر سو تمنے نصوص قرآنیہ او رحدیثیہ کو قبول نکیا - اور خدا کی کلام کو یون ٹال دیا جیسا کہ کوئی تنکا توڑ کر پھینکدے - اب میرے بناء دعوی کا دوسرا شق باقی رہا - سو مین اس ذات قادر غیور کی آپ کو قسم دیتا ہون جسکی قسم کو کوئی ایماندار رد نہین کر سکتا کہ اب اس دوسری بنا کی تصفیہ کیلئے مجھسے مباہلہ کر لو -

اور یون ہوگا کہ تاریخ اور مقام مباہلہ کے مقرر ہونیکے بعد مین ان تمام الہامات کے پرچہ کو جو لکھ چکا ہون اپنے ہاتھ مین لیکر میدان مباہلہ مین حاضر ہون گا اور دعا کرونگا - کہ یا الہی اگر یہ الہامات جو میرے ہاتھ مین ہین میرا ہی افترا ہے اور تو جانتا ہے کہ مینے انکو اپنی طرفسے بنا لیا ہے یا اگر یہ شیطانی وساوس ہین اور تیرے الہام نہین تو آجکی تاریخ سے ایک برس گزرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب مین مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو اور اُس سے رہائی عطا نہ کر جب تک کہ موت آجائے

تا میری ذلت ظاہر ہو اور لوگ میرے فتنہ سے بچ جائین کیونکہ مین نہین چاہتا کہ میرے سبب سے
تیرے بندے فتنہ اور ضلالت مین پڑین۔ اور ایسے مفتری کا مرنا ہی بہتر ہے۔ لیکن اے خدا
علیم و خبیر اگر تو جانتا ہے کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھ مین ہین تیرے ہی الہام ہین اور تیرے
موںہہ کی باتین ہین۔ تو ان مخالفونکو جو اسوقت حاضر ہین ایک سال کے عرصہ تک نہایت سخت
دکہہ کی مار مین مبتلا کر۔ کسیکو اندھا کر دے اور کسیکو مجذوم اور کسیکو مفلوج اور کسیکو مجنون
اور کسیکو مصروع اور کسیکو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا اور کسیکے مال پر آفت نازل
کر اور کسیکی جان پر اور کسیکی عزت پر۔ اور جب مین یہ دعا کر چکون تو دونون فریق کہین کہ آمین
ایسا ہی فریق ثانی کی جماعت مین سے ہر یک شخص جو مباہلہ کیلئے حاضر ہو جناب الہی مین یہہ
دعا کرے کہ اے خدای علیم و خبیر ہم اس شخص کو جسکا نام غلام احمد ہے درحقیقت کذاب اور مفتری
اور کافر جانتے ہین پس اگر یہ شخص درحقیقت کذاب اور مفتری اور کافر اور بیدین ہے اور اس کے
یہ الہام تیری طرف سے نہین بلکہ اپنا ہی افترا ہے تو اس امت مرحومہ پر یہ احسان کر کہ اس مفتری کو
ایکسال کے اندر ہلاک کر دے تا لوگ اسکے فتنہ سے امن مین آجائین۔ اور اگر یہ مفتری نہین
اور تیری طرف سے ہے اور یہ تمام الہام تیرے ہی موںہہ کی پاک باتین ہین تو ہم پر جو اسکو کافر اور
کذاب سمجھتے ہین دکہہ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب ایک برس کے اندر نازل کر اور کسیکو اندھا
کر دے اور کسیکو مجذوم اور کسیکو مفلوج اور کسیکو مجنون اور کسیکو مصروع اور کسیکو سانپ یا
سگ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسیکی جان پر اور کسیکی عزت پر۔
اور جب یہ دعا فریق ثانی کر چکے تو دونون فریق کہین کہ آمین۔ اور یاد رہے کہ اگر کوئی شخص مجھے
کذاب اور مفتری تو جانتا ہے مگر کافر کہنے سے پرہیز رکھتا ہے تو اسکو اختیار ہوگا کہ اپنی دعائے
مباہلہ مین صرف کذاب اور مفتری کا لفظ استعمال کرے جسپر اسکو یقین دلی ہے۔
اور اس مباہلہ کے بعد اگر مین ایکسال کے اندر مر گیا۔ یا کسی ایسے عذاب مین مبتلا ہو گیا
جسمین جانبری کے آثار نہ پائے جائین تو لوگ میرے فتنہ سے بچ جائینگے اور مین ہمیشہ کی
لعنت کے ساتھ ذکر کیا جاؤنگا اور مین ابھی لکھدیتا ہون کہ اس صورت مین مجھے کاذب اور مورد
لعنت الہی یقین کرنا چاہیے اور پھر اسکے بعد مین دجال یا ملعون یا شیطان کہنے سے ناراض نہین

اور اس لائق ہو نگا کہ ہمیشہ کیلئے لعنت کیساتھہ ذکر کیا جاؤن اور اپنے مولیٰ کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق سمجھونگا - اور میری پیروی کرنیوالا ایا جسے اچھا اور صادق سمجھنے والا خدا کے قہر کے نیچے ہو گا - پس اس صورتمین میرا انجام نہایت ہی بد ہو گا جیسا کہ بدذات کاذبون کا انجام ہوتا ہے -

لیکن اگر خدا نے ایکسال تک مجھے موت اور آفات بدنی سے بچا لیا اور میرے مخالفون پر قہر اور غضب الہی کے آثار ظاہر ہوگئے اور ہر یک ان مین سے کسی نہ کسی بلا مین مبتلا ہو گیا اور میری بد دعا نہایت چمک کے ساتھہ ظاہر ہو گئی تو دنیا پر حق ظاہر ہو جائیگا اور یہ روز کا جھگڑا درمیان سے اٹھہ جائیگا - مین دوبارہ کہتا ہون کہ مینے پہلے اس سے کبھی کلمہ گو کے حق مین بد دعا نہین کی اور صبر کرتا رہا - مگر اس روز خدا سے فیصلہ چاہونگا اور اسکی عصمت اور عزت کا دامن پکڑونگا کہ تا ہم مین سے فریق ظالم اور دروغگو کو تباہ کر کے اس دین متین کو شریرون کے فتنہ سے بچاوے مین یہ بھی شرط کرتا ہون کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورتمین سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان مین بالمقابل آوین ایک سال تک ان بلاؤن مین سے کسی بلا مین گرفتار ہو جائین - **اگر ایک بھی باقی رہا** تو مین اپنے تئین کاذب سمجھونگا اگرچہ وہ **ہزار ہون یا دو ہزار** اور پھر انکے ہاتھہ پر توبہ کرونگا اور اگر مین مر گیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا مین ٹھنڈ اور آرام ہو جائیگا -

میرے مباہلہ مین یہ شرط ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل مین سے کم سے کم **دس** آدمی حاضر ہون اس سے کم نہ ہون اور جسقدر زیادہ ہون میری خوشی اور مراد ہے کیونکہ بہتون پر عذاب الہی کا محیط ہو جانا ایک ایسا کھلا کھلا نشان ہے جو کسی پر مشتبہ نہین رہ سکتا -

گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہونچنے کے بعد نہ مباہلہ مین حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنیوالونکی مجلسون سے الگ ہو اور اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو کہ آمین - مجھے افسوس سے یہ بھی لکھنا پڑا کہ آجتک ان ظالم مولویون نے اس صاف اور سیدھے فیصلہ کیطرف رخ ہی نہین کیا - تا اگر مین انکے خیال مین کاذب تھا تو احکم الحاکمین کے حکم سے اپنی سزا کو پہونچ جاتا - ہان بعض انکے اپنی بدگوہری کی

دجہ سے گورنمنٹ انگریزی مین جھوٹی شکایتین میری نسبت کہتے رہے اور اپنی عداوت باطنی کو چھپا کر مخبرون کے لباس مین نیش زنی کرتے رہے اور کر رہے ہین جیسا کہ شیخ بٹالوی عَلَیْہِ مَا یَسْتَحِقُّہ - اگر ایسے لوگ خدا تعالی کی جناب سے ردشدہ نہ ہوتے تو مجھے دکھ دینے کیلئے مخلوق کیطرف التجا نہ لیجاتے - یہ نادان نہین جانتے کہ کوئی بات زمین پر نہین ہو سکتی جبتک کہ آسمان پر نہ ہو جاے - اور گورنمنٹ انگریزی مین یہ کوشش کرنا کہ گویا مین مخفی طور پر گورنمنٹ کا بدخواہ ہون یہ نہایت سفلہ پن کی عداوت ہے - یہ گورنمنٹ خدا کی گنہگار ہوگی اگر میرے جیسے خیرخواہ اور سچے وفادار کو بدخواہ اور باغی تصور کرے - مینے اپنی قلم سے گورنمنٹ کی خیرخواہی مین ابتدا سے آجتک وہ کام لیا ہے جسکی نظیر گورنمنٹ کے ہاتھ مین ایک بھی نہین ہوگی اور مینے ہزارہا روپیہ کے صرف سے کتابین تالیف کرکے انمین جابجا اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلمانوں کو اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی چاہیے اور رعایا ہو کر بغاوت کا خیال بھی دل مین لانا نہایت درجہ کی بدذاتی ہے - اور مینے ایسی کتابوں کو نہ صرف برٹش انڈیا مین پھیلایا ہے بلکہ عرب اور شام اور مصر اور روم اور افغانستان اور دیگر اسلامی بلاد مین محض للہی نیت سے شائع کیا ہے نہ اس خیال سے کہ یہ گورنمنٹ میری تعظیم کرے یا مجھے انعام دے - کیونکہ یہ میرا مذہب اور میرا عقیدہ ہے جسکا شائع کرنا میرے پر حق واجب تھا - تعجب ہے کہ یہ گورنمنٹ میری کتابوں کو کیون نہین دیکھتی اور کیون ایسی ظالمانہ تحریروں سے ایسے مفسدوں کو منع نہین کرتی - ان ظالم مولویوں کو مین کس سے مثال دون - یہ ان یہودیوں سے مشابہ ہین جنہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو ناحق دکھ دینا شروع کیا اور جب کچھ پیش نگئی تو گورنمنٹ روم مین مخبری کی کہ یہ شخص باغی ہے - سو مین بار بار اس گورنمنٹ عادلہ کو یاد دلاتا ہون کہ میری مثال مسیح کی مثال ہے مین اس دنیا کی حکومت اور ریاست کو نہین چاہتا اور بغاوت کو سخت بدذاتی سمجھتا ہون - مین کسی **خونی مسیح** کے آنیکا قائل نہین اور نہ **خونی مہدی** کا منتظر - صلحکاری سے حق کو پھیلانا میرا مقصد ہے - اور مین تمام ان باتون سے بیزار ہون جو فتنہ کی باتین ہون یا جوش دلانے والے منصوبے ہون - گورنمنٹ کو چاہیے کہ بیدار طبعی سے میری حالت کو جانچے اور گورنمنٹ روم کی شتاب کاری سے عبرت پکڑے اور خودغرض مولویوں یا دوسرے لوگوں کی باتوں کو سند نہ سمجھ لیوے کہ میرے اندر کھوٹ نہین اور میرے لبوں پر نفاق نہین -

اب مین پھر اپنے کلام کو اصل مقصد کیطرف رجوع دیکر ان مولوی صاحبون کا نام ذیل مین درج

کرتاہون جنکو مینے مباہلہ کیلئے بلایا ہے۔ اور مین پھر ان سبکو اللہ جل شانہ کی قسم دیتا ہون کہ مباہلہ کیلئے تاریخ اور مقام مقرر کرکے جلد میدان مباہلہ مین آوین اور اگر نہ آئے اور نہ تکفیر اور تکذیب سے باز آئے تو خدا کی لعنت کے نیچے مرینگے۔

اب ہم ان مولویصاحبونکے نام ذیل مین لکھتے ہین جنمین سے بعض تو اس عاجز کو کافر ہی کہتے ہین اور مفتری بہی۔ اور بعض کافر کہنے سے تو سکوت اختیار کرتے ہین مگر مفتری اور کذاب اور دجال نام رکھتے ہین۔ بہرحال یہ تمام مکفرین اور مکذبین مباہلہ کیلئے بلائے گئے ہین اور ان کے ساتھہ وہ سجادہ نشین بہی ہین جو مکفر یا مکذب ہین اور درحقیقت ہر یک شخص جو باخدا اور صوفی کہلاتا ہے اور اس عاجز کی طرف رجوع کرنیسے کراہت رکھتا ہے وہ مکذبین مین داخل ہے کیونکہ اگر مکذب نہ ہوتا تو ایسے شخص کے ظہور کے وقت جسکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی تہی کہ اسکی مدد کرو اور اسکو میرا اسلام پہونچاؤ اور اسکے مخلصین مین داخل ہو جاؤ۔ تو ضرور اسکی جماعت مین داخل ہو جاتا۔ اور صاف باطن فقرا کیلئے یہ موقعہ ہے کہ خدا تعالی سے ڈر کر اور ہر یک کدورت سے الگ ہو کر اور کمال تضرع اور ابتہال سے اس پاک جناب مین توجہ کرکے اس راز سربستہ کا اُسکے کشف اور الہام سے انکشاف چاہین اور جب خدا کے فضل سے انہین معلوم کرایا جائے تو پھر جیسا کہ انکی اتقا کی شان کے لائق ہے محبت اور اخلاص اور کامل رجوع سے ثواب آخرت حاصل کرین اور سچائی کی گواہی کیلئے کھڑے ہو جائین۔ مولویان خشک بہت سے حجابون مین ہین کیونکہ انکے اندر کوئی سماوی روشنی نہین۔ لیکن جو لوگ حضرت احدیت سے کچھہ مناسبت رکھتے ہین اور تزکیہ نفس سے انانیت کی تاریکیون سے الگ ہو گئے ہین وہ خدا کے فضل سے قریب ہین۔ اگرچہ بہت تھوڑے ہین جو ایسے ہین مگر یہ امت مرحومہ انسے خالی نہین

وہ لوگ جو مباہلہ کیلئے مخاطب کئے گئے ہین یہ ہین

...ی نذیر حسین دہلوی	شیخ محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ	مولوی عبد الحمید دہلوی مہتمم
...مع الضاری	مولوی رشید احمد گنگوہی	مولوی عبد الحق دہلوی مولف تفسیر حقانی
مولوی عبد العزیز لدہیانوی	مولوی محمد لودہیانوی	مولوی محمد حسن رئیس لودیانہ

سعد اللہ نو مسلم مدرس لدھیانہ
مولوی احمد اللہ امرتسری
مولوی ثناء اللہ امرتسری
مولوی غلام رسول عرف رسل بابا امرتسری
مولوی عبد الجبار غزنوی
مولوی عبد الواحد غزنوی
مولوی عبد الحق غزنوی
محمد علی بھوپڑی واعظ
مولوی غلام دستگیر قصور ضلع لاہور
مولوی عبد اللہ ٹونکی
مولوی اصغر علی لاہور
حافظ عبد المنان وزیر آباد
مولوی محمد بشیر بھوپال
شیخ حسین عرب یمانی
مولوی محمد ابراہیم آرہ
مولوی محمد حسن مولف تفسیر
مولوی احتشام الدین مراد آباد
مولوی محمد اسحق اجراوری
مولوی عین القضاۃ صاحب لکھنو فرنگی محل
مولوی محمد فاروق کانپور
مولوی عبد الوہاب کانپور
مولوی سعید الدین کانپور
مولوی حافظ محمد رمضان پشوری
مولوی دلدار علی الور مسجد دائرہ
مولوی محمد رحیم اللہ مدرس مدرسہ اکبر آباد
مولوی ابو نور نواب محمد رستم علیخان چشتی
مولوی ابو المؤید ... مالک ... سفیر اسلام اجمیر
مولوی محمد حسین کوٹلہ والہ دہلی
مولوی احمد حسن صاحب شوکت مالک اخبار شحنہ ہند میرٹھ
مولوی نذیر حسین ولد امیر علی انبیٹھہ ضلع سہارنپور
مولوی احمد علی صاحب سہارنپور
مولوی عبد العزیز دینا نگر ضلع گورداسپور
قاضی عبد الاحد خانپور ضلع راولپنڈی
مولوی احمد رامپور ضلع سہارنپور محلہ محل
مولوی محمد شفیع رامپور ضلع سہارنپور
مولوی فقیہ اللہ مدرس مدرسہ نصرت الاسلام واقعہ لال مسجد بنگلور
مولوی محمد امین صاحب بنگلور
مولوی قاضی حاجی شاہ عبد القدوس صاحب پیش امام جامع مسجد بنگلور
مولوی عبد الغفار صاحب فرزند قاضی شاہ عبد القدوس صاحب بنگلور
مولوی محمد ابراہیم صاحب ویلوری حال مقیم بنگلور
مولوی عبد القادر صاحب پیش امام ... ساکن ... علاقہ بنگلور
مولوی محمد عباس صاحب ساکن وانمباڑی علاقہ بنگلور
مولوی گل حسن شاہ صاحب میرٹھ
مولوی امیر علی شاہ صاحب اجمیر
مولوی احمد حسن صاحب کنجپوری حال دہلی خاص جامع مسجد

مولوی محمد عمر صاحب دہلی فراشخانہ
مولوی مستعان شاہ صاحب سابنہ علاقہ جی پور
مولوی حفیظ الدین صاحب دوجانہ ضلع رہتک
مولوی فضل کریم صاحب نیازی غازیپور زمینا
مولوی حاجی عابد حسین صاحب دیوبند

اور سجادہ نشینونکے نام یہ ہین

غلام نظام الدین صاحب سجادہ نشین نیاز احمد صاحب بریلی
میان اللہ بخش صاحب
سجادہ نشین سلیمان صاحب تونسوی سنگھڑی
سجادہ نشین صاحب شیخ نور احمد صاحب مہارانوالہ
میان غلام فرید صاحب چشتی چاچڑان علاقہ بہاولپور
التفات احمد شاہ صاحب سجادہ نشین ردولی
مستان شاہ صاحب کابلی
محمد قاسم صاحب سجادہ نشین شاہ معین الدین شاہ خاموش حیدرآباد دکن
محمد حسین صاحب گدی نشین شیخ عبد القدوس صاحب گنگوہی
گدی نشین اوچہ شاہ جلال الدین صاحب بخاری
ظہور الحسین صاحب گدی نشین بٹالہ ضلع گورداسپور
صادق علی شاہ صاحب گدی نشین ترچھنہ ضلع گورداسپور
سید صوفی جانفصا صاحب مرادآبادی صابری چشتی
مہر شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی
مولوی قاضی سلطان محمود صاحب آبی اعوان والہ پنجاب
حیدر شاہ صاحب جلالپور کنکیان والہ
توکل شاہ صاحب انبالہ
مولوی عبد اللہ صاحب تلونڈی والہ
محمد امین صاحب
چکوڑی علاقہ گجرات پنجاب
مولوی عبد الغنی صاحب جانشین قاضی اسمعیل صاحب مرحوم منگلور
مولوی
ولی النبی شاہ صاحب نقشبندی رامپور دار الریاست
حاجی وارث علی شاہ صاحب بمقام دیوا ضلع لکھنو
میر امداد علی شاہ صاحب سجادہ نشین شاہ ابو العلا نقشبند
سید حسین شاہ صاحب مودودی دہلی
عبد اللطیف شاہ صاحب خلف حاجی نجم الدین شاہ صاحب چشتی جودھپور
قطب علی شاہ صاحب دیوگڈہ
علاقہ اودیپور میواڑ
میرزا بادل شاہ صاحب بدایونی
مولوی عبد الوہاب صاحب
جانشین عبد الرزاق صاحب لکھنو فرنگی محل
علی حسین صاحب کچھوچھا ضلع فیض آباد

شیخ غلام محی الدین صوفی وکیل انجمن حمایت اسلام لاہور | حافظ صابر علی صاحب

رامپور ضلع سہارنپور | امیر حسن صاحب خلف پیر عبداللہ صاحب دہلی | منور شاہ

صاحب فاضل پور ضلع گوڑگانوہ قریب دہلی | محمد معصوم شاہ صاحب نبیرہ شاہ ابو سعید

صاحب رام پور دار الریاست | بدر الدین شاہ صاحب سجادہ نشین پھلواری ضلع پٹنہ

شاہ اشرف صاحب سجادہ نشین پھلواری ضلع پٹنہ | مظہر علی شاہ صاحب

سجادہ نشین لوادا ضلع پٹنہ | لطافت حسین شاہ صاحب سجادہ نشین لوادا

نثار علی شاہ صاحب الور دار الریاست | وزیر الدین شاہ صاحب سجادہ نشین

مخدوم صاحب الور | مولوی سلام الدین شاہ صاحب مہم ضلع رہتک

غلام حسین خان شاہ صاحب ٹہانوی ضلع حصار | سید اصغر علی شاہ صاحب

نیازی اکبرآباد | واجد علی شاہ صاحب فیروز آباد ضلع اکبرآباد | سید احمد شاہ

صاحب ہردوئی ضلع لکھنو | مقصود علی شاہ صاحب شاہجہان پور

مولوی نظام الدین چشتی صابری جھجر | مولوی محمد کامل شاہ اعظم گڈھ ضلع خاص

محمود شاہ صاحب سجادہ نشین بہار ضلع خاص

ان تمام حضرات کی خدمت میں یہ رسالہ پیکٹ کر کے بھیجا جاتا ہے لیکن اگر اتفاقاً کسی صاحب کو نہ پہونچا ہو تو وہ اطلاع دیں تا کہ دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھیجا جاے

راقم میرزا غلام احمد از قادیان

المکتوب الی علماء الهند ومشائخ هذه البلاد وغیرها من البلاد الاسلامیة

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی منّ علینا بارسال الرسل والکتب وجعل الانبیاء لخیام

همه ثنا ها خدائے راست که بفرستادن پیغمبران وکتاب ها بر ما منت نهاد۔ و انبیا را برائے خیمه ہائے توحید

التوحید کالطنب وقفا علی آثارهم بالاولیاء لیکونوا کالاوتاد للسبب۔ والصلوٰة

ہمچو طنابے گردانید که خیمه را بدان استوار میکنند وپس انبیا اولیا را آورد تا ایشان ہمچو میخہا باشند برائے

والسلام علی خیر الرسل ونخبة النخب محمد خاتم النبیین وشفیع المذنبین۔

رسن انبیاء۔ و درود وسلام بر بهترین پیغمبران وبرگزیده گزیدگان محمد که خاتم الانبیاء وشفیع مذنبین است و

وافضل الاولین والاخرین واله الطاهرین المطهرین واصحابه الذین هم

بزرگتر است از همه آنانکه گزشتند واز همه آنانکه بیایند۔ وبر آل او که طاهر ومطهر اند وبر اصحاب او که نشان حق

آیات الحق وحجت الله علی العلمین۔ وعلی کل عبد من عباده الصالحین۔

وحجت الله اند بر جهانیان۔ وبر ہر بنده از بندگان نیکوکار او۔

اما بعد۔ فهذا مکتوب کتبته الی الذین انعم الله علیهم بانواع

اما بعد۔ پس این نامه ایست که سوئے کسانے نبشته ام که خدا تعالیٰ بانواع کرامت

الکرامة وهدیٰهم بالعلم الکامل والمعرفة التامة وکشف علیهم سبل

ایشانرا مخصوص گردانید وبعلم کامل ومعرفت تامه پاکیزگیها بخشید۔ وراه ہائے برگزیدگی وقربت بر

الاصطفاء والقربة وحبّب الیهم طرق الانکسار والغربة من العلماء العاملین

ایشان کشود۔ وانکسار وغربت مرغوب طبیعت ایشان گردانید آنانکه علماء راسخین اند

الراسخین۔ المتوغلین۔ والفقراء المنقطعین المتبتلین۔ الذین جذبهم

ودر علم مهارتے تام میدارند وعلم ایشان بعمل مقرون است ونیز آنانکه از دنیا بجانب حق بریده شده اند

الله الی ملکوته واذاقهم حظ لاهوته ورزقهم خشیة عظمته وسقاهم

وخدا تعالیٰ سوئے ملکوت خود ایشانرا کشیده است وحظے از لاهوت خود ایشانرا چشانیده۔ وخوف عظمت خود

كأس محبته فلا نزهقهم ذلة الزلة ولا نكال المعصية وهم من المحفوظين - وانما

مقسوم ایشان کرد جامهاے محبت خود نوشانیده پس نمیگیرد ایشانرا ذلت لغزش و نه وبال معصیت و

نخاطبهم لجلالة شانهم وصفاء وجدانهم وسعة ظروفهم وحلاوة

در حفاظت حق میباشند - و ما که ایشانرا مخاطب کردیم سبب آن بزرگی شان ایشان ست و صفائی وجدان ایشان

قطوفهم لعلهم يؤيدون من الله ويلهمون ولعلهم يفقهون ما لا فقه الآخرون

و نیز از نیکه ایشان تنگ ظرف نیستند و اگر ایمان ایشان حلاوتی دارد - تا باشد که ایشانرا خدا تائید کند و ایشان

ويعلمون ما لم يعلمه المحجوبون ولعلهم يتدبرون بالفراسة الايمانية - ويتفكرون

از خدا الهام یابند و تا باشد که ایشان آن حقائق را بفهمند که دیگران نفهمیده اند و آن امور را بدانند که محجوبان ندا

بالتقاة الروحانية ويقومون لله شاهدين - ليكونوا حجة الله على الظلمين

اند و تا بفراست ایمانی خود تدبر کنند - و تا با پرهیزگاری روحانی خود فکرے بکار برند و برای گواهی حق بخیزند - تا که بر جفا

المعتدين - ولينقطع معاذير المعتذرين الافاكين - وليضمحل كل قول

پیشگان و از حد گزشتگان حجت الله باشند - و تا که همه عذرهای عذر کنندگان از دروغگویان مردود و منقطع شوند -

يقال من بعد موتي ولتستبين سبيل المجرمين - وانا ندعوا الله ان يؤيدهم

و تا که هر سخنے که پس از مردن من گفته شود آن همه هیچ و متلاشی گردد و راه مجرمان هویدا گردد - و ما دعا می کنیم که خدا خود

وينبههم ويحفظهم ويعصمهم ويعطيهم حظ الصالحين -

ایشانرا تائید کند و خود در دل ایشان القا کند و خود نگهبان شان باشد و از لغزشها دور دارد و آنچه صلحا را میدهد ایشانرا دهد -

ولما كان المقصد ان يتبين الحق الذي جئنا به لكل تقي وسعيد من

و هرگاه که مقصود این بود که بر هر پرهیزگارے و نیک نهادے آن امر حق هویدا گردد که ما آوردیم گو آن

قريب وبعيد - القي في روعي ان اكتب هذا المكتوب في العربية واترجمه

مرد از سرزمین قریب باشد یا از بعید لهذا در دلم انداخته شد که این مکتوب را در زبان عربی بنویسیم و ترجمه آن در

بالفارسية وارعي النواظر في النواضر الاصلية واوسع التبليغ بالالسن

فارسی کنم و نظارگیان را در چراگاه اصلی سیر کنانم و بزبان هاے اسلامیان تبلیغ را وسیع کنم -

الاسلامية ليكون بلاغًا تامًا للطالبين - فاعلموا يا معشر الكرام و جموع

تا برائے طالبان این تبلیغ بمرتبۂ کمال برسد - پس بدانید ای گروه بزرگان و جماعتهای صاحبان

اولی الابصار و الافهام انّ الله قد بعثنی مجددًا علٰی راس هٰذه المأة و

بصیرت و فهم که خدائے عزوجل مرا بر سر این صدی مجدد مبعوث فرموده است و بندۂ را برائے مصلحت عامة

اختص عبدًا لمصالح العامة و اعطانی علومًا و معارف تجب للاصلاح

خاص گردانیده است - و مرا آن علوم و معارف بخشید که برائے اصلاح این امت از واجبات

هٰذه الامة و وهب لی من لدنه علمًا حيًّا لاتمام الحجة على الكفرة الفجرة - و

اند - و مرا علم زنده بخشید تا که بر کافران و فاسقان حجت تمام شود - و مرا ثمرۂ تازه و

اَعْطانی ثمرًا غضًّا طريًّا لِلتغذية جياع الملّةِ - وكاسًا دهاقًا لعُطاشى

تر عنایت کرد تا گرسنگان ملت را غذا داده شود - و جامهائے پر بخشید تا تشنگان هدایت و

الهداية والمعرفة - وَجَعلنی امامًا لكل من يريد صلاح نفسه و يحبّ

معرفت را نوشانیده شود - و مرا برائے آن شخصے که صلاحیت نفس خود میجوید و رضائے رب خود میخواهد

رضاء ربه وجعلنی من المكلمين الملهمين - واكمل علیّ نعمه واتم تفضله

امام گردانید و مرا از آنان گردانید که بشرف مکالمہ الهیه مشرف می باشند - و بر من نعمتهائے خود کامل کرد و تفضلات

و سمّانی المسيح ابن مريم بالفضل والرحمة - وَقدّر بينی وَبينه تشابه الفطرة

خود با تمام رسانید و نام من از فضل خود مسیح ابن مریم نهاد - و در من و مسیح ابن مریم تشابهٔ فطرت مقدر

كالجوهرين مِن المادة الواحدة ووهبلی علومًا مقدسةً نقيّة ومعارف

کرد چنانچه دو جوهر از یک مادّه می باشند و مرا علوم مقدس و مصفّا بخشید و معارف صاف و روشن

صافية جلية و علّمنی مالم يعلم غيری من المعاصرين - وصبّ فی

عطا کرد و مرا چیزها بیاموخت که غیر من از مردم هم زمانه من از آن ها بیخبر اند - و در دل من معارفے

قلبی مالم يحيطوا بها علمًا - ونورًا لم يمسّه احدٌ منهم وجعلنی مِن

بحیثیت که علم آن از ایشان احدے را نیست و در دل من نورے ریخت که هیچ کس از ایشان بدان آشنائی ندارد

المنعمين - ومن اجل الآئه انه استودعني سرّه الذي يكشف للاولياء

و در انعام بابندگان مرا دخل کرد - واز بزرگترین نعمتهاے او که بر من ارزانی داشت آن رازیست که در دل من ب

والروح الذي لا ينفخ الا في اهل الاصطفاء واعطاني كلما يعطى لاهل

نهاد آن رازے که بر اولیا مکشوف میگردد و روحے که دمیده نمی شود مگر در برگزیدگان او - و مرا تمام آن چیزها

الموالات والولاء وصافاني ووافاني وشرح صدري واتم بدري واخبرني

داد که اهل محبت را میدهند و با من محبت خالص کرد و نزدم آمد و سینه من کشاد و بدر من کامل کرد و از امور

باكثر ما هو مزمعٌ عليه في سابق علمه وصبغني بصبغة حبّه وهداني

پوشیده علم ازلی خود مرا خبر داد - و برنگ محبت خود مرا رنگین کرد - و طریق اسلام پسندیده

طرق اسلامه وسلمه واخرجني من المحجوبين - ومن الآئه انه وفّقني لفعل

خود مرا نمود - واز محجوبین مرا بیرون آورد - واز نعمتهاے او یکے این ست که مرا بسا کارها

الخيرات وهداني الى الصالحات الطيبات وجرى لطائف قلبي

نیکو توفیق داد - و بسوئے اعمال پاک و صالح راه نمود - و لطیفه هاے دل من با حسن طریق جاری کرد

فاحسن اجراءها وزكّى ينابيعها وماءها واتم نورها وصفاءها وطهّر

و چشمه ها و آب آن لطائف را پاک کرد و نور و صفاء آنها را بتمام رسانید و مجری و

مجراها وفناءها وبدّل ارضي غير الارض وجعلني من المطهرين -

صحن آنها را پاک گردانید و زمین مرا بزمینے دیگر تبدیل کرد - و مرا از پاک شدگان گردانید -

ومن الآئه انه وهب لي حبّ وجهه حبًّا جمًّا وصدقًا كملًا واتمّ وسئلته

و از جمله نعمتهاے او اینکه مرا محبت روے خود بسیار و بسیار بخشید و صدق اکمل و تمام عنایت کرد - و

ان يهب لي حبًّا لا يزيد عليه احدٌ من بعدي فعلمت منه انه استجاب

من ازو خواسته بودم که مرا محبتے بخشد که هیچکس بعد از من بران زیادت نتواند کرد پس من با علم دانستم

دعوتي واعطاني منيتي واحاطني فضلًا ورحمًا. فالحمد له احسن المحسنين

که دعاے من قبول کرد و آرزوے من مرا داد و فضل و رحمت را بر من محیط کرد پس همه ستایش او را است -

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الّذی اذھَبَ عَنّی الحُزنَ وَاعطانی ما لم یُعط احدٌ من العالمین۔

ز ہر محسن نیکوتر است ۔ ہمہ تعریف خدائے راکہ اندوہ من دور کرد و مرا چیزہا داد کہ از جہانیان احدے را مثل

وَمَا قلتُ ھٰذا مِنْ عِنْدِ نفسِی بَل قُلتُ ما قالَ علی السّمٰواتِ ربی وما کان لِی

آن نداد ۔ و این کلمہ از طرف خود نگفتم بلکہ ہمان گفتم کہ بر آسمانہا خداوند من گفت ۔ و مرا نمی سزد

اَنْ اتکبّر وارفع نفسِی انّ اللہ لا یُحِبُّ المُستکبرین۔ بل ھٰذا الہام من حضرۃ

کہ تکبر کنم و نفس خود را بلند بردارم کہ خدا متکبر از دوست نمی دارد ۔ بلکہ این الہام از حضرت

العزۃ واراد من العالمین ما ھو فی زماننا مِنَ الکائنات الموجُودۃ فی الارضین

عزت است و از عالمین مخلوقے را مراد داشت کہ درین زمانہ بر زمین موجود ست ۔

وَمِنَ الآئہٖ انہ علمنی القرآن ورزقنی منہ معارف تجاوز الحدّ والحسبان

و از نعمتہائے او یکے این ست کہ او مرا قرآن بیاموخت و آن معارف قرآنیہ نصیبہ من کرد کہ آن را حد

لاذکّر الغافلین المنہمکین فی ھُمُومِ الدنیا الدنیّۃ ۔ وانذر قومًا ما اُنذِرَ آباءُھُم

و شمار نیست تا کہ من غافلان را یاد دہانم آنانکہ در ہموم دنیائے دون مستغرق اند و تا کہ من آنان را بترسانم کہ آباء

فی الایام السابقۃ ولاقیم الحجۃ علی المجرمین۔

ایشان را ہیچ کس پیش از من نترسانیدہ است و تا کہ من حجت را بر مجرمان قائم کنم ۔

وَمِنْ آلائہٖ انہٗ خاطبنی وقال انت وجیہ فی حضرتی اخترتُکَ لِنفسِی

و از جملہ نعمتہائے او یکے این ست کہ او مرا مخاطب کرد و گفت کہ تو در بارگاہ من وجیہ ہستی ترا برائے خود پسندیدم

وقال اَنتَ مِنی بمنزلۃٍ لا یعلمہ الخلق ۔ وَقال انتَ مِنّی بمنزلۃِ توحیدِی

و تو از من بمقامے ہستی کہ مخلوق را بعلم آن راہ نیست ۔ و گفت تو از من بدان قربتے رسیدی کہ ہمچو توحید من و

وتفریدِی ۔ وقال یا احمدی انت مرادی ومعی ۔ یحمدک اللہ مِنْ عرشہٖ

تفرید من گردیدی ۔ و گفت اے احمد من تو مراد منی و با منی ۔ خدا از عرش خود ثنائے تو میگوید

وقال انت عیسی الذی لا یُضاع وقتہ ۔ کمثلک درٌّ لا یضاع ۔ جری اللہ

و گفت تو آن عیسی ہستی کہ وقت او ضایع نخواہد شد و ہمچو تو لولوئے برباد شدنی نیست ۔ فرستادۂ خدا

فی حلل الانبیاء وقال قل انی امرت وانا اول المومنین۔ وقال اصنع الفلک
درحلہ انبیاء۔ وگفت بگو من ماموروم ومن ازہمہ مومنان دراول مرتبہ ام۔ وگفت کشتی را بروبروے
باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم۔
چشمان من طیار کن آنانکہ بتو بیعت می کنند بخدا بیعت می کنند دست خدا بر دست ایشان
وقال وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔
است۔ وگفت ترا ازبہر ہمین غرض فرستادم کہ بر تمام جہانیان رحمت کنیم۔
ومن الآیۃ انہ لما رای القسیسین غالین فی الفساد ورای انہم غلوا فی البلاد
وازجملہ نشانہائے او یکے این ست کہ چون پادریان را دید کہ در فساد غلو کردہ اند و دید کہ در شہرہا
ارسلنی عند طوفان فتنہم وتراکم دجنہم وقال انک الیوم لدینا مکین امین۔
تسلط پیدا کردہ اند مرا در وقت طوفان فتنہ ایشان فرستاد و در زمان تہ بتہ بودن تاریکی ایشان ماموکرد
فجئت من حضرۃ العزۃ وعتبۃ الوحدۃ عند شیوع الکفر والبدعات و
وگفت بتحقیق تو نزد من مردے امین و با مرتبہ ہستی۔ پس من از حضرت عزت و آستانہ وحدت آمدم
ظہور المفاسد والسیئات وضعف المومنین المسلمین۔ وقد جرت
آمدم کہ فتنہ ہا و بدعات در ملک شایع بودند و فسادہا و بدیہا غلبہ می نمودند و مومنان و مسلمانان در حالت
عادت اللہ الرحیم وسنت المولی الکریم انہ یبعث مجددا علی راس
ضعف بودند۔ و عادت خداوند رحیم و سنت مولا کریم برین رفتہ است کہ او بر سر صدی مجددے را مبعوث می کند
کل مائۃ فکیف اذا کان معہا طباق ظلمۃ وطوفان ضلالۃ الیس اللہ
پس چگونہ درچنین زمانہ برپا نکند کہ چون سر صدی باشد و نیز با او ظلمات تہ بتہ باشند و طوفانے از ضلالت
ارحم الراحمین۔ وترون الناس کیف سقطوا فی ہوۃ النصاریٰ۔
موجود باشد آیا خدا ارحم الراحمین نیست و مردم را می بینید کہ چگونہ در مغاک نصاریٰ افتادہ اند۔
وکیف تمایلوا علیہم کالسکاریٰ وخرجوا من دین اللہ المتین مسرعین
وچگونہ ہمچو مستان پریشان بر ایشان نثار شدہ اند و از دین متین خدا بسرعت بیرون شدہ اند۔

مَنْ جَاءَكُمْ مِنْ دُونِي لِإِصْلَاحِ هٰذِهِ الْآفَاتِ اَوْ تَظُنُّونَ اَنَّهُ نَسِيَ هٰذِهِ الْاُمَّة

بجز من از طرف خدا تعالیٰ برائے اصلاح این آفات آمد یا گمان می کنید کہ خدا تعالیٰ در وقت ہمچو این صدمات

عند تلك الصدمات مالكم لا تتفكرون وتنظرون ثم لا تنظرون - او

امت را فراموش کرد - چہ پیش آمد شمارا کہ فکر نمی کنید و بینید و بازنمی بینید - چہ بر شما غمہائے دیگر

غلبت عليكم هموم اخرى فلا تتوجهون - كلا ان الله لا يخلف وعده

غالب شدند کہ توجہ نمے کنید - این چنین گمان مکنید کہ خدا اخلاف وعدہ خود بکند

ولا يخزي عبده فتفكروا ان كنتم متفكرين -

و بندہ خود را رسوا کند پس فکر کنید اگر فکر کنندگان ہستید -

ايها الكرام ان الفتن اشتدت والارض فسدت والمفاسد كثرت - و

اے بزرگان فتنہ ہا سخت شدند و زمین فاسد شد و مفاسد بسیار شدند و بر زمین گروہ نصرانی شدگان

علا في الارض حزب المتنصرين - وقيل لهم مرارًا لا تجعلوا ميتًا الٰهًا

غلبہ یافت - دبارہا ایشانرا گفتہ شد کہ مردہ را خدائے آمرزگار سازید

غفارًا واتقوا الله محاسبًا قهارًا - فما خافوا الله واصروا على كفرهم

واز خدائے قہار بترسید کہ محاسبہ در دست اوست پس نترسیدند و بر کفر خود تشددورزیدند -

متشددين - هنالك اقتضت احديته وقضت غيرته ان يكسر

پس کار چون بدین حد رسید احدیت خدا و غیرت او تقاضا کرد کہ صلیب اوشان

صليبهم ويبطل اكاذيبهم ويوهن كيد الخائنين -

را بشکند و دروغہائے اوشانرا باطل کند و مکر خیانت پیشگان راست گرداند -

فكلمني وناداني وقال اني مرسلك الى قوم مفسدين - واني جاعلك

پس مرا ہمکلام خود کرد و ندا در داد کہ من ترا بسوئے قومے مفسد ترامی فرستم - و ترا برائے مردم امام

للناس امامًا - واني مستخلفك اكرامًا كما جرت سنتي في الاولين - وخاطبني

می گردانم - و ترا بہ خلافت خود اعزاز می دہم ہمچنان کہ در پیشینیان سنت من بودہ است - و مرا مخاطب

وقال انك انت بمنزلة مسيح ابن مريم ـ وأُرسلتَ ليتمّ ما وَعد من قبل ربّك

و گفت که تو بمنزلهٔ مسیح ابن مریم هستی و فرستاده شدی تا آن وعده را تمام رسانی که رب

الاكرم ـ ان وعده كان مفعولا وهو اصدق الصادقين ـ واخبرني انّ عيسى

بزرگ تو در ایام پیشین کرده است که وعدهٔ رب تو شدنی بود و او از همه راست گویان راست‌گو تر است

نبيّ الله قد مات ورُفع من هذه الدنيا ولقي الاموات وما كان من الراجعين

و مرا خبر داده که عیسی نبی الله وفات یافته است و ازین دنیا برداشته شده و با آنان پیوست که فوت شده

بل قضى الله عليه الموت وامسكه ووفّاه الاجل وادركه فما كان له انْ ينزل

اند و باز در دنیا نخواهد آمد بلکه خدا بر وی حکم موت نافذ کرد و از باز آمدن نگه داشت و آمد او را اجل مقدر پس نماند

الا ببروزه كالسابقين ـ وقال سبحانه انك انت هو في حلل البروز ـ وهذا هو

برای او این گنجایش که باز در دنیا آید مگر بطور بروز چنانچه پیشینان آمدند و گفت مرا او سبحانه که توئی مسیح در

الوعد الحق الذي كان كالسرّ المرموز ـ فاصدع بما تؤمر ولا تخف السنة الجاهلين

پیرایهٔ بروز ـ و این همان وعدهٔ حقه است که بطور راز و اشاره گفته شده بود پس هر فرمانے که ترا میرسد بلا پرده

وكذالك جرت سنة الله في المتقدمين ـ فلما اخبرت عن هذا قومي قامت

بمخلوق برسان و از زبانهای جاهلان غم مدار که همچنین سنت خدا در پیشینیان رفته است ـ پس هر گاه که من پیغام بقوم

علماؤهم باللعن والملامة وكفّروني قبل ان يحيطوا قولي ويزنوا حولي وقالوا

رسانیدم علماء ایشان بلعنت و ملامت برخاستند ـ و پیش از آن که بر گفته من احاطه کنند و طاقت مرا وزن

دجّال ومن المرتدين ـ وسلّطوا عليّ وقحهم وادمّهم وحرّقوا عليّ الارّم كالسباع

کنند تکفیر من کردند و گفتند دجالست مرتد و بر من آن ناکسے را مسلط کردند که از همه در بیحیائی و زشت روئے

والثعابين فتكاءدني شرهم وتضوّرتُ ـ وغلوا وصبرتُ واستباحوا اعراضنا

سبقت می داشت و بر من همچو درندگان و اژدها دندان خود بسائیدند ـ پس شرارت ایشان مرا گران آمد و برایشان ودماءنا

ودماءنا وكانوا فيه من المفرطين ـ وقال كبيرهم الذي افتى واغوى الناس

زار شدم و غلو کردند و صبر نمودم و عزتهای ما را و خونهای ما را مباح پنداشتند و از افراط کنندگان بودند ـ و

واغرىٰ ان هٰؤلاء كفرة فجرة فلا يسلم عليهم احدٌ ولا يتبع جنازتهم ولا يدفنوا

بزرگ ایشان کہ فتوائی کفر داد و مردمان را اغوا کرد و چون سگان بر من تیز کرد و گفت کہ این مردم کافر و فاجر اند

فی مقابر المسلمین - فلما رایتهم کالعمین المحجوبین ورایت انهم جاوزوا الحدّ

پس نمی باید کہ مسلمانے ایشانرا السلام علیکم بگوید یا با جنازه ایشان رود و باید کہ ایشان را در گورستان سلمانان

وآذوا الصّادقین الّفت لهم کتبًا مفحمة ورسائل نافعة للطالبین فما کان

دفن کردن ندہند۔ پس چون دیدم کہ این مردم نابینا و محجوب ہستند و دیدم کہ اوشان از حد در گزشتند و صادقانرا

لهم ان یستفیدوا او یقبلوها وما کانوا متدبرین - وقاموا للردّ فلم یقدروا

ایذا رسانیدند براے ایشان کتابے چند نوشتم و رسائل تالیف کردم کہ طالبانرا مفید باشند مگر ایشان چنان نبودند

علیه وصالوا للاهانة فردّها الله علیهم فجلسوا متندمین وعاندوا کل العناد

کہ از آن کتابہا مستفید شوند یا آنہا را قبول کنند و ہمہ خرابی این بود کہ تدبر نمی کردند و خواستند کہ این کتابہا را رد

وافسدوا کل الفساد وحسبوا انهم من المصلحین - وان غلوّهم الآن کما

بنویسند پس مجال رد نیافتند و باز بدین غرض حملہ ہا کردند کہ عزت ما را بر باد دہند لیکن خداوند قادر آن حملہ ہاے ایشان

کان وما لهم عندی الا المدارات ولا ادراء والصّبر والدعاء وانا نصبر الیٰ ان

ہم بر ایشان انداخت پس بشرمساری نشستند و تمام تر عناد و تمام تر فساد بجا آوردند و گمان کردند کہ ما مصلح ہستیم و کینہ اوشان

یحکم الله بینی وبینهم وهو خیر الحاکمین - وما کان عندهم عذرٌ الّا

ما ایندم ہم چنانست کہ بود و براے ایشان نزد من بجز مدارات و اگاہانیدن و صبر و دعا چیزے دیگر نیست و ما صبر خواہیم کرد تا وقتیکہ خدا در ما و

قطعته وما شك الّا قلعته وما کانت دعوتی الّا بنصوص الآثار وکتاب

در ایشان فیصلہ کند و او بہترین فیصلہ کنندگان است۔ و ہیچ عذرے نزد ایشان نماند کہ آنرا نبریدم و نہ شکے کہ قلع و قمع آن نکردم۔ و دعوت

مبین - ولیسوا سواءً من العلماء والفقراء فمنهم الذین یخافون حضرة

من آمیز بود کہ بر نصوص قرآنیہ و حدیثیہ بنا میداشت۔ و علما و فقرا ہم یکسان نیستند بعض از ایشان کسانی ہستند کہ از حضرت

الکبریاء ولا یقفون ما لیس لهم به علم ویخشون یوم الجزاء -

رب العزة مے ترسند و بر چیزے اصرار نمی کنند کہ بر آن علم یقینی ندارند و از روز جزا مے ترسند۔

ويفوضون الامر الى الله ذى الجلال والعلاء ويقولون مالنا ان نتكلم فى هذا

دام را به خداے عزوجل سپرد می کنند - و می گویند که ما را نشاید که درین گفتگو کنیم - و ما را علم عواقب

وما زودنا علم عواقب الاشياء انا نخاف ان نكون من الظالمين - اولئك

اشیا نداده اند - ما می ترسیم که از ظالمان نشویم - این آن گروه است

الذين اتقوا ربهم فسيهديهم الله انه لا يضيع الخاشعين - واما الذين لا

که از خدائے خود می ترسد - پس قریب است که خدا ایشان را هدایت دهد - چرا که او بندگان فروتن را ضائع نمی کند

يخشون الله ولا يتركون سبل الاهواء ويخلدون الى خبيثات الدنيا و

مگر آنانکه از خدا نمی ترسند و راه هاے حرص و هوا را ترک نمی کنند و سوے پلیدی هاے دنیا میل میدارند و برائے

لا تتالى قلوبهم عالم القدس والبقاء ولا يرون ما يخرج من افواههم من كلمات

عالم قدس و بقا در دل شان هیچ پروا نمانده - و نمی بینند که چگونه کلمات تکبر و ناز از دهن شان بیرون می آید

الكبر والخيلاء - ولا يعيشون عيشة الاتقياء ويجعلون الدنيا اكبر همهم

و چون پرهیزگاران زندگی نمی کنند - و دنیا را بزرگتر مقصود قرار داده اند

والبخل اعظم مقاصدهم ويمشون فى الارض مشى المرح والاعتداء

و بخل را اعظم مقاصد ایشان است و برزمین میروند همچو رستن تکبر و تجاوز کردن

فاولئك الذين نسوا ايام الله ومواعيده - ويئسوا من يوم الصادقين

پس این مردم کسانے اند که روزهاے خدا او وعده هاے او را فراموش کرده اند - و از روز صادقین نومید شدند -

واختاروا سبيل المفسدين - لا يزهدون فى الدنيا ويموتون للفانيات

و راه مفسدان گرفتند - و بر کمی دنیا قناعت نمی کنند و برائے چیزهاے فانی می میرند -

ولا يتحلون بحلى العفة والتقاة وحسن الخلق ورزانة الحصاة ولا يدخلون

و بزیور عفت و پرهیزگاری آراسته نمی شوند - و بحسن خلق و درستی عقل خود را نمی آرایند - و در کارها بدل

الامور بالقلب المزؤد - ويجترؤن على محارم الله والحدود - فلما

ترسان داخل نمی شوند - و بر محرمات و حدود خدا دلیری مے نمایند - پس چونکه

زاغوا ازاغ الله قلوبهم وختم علی آذانهم فصاروا من المحرومين - واذا

کج شدند لهذا خدا دل ایشانرا کج کرد - وبر گوشهاۓ ایشان مهر نهاد و پس از محرومان شدند - وچون

قيل لهم امنوا بما ظهر من وعد الله - قالوا اين ظهر وعد الله - وما نزل

ایشانرا گفته شود که باآنچه ظاهر شد از وعدہ خدا ایمان آرید - میگویند کجا ظاهر شد وعدہ خدا - تا هنوز ابن مریم

ابن مريم وما رأينا احدًا من النازلين - بل انا نحن من المنتظرين - وهم يقرؤون

نازل نشده و ما کسے را فرود آینده ندیدیم - بلکه ما از منتظران هستیم - وایشان کتاب الله را

كتاب الله ثم ينسون ما قرؤوا ولا يتدبرون كلم الله بل ينبذونها وراء

میخوانند و باز همه خوانده را فراموش می کنند و در کلمات الهیه تدبر نمی کنند بلکه آنرا پس پشت خود می اندازند

ظهورهم وما كانوا متمعنين - والعجب كل العجب انهم يقولون انا آمنا

و بنظر تامل نمے نگرند - واعجب العجائب این امر است که ایشان میگویند که ما بآیات الهی

بآيات الله ثم لا يؤمنون - ويقولون انا نتبع صحف الله ثم لا يتبعون الا يقرؤن

ایمان آوردیم و باز ایمان نمی آرند - و میگویند که صحف الهی را پیروی میکنیم و باز پیروی نمی کنند - آیا نمیخوانند در قرآن شریف

في الكتاب الا على ما قال الله في عيسى اذ قال يا عيسى اني متوفيك - وقال فلما

که چه گفت خدا در بارہ عیسی هرگاه که گفت که اے عیسی من ترا وفات دهنده ام - و گفت عیسی هرگاه

توفيتني - وما قال اني محييك فمن اين علم حيات المسيح بعد موته

که مرا وفات دادی - و این نگفت که اے عیسی من ترا زنده کننده ام - پس از کجا حیات مسیح دانسته شد

الصريح - يؤمنون بانه لقي الاموات ثم يقولون ما مات - تلك كلم متهافتة

بعد ازان که بمرد - ایمان مے آرند که عیسی بگذشتگان پیوست و باز میگویند که عیسی نمرده است - این کلمات ازیکدیگر نقیض و

متناقضة - لا ينطق بها الا الذي ضلت حواسه وغرب عقله وقياسه

متناقض افتاده اند - اینچنین کسے گوید که حواس او بیجا باشند و عقل و قیاس او قائم نماند - و طریق

وترك طريق المهتدين - يا اسفا عليهم انهم اتفقوا على الضلالة جميعًا و

هدایت یافتگان ترک کند - بر ایشان افسوس که این مردم همگنان طریق ضلالت اختیار نمودند و در کلام

خَلَطوا فی الکلام تخلیطاً شنیعاً - فکیف نقبل قولهم الذی یخالف القرآن
آمیزشے بد کردند - پس ما چگونه چنین سخنے را قبول کنیم که مخالف قرآن افتاده است - و
وکیف نُسلّم وَهْمَهُم الذی لا یشفی الجنان - انقبل خرافاتهم التی لیست
چگونه آن وهم ایشان را تسلیم داریم که دل را تشفی نه می دهد - آیا چه قبول کنیم
آن خرافات
معها حجة قاطعة ولا دلائل مقنعة واضحة - ایصدر مثل ذلک مِن
ایشان که با آنها حجتے قاطعه نیست و نه دلائل واضح تسکین دهنده - آیا چنین حرکتے ازان کس
رجل یخاف الرحمٰن ویتقی الضلالة والخسران الیس من بعد هذه الدنیا
صادر میتواند شد که از عقوبت خدا می ترسد و از مواضع گمراهی و زیان کاری خود را نگه میدارد آیا چه بعد از
یوم الدین - وهل ترون یا معشر الاشراف اَنْ نقبل امانیّهم ونعدل عن
گزشتن این دنیا روز جزا نیست - وای معشر بزرگان آیا مناسب می بینید که ما آرزوهائے ایشانرا قبول کنیم و از
خطة الانصاف او نتبع غرورهم وجهلهم وخدعهم بعد ما ارانا الله صراطاً
جادۂ انصاف در گزریم یا ملغرور و جهل و مکر ایشانرا پیروی کنیم بعد از آنکه خدا ما را راه راست نمود و از طریق
مستقیماً ورزقنا نهجاً قویماً وعلّمنا سُبُل العارفین - وکم من امورٍ اُخفیت
مستقیم روزی داد و راه عارفان تعلیم کرد -
و بسیارے از حقائق چنین بستند که بر
علی النّاس حقائقها وسترت حکمها ودقائقها ثم کُشفت علی رجال آخرین
عامه مردم پوشیده داشته شدند - و بر ایشان حکمتہائے امور و باریکی آنها مستور ماند - باز آن باریکی ها بر مردم
خفایاها وفهّمهم الله اضلاعها وزوایاها انه یظهر علی غیبه من یشاء و
دیگر منکشوف شدند و خدا وشانرا از تمام اضلاع و گوشه هائے آن چیزها اطلاع داد چرا که خدا هر کرا خواهد بر
یفتح عین من یشاء ویجعل من یّشاء من الغافلین -
امور غیبیه خود مطلع میفرماید و هر کرا میخواهد چشم بینا می بخشد و هر کرا میخواهد از غافلان میدارد -
الیس الله بقادر علی ان یجتبی مثلی بعنایته ویعطی درایةً من درایته
آیا خدا برین قادر نیست که همچو منے را بعنایت خود سوے خود کشد و از علم خود علمے بخشد

ولله اسرار فی انبائه وحِکم تحت قضائه ۔ وان فی اقواله حِکم روحانیة

وخدارا در اخبار خود رازهاست و در حکم هاے خود حکمتهاست ۔ و در کلمات او آں چناں حکمتہاے روحانیہ است

تضل عندها عقول الفلاسفة ۔ ولا یظهر علی غیبه احدًا الا الذی طهّره

که در آنجا عقول فلاسفه راه خود گم میکنند ۔ و بر غیب خود هیچ کس را آگهی نه بخشد بجز کسے که بدست خود

بید القدرة ۔ ءانتم تحیطون اسراره او تجادلونه معترضین ۔ وکم من

او را پاک کرده باشد ۔ آیا شما بر راز او احاطه دارید یا بطور معترضان بدو پیکار میکنید ۔ و بسیار نیکوکاران

الصّلحاء رغبوا فی ان ینظروا من انتم تنظرون ۔ ولیجدوا ما انتم تجدون

بودند که رغبت کردند که بینند آنچه شما مے بینید مگر ندیدند و رغبت کردند که بیابند آنچه شما یافته اید مگر نیافتند

فلم یتفق حتی مضوا بسبیلهم وماتوا متاسّفین ۔ ثم جاء الله بکم و

تا آنکه براه خود از دنیا برفتند و در حالت افسوس بمردند ۔ باز خدا شما را آورد و بجاے شان

اقامکم مقامهم فادرکتم وقتا ما ادرکوه ورأیتم عبدًا ما رأوه فاشکروا

شما را قائم کرد پس شما آن وقت را یافتید که ایشان نیافتند و آن بنده را دیدید که ایشان ندیدند پس آن

الله الرحمٰن الذی منّ علیکم واسبغ الاحسان ۔ فخذوا نعم الله ولا تعرضوا

خدارا شکر کنید که بر شما احسان کرد و احسان خود بر شما تمام کرد ۔ پس بگیرید نعمت هاے خدارا و

عن قبولها ۔ ولا تردوا نعمة الله بعد نزولها ولا تکونوا اوّل المعرضین ۔ و

کناره مکنید ۔ و منت خدارا رد مکنید بعد زان که بر شما فرود آورد و اولین اعراض کنندگان نباشید ۔

اتقوا یا معشر الکرام سخط الله العزیز العلّام ۔ ولا تعاندوا ولا تستعملوا

واے معشر بزرگان از غضب خداے بزرگ و داناے راز بپرهیزید ۔ و معاند حق نباشید و دروغ

البهت وسوء التمیز کالعوام وقوموا لله شاهدین ۔ وانظروا ایدکم

و بے تمیزی را همچو عوام استعمال نکنید و براے خدا بحیثیت شاهدان برخیزید ۔ و به بینید اید کم الله

الله نظرًا شافیا وامعنوا امعانًا کافیًا بالفراسة الایمانیة والرؤیة الروحانیة

بنگاه شافی و با معان کافی از روے فراست ایمانی و رویت روحانی چرا که اولیاء الله از هر جهت

فان اولیاء الله یُعصمون من کل زیغ ومیل - ولا یشوب معینهم غُثاء
وسیل نگہداشتہ می شوند وآب روان ایشانرا خس وخاشاک سیل نمی آمیزد -
سیل ویحفظهم عین الله من طرق الضالین - اترون دلیلاً یا معشر
وچشم خدا ایشانرا ازراہ ہائے گمراہان نگہ میدارد - اے گروہ صالحان چہ شما در دست
الصلحاء فی ایدی الاعداء لنقبله منهم من غیر الاباء ونقادلهم فیه
مخالفان دلیلے می بینید تا ما بغیر انکارے آن دلیل را قبول کنیم وہمچو خادمان فرمان بردار
کالخدماء التابعین - فانا لا نعاند الحق اذا تجلّٰی - ولا نردّہ من حیث اتٰی
شویم - چراکہ ما با راستی چون ظاہر شود عناد نداریم - وآنرا رد نکنیم از ہر جا کہ بیاید
ونعلم ان الحکمة ضالة من تزکّٰی فناخذها ولا نابٰی - ونعوذ بالله ان
ومیدانیم کہ حکمت مالے گمشدہ از ملک پاک اندرونان ست پس میگیریم وانکار نمی کنیم وپناہ بخدا میبریم از
نکون من الجاهلین -
اینکہ از جاہلان باشیم -

وقد علمتم یا معشر الاعزة ان مالک الذی کان احد من الائمة الاجلة - کان
والے معشر عزیزان شما را معلوم ست کہ مالک رضی اللہ عنہ با آن ہمہ جلالت شان کہ در ائمہ میداشت بموت
یعتقد بموت عیسٰی - وکذالک ابن حزم المشهود علیه بالعلم والتقوٰی
عیسی علیہ السلام قائل بود - وہمچنین ابن حزم رضی اللہ عنہ با ہمہ علم وتقوی کہ بران شہادتہائے علماء ربانی ست
وکذالک کثیر من الصّٰلحین - فما کنتُ بدعًا فی هذا وما کنت من المتفردین -
میگفت کہ عیسی علیہ السلام وفات یافتہ است - وہمچنین بسیارے از صالحین برہمین مذہب گزشتہ اند - پس من
وما جئتُ فی غیر وقتٍ - الا تعرفون وقت المجددین - الا ترون ان السماء للرجع
اول آن شخص نیستم کہ این بدعتے برآوردہ باشد ودر آن تفردے دارد - ومن بیوقت نامدم - آیا وقت مجددان را
تهیئت - والارض اجعلت - وکانتا رتقا فالارض فتقت - ثم السماء فتحت - و
نمی دانید - آیا نمی بینید کہ آسمان برائے باریدن طیار شدہ است وزمین برائے قبول آن استعدادے پیدا کردہ - وپیش ازین

الكلمة تمت - فقوموا وانظروا ان كنتم ناظرين - وما كان الله ان يخلف وعده

هر دو بسته بودند - پس زمین شگافته شد و آسمان کشاده شد - و وعده حق باتمام رسید پس برخیزید و ببینید اگر شما

وانه اصدق الصادقين - ولله دقائق فى اسراره واستعارات فى اخباره -

بینا هستید - و خدا چنان نیست که خلاف وعده خود کند چراکه او از همه راست گویان راست گو تر است - و خدا را در

ءانتم تحيطونها او تنكرون كالمستعجبين - وكم من افعال الله سترت

رازهائے خود باریکی هاست و در اخبار خود استعارات دارد - آیا چه شما احاطه آن کرده اید - یا از رو تعجب انکار میکنید

حقائقها وشوه وجهها واخفى حدائقها ودقت لطائفها ودقائقها - حتى

و بسیارے از کارهائے خدا تعالی ست که حقائق آن پنهان داشته شد و روے شان زشت کرده شد و باغهائے شان پوشیده

ضلت عندها عقول العاقلين - وعجز عن ادراكها فكر المتفكرين - وانتم

داشته شد و لطائف آن بسیار باریک کرده شد بحدیکه عقل عاقلان در آنجا گم شد - و از دریافت آن فکر پژوهندگان

تعلمون ان شان اقوال الله ليس متنزلا من شان افعال الله - بل هما من

فرو ماند - و شما میدانید که شان اقوال الهی از شان افعال الهی کمتر نیست - بلکه آن هر دو از چشمهٔ

منبع واحد واحدهما للآخر كشاهد - فتلك من الوصايا النافعة للطالبين -

واحد بیرون می آیند و یکدیگر را بطور گواه هستند - پس این ذکرے که ما کردیم برائے جویندگان وصایا نافعه

ان ينظروا الى افعال الله متاملين - ثم يقيسوا الاقوال على الافعال متدبرين

است - و بر ایشان لازم است که در افعال الهی بچشم تامل نظر کنند - باز اقوال را با افعال قیاس کنند -

فان امعان النظر فى النظائر من اقوى مجالب العلوم واشد وطأً

چراکه نظائر را بامعان نظر دیدن چیزیست که بدان ترقیات علم متصور ست - و نیز این طریق برائے فرو کوفتن آن

للاوهام التى تعصف كالسموم - فلاجل ذالك رأينا ان نكتب ههنا بعض

وهم ها که همچو باد سموم می وزند اثرے قوی دارد - پس ازهمین وجه مناسب دیدیم که دریجا بعض آن افعال ربوبیت

افعال الربوبية - الذى تحيرت فيها عقول الفلاسفة فاضاع اكثرهم الصراط

بنویسیم که در آن عقول فلاسفه را حیرتے پیش آمده است - پس اکثرے از ایشان گمراه شدند -

ومكانوا مهتدين - فمنها ما يوجد تفاوت المدارج فى افعال الرب الكريم والمولى

وچنان افتادند که هدایت نصیب نشد - پس آن کارهای خدا تعالی که موجب ضلالت ایشان شدند یکی از آنها تفاوت

الرؤف الرحيم لانه خلق مخلوقه على تفاوت المراتب فجعل قوما مورد المراحم

مدارج است - چراکه خدا تعالی مخلوق خود را بر تفاوت مراتب پیدا کرد - وقومی را در دنیا مورد رحم وقومی

والاخرين محل المعاتب وما جعلهم فى شانهم متحدين - مثلا انكم ترون

دیگر را محل غضب گردانید - وهمه دنیا را بر حالی واحد نداشت - مثلا شما می بینید که زنی

امرأة تموت بعلها ويتركها حاملة ضعيفة فترى حولها نكبة ومصيبة

میباشد که شوهر او بر سرش نمی ماند ومی میرد واو را حامله ضعیفه میگذارد - وچنان بیکس می افتد که کسی آرزوهای

لا يوحم لحد وحامها ولا يحصل لها الطرفة عين مرامها ولا تجد طعما للازدراد

بارداری او برای او مهیا نمی کند - وهیچ مقصد او را میسر نمی گردد - وچادری کهنه نمی یابد که تا بدان ستر خود بپوشد

ولا تمرا للاغتذاء بل لا يحصل لها جوب تستر بها صدرها فتقصد عاشبة و

ونه یک دانه خرما که خوراک کند - بلکه برای پوشیدن سینه خود سینه بند نمی یابد - واز زمین گیاه ناک دسته گیاهی

وتجعل المجول جدرها - تكنب يداها من الرحى - والخدمة تجرح من شوك الفلا

میگیرد وبدان سینه خود را میپوشد - واز آسیا گردانیدن هر دو دست او متورم میشوند - واز خارهای بیابان جای

وتعيش كاماء الظالمين - ثم تخرج وتلد صبيا نغاشا مقصوعا عمى ناقص الخلقة

خلخال او مجروح می گردد - باز یک بچه ناقص آورده که کوتاه قد ونابینا وناقص الخلقة می باشد -

بعد شدة المخاض وضيق النفس والكربة - فيرى الصبي من ساعة تولده

واین هم بعد شدت درد وتنگی نفس وسخت بیقراری بظهور می آید - وآن پسر که زائیده است از وقت تولد

انواع المحن والصعوبة - لا يحصل خرسة لامه النفساء ليزيد لبنها ويكفى

خود محنت های انواع واقسام می بیند - ومادرش را غذای زچگان میسر نمی گردد - تا شیر زیاده گردد وبرای

للاغتذاء فيمص ثديها ثم يترشح قبل الحساء - ولما بلغ اشده وبلغ الحلم

خوراک بچه کافی باشد - پس پستانش را می مکد وپیشتر از سیر شدن باز می ایستد - وچون موقع را رسد

التّام واكمل الايام - يدخل فى الغلمان والخدام ويستخدمه شكس زعرورٌ من
وجوان مى گردد در روزهاے خورد سالى را با تمام ميرساند در نوكران وچاكران داخل كرده ميشود - وشخصے
اللئام - او يوخذ قبل البلوغ ويباع كالانعام - ثم يحمل متاعب الخدمت - مع
بنهايت بدخو شرير النفس او را خدمتگار خود ميگرداند - يا قبل از بلوغ همچو چارپايان فروخته ميشود - باز تكاليف
شوائب الوحدة - وقد يلجاءه صفر اليد الى كافر سمادٍ لطلب سدادٍ فياتيه
خدمت را باكمه در بهاے تنهائى مى بردارد - وگاهے تهيدستى او بسوے كافر سركش ميكشد تا قوت خود حاصل
كسجّاد - ولو كان ابا فرعون وشدّاد - فيدخل فى خدمه كالعبيد - من العوز
كند - پس همچو سجده كنندگان پيش او مى آيد - اگرچه او پدر فرعون وشداد باشد - پس همچو غلامان در خادمان
المبيد - وربما يسبّه مولاه ويضربه - او يدير عليه عصاه فيجبّه - ويواخذه
او داخل ميشود - واين همه بباعث درويشئے كه هلاك كننده مى باشد پيش مى آيد - وبسا اوقات آقائے
على انه لِمَ غاب لطرفة عين او فرّ - وهو اذ ذاك صبيّ ابله لا يعلم الخير
او او را ميزند - وعصاے خود بار بار برو فرود مى آرد - بحديكه استخوانهاے پهلوے او را مى شكند - واو را سخت ميگيرد كه
ولا الشر - ويقال مثلا اخبث فى النقية - فان لم يحسن الفعل فيلطمون او
چرا يكدم از پيش او غائب شد ويا گريخت - حالانكه او دران زمانه طفلى ساده لوح است كه نيك وبد را نمى شناسد
يتهترون على الخطيئة - ولا يرضون بان ياكل - واكله يغضب المحفل - ولو
واو را مثلا ميگويند كه زير ديگدان ابله بنه - وچون اين كار را نيكو نكند پس بر رو او طمانچه مى زنند يا ازين خطا
اكل ادنى الطعام وطهقل - ويفتّشون التطف - ولا يوجد من عطف - فيلقى
بعصا او را مجروح مى كنند وراضى نمى شوند كه چيزے بخورد وخوردن او مردمان محفل را در غضب مى آرد
من كل جهت الترح والبرح ولا تلقى الفرح - فقد يضرب على سحو كلاب ازير على المدارك
اگرچه ادنى طعام بخورد - واگرچه برارزن هميشه كفايت كند - ونخواهد كه مدت العمر بجز نان ارزن چيزے ديگر
وقد يلطم على مكث فى الاستتات - يوتونه ما خلف من كدادة المطعومات
خورد - وهردم در عيب گيرى او مشغول ميباشند - وكسے نمى باشد كه برو مهربانى كند - پس از هر سو غم و

وبلغ الى الا لهات او يتركونه جائعاً كالصائمين - يشرب من بالوعة

تکلیف را می یابد - وروئے شادی نمی بیند - وگاہے اورا برپائیدن مصالح طعام میفرستند چون برسنگ خوب

يجتنبها الدواب - ويأكل من منابسات يانف منها الكلاب - اذا اجدب

نسابد - وگاہے اورا ازین سبب زدو کوب میکنند که ازار بندرا دراز بتوقفے انداخته است - واورا طعامے

الملك فهو اول الاغراض - واذا نزل وباءٌ فهو مورد الامراض - واذا

میدہند که در دیگها چسپان میماند سوخته ومتعفن شده وفاسد گشته - وہمچنین فاسد شده گوشت اورا بخوردن

بدء الاطفال فهو كعصفٍ مأكول - واذا ابدوا فهو بقي كمخذول - لا يقدر

میدہند - یا اورا ہمچو روزه دار تهی شکم میگذارند - وازان جا دست در وشستن آب می نوشد که چارپایان نیز

على اكل العضاض - واذا جُرِحَ - فلا يظهر اريكة الجرح - ولا يظهر لحم

هم ازان پرہیز میکنند - وآن اشیاء متعفنه میخورد که سگان ہم ازان نفرت میدارند - چون در ملک قحط می افتد

صحيح بعد القرح - وقد يؤمر لكسح الكناسة - او لغسل الكاسة - فيضرب

پس او اول نشانه قحط میگردد - وچون وبا فرود می آید پس او اول شخصے باشد که مورد امراض می شود -

على خطاء قليل من الخباثة - وقد يجعل حمولة لاحمال - فلا تبكي عليه

وچون طفلان بمرض چیچک مبتلا شوند پس او از چیچک ہمچو گیاہے میگردد که از خوردن بازمانده وپامال شده باشد

عين بدمع هَمّال بل يحمل مراراً اثقالاً فيجري دمه كالحائض - ويعدونه

- وچون طفلان بعد از سقوط دندان بار دوم دندان برآورند او ہمچو ناکامے میماند نتواند که چیزها خورد

على ارض دمثة كالمهر تحت الرائض - وقد يجعل كالوجنا ويركب عليه

که از دندان توانند خورد - وچون اتفاقاً مجروح شود پس زخم او پر نمی شود وبعد از زخم گوشتے تندرست

فقد يجد المشقة والليل يتصبب او يجثم امام عينيه - وقد يؤمر لشق

[illegible] نمی آید - وگاہے اورا برائے صاف کردن خس وخاشاک یا برائے شوئیدن پیاله میفرمایند - پس بخطائے

الحطب حتى تجل يداه - وتتخاذل رجلاه - ثم يؤتى الخبز قفاراً

[illegible] سبب [illegible] - بر او می کنند - پس ہیچ چشمے بر او نمی گرید وہیچ اشکے روان نمی گردد -

فتبكي عيناه - يأكل جبيزاً او ينفر خفيزاً - وقد يضرب ضرباً شديداً - فلا يجبأ عليه

بارہا بر سرش می نهند پس همچو زن حائض خون او روان میگردد - واو را بر زمینے کہ پا در و فرو رود می دوانند همچو

احد - بل يجفاء قدر غضبه ثم فيدوسونه بضهد - وهو يشكو كثيراً فما يجبع قوله

کرہ اسپ کہ زیر چابک سوار می باشد - وگاہے همچو ناقہ بر او سوار میشوند - وگاہے شب در خدمت میدارند - پس

في قلب - بل ينفذ شدقه دعاية ويجسئون ككلب - ويطير نفسه شعاعاً

شب دراز یا نصف آن از چشمان او میگذرد - وگاہے برائے گفتن هیزم مامور میشود - تا آنکہ دستہائے او متورم

من كل طبع صلب - لا يجبه شقيق ولا الاخيافي - ويظنون انه ثالثة الاثافي

میشوند - و پاہائے است می افتند - بازنانے خشک پیش او می آرند پس هر دو چشم او میگریند - وگاہے بضرب شدید

اذا اصاب فارجلاً فما احب - واذا زرع فما احب - وان احب فما الب - او برزت

او را میزنند پس هیچکس برو نمی افتد تا او را از زد و کوب نگہدارد - بلکہ کف غضب ایشان بجوش می آید - پس بقہر آن بیچارہ را زیر

ارضه او اجباء زرعه ثم بالجوع تبّ - واذا تخبش مالاً من الاموال فيهيج

پا میکوبند - واو بسیار شکایتہا میکند - لیکن در هیچ دلے سخنش جاگیر نگردد بلکہ کنج دهن او را باستہزا می شگافند - و همچو سگ او را از

عليها زوبعة الزوال - ثم ياخذه نوبجة الحسرة ووجع البال - واذا اشكى فحماداه

پیش میرانند - پس از طبیعت ہائے سخت حواس او باختہ میشوند - نہ او را آن برادرے دوست دارد کہ از مادر و پدر برادر او باشد

ان يضحك عليه ويعزى الى الجهل والجاهلين -

ونہ آن برادرے کہ صرف از طرف مادر برادر او گردیدہ - و گمان می کنند کہ او مرد بد است - چون یکسے محبتے کند پس او محبت

وانفد عمره غرباً حتى اشتعل راسه شيباً - واذا تزوج فزوج بجالعة مفسدة

پیش نمی آید - و چون کشتے بکارد در کشت او دانہ نمی افتد - واگر دانہ افتاد پس از مغز خالی میماند - یا بر زمین او ژالہ بارد

ناشزة - كريه المنظر مسنون الوجه ونافرة - فينفد عمره في نائبات الدهر ومحن

یا کشت خود را بحالت خامی میفروشد یا از گرسنگی بمیرد - و چون ازین سود از آن سودائے فراهم می آرد پس بر این مال گردباد نیستی

انياب النكد - وربما يريد ان ينتهر لقلت ذات اليد - ويرى نفسه في

برخیزد - باز او را گردباد حسرت میگیرد و درد دل می آزارد - و چون شکوہ کند پس آخری نتیجہ شکوہ این می باشد کہ مردم برو بخندند

فلاة عوراء - لا شجرة فيها ولا غذاء - وكذلك يعيش اخا غمرات في الآلام -
نجا هیئت منسوب کرده میشود - و خرج کرد عمر خود را در حالت بیزنی - تا آنکه سر او سفید شد از پیری - و چون زن کرد پس بزن
ويمرض كل عام - فتارة يرمد وتارة يطحل او يهخز في زكام - وقد يعروه مرض
عقدش بسته شد که بیمار و نسا و انگیزنده نافرمان بود - و با این همه مدتکل دراز رو و نفرت کننده - پس این شخص عمر خود را در حوادث
فيمتد مداه حتى تعرفه مداه - وبالآخر ينزع عنه ثوب الحياء - ويسأم
زمانه در زیر دندان رنج میگذارد - و بسا اوقات اراده میکند که بوجه تنگدستی خود را بکشد - و خویشتن را در بیابانی میفکند
الى ابي يحيى -

که آب نیست در آن و نه درخت و نه غذا - و همچنین بحالت مصیبت کشی در درد های خود میگذارد - و بهر سالے بیمار میشود -
فالآن فكرته فكر ثم تذكر سنن الله في العالمين - أليست في افعال الله معضلات
پس گاهے چشم او درد میکند - و گاہے عارضه طحال لاحق میگردد - و گاہے در زکام مبتلا میشود - و گاہے چنان مرضے لاحق
لا تذرى - واسرار لا تحصى - فقس ايها المسكين اقوال الله على افعاله - ولا
میگردد که بطول میانجامد تا آنکه از کار روائی آن استحوالش می برآید - و بانجام کار جامه حیا ستره از و میکشد و بسوی مرگ او را
تعجب بمعضلات انباء الله وعضاله - ولا تعجل في امر مجدد وصدق مقاله -
می سپارد - پس اکنون فکر کن باز فکر کن و باز یاد کن سنتهای خدا را در جهانیان - آیا چه در کارهای خدا چنان پیچیده
ولا تقل انّي ما رأيت علامات اخبرت عنها - وما شهدت امارات ينبغي
امور نیستند که از فهم بالاتر هستند - و آیا چنان رازها نیست که شمار کرده نمی شوند - پس ای مسکین اقوال خدا را بر افعال
انباءها - فان الله قد اتم كلماته كلها - واظهر علاماته جميعها - ولكن عميت
خدا قیاس کن و از پیچیدگیهای پیشگوئی خدا تعجب مکن و بر دقیقه هائے او شگفت مدار - و در امر مجدد و صدق
عليك حقيقة اقوال الله - كما عميت عليك حقيقة افعال الله -
او شتابکاری مکن و این مگو که من آن نشانها ندیدم که از آنها آگاهی داده بودند و نه آن آثار مشاهده کردم که در رسیده
وكم من انباء تكسى وجوهها بالاستعارات ولطائف الايماء - وتنكر
جز بعد ... جل همه سخنهائے خود را بانجام رسانیده و همه نشانهای خود را بظهور آورده - مگر بر تو حقیقت اقوال الهی پوشیده

اشخاصها عند اتمام الوعد والایفاء - ویدقق معانیها من حضرة الکبریاء - بما

ماند چنانکه حقیقت افعال الهی پوشیده ماند - وبسیار از پیشگوئیها هستند که وجود آنها باستعارات ولطائف

یراد انواع الابتلاء - الا ترے الی رؤیا الناس - کیف تترائی فی انواع اللباس -

اشارات متلبس کرده میشود - ووقت ظهور آنها قالب آنها راهچو مردم ناشناخته ظاهر کرده میشود - ومعانی آنها

وکیف یخفی مفهومها فلا یتجلی حقیقتها الا علی الاکیاس - الذین یعلمون العلم

راز حضرت کبریا سبحانه باریک کرده میشود - چراکه خداتعالیٰ در آنها امتحان بندگان خود اراده میفرماید - آیا بسوے آن

من ربهم ولا ینطقون بالقیاس - فاین تذهب من سنن رب العلمین -

خوابها نگه نمی کنی که مردم می بینند - که چگونه در انواع واقسام لباس ها ظاهر میشوند وچگونه مفهوم آنها از نگاه عوام

واذا قیل لك فی الرؤیا ان ابنك المیت سیعود ویرجع الیك - فلا

مخفی میماند - وصرف بر دانایان منکشف میشود یعنی آن دانایان که از جانب خداتعالیٰ علم می یابند - وصرف

تحملها قط علی الحقیقة انت ومن لدیك - ولا تمد الی قبره عینیك - ولا

از روے قیاس لب نمی کشایند - پس از سنت ہاے خداتعالیٰ کجا میروی - وهرگاه که ترا در خواب گفته شود که آن

تحفر لحده طمعا فی حیاته - ولا تجادل الناس فی رجوعه بعد مماته - بل

پسر تو که مرده بود باز می آید وعنقریب باز بسوے تو واپس خواهد آمد - پس آن خواب را هرگز بر حقیقت حمل نمی کنی

تؤول الرؤیا وتقول ان ابنا مثله یولد لی فکانه هو یؤل - فانی تقلب فی امر

وچشمان خود بسوے گور پسر خود دراز نمی کنی وقبر او را بدین امید نمی کنی که پسر تو از آن زنده بیرون خواهد آمد وبا مردم دربارۂ

عیسٰی - تلك اذا قسمة ضیزی - وکل من الله الاعلی - فلا تجعل کالذین

باز آمدن او بعد از مردن جنگ نمی کنی - بلکه خواب خود را تاویل میکنی ومیگوئی که مراد از زنده شدن پسر آن ست که خدا پسر دیگر

هلکوا من قبلك - وضلوا واضلوا اکثر ملك -

مانند او مرا خواهد داد - پس گویا همان خواهد آمد - پس دربارہ عیسیٰ علیه السلام چه گردشے بر عقل تو می آید که آنجا این اصول

وقد علمت ان القوم جحدوا جحدهم لیضیعوا امری ویفرقوا تفریقا - فلو کان

از دست میدهی که آنچه در غیر عیسیٰ تاویل کنی در عیسیٰ روا نمیداری این قسمت مبنی بر انصاف نیست حالانکه هر دو امر از خداتعالیٰ ست پس مثل

من عند غیر اللہ لمزقوہ تمزیقا - ولیجعلونا کالمعدومین الفانین - انہم مکروا کل
بے شتاب کاری کن کہ پیش از تو ہلاک شدند و گمراہ شدند - و ایشاں ترا گمراہ کردند - و تو میبینی کہ قوم ما چہ کوششہا کردند
مکر وھیجوا عشائر - وتربصوا علینا الدوائر - فدسوا تحت دوائر السوء مخذولین
تا کار ما را برباد کنند - و جماعت ما را متفرق سازند - پس این کار اگر بجز خدا از طرف دیگرے بودے ہر آئینہ طاقت می یافتند
واعظم اللہ شاننا - واعلی برھاننا - وسوّد وجوہ الحاسدین - وقال فرعونہم
کہ این ہمہ سلسلہ را پارہ پارہ کنند و ما را برابر بہ عدم رسانند - ایشان از ہر گونہ مکرہا کردند و قبائل را انگیختند - و انتظار کردند
ذرونی اقتل موسیٰ - انی انا الذی رفعہ - وانی انا الذی سیحطہ - ویلقیہ
کہ بر ما گردشہا بیایند - پس خود زیر گردشہا پیچ دہ کوفتہ شدند - و خدا شان ما را بزرگ کرد و برہان ما را بلند نمود و رو ہای حاسدان
فی جب المھانین - وقال ربی انی مھین من اراد اھانتک - ومعین من اراد
سیاہ گردانید - و آنکہ فرعون ایشان ست او گفت کہ بگذارید - تا موسیٰ را قتل کنم - منم آن مردے کہ او را بلند کردہ بود و منم آن مردے
اعانتک - فاذاقہ ربی طعم نخوۃ الکبریٰ - وجعل مکانتہ ھی السفلیٰ - ان
کہ باز او را در چاہ ذلت خواہد انداخت - و خدائے من گفت کہ من آنکس را ذلیل خواہم کرد کہ ارادہ ذلت تو کند - و من آنکس را
اللہ لا یحب المستکبرین - وتری الناس کیف یردون الینا - وکیف یمن ربنا
مدد خواہم داد کہ ارادہ امداد تو کند - پس خدائے من او را ذائقہ تکبر او چشانید - و جائے او را در مقام پائین نہاد - چرا کہ او متکبران
علینا - وکیف یاتی اللہ ارضہ ینقصہا من اطرافہا - وکیف یاتینا خیار الناس
را دوست نمی دارد - و می بینی کہ چگونہ مردم بسوئے ما واپس کردہ می شوند - و چگونہ خدائے ما بر ما احسان میکند - و چگونہ
من اقطارھا واکنافہا - ذلک من فضل اللہ - لیری الناس ان اعداءنا
خدا سوئے زمین توجہ نمود و ابتدا از اطراف آن کردہ - و چگونہ مردمان نیک از اطراف زمین بسوئے ما می آیند - و این ہمہ
کانوا کاذبین - انہ یعز من یشاء - ویرفع من یشاء - لا راد لفضلہ - الا ان
از فضل خدا تعالیٰ ہست - تا بر مردمان ظاہر کند کہ دشمنان ما دروغگو بودند - او ہر کرا خواہد عزت میدہد - و ہر کرا خواہد
الحق علا - وتعساً للقوم الکائدین المزاحمین -
بلندی بخشد - ہیچکس نیست کہ فضل او را رد تواند کرد - خبردار باش کہ حق غالب شد - و آنان ہلاک شدند کہ برائے مزاحمت انواع مکر

وانظر الى آثار سنن الله فى افعاله - اتفهم معضلاتها و تحيط حكم كماله

استعمال کردند - وآن نشانهاے سنت خدا که درکارهاے او مشهود اند ملاحظه کن - آیا پیچیدگیهاے آن را مے فهمی - یا بر

فمالك لا تهتدى من طرز افعاله - الى طرز اقواله - وتختار سبل الغاوين -

حکمتهاے آنها احاطه توانی کرد - پس چه پیش آمد ترا که از طرز افعال خدا طرز اقوال خدا را یقین نمی کنی و راه

اما ترى ان عبدًا قد يبتلى بالنايبات - ولا يدرى من ظاهر سمته انه من

گمراهان اختیار مے کنی - آیا نمی بینی که گاهے بنده در حوادث مبتلاے شود - واز ظاهر روش او معلوم نمی شود

الفاسقين والفاسقات - فالآفات تنزل عليه كالعوائر - او كالسهم العائر

که او از بدکاران ست - پس آفتها همچو ملخ برو نازل می شوند - یا مانند تیرے که انداز نده آن

وبتيه كالمستهام الحائر - وكان فى وقتٍ يملك المال النفيس - والآن

معلوم نیست - دروقتے مالے نفیس را مالک بود - واکنون از

يعدّ من عصبة مفاليس - حتى يبدو بادي اللبانة - بالى الكسوة - وكان

گروه مفلسان شمار مے شود - تا آنکه بہ بداهت آشکارا مے شود که حاجتمند ست کهنه جامه - و پیش

يقول انا اكثر مالًا وولدًا - واعطيت التنعم والملدّ - وكان يقول انّى من

زین میگفت که من بکثرت مال و اولاد میدارم - و مرا نعمتها و اقبال تابان داده اند - و میگفت که من از

الصلحين - وجيش وشيحان وفاتك وامين - وكان يدعى انّ له دخل

مردمان نیکو هستم - مستقل اراده بیدار طبع و امینم - و دعوى میکرد که مرا در حدیث و قران

عظيم فى الحديث والقران - وانه جمع فى نفسه انواع العرفان - فاتى امر الله

کریم دخلے عظیم ست - و انواع معرفت در نفس خود جمع میدارم - پس قضا و قدر

وقضاءه - ونزل عليه بلاءه - فذهب بسمعه وابصاره - وختم على قلبه -

خدا و بلاء او نازل شد - وگوش و چشمان او را ربود - و بر دل او مهر نهاد -

وجعله اول الجاهلين -

و او را صدر نشین جاهلان کرد

فاشتهر بحمق فاضح وجهل واضح - واُخرج من الجنة التی کان فیها کالمکرمین

پس او بحمق رسوا کننده وبجهالتے مشهور شد که دران ہیچ خفائے نیست - وازان بهشت بیرون کرده شد که ہمچو

فصارت له السفاهة والذلة - والجهل والنکبة - کالمواریث المعیّنة -

عزت یابندگان دران داخل بود - پس بے خردی وذلت وجهالت وبدبختی مثل مال موروثی او را شد که

والحصص المفروضة المسلّمة - وسقط من سماء العروج کالملعونین -

بحصہ کشی درحصہ او آمد - پس از آسمان بلندی ہمچو ملعونان فرو افتاد -

ویعلم الناس ان مصیبته جلّت - ونوائبه عظمت - ثم یمرّون

ومردم میدانند که مصیبت او بزرگ است - وحادثه او بزرگ است - باز استهزا

به مستهزئین - وهو یدبّر فلا یقدر علی ان یفرّ من قدر الله ذی الجلال -

مے کنند - واو تدبیرے کند - باز از تقدیر الہی نتواند گریخت -

ولو فرّ علی لاحقة الآطال - وربما یتبصّر کالجزع ویقدّم کالقارح - فیجیء

اگرچه بر اسپان باریک کمر بگریزد - وبسا اوقات ہمچو اسپ دوساله زیر کیها می نماید - وہمچو اسپ جوان کامل العمر

قدر الله ویطرحه کالصّبیّ فی البارح - فیرتعد کل وقت کالیراع - ویتحرّك

پیش قدمی مے کند - پس تقدیر خدا مے آید واو را در ہوائے گرم ہمچو طفلے می اندازد - پس ہر وقت ہمچو بز دلے میلرزد

کاللعاع - ویفکر ازید من القدر اللازم - ثم لا ینجو من الهمّ الهاذم - ویبقی

وہمچو سبزه گیاہ حرکت میکند - وزیاده از قدر لازم فکرے کند - باز از غم پاره پاره کننده نجات نمی یابد - وہمچو

کالخائبین - ثم یبدء له ان یقطع المسافة النائیة - لیعالج الآلام القضائیة -

نومیدان میماند - باز در دلش مے افتد که سفر دور دراز کند - تا تکالیف قضا وقدر را علاج تواند کرد

ویکون من الفائزین -

واز مراد یابان گردد -

فیقال مثلاً انّ امیر کابل - یربّی العلماء ویشابه الوابل - فیفرح فرحًا

پس مثلاً او را میگویند که امیر کابل پرورش علما میکند - وہمچو باران بزرگ است - پس این شخص بشنیدن

شديداً كالسكران - ويقصد كابل مع بعض الاخوان - ليوطنوه امنع جناب -

این سخن همچو مستان شادان وفرحان میگردد - وبا چند رفیقان خود قصد کابل میکند - تا که او را در بلند مرتبه جا دهند

ويمطر وادراهم كسحاب - وهو يجعل ابنه الذي هو سرّه رفيق عتاده - خوفاً

وهمچو ابر روپیه ها باراند - وا و پسر خود را که راز طبیعت اوست رفیق آمادگی خود میکند - ازین اندیشه

من ارتداده - ولم تزل تعانى عينه السّرى - وتعاصى الكرى - فيصل

که پس از رفتن او مرتد نشود - وهمیشه چشم او شب روی را می بیند - وخواب را ترک میکند - پس

كابل بشق النفس وجهد المهجة - بعد مكابدة انواع الصعوبة - ويلقي بعض

بمشقت نفس وکوشش جان تا بشهر کابل می رسد و بعد برداشتن مصیبت ها گوناگون در آن شهر می آید - و

العملة - ويصافي بالنفاق والمداهنة - ويخفي مذهبه خوفاً من الحرمان -

به بعض عملا امیر ملاقات میکند - واز روے نفاق ومداهنه دوستی ظاهر مینماید - ومذهب ترک تقلید

اوالهوان من ايدي عبد الرحمٰن -

خود را از اندیشه محرومی از انعام مخفی میدارد - یا ازین اندیشه که امیر عبد الرحمن او را در شکنجه ذلت نکشد -

وكذلك تسوّل له النفس من عسر المعيشت - فيسجد تواضعاً لكل ذي

وهمچنین نفس او بباعث تنگی معیشت این کارها برای او می آراید - پس بر نیت تواضع هر تونگرے را

الثروة - ويخرّ امام اركان الحكومت - وحينئذٍ يصدق فيه ما قيل في

سجده میکند - وپیش هر رکن حکومت بزمین مے افتد - ودرین وقت بر وآن مثال صادق

اهل التزوير - بئس الفقير على باب الامير - فالحاصل انه يصنع

مے آید که بدترین فقرا آن ست که بر در امیر باشد - پس حاصل کلام این ست

عملة الامير بالمحبّة - ويتبجح بالصّحبة - ويوجه اقدامه الى قصر الامير غرّة -

که او با عملہ امیر بمحبت می آمیزد - ودر صحبت شان کشاده دلی ظاهر میکند - وپاها خود را تا محل امیر می برد

فلا یقول له احد ارکب مطیتہ - او نسلم عطیة - ویسئل الحافا کالشحاذین
تا اظہار غربت کند - پس ہیچکس نے گوید کہ سوار شو یا چیزے از عطیہ بگیر - وہمچو گدایان باصرار سوال میکند
وینکر شخصه ویلفع وجهه - لئلا یوخذ کالمجرمین - ویکون لهم اطوع من حذائهم -
وخویشتن را بہ ہیئت ناشناسان ظاہر میکند و روئے خود می پوشد تا کہ ہمچون مجرمان گرفتار نگردد - و ایشانرا
وافنی فیهم من غذائهم - ویسلم علیهم تحیة الخادمین -
از کفش ایشان زیادہ تر فرمانبردار میشود - و از غذاے ایشان زیادہ تر در ایشان فنا میگردد - و بر ایشان
ثم یقودونه الی حضرة الامیر - ویذهبون به کالاسیر - فیخر امامه کالساجدین
بران طور سلام میکند کہ خدمتگاران وچاکران می کنند - باز او را بسوئے درگاہ امیر میکشند - وہمچو اسیرے می برند -
ویثنی علیه قائلا یا ایها الامیر الاکرم - والسلطان الاعظم - مسنی واهلی ضر -
پس پیش او مثل سجدہ کنندگان می افتد - و بر و بدین طرز ثنا میگوید کہ ای امیر بزرگتر و بادشاہ کلان تر مرا و
ولعمرك ان عیشی مر - وجئتك من دیار بعیدة - بمصائب شدیدة - فتصدق
عیال مرا فقر و فاقہ رسیدہ است - و قسم بزندگانی تو کہ زندگی من تلخ ست - و از ملک دور دراز بخدمت
علی ان الله یجزی المتصدقین -
رسیدم و درین سفر مصیبتہا کشیدم - پس بر من صدقہ کن کہ خدا صدقہ کنندگان را دوست میدارد -
ویخاطبه الامیر بلسان ذلق - ولا یریه رائحة من ملق - ویقول اجلس وتکلم
پس میر او را بزبان تند مخاطب میکند - و بوے از نرمی او را نمی نماید - و میگوید بنشین و بصورت
به غضبان - فیظن المسکین ان اجله قد حان - فهناك لا یبقی ایمانه
غضبناک با او مکالمہ میکند - پس این مسکین گمان میکند کہ وقت مردن او در رسید - پس درین وقت
بالالطاف الرحمانیة - ویکاد یخرج بوله من الهیبة السلطانیة - وکذالك یخزی
ایمان او بر الطاف رحمانیہ نمی ماند - و نزدیک میگردد کہ پیشاب او از ہیبت سلطانیہ بیرون آید - وہمچنین

الله عبدة المخلوقين - ثم يخرج من بيت الامير - ويستيقن الامير - انه احد

خدا بنده پرستان را ذلیل میکند - باز آن شخص از خانہ امیر بیرون کرده میشود - و امیر را یقین میشود که او یکے

من اهل التزوير - فلا يؤوى اليه كرجال متقين - واما ذالك المغرور الجهول -

از دروغ آرایان ست - پس ہمچو پرہیزگاران نزد او جائے یابد - مگر آن مغرور و نادان

والسفيه المخذول - فيظن ان العطايا العظام ستسلم اليه - ويكرمه

وابله و گمنام گمان مے کند کہ عنقریب عطیہ ہائے بزرگ سپرد او خواہد کرد - و امیر اعزاز او

الامير ويكون له مكانة لديه - اويدخل في المقربين - فبينما هو في نسج

خواہد کرد - و او را نزد او مرتبہ خواہد بود - و او را در مقربان خود داخل خواہد کرد - پس او ہنوز در بافتن

هذه التخيلات - وتغيير اللباس كالصائد والصائدات - يطلع بعض

ہمین خیالہا مے باشد - و ہمچو شکاریان در تبدیل لباس مشغولیہا دارد - کہ بعض دانایان بر کینہ

المتوسمين على شقاقه - ويخبرون عن فطرته وطريق نفاقه - فيفاجئه داء

مخفی او مطلع میشوند - و از فطرت و طریق نفاق او خبر مے یابند - پس او را بیماری خوف ناگاه

الاشفاق - ولا يسرى الوسن الى الاماق - ويظن انه من المقتولين - ويوجس

مے گیرد - و خواب از چشمان او مے رود - و گمان میکند کہ عنقریب از کشتگان ست - و در

في نفسه خيفة على خيفة - بما يرى رعب الامير وطريق عقوبة - فتكاد تزهق

دل خود خوف بر خوف مے کند - چراکہ بچشم خود رعب امیر و طریق سزائے او را مے بیند - پس نزدیک

نفسه ويسقط كجيفة - او يغمى عليه كالمفسدين الخائفين - فيفر ويرتحل

است کہ جان او بیرون آید و مثل مردارے بیفتد - یا او را مانند مفسدان ترسنده غشی افتد - پس بگریزد و با

بالمدلجين المجدين - ويحسب حياته صلة من امير المسلمين - او يعطى له

شب روندگان سرگرم کوچ میکند - و زندگی خود را انعامے از امیرے انگارد - یا اندکے از انعام

قليل انعامه - فلا يقل به شيئ من اصرامه - ولا تفيده سجدة ولا يجد اصلاحامه - بل

او می یابد - پس بدان اندک چیزے از درویشئے او کم نمی شود - داو اسجده او فائده نمی دهد و نه کوشش

يعرف انه ليس اهل اكرامه - فلا يظلمه الامير النحرير - بل هو يظلم نفسه فلا ينفعه البحر

بر پا استادن او مفید افتد - بلکه این ثابت میشود که او برائے اکرام امیر اہلیتے ندارد - پس امیر دانا ہیچ ظلمے برو

ولا الغدير - فيقصد داره مخذولا وملوما ومريضا محموما - ويظهر انه رجع

نمی کند بلکه او خود ظالم نفس خود می باشد - پس او را نه دریا نفع بخشد نه غدیر سود مند آید - پس خانه خود را قصد

فائزا مقبولا مع انه ردّ فى الحافرة - ورجع بالكرة الخاسرة - ولكن يستر امره

مے کند بحالت گمنامی و ملامت زدگی و بیماری - و ظاهر میکند که او در حالت کامیابی واپس آمده است - با وجودیکه

خوفا من اللاعنين - وكذالك ينفد عمره كالمصابين -

و همچنان که رفته بود تهیدست می آید - مگر خوف لعنت کنندگان امر خود را می پوشد - همچنین عمر خود را در مصیبت ها

ثم يرجع من تلك البلدان - ويصبر مليا من الزمان - وبعد برهة يقصد

میگذراند - باز ازین دیار ها مے گردد - و لختے از زمانه صبر مے کند - و پس از مدتے قصد ملاقات

اناسا آخرين - فلا يرى وجه خير من جناب - ويتردد من باب الى باب - و

مردمان آخر میکند - لیکن از ہیچ درگاہ روئے نیکی نمے بیند - و از درے سوے درے میرود - و ہمچو

يخسأ كالكلاب - ويترامى به مرامى الافلاس - الى فلوات الهوان والانتكاس

سگان رانده میشود - و افلاس و تهیدستی او را سوئے بیابانہا ذلت و سرنگونی مے اندازد -

ويجلى من ارض الى ارض - ويكابد محن السفر لعرض - حتى يصير ابن كل

و از زمینے سوئے زمینے جلا وطن میکند - و برائے متاعے محنتہائے سفر میکشد - تا آنکه هر خاک را همچو پسرے

تربة - واخا كل غربة - يقطع كل واد - ويشهد كل ناد - ثم يرجع بجرد

میگردد - و هر غربت را همچو برادر میشود - هر بیابانے را قطع مینماید - و هر مجلسے را حاضر میشود - باز بتن برهنه در و

ووجه كرماد - ومرض جلاد كالخائبين - لا يرى يوماً مسلياً عن الامتحان

همچو خاکستر - و مرض مهلک و اپس می آید - آن روز را نمی بیند که از غمها دور کننده باشد -

ولا قوماً مواسين كالاعوان - ولا ياتيه الحمام - لينقطع الآلام - فيلعن بختَه

و آن قومے را نمی بیند که معاون و غمخوار باشند - و او را مرگ نیز نیاید تا همه دردها منقطع شوند - پس همچو زیان

كالملعونين - وكذلك يعيش بشنشنة الشحّاذين - والسائلين الحافاً والمعترين

کاران بر طالع خود لعنت میفرستد - و همچنین بسیرت گدایان مے زید - و همچو آن سائلان و محتاجان که در پے

يأكله الافلاس - ويدوسه الانتكاس - حتى يذهب عقله ويختل الحواس - و

شده چیز میگیرند عمر بسر میکند - تهیدستی او را میکشد - و نگونساری او را پامیکوبد - تا بحدے که عقل او خلل مے پذیرد و

يريد ان ينبط فيغيض - ويسعى ان يصعد فيتصدى له الحضيض - و

حواس او مختل میگردند - و اراده میکند که از جائے آب برون آید - پس آن آب فرو میرود - و کوشش میکند که بالا نزرود

لا يزال يسمع لعن القوم - ويوخزونه باسنّة اللوم - وربما يضربونه على

پس نشیب پیش می آید - و همیشه لعنت قوم میشنود - و نیزه ہائے ملامت در وی میزنند - و بسا اوقات بر لغز شے

هفوته - مغاضبين على ما يخرج من فوهته - ويضبّون عليه بادنى العثار

او را میزنند بوجه سخنے که از دهن او بیرون آمده باشد - و بادنی لغزش بسیار ملامت میکشد -

وكادوا ان يقتلوه بالسيف البتّار - ولا يعدون عن اللذع والقذع - ولا

و نزدیک گردد که با تیغ بران او را قتل کنند - و از سوختن دل و دشنام دادن باز نمی مانند - و بوئے

يذيقونه رائحة كرم الطبع - بل ربما يضربونه بالنعال - او العصيّ والحبال -

بخشش طبع نمے چشانند - بلکہ بسا اوقات او را بکفش میزنند - یا بچوب ہا و رسن ہا او را می کوبند -

حتى يجد ما يجد الحائر الوحيد - ويرى كلما كان عنه يحيد - ويقول ياليتني

تا آنکه آن مے یابد که حیرت زده تنہائے یابد - و آن همه بلا ہا مے بیند که از انہا کناره میکرد و میگوید که کاش

مِنْ قبل هذا وما مشيئ الخزي المبيد - فيضطر الى ان يختار البَيْن المطوّح -

من قبل ازین مرگے وماز رسوائی ہلاک کنندہ مس نمیکرد - وبیقرار میشود برائے اینکہ پسند کند جدائی دور اندازندہ را

والسّير المبرح كالمصابين - فيمشي راجلاً - ويركض عجلاً - يغتمد الليل -

وسیر اندوہگین کنندہ را ہمچو مصیبت زدگان - پس میرود حالانکہ پیادہ است - وبجلدی پا می جنباند - درمی آید شب را

ويلج السّيل - وربما يترائى له شبح مراد - او يدعوه احد بالجهار وداد -

دداخل میشود سیل را - وبسا اوقات ظاہر میشود او را قالب مراد - یا او را کسے باظہار محبت سوے خود میخواند -

فيفرح ويعدو اليه نضو عتاد - بناد واستيساد - ويغضي عن ياضه

پس خوش میشود ومی دواند سوے او شتر لاغر آمادگی را می دود برنج کشیدن ودلیری نمودن - بزودی ونرم روی

بوقد وذميل - واجازة ميل بعد ميل - فبالآخر يلقي الخسران و

وبقطع میل بعد از میل - وبانجام کار زیان کاری ومحرومی را

الحرمان - ويظهر ان الداعي فزمان - ويتحقق ان سفره ابتلاء ومحلّ

می بیند - وظاہر میشود کہ آنکہ او را خوانده بود دروغ گفتہ است - وثابت میشود کہ سفر او او را ابتلاے

الاستهزاء - والامل باطل وخيال كتخيلات نزول الماء - والمآل خسران

پیش آمد - وامیدے کہ داشت باطل است وخیال کامیابی ہمچو خیالات نزول الماءست - وانجام بزیان

مع شماتت الاعداء - وبالآخر تشيبه النوائب - ويحضره الاجل الغائب

بامعہ بدگوئی واستہزاء دشمنان ست - وبالاخر حوادث او را پیر میکنند - وموت حاضر میشود -

فيموت وهو هم - وعليه هدم - فلا يبكي باك عند رفع جنازته - ولا

پس درحالتے میرد کہ او پیر است وبر وجامہ کہنہ است - پس ہیچ گریندہ بر وقت برداشتن جنازہ او نمیگرید

تذرف عين على فرقته - ويرتد ابناءه بعد موته من الدين - ويتنصّرون

وہیچ چشمے بر وی اشک نمی بارد - وپسران او بعد موت او مرتد میشوند - ونصرانی میشوند

ويلحقون بالشياطين - ويملك شركاءه داره الخربة - ولا يهدون اليه الا

و باشياطين مے آميزند - و شريكانِ مالک خانه خراب او ميشوند - و بجز لعنت هيچ هديه سوے

اللعنة - فيقطع اسمه من الدنيا ويكون مآل امره خسران الدنيا والدين - و

او نمى فرستند - پس نام او از دنيا بريده ميشود - و انجام كار زيان دنيا و دين مى باشد - و نيز

سواد الوجه فى الدارين - والبعد من رب العلمين -

سياهى رو بهر دو جهان در حصه او مى آيد - و از خدا دور كرده ميشود -

ورجل آخر وُلد في بيت الشرف والكمال - والعزة والاقبال -

و مردے ديگرست كه در خانه شرف و كمال پيدا شد - و در حريم عزت و اقبال وجود يافت

مامسّ ابويه الافلاس - وما علم ما الباس - وخرّجه الاكياس - و

پدر و مادر او را گاہے افلاس نزديک نيامده - و ندانست كه سختى چه باشد - و دانشمندان او را ادب آموخته

يهتز الخدام عند حركت شفتيه - ويثبون لتحصل ما احب لديه -

و بر وقت لب جنبانيدن چاكران او مے دوند - و براے تحصيل مراد او مے دوند -

وترى جفره منبطًا - وقفره معشوشبا - ومن كل فعل يترع كيسه - و

و مے بينى كه چاه او منبع آب و زمين او بكثرت گياه مے دارد - و از هر كارے كيسهٔ او پر ميشود - و

تميس خندليسه - ويعيش حميداً - ويحسبه الناس سعيداً -

شتر ناقه او بناز مى رود - و زندگى مے گذراند در حاليكه تعريف كرده ميشود - و مردم او را سعيد مے پندارند

ومن الصالحين -

و از صالحان مے انگارند -

بل ربما تجد رجلاً فاسقاً قويم النشاط جموم النشاط - يميس في حلل المراح -

بلكه بسا اوقات مردے فاسقے را خواهى يافت كه مضبوط و كثير النشاط مى باشد - در لباس خوشى ميخرامد -

ولا يخطي سهمه من غرض الافراح - يسقذله كل لحم غريض على السّفود - ويشوى

وتیر او زنشانهٔ خوشی خطا نمی کند - از گوشت نرم برائے او بر میخ کباب طیار مے کنند - وچوزه ہائے

له الفراريج مع الرغيف المثرود - وهو يابز كابوز الظباء - وقد يجد كنزاً في الجهراء

مرغ ہا بہ ہمراہ کلچہ در شوربا شکستہ بریان میکنند - واو ہمچو آہو ہا مے جہد - وگاہے گنجے در بیاباں مے یابد

ويصيد اناساً كالذواب - باداءة ملامح السراب - ومع ذالك لا يرى الباساء

و مردم را ہمچو چارپایان شکار میکند - و درخش سراب خود مینماید - وباوجود این ہیچ تنگی و تکلیف را

والحوبة - ولا يكابد الصعوبة - ويحظى كثيرا من زوجة غيد - وسماع

نمی بیند - وسختی را نمے بردارد - واز زنان نرم وسرود گویان بہرہ بسیار داده مے شود -

اغاريد - واموالٍ وبنين - واملاك وارضين - وغلمان وخادمين - مع

ونیز او را مال وپسران واملاک وزمین ہا میسر می آیند - وغلامان ونوکران میباشند - باوجودیکہ

انه يسارع في السيئات - ولا يتوب من الممنوعات - ولا ياخذ في كسع الهنات

او در بدی ہا مے دود - واز ممنوعات توبہ نمی کند - ودرین فکر نمی باشد کہ بدی ہا را

بالحسنات - وتلافي الهفوات قبل الوفات - بل يجترء على المنهيات - ويجاوز

بہ نیکی ہا دور کند - وقبل از وقت لغزشہا خود را تدارک نماید - بلکہ بر ممنوعات دلیری مے کند - واز حدود

حدود الله كالغالين - ولا يتقي بل يتبرء من ملاقات التقات - ولقاء

خدا تعالی ہمچو غلو کنندگان تجاوز میکند - و پرہیزگاری اختیار نمی کند بلکہ از ملاقات پرہیزگاران بیزار می باشد -

الثقات - ومدانات اهل الديانات - بل يرغب في مقانات القينات

واز قرب اہل دیانت نفرت مے کند - بلکہ در آمیزش زنان سرود گویان رغبت مینماید -

ومعانات الفاسقات - ولا يسمع نصح الاجانب ولا الاقارب - بل يابر

وبرائے دیدن زنان بدکار خواہش میکند - ونصیحت نزدیکان وبیگانگان نمے شنود - بلکہ نصیحت کنندگان

الناصحين كالعقارب - ولا يلتفت الى وصايا الحيّ - بل يصول عليهم كالحيّ -

راہچو کژدم مهانیش مے زند - وسوئے وصیتهاے قبیله التفات نمی دارد - بلکه ہمچو مارے برایشان حمله میکند -

ولا يضيئ منشرة الى الطي - بل يزيد كل يوم في اثم مبين - ويركب كل فرس

و بازنمی گردد نامه پراگنده او سوے پیچیدن - بلکه ہر روز در گناه ترقی میکند - وسوار میشود بر اسپانے که

اوظفة القوائم هيكل - ويسبق كل الذي حنق ويشابه العندل -

دست و پاے شان سبک اند و طویل و عریض اند - و از ہر خصومت کننده شدید العداوت قدمش پیشتر میباشد

وينفد ايام العمر كخليع الرسن - مديد الوسن - يباعد داره عن دار اهل الصلاح

و در بدن شتر بزرگ سر را میماند - و ایام عمر خود را ہمچو رہا کرده رسن شهوات و درازی خواب میگذراند - و خانه خود را

ويثافن باهل الفسق والطلاح - لا يحل مسجداً - بل يطلب عسجداً - ويميل

از خانه اہل صلاح دور میگرداند - و با اہل فسق و بدبختی مے نشیند - و ہیچ مسجدے را اندر نیاید - بلکه زر می طلبد - و سوئے

⁂ حاشیه - قال بعض البراهمة ان التفاوت من اعمال النشاءة السابقة - واعلم

بعض براہمه می گویند که تفاوت مراتب مخلوقات بباعث اعمال پیدایش سابقه است - و بدان

انهم قوم يعتقدون بالتناسخ نظراً على تفاوت مراتب المخلوقات - ويقولون ان

که این قومے ہست که اعتقاد تناسخ دارند - بدین خیال که تفاوت مراتب مخلوقات را بجز این وجہے نیست - و میگویند

انواع الحيوانات قد حدثت من انواع الحسنات والسيئات - واصروا على هذا وجاؤه

که انواع جانداران از انواع نیکی ها و بدی ها پیدا شده اند - و برین اصرار می کنند و اتفاق میدارند

موعبين - وانت تعلم ان هذه الاوهام ما ظهرت من منبع بصيرة - ولا من لجة

که ہمچنین ست - و تو میدانی که این اوہام محض اند - و از چشمه بصیرت ظاہر نشده اند - و نه از دریاے معرفت صحیحه

معرفة صحيحة - وما قامت عليها حجة من حجج قاطعة - بل تشبثوا بها عند عمه

بیرون آمده اند - و ہیچ حجتے بران ها قائم نشده است - بلکه این مردم در وقت حیرت و

الیٰ ناجود وباطئةٍ - مملوّة مِن صهباء محمرة - فی حلقة ملتحمة - ونظارة مزدحمة

پیالہ ہاے شراب می خمد - ومیخواہد کہ پیالہ ہاے از شرابے سرخ اورا دادہ باشند - وشراب را در رفیقان یک جہت

یتخذ دنیاه صنماً فقیه یرغب - وبها یکلف وعلیها یکلب - وفیها یتنافس

و در انبوہ مردمان مینوشد - دنیا خود را بتے میگیرد پس دران رغبت میکند وبدو حریص میباشد وبر و آرزومند میماند

فی کل حین - ولا یتزوّد مِن العقبیٰ والدّین - یذهب عمره فی اکتناز الذهب - وتطلع

و ہر وقت بر و فخر میکند - و ہیچ توشہ از عقبیٰ و دین نمی گیرد - ہمہ عمر او در فراہم آوردن زر میرود - و آرزومندے

الشحّ علی قلبه کذاتِ اللهب - ومن کل طرفٍ یعطف علیه القلوب - ویُسنیٰ

دنیا بر دل او ہمچو آتش افروختہ مشتعل میباشد - و از ہر طرف دل ہا بر و مہربانی میکنند - ومطلب او برآے

له المطلوب - ولا تعطّل قدوره ولا اجعالها - ولا ینصاع ایامه ولا اقبالها - ویذبّ

او آسان کردہ میشود - و دیگہاے او معطل کردہ نمی شوند ونہ دستمالہاے آن دیگہا بیکار میماند - و روزہاے او از وسے

تناسخ

وحیرةٍ - وعدم الوصول الی حقیقة اصلیة - ولغوب الفکر وقلة درایة - وما استطاعوا

و سرگردانی - ومحرومی از حقیقت اصلیہ - ونیز بباعث فرو ماندن فکر وکمی درایت بدین اوہام

ان یقیموا دلیلاً علیها - بل انت ستعلم ان الدلائل قامت علی ما خالفها - کما لا یخفیٰ

پنجہ زدند - وطاقت نداشتند کہ بران دلیلے قائم کنند - بلکہ تو عنقریب خواہی دانست کہ دلائل بر مخالف وہم شان

علی المستبصرین - وکان علیهم ان یثبتوا ان الروح الذی انتقل من الدنیا بالیقین -

قائم شدہ اند - و این بار ثبوت بر گردن شان بود کہ ثابت کنند کہ روحیکہ ازین جہان رفتہ بود - کدام

رجع الیها ثانیاً - ورد الاحباب من الشاهدین - فما اتوا بالشهداء کالصادقین

گواہان ہستند کہ روبروے شان باز آمد - پس ہیچ گواہے پیش نکردند -

وکفاك من وجوه بطلان هذه العقیدة الفاسدة - انها یخالف نظام الرحمانیّة

و ترا بر بطلان این عقیدہ این دلیل کافی ست - کہ این عقیدہ ہا بنظام الٰہیہ مخالف افتادہ اند -

حُجالہ - ويبارك لہ زلالہ - لا يرىٰ يوم الحرمان فى النعماء - ولا ينحو بجنتہ نحو

نمی گریزند ونہ اقبال آن روزہا - وزنبورہای او دفع کردہ میشوند - ودر آب شیرین او برکت داشتہ می آید - در نعمتہای

الانكفاء - معہ انہ يفنى عمرہ فى الفحشاء - لا تسقط عليہ صاعقة - ولا تلدغہ

خود روز محرومی نمی بیند - ونہ طالع او سوی برگشتگی قصد میکند - باوجودیکہ او عمر خود در بدکاریہا میگذراند - نہ برق صاعقہ

حيّة - ولا يُمحى اسمہ مِنَ الارضين - بل يكثر اولادہ - ويجمع حولہ احفادہ -

می افتد - ونہ او را مار میگزد - ونام او از زمین محو کردہ نمی شود - بلکہ اولاد او واولاد اولاد او بسیار میشود -

يملك الصّدر فى كل نادٍ محشود - ومحفل مشهود - ويُحسب من بدُور

در ہر مجلسے کہ مجمعے دارد صدرنشین مے گردد - ودر ہر مجلسے کہ در وا کابر حاضر می آیند امیر ایشان او

المحافل - ورؤس الاسافل - ويقوم خدمہ عند راسہ - حتىٰ يهبّ من نُعاسہ

می باشد - واو را ماہ تمام محافل وراس ورئیس تمام مردمان می دانند - وخدمتگاران بر سر او ایستادہ می باشند

م ١ ش ٨١/١ م ٤ ط

الالهية - ويجعل الله الكامل القادر الخالق كالضعفاء المعطلين - وانت تعلم انہ

واین عقیدہ خدائے کامل را ہمچو کمزوران وبیکاران میگرداند - وتو میدانی کہ خدا تعالیٰ

خلق كثيرًا من الآلاء والنعماء للانسان - وما كان وجود الانسان ولا وجود اعمالہ

بسیاری از نعمتہا برای انسان پیدا کردہ است - ودر وقت پیدا کردن آن نعمتہا از انسان واعمال او نام

فى تلك الاوان - كما انہ خلق الارض والسماء - والشمس والقمر وكما شاء - فى الافلاك

ونشانے نبود - چنانچہ او تعالیٰ زمین وآسمان وشمس وقمر وہرچہ خواست در آسمان وزمین پیدا

والارضين - لينتفع بها الناس باذن رب العٰلمين - ولا شك ان وجود الانسان ووجود

کرد - تا کہ تمام مردم از آنہا فائدہ بردارند - وہیچ شک نیست کہ وجود انسان ووجود اعمال

اعمالہ بعد وجود هذہ المخلوقات - كما ترىٰ ان وجودنا مسبوقة لوجود الارض

او پس از وجود این مخلوقات ست - چنانچہ می بینی کہ وجود ما برای وجود زمین وآسمان مسبوق

ویاکل ویشرب حتی یکون بطنہ کالقبۃ - ویشرب الحلب ملاءہا العلبۃ - و

تا بوقتیکہ از خواب خود بیدار شود - ومی نوشد ومی خورد تا آنکہ شکم او ہمچو گنبدے میشود - وشیر چندان مینوشد کہ ظرف

لاتاخذہ تخمۃ ولا یکون من المبطونین - یرکب علی کل مطیۃ وطیۃ - ویکون

کلان شیر را خالی میکند - مگر طعام او در معدہ فاسد نمی شود ونہ او را درد شکم میگیرد - بر چنان اسپے سوار میشود کہ

لہ تنعمہ کعطیۃ - ویشغفہ الاملاک والغلمان - ولا یدری ما الایمان - لا یغادر

نمی جنباند او را - وتنعم او را مثل عطیہ می باشد - ومحبت ملکہا وغلامان در دل او می نشیند - ونمی داند کہ ایمان

صغیرۃ ولا کبیرۃ - ولا یثنی علیہ خلقا وسیرۃ - ومع ذلک یکون مرجع

چہ باشد - نمی گذارد صغیرہ را ونہ کبیرہ را - وکسے تعریف خلق وسیرت او نمی کند - وباوجود این ہمہ خرابیہا او مرجع

الخواص والعوام - ویصافونہ بالحب التام - حتی یکون قبرہ بعد موتہ معتمر

خواص وعوام می باشد - وبکمال محبت او را دوست میگیرند - تا آنکہ قبر او بعد از مردن او زیارتگاہ زائران

پیام ۸۱ تناسخ

والسماوات - والعناصر التی علیہا مدار الحیات - والانکار جہل وسفاہۃ ومن

افتادہ است - وہمچنان در مرتبہ وجود بعد از عناصر است - چراکہ این ہمہ چیزہا مدار حیات انسان اند - وازین

قبیل المکابرات - فالرحیم الذی خلق لنا قبل وجودنا کثیرا من النعماء - کیف

واقعہ انکار کردن از قبیل جہالت وکم عقلی ومکابرہ است - پس آن مہربان کہ قبل از پیدائش ما چندین

یظن انہ بدّل قانونہ بعد تلک الآلاء - وفوضنا الی اعمالنا کبخیل وضنین - ثم

نعمتہا پیدا کرد - چسان گمان کردہ آید کہ او بعد عطاء این نعمتہا قانون خود را تبدیل کرد وہمچو بخیلے ما را با عمال

الذین انغمسوا فی ہذہ التوہمات - وظنوا ان ہذا العالم یدور علی محور التناسخات

ما گذاشت - باز آنانکہ درین توہمات غرق شدہ اند - وگمان کردہ اند کہ این جہان بر محور تناسخہا گردش میکند -

یقولون انہ لیس احد خالق اصل المخلوقات - بل کل روح قدیم وواجب

این مردم میگویند کہ اصل مخلوقات را کسے پیدا نکردہ است - بلکہ ہر روح مثل خدا تعالی واجب الوجود

الزائرین ـ وتتعهدها صباح ومساء زمر المعتقدین ـ

ے گردد ـ و ہر صبح و شام معتقدان بر مزار شریعت او بتعہد می روند ـ

وماقام دلیل علیٰ کون ہٰذا الانسان ـ وحور الرجال الذین سمعت

و ہیچ دلیلے بر اقبال این شخص قائم نشده است که چرا اینچنین نعمت و عزت حاصل کرده و نه

ذکرهم فی سابق البیان ـ ولا یدرے کیف وقع قوم فی ید النخاسین ـ وآخرین

دلیلے بر اد باران کسانیکہ تا حال بدست آمده که ذکر مصیبت شان پیش زین شنیدی ـ و ہیچ معلوم

دخلوا فی المنعمین ـ

نمی گردد که چرا قومے در دست برده فروشان افتادند ـ وچرا قومے دیگر در منعمان داخل کرده شدند ـ

فهذه اسرار لا تبلغ الانظار منتهاها ـ ولا تدرے الافکار مغناها ـ فاذا

پس این رازها ہستند که دیده ہا تا انتہائے آن نتوانند رسید ـ و ہیچ فکرے مرکز اقامت آنہا را نمی داند ـ

کمثل الله وکذالك اجزاء المرکبات ـ وهٰذا هو الامر الذی لزمهم من انکار صانع

است ـ و ہمچنین ماده اجسام واجب الوجود ست ـ و این ہمان امر است که بوجہ انکار صانع موجودات او شان

المصنوعات ـ فانهم لما انکروا بوجود البارئ الصناع ـ اضطروا الیٰ ان یقروا بقدم

را لازم آمد ـ چراکه او شان ہرگاه که از وجود صانع عالم انکار کردند ـ برائے تراشیدن این عقیده مضطر شدند

الاشیاء ـ فجعلوا کل شیئ واجب الوجود مضطرین ـ وظنوا ان صانع العالم

که عالم قدیم ست ـ پس در حالت اضطرار ہر چیزے را واجب الوجود قرار دادند ـ وگمان کردند که صانع عالم

احد منهم فی الوجوب والقدم کالمتشارکین ـ فهذا دلیل آخر علیٰ ابطال اوهامهم

ہمچو شریکان یکے از ایشان ست ـ پس این دلیل دیگر بر ابطال عقیده ایشان ست

ورد کلامهم عند المحققین ـ فان الله الذی هو قیوم الاشیاء ـ وبه بقاء الارض

چراکه آن ذاتے که قیوم اشیاست ـ وبقاء زمین و آسمان

وجدت هٰذه المعضلات فی افعال اللّٰه - فکیف لا یوجد مثلها فی اقوال اللّٰه -

پس ہرگاہ کہ این عقدہ ہا لاینحل درکارہا خدا تعالےٰ موجود اند - پس چرا در گفتارہاے او نباشند -

مالک لا تقیس اقوال الحکیم علیٰ افعال الحکیم - مع انہما کالمرایا المتقابلة -

ترا چہ پیش آمد کہ اقوال حکیم را بر افعال حکیم قیاس نمے کنی - باوصف اینکہ آن ہر دو مثل آئینہ ہاے

وکالتوامین فی المشاکلة - فلابد فیہما من وجود المناسبة - وتحقق المشابہة

متقابلہ ہستند - ومثل دو بچہ توام در مشابہت ہستند - پس وجود مناسبت در آن ہر دو ضروریست

فلا تجاوز الحد الذی یسنی الامر المعضل - ولا ترد الامر الصحیح الذی یجب

وتحقق مشابہت از واجبات است - پس از ان حدے بیرون مشو کہ آن مشکل را آسان میکند - و آن امر

ان یقبل - ولا تکن من المتعصبین -

صحیح را رد مکن کہ قابل قبول است - واز متعصبان مشو -

والسماء - کیف یمکن ان یکون احد من الموجودات - ویساویہم فی الوجوب والقدم

باونیست - چگونہ ممکن است کہ یکے از موجودات باشد - ودر وجوب وقدامت بدیشان برابر

الذات - ولو کان الباری احدا منہم وعلےٰ درجة المساوات - فکیف تکون ربوبیتہ

باشد - اگر خدا تعالےٰ یکے از مخلوقات بودے وبہمہ ممکنات درجہ مساوات داشتے - پس چگونہ ممکن بود کہ ربوبیت

محیطة علی الارواح واجساد الکائنات - بل ہو اذ ذاک یکون کالاخوان للآخرین - لا مبدء

او بر جمیع ارواح واجساد احاطہ کردے - بلکہ درین وقت دیگران را ہمچو برادران بودے - نہ کہ مبدء

الفیض ورب العٰلمین - وشتّان بین ہذہ الحالات وبین قیوم السموات و

فیض ورب العالمین - وبنگر چہ نسبت است این حالات را با ذات قیوم السموات والارض -

الارضین - ثم حینئذٍ لا تبقی دلالة شیٍٔ علی وجودہ - وکیف الدلالة اذ لم یخلق

باز این فساد لازم می آید کہ درین صورت بر وجود باری ہیچ دلیلے قائم نمی تواند شد - وچگونہ دلیل قائم

یا عباد الله اسمعوا ثم فکروا ثم اقبلوا ان کنتم طالبین - قد مات نبی الله عیسیٰ - و

ای بندگان خدا بشنوید باز فکر کنید باز قبول کنید اگر جویندگان هستید - درین شک نیست که نبی الله عیسیٰ

اخبرنا عن موته خیر الخلق و سیّد الوریٰ - ثم شهد علیٰ موته کثیر من اهل العلم

وفات یافت - و ما را از موت او بهترین مخلوقات صلی الله علیه وسلم خبر داد - باز بر موت او بسیارے از عالمان و عاقلان

والنهیٰ - کما شهد شاهد عند وفات نبیّنا المصطفیٰ - اعنی خلیفة الله الصدّیق

گواهی دادند - چنانچه ابوبکر رضی الله عنه که خلیفة الله و صدیق و اتقی بود

الاتقیٰ - وکذالک ذهب الیه کثیر من الاکابر والائمة - وما جاء لفظ رجوع

وهمچنین بسیارے از اکابر و امامان سوئے موت مسیح رفته اند - و لفظ رجوع مسیح در پیشگوئی آنحضرت

شیئًا بل تباعد عن حدوده - ولا یفتی القلب السلیم والعقل القویم ان یبقی وجود

شود - چراکه او چیزے پیدا نکرد - بلکه از مخلوقات دور مانده - و دل سلیم و عقل درست فتوی نمی دهد که وجود

الباری بغیر دلیل و برهانٍ مبین - ثم لما سلّموا ان انواع المخلوقات نتیجة ضروریة

باری از دلیل خالی باشد - باز این مردم چون تسلیم کردند که انواع مخلوقات اقسام نیکی ها

لانواع الحسنات والسیئات لزمهم ان یقرّوا بان اقسام الحیوانات لا یجاوز اقسام الحسنة

و بدی ها را بطور نتیجه ضروریه است - ایشان را لازم آمد که این هم اقرار کنند که اقسام جانوران از اقسام نیکی و بدی

والسیئة - وهذا باطل بالبداهة والمشاهدة الحسّیّة - فلا شك ان هٰذه

متجاوز نیستند - و این خیال به بداهت باطل و از مشاهدات حسیه دروغش ظاهر است - پس هیچ شک نیست که

الاوهام قد نُحتت من تلفیقات انسانیة - وتجویزات اضطراریة - فانهم اذ لم

این خیالات از مصنوبه های انسانی اند - و از قبیل تجویزات اضطراریه است - چراکه او شان چون

یهتدوا الی الحق - القوا الآراء رجمًا بالغیب کالعامهین - وما کانوا مهتدین - ☩

حق را نیافتند - رجمًا بالغیب رائے ها ظاهر کردند و چون سرگشتگان سخنها گفتند -

☩ نوٹ - اعجبنی عقل البراهمة انهم جمعوا التناقض فی العقیدة - یعتقدون ان العذاب علیٰ معصیات سابق الزمان -

مرا عقل براهمه در تعجب انداخت - ایشان تناقض را در عقیده خود جمع میکنند - اعتقاد میدارند که عذاب بوجه گناهان سابقه دیگر ست - بازیه

المسیح فی نباء خیر البریۃ - بل لفظ النزول الی ہذہ الامۃ - وشتان ما بین

صلی اللہ علیہ وسلم نیامدہ است - بلکہ لفظ نزول مسیح آمدہ است - و در لفظ رجوع و لفظ

الرجوع وبین النزول عند اہل المعرفۃ - فاتقوا اللہ یا معشر المومنین - واقبلوا

نزول فرقے ست بسیار کہ اہل معرفت میدانند - پس اے گروہ مومنان از خدا بترسید - و اے

الحق یا حزب الصّالحین - .

صالحان حق را قبول کنید -

واعلموا ان قرب اللہ لیس ارثا مقبوضا لاحد - بل تداول ہٰذہ الایام من

و بدانید کہ قرب خدا ورثہ کسے نیست - بلکہ این ایام از خدا تعالیٰ دست بدست

غلطی نمبر ۸۱

ثم من المعلوم ان الامر لو کان کذالک من رب الکائنات - لوجب ان یکون قلت

باز این امر معلوم ست کہ اگر تناسخ درست ست - پس می باید کہ قلت مردم و کثرت

الناس وکثرتہم تابعاً لتغیّر عدد الحیوانات - وہذا باطل بالبداہۃ - وکذب بحت

ایشان تابع قلت وکثرت حیوانات باشد - یعنی چون حیوانات بسیار شوند ایشان کم شوند - و چون

عند نظر التجربۃ - لانا نشاہد غیر مرۃ فی ایام البرسات - کثیرا من الاذبۃ والحشرات

حیوانات کم شوند ایشان بسیار شوند - و این امر بداہت باطل و دروغ محض ست - چراکہ ما در ایام برشکال بارہا

والہوام والدیدان والضفادع وانواع الحیوانات - ونعلم انہا اضعاف مضاعفۃ من

مشاہدہ میکنیم کہ بسیارے از جانوران خورد و گزندہ و کرمہا و غوکہا و دیگر اقسام حیوانات می برآیند - و میدانیم کہ آنہا از

عدد نوع الانسان - بل لا یوجد الناس عشر عشیرہا عند الحسبان - فلو کانت ہٰذہ

عدد نوع انسان چند در چند زیادہ است - بلکہ انسان بقدر عشر عشیر آنہا ہم نیست - پس اگر این جانداران

الحیوانات ارواح الآدمین - فلزم ان لا یبقٰی فی الخریف نفس واحدۃ منہم فی

ارواح آدمیان بودندے - پس لازم می آید کہ در ایام برشکال ہیچ فردے از نوع انسان در زمین موجود

امر ربّ صمد - يلقى الروح على من يشاء - وكذالك تقتضي عظمة والكبرياء -

مے گردند - برہر کہ میخواہد کلام خود مے اندازد - وہمچنین عظمت وکبریاء او تقاضا کردہ است -

ا ءنتم تجادلونه على ما فعل او تقومون محاربين - ففكروا بفكر لا يشوبه زيغ ولا

آیا شما باوے جنگ خواہید کرد کہ چرا چنین کرد یا بر محاربہ او خواہید ایستاد - پس چنان فکر کنید کہ در آن شائبہ کجی و

ميل - وطهّروا قلوبكم من كل تعصّب ولا يذهبكم سيل - اروا تقواكم تقواكم

میل نباشد - و دلہا خود را صاف کنید چنان مباد کہ سیل تعصب شما را ببرد - پرہیزگاری خود بنمائید پرہیزگاری

يا ابناء المتقين - واعلموا ان الله قد اقامني وبعثني وكلمني - فاتقوا ان تحاربوا

خود بنمائید اے فرزندان پرہیزگاران - وبدانید کہ مرا خدا قائم کردہ است و مرا مبعوث کرد و مرا ہمکلام شد - پس بترسید

الارضين - ولكنا لا نرى هناك نقصاناً في عدد نوع الانسان - مع كثرة تكوّن

نماند - مگر ما دران وقت ہیچ نقصانے در شمار نوع انسان نمی یابیم - باوجودیکہ حشرات

حشرات الارض والديدان - بل نراهم كل يوم متزائدين - واما قولهم انها

الارض و کرمہا بکثرت در زمین متولد میشوند - بلکہ روز بروز آنہا را زیادہ مے یابیم - لیکن این قول ایشان کہ

ارواح تنزل من معمورة السّمٰوات - فهذه تكلفات واهية ومن قبيل

کرم وغیرہ کہ در ایام برشگال پیدا می شوند آن جانہا ہستند کہ از معمورہ آسمان فرود می آیند - پس این تکلفات واہیہ ہستند و

الخرافات - نُحتت عند فقدان الدلائل وورود الاعتراضات - وما نرى دلائل

از قبیل خرافات - کہ بوجہ نہ پیدا شدن دلائل و ورود اعتراضات ساختہ شدہ اند - وما ہیچ دلیلے نمی بینیم

اقيمت على تلك الخيالات - بل هي كلمات غير معقولة تخرج من افواههم

کہ برین خیالات قائم کردہ باشند - بلکہ این کلمات غیر معقول اند کہ بے ثبوت از دہان شان مے

من غير الاثبات - كمثل غريق يتشبث بالحشائش خوفاً من الممات -

برآیند - ہمچو غریقے کہ بخس و گیاہ پنجہ میزند بدین خوف کہ مبادا بمیرد -

الله متعمّدين - لا فنّك في يومي هٰذا الافتي - وان يدي هٰذه فوق كل يد

این کہ دیدہ دانستہ بمقابلہ خدا بجنگ بیرون آیند - ام وزیر بحر کشتی من ہیچ کشتی نیست - واین دست من بر تمام آن

تبتغي مرضات ربّي - فلا تنبذوا الحق بعد ظهوره - ولا تجعلوا انفسكم من المسئولين

دستہا واقع است کہ رضاء رب من میخواہند - پس راستی را بعد ظہور آن از دست میفگنید وخود را مورد سوال الٰہی مگردانید -

ولعزّة ربي وجلاله لست بكافر ولا معتد من اقواله ولا مرتد ولا من

ومرا قسم عزت خدا وقسم بزرگی او کہ من نہ کافرم ونہ از کلام او بیرون روندہ ام ونہ مرتدم و

الملحدين - بل جاءكم الحق فلا تعرضوا عن الحق كارهين - وقد تقوّى من هبنا

نہ ملحدم - بلکہ بشما حق رسید پس بکراہت ازان اعراض مکنید - ومذہب ما بشہادت آں احادیث

بطلان تناسخ

ولو كان في السمٰوات ونجومها وشموسها واقمارها اناس ساكنين مطمئنين

واگر در آسمان ہا وستارہ ہا وآفتاب وماہتاب مردمان آباد بودندے

لكان معهم كثير من الحيوانات والحشرات التي انتقلت ارواحها من اجساد

ہر آئینہ لازم بود کہ بان مردم دیگر از آن جانوران ہم بودندے کہ بعطہ تناسخ صورت آن جانوران

الآدميين - ولكان ذالك النظام اكمل واتم كنظام الارضين - غير محتاج

قبول کردہ اند - وہر آئینہ آن نظام ہمچو نظام زمین ہا کامل بودے - وبدیگر معمورہ

الى معمورة الآخرين - فبأي ضرورة تلجاء الارواح حينئذ الى النزول -

محتاج نبودے - پس بدرین ہنگام کدام ضرورة ارواح را پیش آمدہ بود تا بر زمین نازل شوند

وكيف يستقيم هٰذا التاويل عند العقول - اليس في حماة هٰذه

وچگونہ این تاویل نزد عقول صحیح متصور میتواند شد - آیا از پابندان این عقیدہ ہیچکس

العقيدة رجل من المستبصرين -

بصیرتے ندارد -

بتظاهر الاحادیث والفرقان - ثم بشهادة الائمة واهل العرفان - ثم بالعقل

و فرقان قوت یافته است - باز قوت آن بشهادت ائمه و اہل عرفان دوچند شد - باز عقل او را که

الذی هو مدار التکالیف الشرعیة - ثم بالالهام المتواتر الیقینی من حضرة العزة -

مدار تکالیف شرعیه است قوت داد - باز از الهامات متواتره یقینیه قوت یافت -

فکیف نرجع الی الظن بعد الیقین - بل نحن اوینا الی الرکن الشدید - واعتصمنا

پس چگونه از یقین بسوے ظن رجوع کنیم - بلکه ما بسوے رکن شدید رجوع کردیم - و بر رسن خدا تعالے

بحبل الله المجید - وما جئنا بمحدثات کالمبتدعین -

چنگ زدیم - و ہیچ بدعتے ہمچو بدعتیان پیدا نکردیم -

پیشگوئی دربارۂ طاعون

ثم لما جرت العادة ان کل حشرة تتکون فی تلک الایام - وکذالک وقعت

باز چون عادت ہمچنین رفته است که هر قسم جانور خورد درین موسم پیدا می شود - و ہم چنین نظام

فی قانون الله صورت النظام - ولا تبلغ الی هذه الکثرة - فی غیر

قانون الہی واقع شده - و بجز این روز ہا این کثرت جانوران نمی باشد -

تلک الایام المعدودة - فلو کان سبب هذا انتقال ارواح الناس الی

پس اگر سبب آن این باشد که در موسم برشکال ارواح آدمیان در

الحشرات فی ایام البسرات - لکان هذا الامر من معضلات غیر منحلة

حشرات منتقل مے شوند - ہر آئینه این محل از مشکلات لاینحل خواہد بود

عند التحقیقات - بل من امور بدیهی البطلان والمحالات - ومورد کثیر

بلکه از ان امور خواہد بود که بدیہی البطلان و محال اند - و بسیارے از

من الاعتراضات - عند کل ذی رای متین -

اعتراضها بران وارد خواہند شد -

وقد علمتم ان المسیح الموعود یکسر الصلیب المعضود ۔ فھذا ھو الزمان ان کنتم

و شما دانسته اید که مسیح موعود صلیب نصارا را که حمایت آن کرده می شود خواهد شکست ۔ پس این زمان همان زمان است

موقنین ۔ اما ترون کیف یُعلی الصلیب ۔ وکیف تفشی فی شانه الاکاذیب ۔

اگر شما یقین کنندگان هستید ۔ آیا نمی بینید که چگونه شان صلیب بلند کرده شد ۔ و چگونه خبرهاے دروغ در شان آن منتشر میشوند

والی ای حدود بلغ الامر ۔ وکثر الخنزیر والخمر ۔ ودیس الاسلام تحت اقدام

و مے بینید که این امر را نوبت بکجا رسیده است ۔ و خنزیر و خمر بسیار شد ۔ و اسلام زیر قدم مفسدان و اغوا کنندگان پامال

المغوین المفسدین ۔ الیس فی احادیث خیر الکائنات ۔ وافضل الرسل ونخبة المخلوقات

گشت ۔ آیا این امر در احادیث آنحضرت صلی الله علیه وسلم که افضل الرسل و برگزیده مخلوقات است

اتظن ان بنی آدم یذنبون فی تلك الایام اکثر من ایام اخرٰی ۔ فیموتون

آیا گمان مے کنی که مردمان درهمین روزها آن قدر گناه می کنند که در روزهاے دیگر نمی کنند ۔ پس می میرند

وینقلبون الی الحشرات جزاء من ربھم الاعلٰی ۔

و ارواح ایشان در حشرات براے سزا دادن داخل کرده میشوند ۔

فانظر ھذا امر یقبله قلبك بالثلج التام ۔ او یشھد علیه قانون الله

پس غور کن آیا این امرے ست که دل تو آنرا به تسلی تام قبول میکند ۔ یا قانون خدا و نظام خدا بر و گواهی

وصورت النظام ۔ ثم انا نشاھد ان کثیرا من الحشرات والدیدان الصغار

مے دھد ۔ باز مے بینیم که بسیارے از جانورها خورد و کرم هاے خورد

تخرج من اقصی طبقات الارض عند حفر الآبار ۔ بل توجد فی میاھھا

وقت کندن چاه ها از طبقه هاے زیر زمین مے برآیند ۔ که دورتر از سطح زمین می باشند بلکه در چاه ها نو کنده

دیدان دقیقة کالصئبان ۔ لا یخفی عند الامتحان ۔ او تریٰ بالآلات

همچنین کرمان و جانوران همچو بچه سپش یافته می شوند که پوشیده نمی مانند یا بخورد بینها مشهود می شوند ۔

ان المسیح الموعود لا یجیئ الا عند غلبة الصّلیب وفتنها المواجة فی الجهات۔

یافتہ نمی شود کہ ضرور است کہ مسیح موعود در ہمان وقت آید کہ وقت غلبہ صلیب باشد و فتنہا صلیب ہر طرف در تموج

فهذا هو الاصل المحکم لمعرفت وقت المسیح ومن اعظم العلامات۔ فان کنتم

باشند۔ پس برائے شناخت وقت مسیح این اصل محکم است و از بزرگتر علامت ہاست۔ پس اگر شما این

تظنون ان المسیح ما جاء علیٰ راس هذه المائة۔ وفتن النصاریٰ لم تبلغ الیٰ غایتها

گمان میکنید کہ مسیح موعود بر سر این صدی نیامدہ ست۔ وفتنہ ہائے نصاریٰ تا ہنوز بدرجہ کمال نرسیدہ اند

المقصودة۔ فلزمکم ان تعتقدوا بامتداد هذه الفتن الیٰ راس المائة الثانیة۔ او

پس این امر شمارا لازم می آید کہ اعتقاد کنید کہ این فتنہ ہا تا سر صدی دوم طول خواہند کشید۔ یا

تحدیر البصر بالیقین۔ فالآن ما رایك اتزعم ان الارواح تنزلت اولا علیٰ

پس اکنون رائے تو چیست۔ آیا گمان تو این ست کہ اول روحہا بر سطح

سطح الارض من العلیٰ ثم خسفت وبلغت الیٰ منتهیٰ طبقات الثریٰ۔ فاتق الله یا

زمین نازل شدند باز در زمین فرو شدند تا آنکہ تا آخری طبقات زمین رسیدند۔ پس اے مسکین از خدا بترس

مسکین۔ وان قلت فما بال الناقصین الذین ماتوا علیٰ حالت النقصان۔ وانتقلوا

اگر بگوئی کہ حال آن ناقصان چیست کہ در حالت نقصان بمردند۔ و از این دنیا

من هٰذه الدنیا مع اثقال العصیان۔ فانهم ما یردون الی الدنیا لیتدارکوا ما فات۔ فکیف

بیار ہائے عصیان در گزشتند۔ چراکہ ایشان سوئے دنیا باز نیایند تا تدارک مافات کنند۔ پس

یکمّلون ویجدون النجات۔ او یُدخلون فی الجنة غیر مکملین۔ او یترکون الی

چگونہ تکمیل ایشان میگردد و چگونہ نجات می یابند۔ آیا این ست کہ در جنت در حالت نقصان داخل کردہ شوند

الابد معذبین۔ فاسمع انا نعتقد بان جهنم مُکملة للناقصین۔ ومنبهة للغافلین

یا ہمیشہ در عذاب خواہند ماند۔ پس بشنو کہ اعتقاد ما این ست کہ دوزخ ناقصان را بکمال میرساند۔ و غافلان را متنبہ

[illegible]

على راس مائة اخرى من المئين الآتية البعيدة - فلوكان عمر فتن النصارى الى هذه

شور وشغب این فتنه ها تا صدی های دیگر خواهد ماند - پس اگر همین راست ست که عمر فتنه های نصارا تا زمانه های

الازمنة الطويلة - فما بال الاسلام الى تلك المدة يا معشر المتفرسين -

دور و دراز ست - پس تا این مدت حال اسلام چه خواهد شد -

عدم دوام جہنم

وموقظة للنائمين - وسمّاها الله ام الداخلين - بما تربهم كالامهات للبنين -

می کند - و آنانکه در خواب اند ایشان را بیدار می گرداند - خدا تعالی نام او مادر داخل شوندگان داشته است که همچو مادر پرورش میکند

ونعتقد ان كل بصر يكون يومئذ حديدا بعد برهة من الزمان - ويكون كل

واعتقاد میداریم که دران روز هر چشمے تیز بین خواهد بود و این تیزی بعد از زمانه دراز پیدا خواهد شد - پس بعد

شقي سعيدا بعد حقب من الدوران - ولا يلبثون الا احقابا في النيران - الا

روزگارے دراز هر بدبختے نیک بخت خواهد شد - و توقف شان در جهنم صرف مدتے دراز خواهد بود -

ماشاء الله من طول الزمان - فانا ما اعطينا علم تحديده بتصريح البيان -

مگر تحدید آن زمانه در حد علم ما نیست -

فهو زمان ابدي نسبةً الى ضعف الانسان - ومحدود نظراً على منن المنان -

پس آن زمانه بنسبت ضعف انسان ابدی ست - و چون نظر بر احسانهای الهی کنیم

ولا يترأون كالاعمى الى الابد على وجه الحقيقة - ويكون مآل امرهم

پس آن زمانه محدود ست و زمانه نابینائی را از روی حقیقت ابدیت و دوام نیست - و انجام کار ایشان

رحم الله والرشد ومعرفة الحضرة الاحدية بعد ما كانوا قوماً عمين - ونعتقد

رحمت الهی و رشد و معرفت حضرت احدیت خواهد بود بعد زانکه قومے نابینا بودند - و ما اعتقاد

ان خلود العذاب - ليس كخلود ذات الله رب الارباب - بل لكل عذاب انتهاء -

میداریم که دوام عذاب دوزخیان همچو دوام ذات باری نیست - بلکه هر عذاب را انجامی ست

ارضيتم ان تتزائد فتن الدجالين القسيسين وتمتد الى مائتين او مئين - فان غلبتهم

آیا بدین امر راضی شده اید که فتنه های پادریان تا دو صد سال یا چند صدهای دیگر در زیادت باشند - چرا که غلبه پادریان

ضروري الى ايام ظهور المسيح - كما جاء بالبيان الصريح في انباء خير المرسلين -

تا ایام ظهور مسیح ضروری ست - و همچنین در احادیث حضرت خیر الرسل آمده است -

وبعد كل لعن رحم وايواء - وان الله ارحم الراحمين - ومع ذالك ليسو سواء

و بعد هر لعنت رحمت و جا دادن ست - و خدا از همه رحمت کنندگان در رحمت افزون تر و پیش قدم ست -

في مدارج النجات - بل الله فضّل بعضهم على بعض في الدرجات والمثوبات

و با وجود این امر مدارج نجات یکسان نیستند بلکه خدا تعالیٰ بعض را بر بعض در درجه ها و پاداش ها بزرگی داد

ومايرد على فعله شيئ من الايرادات - انه مالك الملك فاعطى بعض عباده

و هیچ اعتراضے بر کار او نمی تواند شد - چرا که او مالک الملک است بعض را در کمالات

اعلى المراتب في الكمالات - وبعضهم دون ذالك من التفضلات - ليثبت

اعلیٰ مراتب بخشید و بعض را از آنها کم داشت - تا ثابت کند که

انه هو المالك يفعل ما يشاء - ليس فيه اتلاف حق من حقوق المخلوقين

او مالک الملک است هرچه میخواهد میکند - در آن حق تلفی احدے نیست -

ولما كان وجود الله تعالى علة لكل علة - ومبدء لكل سكون وحركة - وهو قائم

و هرگاه که وجود خدا علت هر علت و مبدء هر حرکت و سکون است و او بر هر

على كل نفس فليس من الصواب ان يعزى اخلاد العذاب - الى هذا

جانے قائم و متصرف و قادرست پس این قریب بصواب نیست که همیشه معذب داشتن بسوے او منسوب

الجناب - وما كان العبد مختارا من جميع الجهات - بل كان تحت قضاء الله

کرده شود - و بنده از جمیع جهات مختار نیست - بلکه تحت قضا و قدر خدا تعالیٰ

فما امرون فی ھذہ القضیۃ۔ اترضون بان یمھلھم اللہ لاغواء الناس الی تلک

پس درین مقدمہ رائے شما چیست۔ آیا بدین راضی ہستید کہ خدا تعالیٰ ایشان را برائے اغوای مردم تا بدین مدت

المدۃ الطویلۃ۔ ویجاح الاسلام من اصولہ المبارکۃ۔ ولا یبقی احد علی وجہ الارض

مدیدہ مہلت دہد۔ و اصول مبارکہ اسلام از بیخ برکندہ شوند۔ و ہیچکس از مسلمانان بر روئے زمین نماند۔

خالق المخلوقات۔ وقیوم الکائنات۔ وکان کل قوۃ مفطورۃ من یدہ ومن ارادتہ

کہ خالق و قیوم ست۔ وہر قوۃ بندہ پیدا کردہ دست خدا تعالیٰ ست واز

فلہ دخل عظیم فی شقاوتہ وسعادتہ۔ فکیف یترک عبدا ضعیفا فی عذاب الخلود

ارادہ اوست۔ و او را در شقاوت وسعادت بندہ دخلے عظیم ست۔ پس چگونہ ممکن ست کہ بندہ ضعیف

مع انہ یعلم انہ خالق الشقی والمسعود۔ والعبد یفعل فعالا ولکنہ اول الفاعلین۔

را در عذاب دائمی فرو گزارد۔ باوجودیکہ میداند کہ پیدا کنندہ ہر شقی و سعید خود اوست۔ و بندہ کارہا میکند

وکل عبد صُنع یدہ وھو صانع العٰلمین۔ وانہ رحیم وجواد وکریم۔ سبقت رحمتہ

لیکن او اول کسے ست کہ کار کرد۔ و ہر بندہ صنعت دست اوست و او صانع ہمہ جہانیان ست۔ و او

غضبہ۔ ورفقہ شصبہ۔ ولا یساویہ احد من الراحمین۔ فلا یفنی کل الافناء

رحیم ست وجواد ست وکریم ست۔ غضب او بر رحمت او پیش قدمی نا کرد۔ و نرمی او از سختی او درگزشت۔ وہیچکس در رحمت

ویرحم فی آخر الامر وانتہاء البلاء۔ ولا یدوس کل الدوس بالایذاء کالمتشددین

برابری او نتواند کرد۔ و نمی خواہد کہ مخلوق را بہمہ وجوہ معدوم کند و در آخر امر رحمت میفرماید و بکلی پامال نمیکند

بل یبسط فی آخر الایام یدہ رأفۃ ویاخذ حزمۃ من النار یین۔ فانظر الی ید اللہ

بلکہ در آخر ایام دست خود برحمت دراز خواہد کرد۔ و مشتے از دوزخیان بیرون خواہد آورد۔ پس بسوئے دست خدا

وحزمتہ۔ ھل تغادر احدا من المعذبین۔ وکذالک اشار فی اھل النار۔ وقال

و مشت او بنگر۔ آیا این دستے ست کہ معذبے را از گرفتن محروم تواند گذاشت۔ وہمچنین او خود در بارہ

من المسلمين - ايها الناس اعلموا ان وقت ظهور المسيح عند الله هو وقت ظهور

اى مردان بدانيد كه زمانهٔ ظهور مسيح نزد خدا همان زمانهٔ ظهور فتن صليب است -

فتن الصليب ولاجل ذالك قيل هو يكسر الصليب - فتدبروا كالمستدل اللبيب -

و براے همين گفته شد كه مسيح موعود صليب را خواهد شكست - پس شما همچو دانشمندى كه دليل

قولًا كريمًا فيه اطماعٌ عظيم ونسيم الابشار - فقال خالدين فيها ما دامت السّمٰوٰت

دوزخيان بشارت داده است آن بشارتے كه در وے اميدے بزرگ پيدا مى شود - پس گفت كه دوزخيان هميشه در

والارض الا ما شاء ربّك انّ ربّك فعّالٌ لما يريد - فانظر الى استثناءه ببصرٍ حديد

جهنم خواهند ماند مگر چون خداے تو اراده فرمايد چراكه خدائے تو هرچه ميخواهد ميكند - پس اين استثنا را بنظر عميق بنگر

ونظر رشيد - ولا تظن ظن السّوء كاليائسين -

و همچو نوميدان ظن بد مكن -

والعجب كل العجب من اله النصارٰى - انه بزعمهم صلب ابنه واضاع وحيده

و تمام تر تعجب از خداے نصرانيان ست - كه او بگمان نصارىٰ پسر خود را بر دار كشيد و فرزند

كالمجنون الغضبان - وما سلك فى المجازات طريق العدل والرفق والاحسان -

يكتاے خود را همچو ديوانه غضبناک ضائع كرد - و در جزا و سزا طريق انصاف و نرمى و احسان را

بل خوف من العذاب الابدى الذى لا ينقطع فى حين من الاحيان - فاين

مرعى نداشت - و از ان عذاب ابدى ترسانيد كه هيچ وقتے منقطع نخواهد شد - پس در چنين

الرحم فى مثل هذا القهّار - الّذى فوّض الابن المحبوب الى الكفّار - وما

قهارے رحم كجاست - كه فرزند محبوب خود را حواله كافران كرد - و همچو رحيمان

خفّف عذابه كالرحماء الاخيار - بل القى عباده فى جهنّم لابد الآبدين - زاد

و نيكان در عذاب تخفيف ننمود - بلكه بندگان خود را براے هميشه در جهنم انداخت - و در عذاب

وقوموا لله شاهدين - ثم من المسلمات الامة المرحومة - ان المسيح لا يجي الا على راس

می جوید تدبر کنید - و برای خدا بهر شهادت برخیزید - باز از مسلّمات این امت مرحومه است که مسیح هرگز نخواهد آمد مگر در

المائة - فهذا الراس بزعمكم قد انقضى خاليًا ومضى سدى وانقطع الرجاء الى راس مائة اخرى

وقتے که سر صدی باشد - پس این سر صدی بزعم شما خالی گذشت و هیچکس نیامد - و تا سر صدی آخر از آمدن امید منقطع

العذاب زيادة فاحشة مكروهة ثم ادّعى انه قتل ابنه لينجي المذنبين رحمة فما

آن زیادتی کرد که مکروه و از حد تجاوز کننده است - باز دعوی کرد که او پسر خود را محض از رحمت

هذا الا طريق الظالمين المزوّرين - ثم نرجع ونقول ان البراهمة قد نزّلوا سبل الهدى

برائے رہانیدن گنه گاران قتل کرد - پس این طریق خاصه مردمانیست که بسیار ظالم و مکار باشند -

فلا تتبع خرافات قوم نوكى - وسئل الله ان يهديك الى صراط الراشدين - الا

پس آن خرافات را پیروی مکن که جاهلان تراشیده اند - و از خدا بخواه که ترا هدایت راه رشیدان کند - آیا

ترى انهم جمعوا تناقضات فى خيالاتهم واضحكوا الناس بخزعبيلاتهم - وجاؤا

نمی بینی که اوشان تناقضات را در خیالات خود جمع کرده اند - و مردم را بسخنان باطل خود در خنده آورده اند

بافك مبين - قد لزمهم من جهت عقيدتهم ان يدعوا ربهم بالتضرعات لينفنى

و دروغ صریح آورده اند - بر ایشان از عقیدهٔ ایشان لازم بود که از خدائے خود بتضرع تمامتر بخواهند که

كل حيوان من دون رجال يوجد تحت السموات من بقر وجاموس وماعز

تا او بجز مردان تمام آن جانوران را بمیراند که زیر آسمان موجود اند - از قسم گاؤ ها و گاؤمیش ها و گوسپند ها

وغيرها من الحيوانات - وكل امراة زوجًا كانت لهم او من الامهات والبنات والاخوات

وغیره از جانوران و همچنان لازم بود که هر زنے را نیز بمیراند گو او زوجه اوشان باشد - یا از مادران ایشان یا

ليتخلص ارواح آبائهم من تناسخ ومن عذاب مهين - بل كان هذا الدعاء

از دختران ایشان یا همشیرگان ایشان تا که روحهای پدران ایشان از تناسخ و عذاب رسوا کننده آزاد شوند -

ان كان التناسخ هو الحق فيجب ان يجتنب التزوج كل من تمسك بهذه الاعتقادات لعل النساء المنكوحات كن بناتهم

و اگر تناسخ حق است پس واجب است که اهل آن از نکاح کردن پرهیز کنند شاید زنان منکوحه دختران ایشان باشند یا همشیره های ایشان یا مادران

ووجب بزعمكم ان تبقى فتن قسيسين من اعداء الهدى - مع تزائدها الى تلك المدى

گشت - وحسب زعم شما این واجب شد کہ فتنہ ہای پادریان تا بدین مدتہا در تزائد باشد -

فان وقتها شرطية وقت المسيح كما اخبر سيد الورى - فهذا اعظم المصائب على

چراکہ وقت آن فتنہ ہا بطور شرط برای وقت مسیح موعود است - پس این مصیبتے بزرگ بر اسلام ست

اهمّ مقاصدهم واعظم مآربهم - ان كانوا راسخين على عقيدتهم ومستيقنين -

بلکہ این دعا از اہم مقاصد و بزرگتر مرادات ایشان بود اگر ایشان بر عقیدہ خود یقین داشتندے -

ولكنهم يدعون خلاف ذالك - وقد حثّهم ويدهم على ان يدعوا ابهم يعطهم

مگر ایشان برخلاف این دعاہا می کنند - و وید ایشان ایشانرا رغبت می دہد تا از و بسیار از بسیار

كثيرًا من البقر والفرس ويجعلهم من المواشي متموّلين -

گاوان واسپان بخواہند و او شان را از چارپایان مالدار کند -

والويد مملوّ من مثل هذه الادعية - كما لا يخفى على الذين قرءوا الرگ وید بالبصيرة -

و وید از ہمچو این دعاہا پر است - چنانچہ بران کسانے پوشیدہ نیست کہ وید را میخواندند یا از

وسمعوه من البراهمة متاملين - فلو كان الويد من عند الله لما وجد فيه دعاء

برہمنان مے شنوند - پس اگر وید از طرف خدا تعالیٰ بودے ہرگز ممکن نبود کہ چنین

لا يتاتى الا بفسق الفاسقين - وترى الهنود كيف يودّون ان يكون لهم اقاطيع

دعاہا دران موجود بودندے کہ بغیر بدکاری بدکاران حصول آنہا ممکن نیست و تو می بینی کہ چگونہ ہنود میخواہند

من البقر والجواميس ويصرفون هممهم الى هذا الامر مدبرين - فكانهم يحبون

کہ برای ایشان رمہ ہا از گاوان و گاومیشان باشد و برای این امور بگوناگون تدبیرہا ہمتہا خود مصروف میدارند پس گویا

ان تبقى الفاحشة الى ابد الآبدين - بل يحب ويدهم ان لا ينقطع ابدًا سلسلة ذنب

او شان میخواہند کہ بدکاریہا برای ہمیشہ موجود باشند - بلکہ وید ایشان دوست میدارد کہ سلسلہ گناہ گنہگاران گاہی منقطع

الاسلام - ان تعلو شوکة الصلیب الی تلک الایّام البعیدة من الانام - ویمتد زمان اغواء الخواص

کہ شوکت صلیب تاآن روزہا بماند کہ ہنوز از خلق بسیار دور اند - و زمانہ اغوائے مخلوقات بدرازی کشد -

والعوام - فما لکم لا تتفکّرون - وتبدّلون شکر نعم الله بالکفران وتُنکرون - وجاء کم

پس چہ پیش آمد شمارا کہ فکر نمی کنید - و بجائے شکر نعمت ہائے الٰہی کفران می ورزید - وحق در وقت

المذنبین - واما القول الاحسن الاقوم فی ھذا الباب - والحق القائم علی اعمدة الصواب

نگردد - مگر آن سخنے کہ درین باب احسن و راست تر ست - و بر ستونہائے ثواب قائم است -

فھو الذی بیّنہ الله فی الکتاب - لقوم طالبین - وھو ان ھذا العالم لا یدوم

پس آن ہمان ست کہ خدا تعالیٰ برائے طالبان در قرآن شریف فرمودہ ست - و آن این ست کہ این جہان

الی ابد الآبدین - بل لہ انقطاع وانتھاء وبعدہ عالم آخر یقال لہ یوم الدین - ولا یلقی

تا ہمیشہ نخواہد ماند بلکہ برائے او انقطاعے و انتہائے ست - و پس آن جہانے دیگر ست کہ آنرا یوم الدین می نامند

نعماءہ الا الذی اختار الشدائد علی النعماء - وآثر الآلام علی الآلاء - وصبر علی انواع البأساء

و نعمتہائے آن جہان را ہمان کس خواہد یافت کہ سختی ہا را بر نعمتہا اختیار کند - و دردہا را بر اسباب آسائش

لرضاء رب العٰلمین - فالذین وصلوا ھذہ السعادة - وبلغوا الشرف والسیادة -

مقدم دارد - و بر انواع سختی ہا برائے رضائے رب العالمین صبر کند - پس آنانکہ این سعادت را یافتند و بزرگی و مہتری

فھم قومان عند الرب المنّان - منھم قوم یجاھدون فی الله باموالھم وانفسھم -

را رسیدند پس ایشان نزد خدائے منان دو قوم اند - یکے از ایشان آن قوم است کہ در راہ خدا تعالیٰ با مال و

ویؤتون فی سبیل الله کل احبّھم وانفسھم - ویشرون نفوسھم ابتغاء مرضات الله

جان خود مجاہدہ میکنند و ہر چہ از مال عزیز تر دوست میدارند آن ہمہ براہ خدا تعالیٰ می دہند و برائے تحصیل

ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصة - ویبیتون لربھم سجدا وقیاما وباکین

رضامندی ہائے الٰہی جان ہائے خود را میفروشند - و بر نفوس خود دیگران را اختیار میکنند اگرچہ خود در تکلیف و تنگی

الحق فی وقتہ فتعرضون ۔ وتجعلون حظکم ان تکفرونی ولا تتقون ۔ اتکفرون

خود شمارا رسید و شما کنارہ میکنید ۔ و حصہ خود این می گردانید کہ مرا کافر قرار دادہ اید و نمی ترسید ۔ آیا شما بندہ

عبد اللہ المامور ۔ وتقفون ما لیس لکم بہ علم من اللہ الغیور ۔ وتکلمون مستعجلین

مامور را کافر میگوئید ۔ و بران چیزہا اصرار می کنید کہ علم آنہا شمارا ندادہ اند ۔ و از روے جلدی کلام میکنید

ولا یفرطون فی حظ انفسہم بل ینفقون اموالہم فی مراضی اللہ ویعیشون کالفقراء

باشند ۔ و برائے پروردگار خود در حالت سجدہ و قیام و گریہ شب میگذرانند ۔ و در حظ نفس خود از حد اعتدال بیرون

والمساکین ۔ وقوم آخرون یتولی اللہ امر نجاتہم ویفعل بہم امورا ما کان لہم ان

نمی روند بلکہ مالہائے خود را در رضاہائے خدا تعالیٰ خرچ میکنند و ہمچو مساکین و فقرا زندگی بسر میکنند ۔ و قومے دیگر است

یفعلوہا لنجات انفسہم ۔ فیصب علیہم مصائب وشدائد وانواع النائبات ۔ ویبتلیہم

کہ خدا خود متولی امر نجات شان میگردد ۔ و برائے شان آن کارہا میکند کہ در طاقت شان نبود کہ خود برائے نجات خود

بنقص من الاموال والانفس والثمرات ۔ ثم یرحمہم بذالک ۔ وینزل علیہم صلوات

کنند ۔ پس بر ایشان سختی ہا و شدتہا و اقسام حوادث نازل میکند ۔ و ایشان را بنقصان مال و جان و ثمرہا می آزماید

وانواع البرکات ۔ کما ینزل علی اہل الباقیات الصالحات ۔ ویلحقہم بقوم محبوبین ۔

باز بدین آزمایش بر ایشان رحم میفرماید و بر ایشان رحمتہا و انواع برکات نازل میفرماید و با محبوبان خود ایشان را

وتحسب تلک الآفات عبادۃ منہم ۔ ومجاہدۃ من عند انفسہم بما صبروا

پیوند مے بخشد ۔ و این آفات را از ایشان در حکم عبادت و مجاہدہ می پندارد چراکہ او شان بر

علیہا مستقیمین ۔ فیبلغہم اللہ مقامات بلغہا قوم زاہدون صالحون وحزب

سختی ہا صبر میکنند ۔ پس خدا تعالیٰ او شان را بدان مقامات می رساند کہ مقام زاہدان و صالحان

عابدون مرتاضون ویرضی عنہم کما رضی عن قوم یعبدونہ ویؤثرونہ ویجعلہم

و عابدان و مرتاضان ست و از ایشان آنچنان خوش میشود کہ از قومے خوش شد کہ پرستش او میکنند و او را

انسيتم ملجاء الناموس به او كنتم قوماً غافلين - اتوانون في امر الدين - واخلدتم

آیا قرآن کریم را فراموش کرده اید یا خود در غفلت زندگی بسر میکنید - آیا در امر دین سستی میکنید - و بکوشش تمام

الى الدنيا مجدين - واذا مررتم بالحق مررتم مستهزئين - الا قليل من الراشدين -

بر دنیا افتاده اید - و چون بر حق گزر میکنید باستهزا گذر میکنید - مگر اندکے از هدایت یابان -

فائزين - ويختار لكل ما يصلح لنفسه - وهو يعلم مصالح المخلوقين -

اختیار میکنند - و او شان را از کامیابان میگرداند - و برائے هر یکے آن می پسندد که برائے نفس او بهتر است - و او مصالح

فما بقي محل اعتراض في هذا المقام - فانهم وجدوا جزاءهم على الآلام - واصابهم

مخلوق خود را خوب میداند - پس درینجا هیچ محل اعتراض نماند - چرا که او شان جزائے دردهائے خود یافتند - و از فضل

حظ كثير واعطوا نعماً غير محدودة من الفضل التام - ودخلوا في مقعد صدق

کامل خدا تعالی نعمتهائے غیر محدوده یافتند - و در مجلس صدق همچو راستبازان بزرگ

كالابرار الكرام - ووصلوا اللذات الابدية فرحين - وورثوا جنة لا تنقطع

داخل کرده شدند - و در حالت خوشی و خرمی لذات ابدیه را رسیدند - و وارث آن جنت شدند که در هیچ وقتے

نعماءها - ولا تنفد آلاءها - ووجدوا نعماء ابدية بنصب ايام قلائل - ودخلوا

نعمتهائے آن منقطع نخواهند شد - و بعوض تکالیف چندروزه نعمتهائے جاودانی یافتند - و برائے دوام در

فردوس ربهم خالدين - وما هذه الدنيا الا طرفة عين تنقضي مرارتها وحلاوتها

بهشت داخل شدند - و این دنیا همچو مدت پلک زدن است - تلخی و شیرینی او همه میگذرد

وتنعدم نضارتها وطراوتها - ولا تبقى لذتها ولا عقوبتها - فلا تتمايل عليها اعين العارفين -

و تازگی او معدوم می شود - و لذت و عقوبت آن باقی نمی ماند - پس ازهمین وجه چشم عارفان برو

هذا ما الهمني ربي فخذها وكن من الشاكرين - منه

مائل نمی گردد - این آن چیز است که خدا در دلم انداخت - پس بگیر و شکر کن - منه

واكثركم ينظرون الى اهل الحق بنظر السخط محقّرين ـ وان سخط الله اكبر من سخطهم

واکثر شما اہل حق را بنظر غضب و اہانت مے بینند ـ وغضب خدا از غضب ایشان بزرگتر ست

وهو غيور لعباده المامورين ـ

و او برائے بندگان مامور خود غیرت میدارد ـ

وماكنت ان افترى عليه انه ربى احسن مثواي ـ وانه لا يُمهل المفترين ـ

و من نہ آنستم کہ بر خدا تعالیٰ افترا کنم ـ و آن خداوند است کہ مرا جا بہا بخشید و بمن نیکی ہا کرد ـ و او افترا کنندگان را

وانتم تعرفون سنن الله ثم تنقلبون منكرين ـ وتدرسون كتابه ـ ثم لا

ہرگز مہلت نمی دہد ـ و شما سنتہائے خدا را میدانید باز برگشتہ می شوید و کتاب او را میخوانید ـ باز روزہائے

تفهمون ايام الصادقين ـ فضلكم الله بعقل ودراية وفراسة ـ مانعة من غواية

صادقان را نمی فہمید ـ خدا بر شما بعقل و دانش فضل کرد ـ و شما را فراستے بخشید کہ از گمراہی باز دارد

فالحجة عليكم اتم من احبابكم ـ وذنب الاميين والمحجوبين كله على رقابكم ـ ان كنتم

پس حجت الٰہی بر شما از دیگر دوستان شما اکمل و اتم است ـ و گناہ ناخواندگان و محجوبان ہمہ بر گردن شماست

معرضين ـ وانى قد بلّغت كما اُمرت ـ وصدعت بما اُلهمت ـ فالآن لا عذر

اگر شما کنارہ کش بمانید ـ و من چنانکہ حکم کردند تبلیغ کردم ـ و الہام الٰہی را پوست کندہ بیان نمودم ـ پس اکنون

لجاحدٍ ـ ولا محلّ قول لمعاندٍ ـ وظهر الامر وحصحص الحق وقطع الله دابر

ہیچ منکرے را عذرے باقی نماندہ ـ و نہ ہیچ معاندے را جائے سخن ـ و امر ظاہر شد و حق بظہور پیوست و خدا قطع

المرتابين ـ ما بقى الامر مرموزا مكتوما ـ وصار المستور مكشوفا معلوما فلا

شکوک شک کنندگان کرد ـ اکنون این امر مخفی و مستور نماندہ ـ و ہرچہ پنہان بود منکشف گشت ـ پس

تكتموا الحق بعد ظهوره ان كنتم صالحين ـ

راستی را پس از انکہ ظاہر شد مپوشید ـ اگر مردان نیکو ہستید ـ

ولا یختلج فی قلبك ان العلماء ینتظرون نزول المسیح من السماء - فکیف نقبل قولہ

و در دل تو این نہ بگذرد کہ عالمان این انتظار میدارند کہ مسیح از آسمان نازل خواہد شد - پس چگونہ قول

یخالف قول العلماء - فان وفات المسیح ثابت بالآیات المحکمۃ القاطعۃ - و

عالمانرا قبول نکنیم - چراکہ وفات مسیح بآیات محکمہ قطعیۃ الدلالت ثابت است - و از وے

الآثار المتواترۃ المتظاھرۃ - فالامر الذی ثبت بتظاھر الاحادیث والقرآن - و

آثار متواترہ بپایہ ثبوت رسیدہ - پس امریکہ از تظاہر حدیث و قرآن ثابت شدہ است - و از یقین

الیقین والبرھان - لا یبلغ شانہ امر یؤخذ من ظنون لا من سبل الایقان - ولا

و برہان محقق گشتہ بشان آن امر دیگر نتواند رسید کہ ماخذ آن صرف ظنون اند نہ یقین - و نیز از

یخلو من وساوس مس ید الانسان - فالامن کل الامن فی قبول امر تظاھر فیہ

چرک ہائے مس انسانی خالی نیست - پس ہمہ امن در قبول آن امر است کہ دران حدیث و

الحدیث والفرقان - والعقل والوجدان - ولہ نظائر فی کتب الاولین - فان

قرآن بہ پشتی یکدیگر افتادہ اند - و نیز عقل و وجدان و نظائر کتب اولین موید و شاہدان ہستند چراکہ

النزول علی طریق البروز قد سلّم فی الصحف السابقۃ - واما نزول احد بنفسہ

نزول از آسمان بطریق بروز امریست کہ در صحف سابقہ تسلیم داشتہ شدہ است - مگر نزول کسے بذات

من السماء فلیس نظیرہ فی الازمنۃ الماضیۃ - اما سمعت کیف اوّل عیسیٰ

خود از آسمان امریست کہ نظیر آن در ازمنہ گزشتہ یافتہ نمی شود - آیا نشنیدہ کہ عیسیٰ علیہ السلام چگونہ دربارہ

علیہ السلام نباء نزول ایلیا عند السؤالات - وصرفہ عن الحقیقۃ الی الاستعارات

نزول الیاس تاویل کرد - و نزول او را از حقیقت گردانیدہ بصورت استعارہ قرار داد -

والیھود اخذوا بظاھر النصوص وما مالوا الی التاویلات - بل کفروا المسیح

گر یہود ان ظاہر نصوص پنجہ زدند - و مسیح تاویلے نکردند - بلکہ مسیح را بوجہ تاویل او کافر قرار دادند

علیٰ تاویلہ ورموہ بالتکذیبات ۔ وقالوا ملحد یصرف النصوص عن ظواھرھا ویعرض

وگفتند ملحدے ست کذاب نصوص را از ظاہر آن میگرداند ۔ واز

عن البیّنات ۔ فغضب اللہ علیہم وجعلہم من الملعونین ۔ فاتقوا جحر الیھود والقول

بینات اعراض میکند ۔ پس خداتعالیٰ بر ایشان لعنت کرد وغضب خود نازل فرمود ۔ پس شما از سوراخ یہود

المردود ۔ واتقوا موطاء قدم الفاسقین ۔ واقبلوا ما قال عیسےٰ من قبل وفی ھذا

پرہیز کنید وقول مردود را پیروی مکنید ۔ واز جائے قدم فاسقان دور بمانید ۔ وآنچہ عیسیٰ پیش زین گفت و

الحین ۔ ان مثل نزول عیسےٰ فی ھذا الوقت الاغسےٰ کمثل نزول ایلیا فیما مضےٰ ۔

اکنون گفت آنرا قبول کنید ۔ بہ تحقیق مثال نزول عیسیٰ درین وقت تاریک ہمچو مثال نزول ایلیاست در وقت

فاعتبروا یا اولی الابصار ۔ ولا تختاروا سبل الاشرار ۔ ولا تخالفوا ما بیّن اللہ علےٰ

گزشتہ ۔ پس اے صاحبان دانش از امر امر دیگر را بفہمید ۔ وطریق شریران اختیار مکنید ۔ وآن امر را مخالفت

لسان النبیین ۔

مکنید کہ خداتعالیٰ بر زبان انبیا بیان فرمود ۔

واما ما جاء فی حدیث خیر الانبیاء ۔ من ذکر دمشق وغیرہ من الانباء ۔

مگر آنچہ در حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذکر دمشق وغیرہ آمدہ است ۔

فاکثرہ استعارات ومجازات من حضرۃ الکبریاء ۔ وتحتہا اسرار فی حلل لطائف الایماء ۔

پس اکثر آن از قبیل استعارات ومجازات ست ۔ وزیر آن اسرار اند ۔

کما مضت سنت اللہ فی صحف السابقین ۔ ثم من الممکن ان ننزل بساحت دمشق او

چنانچہ در صحف سابقین ہمین سنت گزشتہ است ۔ باز از ممکنات کہ ما وقتے بدمشق نزول کنیم یا احدے

احد من اتباعنا المخلصین ۔ وما جاء فی الحدیث لفظ النزول من السماء لیرتاب

از اتباع ما داخل شود ۔ ودر حدیث لفظ نزول از آسمان نیست تا کسے شک کندہ

احد من المرتابين - اولم تكفكم فی موت المسیح شهادة الفرقان - وشهادة نبینا

شک کند - آیا شمارا در بارہ موت مسیح شہادت قرآن شریف کافی نیست - و آیا شہادت

المصطفی رسول الرحمان - فبای حدیث تؤمنون بعدهم یا معشر الخوان -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفایت ندارد - پس باوجود این ہر دو گواہان چہ حاجتے بحدیثے دیگری ماندہ -

مالکم لا تفکرون کالمحققین - اعندکم سند من اللہ و رسوله خیر الوری - فی

اے برادران چہ شد شمارا کہ ہمچو محققان فکر نمی کنید - آیا نزد شما از خدا و رسول او در معنی توفی کہ در قرآن

معنی التوفی - الذی جاء فی القرآن الاولی فانتم تتکئون علی ذالک السند و

شریف در محل ذکر حضرت عیسی موجود است سندے ہست - پس شما بران سند تکیہ میکنید و راہ پرہیزگاری

تسلکون سبل التقی - اتؤولون من عند انفسکم ومن الهوی - فان کان سند

اختیار مے کنید - یا از طرف خود تاویل ہا مے کنید - اگر سندے باشد پس آن سند

فاخرجوه لنا ان کنتم صادقین - ولن تستطیعوا ان تاتوا بسند - فلا تخلدوا الی

برائے ما بیرون آرید اگر میدانید کہ شما بر راستی ہستید - و ہرگز نتوانید کہ سندے پیش کنید - پس بسوئے

فند ان کنتم متقین - وایاکم والتفسیر بالرای ولا تترکوا الهدی - فتوخذون من مکان

دروغ میل مکنید - اگر پرہیزگار ہستید - وخود را از تفسیر بالرائے دور دارید وہدایت را ترک مکنید - ورنہ از مکان

قریب ولا یبقی لکم عذر ولا حجة اخری - فما لکم لا تخافون یوم الدین -

قریب گرفتار خواہید شد - و ہیچ عذرے وحجتے نخواہد ماند - چہ پیش آمد شمارا کہ از روز قیامت نمی ترسید

واما نحن فما نقول فی معنی التوفی الا ما قال خیر البریة - واصحابه الذین

مگر ما کہ ہستیم پس در معنی توفی ہمان میگوئیم کہ رسول ما صلی اللہ علیہ وسلم گفت - ونیز آنچہ اصحاب

اوتوا العلم من منبع النبوة - وما نقبل خلاف ذالک رای احد - ولا قول قائل - الا

او گفتند - کہ از چشمہ نبوت بہرہ ور بودند - وآنچہ برخلاف این باشد از قولے ورائے قبول نے کنیم - مگر

ما وافق قول الله وقول خیر المرسلین - واذا حصحص الحق فی معنے التوفی

آنچه موافق قول الله و رسول باشد - وهرگاه که درباره معنی متوفی امر حق از زبان آنحضرت

من لسان خاتم النبیین - وثبت ان التوفی هو الاماتة والافناء - لا الرفع و

صلی الله علیه وسلم ظاهر گشت - وثابت شد که معنے توفی میرانیدن ست - نه آنکه برداشته شدن

الاستیفاء - کما هو زعم المخالفین -

یا تمام تر گرفته شدن - چنانکه زعم مخالفان ست -

فوجب ان ناخذ الحق الثابت بایادی الصدق والصفاء - ولا نبالی قول السفهاء

پس واجب شد که ما حق ثابت شده را بدستہاے صدق وصفا بگیریم - وبقول سفہا وجہلا ہیچ

والجهلاء - ونؤول کلما خالف الاثر الثابت بالنصوص والبراهین - ولا نقدم الظنون

پروا نداریم - وهرچه از احادیث وآثار مخالف نصوص وبراهین افتاده است آنرا تاویل کنیم - وظن

علی الیقین - ولا نؤثر الظلمة علی الانوار - ولا قول المخلوق علی قول الله علام الاسرار

را بر یقین مقدم نداریم - ونه تاریکی را بر نور مقدم کنیم ونه قول مخلوق را بر قول خدا مقدم داریم -

انترك البینات للمتشابهات - او نضیع الیقینیات للظنیات - ولن یفعل مثل هذا الا جهول

آیا بینات را برای متشابہات فرو گذاریم - یا یقینیات را برای ظنیات ضائع کنیم - وہمچو این کار ہرگز کسے

او سفیه من المتعصبین -

نخواهد کرد - مگر آنکه جاہلے وسفیہے از متعصبان باشد -

الا تری ان نزول المسیح عند منارة دمشق یقتضی ان ینزل هو بنفسه عند

آیا نمی بینی که فرود آمدن مسیح نزد مناره دمشق میخواهد که او بنفس خود در آنجا فرود آید -

تلك البقعة - وذلك غیر جائز بالنصوص القاطعة المحکمة - ولا شك ان

واین امر از روے نصوص قاطعہ محکمہ ناجائز وغیر ممکن ست - ودرین ہیچ شک

اعتقاد نزول المسیح عند ذالك المكان - يخالف امر موته الذي يفهم من بينات

نیست که این اعتقاد نزول مسیح مخالف آن واقعه موت ست که از نصوص قرآن شریف فهمیده

نصوص القرآن - ولاجل ذالك ذهب الائمة الاتقياء الی موت عیسیٰ - وقالوا

می شود - همین باعث است که امامان پرهیزگاران بسوی موت عیسیٰ علیه السلام رفته اند - وگفته

انه مات ولحق الموتی - كما هو مذهب مالك وابن حزم والامام البخاري وغير

اند که او بمرد و ببردگان پیوست - چنانچه همین مذهب مالک رضی الله عنه وامام ابن حزم وامام بخاری وغیره

ذالك من اكابر المحدثين - وعليه اتفق جميع اكابر المعتزلين - وقال بعض كرام الاولياء

اکابر محدثین ست - وبر همین مذهب تمام اکابر معتزله اتفاق میدارند - وبعض بزرگان از

ان حيات عيسیٰ - ليس كحيات نبينا بل هو دون حيات ابراهيم وموسیٰ -

اولیا گفته اند که زندگی عیسیٰ از زندگی آنحضرت صلی الله علیه وسلم کمتر ست - بلکه از زندگی ابراهیم علیه السلام وموسیٰ

فاشار الی انّ حياته من جنس حيات الانبياء - لا كحيات هذا العالم كما هو زعم الجهلاء -

علیه السلام هم فروتر افتاده - پس درین قول آن بزرگ اشاره فرموده است که حیات عیسیٰ از جنس حیات انبیاء

واعلم ان الاجماع ليس علی حياته - بل نحن احق ان ندعي الاجماع علی مماته - كما

نه از جنس حیات این دنیا چنانکه آن زعم جاهلان ست - وبدانکه اجماع بر حیات عیسیٰ علیه السلام هرگز نیست -

سمعت آراء الاولين -

بلکه ما حق میداریم که دعوی اجماع بر موت او کنیم چنانچه پیش ازین شنیدی -

وتعلم ان اكثر اكابر الامة - ذهبوا الی موته بتصريحات - والآخرون صمتوا

ومیدانی که اکثر اکابر امت بسوی موت او رفته اند - ودیگران بعد شنیدن چنین تصریحات

بعد ما سمعوا قول تلك الائمة - وهذا كالاجماع عند العاقلين - ثم تعلم ان

خاموش ماندند - وهمین است که آنرا اجماع نام باید نهاد - باز میدانی که

كتاب الله قد صرح هذا البيان - فمن خالف فقد مان - ولا نقبل اجماعاً يخالف

کتاب الله بیان موت مسیح بتصریح کرده است - پس هر که مخالف آن بیان گوید دروغ گوست - و ما چنین اجماعے

القرآن - وحسبنا كتاب الله ولا نسمع قول الآخرين - ومن فضل الله ورحمة

را قبول نکنیم که مخالف قرآن باشد - و مارا کتاب الله کافی ست و سخن دیگران نمی شنویم - و این فضل خدا و رحمت

ان الصحابة والتابعين والائمة الآتون بعدهم ذهبوا الى موت عيسى - وراه

اوست که صحابه و تابعین و امامان که بعد ازیشان آمدند بسوے موت عیسی علیہ السلام رفته اند - و آنحضرت

نبينا صلى الله عليه وسلم ليلة المعراج في انبياء ماتوا ودخلوا دار الآخرة -

صلی الله علیه وسلم در شب معراج او را در پیغمبرانے دید که بمردند و در دار آخرت رسیدند - و دیدن آنحضرت صلی الله

ورؤيته ليس بباطل بل هو حق واضح وكشف من الله الاعلى -

علیه وسلم باطل نتواند شد بلکه آن حق واضح و کشف صریح از خدا تعالی ست -

فما لك لا تقبل شهادة الرسول المقبول - ولا تقبل شهادة القرآن

پس چه شد ترا که شهادت نبی صلی الله علیه وسلم قبول نمی کنی - و نه شهادت قرآن را می پذیری -

وترضى بالقول المردود كالجهول - ولا تنظر بعين المحققين - ثم لا يمكن لاحد

و همچو نادانے بقول مردود خوش هستی - و بچشم تحقیق نمی بینی - باز در حد امکان کسے

ان ياتي باثر من الصحابة - او حديث من خير البرية - في تفسير لفظ التوفي بغير

نیست که چنین اثرے از صحابه یا حدیثے از آنحضرت صلی الله علیه وسلم پیش کند که معنی لفظ توفی بجز میرانیدن چیزے

معنى الاماتة - ولا يقدرون عليه ابداً ولو ماتوا بالحسرة - فاى دليل اكبر من

دیگر دران بیان کرده باشد - و هرگز مخالفان برین قدرت نخواهند یافت اگرچه از حسرت بمیرند - پس کدام دلیل

ذالك لو كان في قلب مثقال ذرة من الخشية - فان بحث الوفات والحيات اصل

ازین بزرگتر خواهد بود - اگر در دلے مقدار یک ذره خوف خدا باشد - چراکه بحث وفات و حیات عیسی علیه السلام

مقدم فی ھذہ المناظرات- فلما حصحص صدقنا فی الاصل ما بقی بحث فی

اصل مقدم درین مباحثات است- پس ہرگاہ کہ ثابت شد کہ ما در اصل بحث حق بجانب ہستیم پس

الفروعات- بل وجب ان نصرفہا الی معنے یناسب معنی الاصل- کما ھو طریق الدیانۃ

در فروعات بحثے نماند- بلکہ ما فروعات را بسوے اصل خواہیم گردانید و آن معنی خواہیم کرد کہ بمعنی اصل مناسبت

والعدل- ولن نقبل معانی تنافی الاصل وتستلزم التناقض بل نرجعہا

دارند چنانچہ طریق عدل و دیانت است- وہرگز آن معنی ہا قبول نخواہیم کرد کہ باصل منافات دارند و موجب

الی الاصل المحکم کالمحققین-

تناقض باشند- بلکہ آنرا سوے اصل محکم ہمچو محققان رجوع خواہیم داد-

وقال بعض المخالفین من العلماء المجادلین- ان معنے التوفی اماتۃ- و

وبعض مخالفان ما از علما چنین گفتہ اند کہ بلا شبہ معنی توفی میرانیدن است- و

لیس فیہ شک ولا شبھۃ- فانہا ثبت بلسان النبی وصحابتہ- وما کان

درین ہیچ شک و شبہ نیست- چراکہ این معنی بزبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب او ثابت شدہ

لاحد ان یعصے بیان فوھتہ- بل فیہ مخافۃ کفر ومعصیۃ- وخوف نکال و

ومجال احدے نیست کہ آن معنی را رد کند کہ از دہان مبارک او بیرون آمدہ اند- بلکہ درین انکار اندیشہ کفر و معصیت

عقوبۃ- وخسران الدین- ولکنا لا نقول ان عیسے علیہ السلام توفی وصار

ست- وبیم عذاب وعقوبت وزیان دین ست- مگر ما این نمی گوئیم کہ عیسی علیہ السلام بمرد و از مردگان

من الاموات- لیلزمنا القول بالبروز فی نباء خیر الکائنات- بل معنی الآیۃ

شد- تا نزول او را بطور بروز اعتقاد داریم- بلکہ معنی آیت این ست

انہ سیتوفی بعد نزولہ فلم یبق من الشبہات وبطل قول المعترضین-

کہ عیسی علیہ السلام بعد نزول وفات خواہد یافت- پس بدین توجیہ ہیچ اعتراضے باقی نمی ماند-

واما جوابنا فاعلم ان هذا القول قد قيل من قلة التدبر والاستعجال۔

مگر جواب ما پس بدانکہ این سخن از قلت تدبر وشتاب کاری گفتہ شدہ است۔

ولو فکر قائلہ لندم من هذا القيل والقال۔ ولاستغفر کالمذنبين المفرطين۔

واگر قائل این سخن فکر کردے البتہ شرمندہ شدے۔ وہمچو گناہگاران استغفار کردے

اما تدبر آيت فلما توفيتنی بالفکر والامعان۔ فانہ نص صريح علی ان عيسی مات

آیا او در آیت فلما توفیتنی تدبر نکرد وبفکر وغور ندید۔ چراکہ این آیت نص صریح برین امر است کہ عیسی

فی سابق الزمان۔ لا انہ يموت فی حين من الاحيان۔ فان الصيغة تدل علی

علیہ السلام در زمانہ گزشتہ وفات یافت۔ نہ اینکہ آیندہ در وقتے خواہد مرد۔ چراکہ این صیغہ دلالت بر زمان

الزمان الماضی۔ والصرف ههنا کالقاضی۔

ماضی میکند۔ وعلم صرف اینجا مثل حاکم است۔

ثم انکنت لا ترضی بحکم الصرف۔ وتجعل الماضی استقبالا بتبديل الحرف۔

باز اگر حال چنین ست کہ تو بحکم صرف راضی نیستی۔ وماضی را بہ تبدیل حرفے استقبال میگردانی۔ پس این

فهذا ظلم منک ومن امثالک۔ ومع ذالک لا يفيدک غلو جدالک۔ وتکون

ظلمے ست از تو وامثال تو۔ وباوجود این اینجا نزاع تو ہیچ فائدہ نرا نمی بخشد۔ وبدین پہلو

فی هذا ايضا من الکاذبين۔ فان المسيح يقول فی هذه الايات۔ ان قومی

نیز ہم دروغگو ثابت خواہی شد۔ چراکہ مسیح درین آیات میگوید کہ قوم من بعد از مردن من گمراہ

قد ضلوا بعد موتی لا فی الحيات۔ فان کنت تحسب عيسی حيا الی هذا الزمان

شدند نہ در زندگی من۔ پس اگر گمان میکنی کہ عیسی علیہ السلام تا این زمانہ در آسمان زندہ

فی السماء۔ فلزمک ان تقر بان النصاری قائمون علی الحق الی هذا العصر لا

است۔ پس ازین لازم می آید کہ اقرار کنی کہ نصاری ہم تاہنوز بر حق اند نہ از گمراہان و ہوا

من اهل الضلالة والهواء - فاين تذهب يا مسكين - وقد احاطت عليك

پرستان - پس اے مسکین کجا میروی - و بر تو دلائل احاطه کرده اند

البراهين - وظهر الحق وانت تكتمه كالمتجاهلين -

وحق ظاهر شد و تو او را همچو تجاهل کنندگان می پوشی -

ايها الغالي اتق سبل الغلواء - واترك طريق الخيلاء - ولا تغضب الله

اے غلو کننده از طریق ہای غلو پرهیز - و راه تکبر را ترک کن - و خدا را بمعصیت در غضب

بالمعصية - ولا ترد مورد المأثمة - وسارع الى التوبة والمعذرة - ولا تكن كالذي

میار - و در مقام گناه وارد مشو - و بسوی توبه و معذرت جلدی کن - و همچو آن کسے مشو که بخوردن

يسرّ باكل الجيفة - وما اكترث لما فيه من الغدرة - وفرّ الى الله كالمستغفرين -

مردار خو گرفته است - و از گندگی ہای آن هیچ پروا ندارد - و بسوی خدا همچو کسے بگریز که معافی می خواهد -

اطع ربك الجبار اهل الاوامر

خدای خود را که جبار است و اهل احکام اطاعت کن

وخف قهره واترك طريق التجاسر

و از قهر او بترس و طریق دلیری ها بگذار

وكيف على نار الهبا تصبر

وچگونه بر آتش مصیبت ها صبر توانی کرد

وانت تأذى عند حر الهواجر

و تو در تپش ہای نیم روز تکالیف می برداری و طاقت نداری

وحب الهوى والله صل مدمر

و محبت هوا و هوس بخدا ماریست هلاک کننده

كملمس افعى ناعم في النواظر

و از بیرون همچو جلد مار صاف و ملائم است

فلا تختروا الطغوى فان الهنا

پس از حد در گذشتن اختیار مکنید چرا که خدائے ما

غيور على حرماته غير قاصر

بر حدود خود غیرتمند است و مجرمان را معذور نخواهد گذاشت

ولا تقعدن يا ابن الكرام بمفسد

وای پسر بزرگان با مفسدے منشین

فترجع من حب الشرير كخاسر

پس از محبت بدسرشت ہا همچو زیان کار خواهی گردید

ولا تحسبنّ ذنبا صغیرا الهیّنِ	فانّ وداد اللئیم احدی الکبائر
و گناهِ خورد را آسان مدان	چرا که دوستی گناه خود از گناهان بزرگ است
واٰخر نصحی توبة ثمّ توبة	وموتُ الفتی خیرٌ له من مناکر
و آخر پند من این ست که توبه کن توبه کن	و مردن مرد از ارتکاب منکرات و معاصی نیکوتر است

ایّها الصلحاء انی بلّغتکم الحق لاتمام الحجّة - ولو کان فیه بعض المرارة - فتدبّروا

ای مردان نیک من امر حق را برای اتمام حجت بشما رسانیدم - اگرچه دران بعض تلخی هاست - پس تدبر کنید

نصرکم الله ان الله ینصر المتدبرین - ولا یختلج فی قلبکم ان المسیح الموعود

خدا مدد شما کند - و خدا بالضرور مدد کسانی میفرماید که تدبر میکنند - و در دل شما این نگذرد که مسیح موعود با کافران

یحارب الکفّار - ویقتل الاشرار - ویخرج کملوکٍ مقتدرین - ولیست بایدینا

جنگ ها خواهد کرد - و شریران را خواهد کشت - و بچو بادشاهان خروج خواهد کرد - و در پنجه ما این قوت

هٰذه القوة ولا العساکر والشوکة - وسطوة السلاطین -

است - نه لشکرها و نه شوکت - و نه دبدبه شاهانه -

فاعلموا ان هٰذه الحکایات والروایات لیست بصحیحة - ویعرف سقمها

پس بدانید که این حکایتها و روایتها صحیح نیستند - و هر که بسلامت طبع در کتب حدیث

کلّ من تفکّر بسلامة قریحة - وتدبّر کتب المحدّثین - وانتم تعلمون ان صحیح

فکر کند سقم این روایتها را خواهد شناخت - و شما میدانید که صحیح بخاری

الامام البخاری اصحّ الکتب بعد کتاب الله الفرقان - وقد جاء فیه ان المسیح

بعد کتاب الله از همه کتاب ها صحیح تر است - و در آن آمده است که مسیح

یضع الحرب ففکروا بالامعان - فان هٰذه الفقرة وامثالها تشفیکم

جنگ نخواهد کرد - پس درین فقره فکر کنید - چرا که این فقره و امثال آن شما را شفا خواهد بخشید

وتخرج شكوك الجنان - لانها تدل ان المسيح لا يحارب الناس - بل يُفحم الاعداء

و شک ہا از دل بیرون خواہد کرد - زیرا کہ این فقرہ و امثال آن دلالت میکند کہ مسیح با مردم کارزارے نخواہد کرد بلکہ

ويزيل الاوهام والوساوس - وياتي بكلمات حكمية - وآيات سماوية - حتى

دشمنان را بازالہ اوہام و وساوس ملزم خواہد کرد - وکلمات پر حکمت بیان خواہد فرمود - ونشانہائے

يُخرج من الصدور اضغانها - ويقتل شيطانها - ولكن لا بسيوف ورماح وقناة -

آسمانی خواہد نمود - بحدیکہ کینہ ہا از سینہ ہا خواہد ربود - وشیطان کینہ وران را قتل خواہد کرد - مگر نہ بہ تیغہا ونہ

بل بحربة من سماوات - ويستفتح بتضرعات وادعية - لا بسهام واسنة - ولاجل

بہ نیزہ ہا بلکہ بحربہ آسمانی - و فتح خود بتضرعہا و دعا ہا بخواہد نہ بہ تیرہا و نیزہ ہا - و از ہمین

ذلك لا يحارب ياجوج وماجوج - بل يسئل الله ان يعطيه من لدنه الغلبة

سبب ست کہ با یاجوج و ماجوج جنگ نخواہد کرد - بلکہ از خدا خواہد خواست کہ او را غلبہ و عروج

والعروج - فيكون في آخر الامر من الغالبين -

بخشد - پس در آخر امر غالب خواہد شد -

فالقول الذي يخالف هذا الحديث الصحيح والخبر الصحيح

پس سخنے کہ این حدیث صحیح را مخالف ست - و بدین خبر صحیح مخالفت دارد آن سخن

مردود وباطل ولا يقبله الا جاهل من الجاهلين - ثم اعلموا ان قتل

مردود است و باطل و آنرا قبول نخواہد کرد مگر کسے کہ از جاہلان باشد - باز بدانید کہ بغیر تفہیم و تبلیغ

الناس من غير تفهيم وتبليغ واتمام حجة - امر شنيع لا يرضى به اهل فطنة

و اتمام حجت مردم را کشتن امرے زشت ست کہ ہیچ دانشمندے بدان راضی نیست - و نہ ہیچ نور فطرت

ولا نور فطرة - فكيف يعزى الى الله العادل الرحيم - والمنان الرؤف الكريم -

بدان خوشنود است - پس چگونہ این امر بسوئے عادل و رحیم و محسن و رؤف و کریم نسبت کردہ شود -

ولو کان هذا جائزاً لکان احق به سیدنا خیر البریة۔ وقد سمعتم انه صبر مدة

واگر این امر جائز بودے پس زیاده تر حقدار این آنحضرت صلی الله علیه وسلم بود۔ وشما شنیده اید که آنحضرت

طویلة علی تطاول الکفرة الفجرة۔ ورای منهم کثیر من الظلم والاذیة وانواع

صلی الله علیه وسلم تا مدتے بر گردن کشی کافران وفاجران صبر کرد۔ واز ایشان بسیارے از ظلم واذیت وگوناگون

الشدة والصعوبة۔ حتی اخرجوه من البلدة۔ ثم اهرعوا الیه متعاقبین مغتضبین

سختی وصعوبت دید۔ تا آنکه اورا از مکه معظمه بیرون کردند۔ باز بطور تعاقب بنیت قتل سوے او بتمامتر

بنیة القتل والابادة۔ فصبر صبراً لا یوجد نظیره فی احد من رسل حضرة

غضب شتافتند۔ پس آنحضرت صلی الله علیه وسلم آن صبر اختیار کرد که نظیر آن در پیغمبران پیشین یافته

العزة۔ حتی بلغ الایذاء منتهاه۔ وطال مداه۔ فهنالك نزلت هذه الآیة

نمی شود۔ تا آنکه ایذا بنهایت رسید۔ ومدت آن دراز کشید۔ پس در آن وقت این آیت از خدائے سمیع و

من الله السمیع الخبیر۔ اُذِنَ للّذین یُقاتلون بانّهم ظُلِمُوا

خبیر نازل شد۔ ومضمون آیت این است که آن گروہے را اجازت مقابله میدهیم که مظلوم اند۔

واَنّ اللّٰه علیٰ نصرهم لقدیرٌ۔

وخدا قادر است که ایشان را مدد دهد۔

فانظروا کیف صبر رسول الله وخیر الرسل علی ظلم الکفرة الیٰ

پس بنگرید که چگونه رسول خدا صلی الله علیه وسلم بر ظلم کافران تا روزگارے دراز صبر کرد۔

بُرهةٍ من الزمان۔ ودفع بالحسنة السیّئة حتیٰ تمّت حجّة الله الدیان۔ و

وجواب بدی به نیکی داد تا آنکه حجت خدائے جزا دهنده باتمام رسید۔ و

انقطعت معاذیر الکافرین۔ فاعلموا ان الله لیس کقصّاب یعبط الشاة بغیر

همه عذر کافران منقطع شد۔ پس بدانید که خدا تعالیٰ مثل آن قصاب نیست که بغیر جرمے گوسپند

جريمة۔ بل هو حليم عادل لا يأخذ من غير اتمام حجّة۔ وهو الذي أرسلني

رامی بکشد۔ بلکہ او حلیم و عادل است کہ بغیر اتمام حجت ہیچکس را نمی گیرد۔ و او ہمان ست کہ مرا از

من حضرته العليّة۔ فإياكم وحجب الجهل والعصبيّة۔

جناب بلند خود فرستاد۔ پس بر شما ست کہ از جہل و تعصب دور باشید۔

ولكم من العلماء والصلحاء اتبعوني مع كمال العلم والخبرة۔ و

و بسیارے از عالمان و صالحان و اہل علم ہستند کہ با وجود کمال علم و تجربہ پیروی من کردند

كُفّروا ولُعنوا وأوذوا بأنواع الفرية والتهمة۔ فاستقاموا بما أشرق لهم نور الحق والمعرفة۔

وی کنند۔ و مردم او شانرا کافر قرار دادند و بر ایشان لعنت فرستادند و بگوناگون دروغ و تہمت ایذا دادند

وصدّقوا قولي مستيقنين۔ وآمنوا مصدّقين غير مرتابين۔ وألّفوا كتبًا ورسائل

پس ایشان استقامت ورزیدند چرا کہ نور حق و معرفت بر ایشان تافتہ بود۔ و قول مرا بتمام تر یقین تصدیق کردند

ليعلم الناس أنهم من الشاهدين۔ وترى نور الصدق يتلألأ في جباههم۔ و

و ایمان آوردند و ہیچ شکے در دل خود نگذاشتند۔ و رسالہ ہا و کتاب ہا تالیف کردند تا مردم بدانند کہ ایشان از

تخرج كلم الحِكَم من أفواههم۔ والاستقامة تترشح من سيمائهم۔ والزهادة بشاهد

گواہان ہستند۔ و تو مے بینی کہ نور صدق در پیشانیہائے ایشان می درخشد۔ و کلمات حکمت از دہان شان می برآیند

في وجوههم۔ لا يجترؤن على المحارم ويخافون ربّ العالمين۔ وتتنزل عليهم

و استقامت از رفتار شان مترشح میگردد۔ و پرہیزگاری در روہائے ایشان می تابد۔ بر محرمات جرأت نمی کنند۔ و از

سكينة كل حين۔ زكّى الله جوهر نفوسهم۔ وزاد عرفانهم۔ وجلّى مرآة إيمانهم

پروردگار عالمیان مے ترسند۔ و ہر وقت سکینت بر ایشان نازل میگردد۔ خدا تعالےٰ جوہر نفسہائے ایشان پاک کرد۔ و

وسقاهم كأس صدق وعفة۔ وأعطاهم أنواع علم ومعرفة۔ وأدخلهم في

عرفان ایشانرا ترقی داد۔ و آئینہ ایمان ایشانرا روشن کرد و جام ہا صدق و پرہیزگاری ایشانرا نوشانید و گوناگون

عبادِہِ الصّالِحین - فقاموا لِلہِ لاطاعتی - وترکوا ارادتہم لارادتی - و

علم و معرفت بخشید - و در بندگان نیکو کار داخل کرد - پس براہ خدا در اطاعت من استادند - و ارادہ خود را برائے ارادہ

خالفوا الی ازواجہم واحبابہم - وابنائہم وآبائہم - وجاؤنی تائبین - انّہم

من ترک کردند - و زنان خود را و دوستان خود را و پسران خود را و پدران خود را برائے من مخالفت کردند و نزدم

مِن قوم اثنی علیہم ربّی والھمنی وقال - ترٰی اَعینہم تفیض مِن

توبہ کنندگان آمدند - ایشان از ان جماعت ما ہستند کہ خدا تعالیٰ تعریف ایشان کرد و مرا الہام داد و گفت

الدّمع یصلّون علیک - رَبّنا اِنّنا سَمِعنا منادیًا ینادِی

کہ تو می بینی کہ اشک ہا از چشم شان روان می گردد - بر تو درود می فرستند و می گویند کہ ای خداوند ما ما آواز

لِلایمان - فَاٰمنّا ربّنا فاکتبنا مع الشّاھِدین -

منادی کنندہ را شنیدیم کہ برائے قوی کردن ایمان ہا منادی میکند - پس ای خداوند ما ما ایمان آوردیم

فہم مِنّی وانا منہم الاقلیل مِن الغافلین - فانہم لحقوا بنا بالسِنہم

پس ما را در گواہان بنویس - پس ایشان از من اند و من از ایشانم مگر اندکے از غافلان کہ ایشان بزبانہا خود

لا بقلوبہم - او امحلوا لعد شؤبوبہم - واللہ یعلم ما فی صدور العٰلمین -

بما پیوستند نہ بدلہا خود - یا خشک شدند بعد یک نوبت باران اخلاص - و خدا خوب میداند کہ در سینہ ہاے

فطوبیٰ لِلّذین سَمِعوا وصایا الحق واستقاموا علیہا وما سَمِعوا بعد قول نسائہم

جہانیان چیست - پس مبارک قومے کہ وصیتہاے حق شنیدند و استقامت ورزیدند و بعد زان نہ سخن

او ابنائہم او عشیرتہم - وما صاروا کالکسالیٰ بل زادوا فی الیقین -

زنان خود شنیدند و نہ سخن پسران خود و نہ سخن قبیلہ خود و بعد از یقین سست نشدند

فالحاصل ان الرشد قد تبیّن - واظہر اللہ الحق وبیّن - واشرقت

پس حاصل کلام این است کہ رشد ظاہر شد - و حق پیدا گشت - و آن روز ہا

ایام کانت تنتظرھا الامم وتترجھا الفرق وکل امر موعود حان - وخسف القمر

بتافتند کہ مردم و فرقہ ہا انتظار آنہا می داشتند و ہر امر موعود نزدیک رسید۔ وآفتاب وماہ

والشمس فی رمضان - ورایتم ان القلاص ترکت - والعشار عطلت - والبحار

را در رمضان خسوف شد۔ وشما دیدہ اید کہ شتران باربرداری وسواری متروک شدند ودریاہا

فجرت - والصحف نشرت - ویاجوج وماجوج وافواجھما اخرجت - والجبال

شگافتہ شدند۔ وکتب ورسائل واخبار منتشر گشتند۔ ویاجوج وماجوج بیرون آمدند۔ وکوہ ہا

دکت - ومقدمات الساعۃ ظھرت - والفتن کملت - والارض زلزلت - والسماء

کوفتہ شدند۔ ومقدمات قیامت ظاہر گشتند۔ وفتنہ ہا بکمال رسیدند۔ وزمین جنبانیدہ شد۔ وآسمان

انفجرت - فاتقوا اللہ ولا تکونوا اول المعرضین -

منفجر گشت۔ پس از خدا بترسید واول معرضان نشوید۔

وقد تفردت بفضل اللہ بکشوف صادقۃ - ورویا صالحۃ - و

ومن از فضل خدا تعالیٰ بکشوف صادقہ ورویا صالحہ ومکالمات الہیہ - و

ومکالمات الھیۃ - وکلمات الھامیۃ - وعلوم نافعۃ - وزادنی ربی بسطۃ

کلمات الہامیہ وعلوم نافعہ مخصوصم۔ وخدای من در علم ودین مرا

فی العلم والدین - وارسلنی مجددا لھذہ المائۃ - وسمانی عیسیٰ نظرا علی المفاسد

معلومات وسیع داد۔ وبرای این امت مرا مجدد فرستاد۔ ونام من بلحاظ مفاسد موجودہ عیسیٰ

الموجودۃ - فان اکثرھا من قوم مسیحیین -

نہاد۔ زیرا کہ اکثر مفسدان از مسیحیان ہستند۔

ومن جاءنی بقلب سلیم ونیۃ صحیحۃ - واخلاص تام وارادۃ صادقۃ

وہر کہ بدل سلامت ونیت صحیح واخلاص تام وارادت صادقہ نزدم بیاید۔ وتا

ومكث عندي الى مدة - فيكشف الله عليه سرّي في صحبتي - ويراهم من بعض

مدتے در صحبت من بماند - پس خدا تعالی بر و راز من خواهد کشود - واز بعض نشانها

آيات وعجائب لاراءة منزلتي - الّا الذين يجيئونني غافلين منافقين - ولا

وعجائب ہا اورا خواہد نمود - تا شناسائی رتبہ من گردد - مگر آنانکہ بصورت غافلان و منافقان می آیند

يطلبون الحق كالخاشعين التائبين - فاولئك الذين بعدوا منّي و

وحق را ہمچو خاشعان و تائبان نمی جویند - پس اینان از من دور ہستند اگرچہ نزدیکان

لوكانوا قريبين - رضوا بالبعد والحرمان - وما ارادوا ان يعطوا حظًا من العرفان -

باشند - ایشان بدوری و محرومی راضی شده اند - ونمی خواہند کہ حظّے از معرفت ایشان را

وما حملهم على ذالك الّا فساد نياتهم - وقلة مبالاتهم - وغفلتهم في امر الدين -

حاصل گردد - و ہیچ چیزے بجز فساد نیت ولاپروائی و غفلت دینیہ برین امر ایشان را آمادہ نکردہ -

والحق والحق اقول ان احدًا من الناس لا يراني - الّا بعد ترك الاهواء

و راست راست میگویم کہ مرا ہمان کس خواہد دید کہ از ہوا و ہوس و آرزوہا

والاماني - وليس منّي من يقول ابنائي ونسواني - وبيتي وبستاني - وانه من

دست بردار گردد - و آن کسے از من نیست کہ میگوید پسران من و زنان من - و خانہ من و باغ من - بلکہ

المحجوبين - واني جئت قومي لامنعهم من مساوي الاخلاق - وشعب النفاق -

او از محجوبان ست - و من برائے این آمدم کہ از اخلاق بد منع کنم وطریق اخلاص و توحید بنمایم -

واراهم طريق المخلصين الموحّدين - ولا دين لنا الّا دين الاسلام - ولا كتاب لنا

و ہیچ دینے نداریم بجز دین اسلام - و ہیچ کتابے

الّا الفرقان كتاب الله العلّام - ولا نبي لنا الّا محمد خاتم النبيّين - صلّى الله

نداریم بجز قرآن شریف - و ہیچ پیغمبرے نداریم بجز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم الانبیاء

عَلَيهِ وَسَلّم وبارك وجَعَل اعداءه من الملعونين۔ اشهد وانا نتمسك

است۔ خدا بر و درودها فرستاد و برکت نازل کرد و بر دشمنان او لعنت فرود آورد۔ گواه باشید کہ ما

بکتاب الله القرآن۔ وَنتّبع اقوال رسول الله منبع الحق والعرفان۔ ونقبل

بکتاب الٰہی کہ قرآن شریف است پنجہ می زنیم۔ و سخنان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را کہ چشمہ حق و معرفت

ما انعقد عليه الاجماع بذالك الزمان۔ لا نزيد عليها ولا ننقص منها وعليها

است پیروی میکنیم وہمہ آن امور را قبول میکنیم کہ در آن زمانہ باجماع صحابہ صحیح قرار یافتند۔ نہ بران امور

نحيى وعليها نموت۔ وَمن زاد على هذه الشريعة مثقال ذرة او نقص منها

زیادہ می کنیم و نہ از آنہا کم میسازیم۔ و برآنہا زندہ خواہیم ماند و برآنہا خواہیم مرد۔ وہر کہ بمقدار یکذرہ برین شریعت

او كفر بعقيدة اجماعية۔ فعليه لعنت الله والملائكة والناس اجمعين۔

زیادہ کرد یا کم نمود یا انکار عقیدہ اجماعیہ کرد پس بر و لعنت خدا و لعنت فرشتگان وہمہ آدمیان ست۔

هذا اعتقادي۔ وهو مقصودي ومرادي۔ و

این اعتقاد من است۔ وہمین مقصود من است و مراد من۔

لا اخالف قومي في الاصول الاجماعية۔ وَما جئتُ بمحدثات كالفرق المبتدعة۔

و من با قوم خود در اصول اجماعیہ اختلافے ندارم۔ و بمچو بدعتیان چیزہائے نو پیدا نیاوردہ ام۔

بيد اني ارسلت لتجديد الدين واصلاح الامة۔ على راس هذه المائة۔ فاذكّرهم

مگر این ست کہ من برائے تازہ کردن دین و اصلاح امت بر سر این صدی فرستادہ شدہ ام۔ پس ایشان را

بعض ما نسوا من العلوم الحكمية۔ والواقعات الصحيحة الاصلية۔ وجعلني

بعض آن امور از علوم حکمیہ و واقعات صحیحہ یاد می دہانم کہ آنرا فراموش کردہ بودند۔ و مرا پروردگار

ربي عيسى ابن مريم على طريق البروزات الروحانية۔ لمصلحة اراد لنفع العامة۔

من بر طریق بروزات روحانیہ عیسی ابن مریم گردانید۔ برائے مصلحتے کہ بغرض افادہ مخلوقات

ولاتمام الحجة على الكفرة الفجرة - وليكمل نبأه وليُنجز وعده ويتم كلمته ويفحم قوماً مجرمين -

اراده فرمود - ونیز برائے تمام حجت برکافران وفاجران - ونیز بدین غرض که تا پیشگوئی خود را بپایه کمال رساند و قوم

هٰذا دعوای وتلك دلائلی - ولن تجدوا زيغاً في دعوای و

مجرمانرا ملزم کند - این دعوائے من است و آن دلائل من است - و در دعوے و مسائل من هیچ کجی نیست -

مسائلی - وان کتابی هٰذا لبلاغ لقوم طالبین - ففکروا یا علماء القوم - وفتشوا الامر

و این کتاب من برائے طالبان بلاغے است - پس اے علماء قوم فکر کنید - و قبل از ملامت

قبل اللوم - یا عباد الله اسمعوا - واتقوا الله ثم اتقوا - وانی بلغت ما امرنی به ربی و

تفتیش امر کنید - اے بندگان خدا بشنوید - و بترسید از خدا باز بترسید - و من آنچه خدائے من حکم کرد رسانیدم

مابقی الاخفاء - فاسمعی ایتها الارض واشهدی ایتها السماء -

پس اے زمین بشنو و اے آسمان گواه باش -

وما اخشی الخلق ومکائدهم - واتبع الحق ولا اتبع زوائدهم - وانی

و من از مخلوق و مکرهائے ایشان نمی ترسم - و پیروی حق می کنم و امور زائده ایشانرا پیروی نیستم - و من بر

واثق بما وعد ربی - وهو مؤئل کل املی وأربی - ان الارض والسماء تتغیران - و

وعده رب خود اعتماد کلی دارم - و او جائے بازگشت هر امید و حاجت من است - زمین و آسمان متبدل می شوند -

الصیف والشتاء ینقلبان - ولکن لا یتغیر قول الرحمان - ولا ینقلب مشیته

و سرما و تابستان میگردند - مگر قول خدا تعالی تبدلے نمی یابد - و خواسته او بمکر انسان منقلب

بمکر الانسان - وان محاربیه من الخاسرین - ایها الناس لا تعرضوا عن ایام الله

نتواند شد - و آنانکه با او جنگ میکنند از زیان کاران اند - اے مردمان از روز هائے خدا و روشنی آن اعراض

وضیائها - ولا تغفلوا فحسرات بعد انقضائها - ولا تغلوا ولا تظلموا ولا تعتدوا

مکنید - و غافل مشوید که پس از گذشتن آن حسرتها خواهند ماند - و غلو مکنید و بر جفا کمر مبندید و از حد مگذرید

ان الله لا یحب المعتدین۔ اتقوا الله یا معشر المسلمین والمسلمات۔ وانما التقوی

کہ خدا آنانرا دوست نمی دارد کہ از حد بیرون روند۔ از خدا بترسید اے مردان مسلمان و زنان مسلمہ کہ تقوی برائے

لھذہ الایام والاوقات۔ وفکروا وقوموا فرادی فرادے۔ ثم فکروا کالاتقیاء لا کرجل

ہمین روزہا و وقت ہاست۔ و یک یک شدہ بایستید باز مثل پرہیزگاران فکر کنید۔ نہ ہمچو شخصے کہ

عادا۔ واسئلوا الله مبتھلین لطالبین۔

دشمنی می کند۔ واز خدا بتضرع تمام بخواہید۔

وکیف رضی عقلکم وایمانکم۔ ودرایتکم وعرفانکم۔ باوھام الحجدون

وچگونہ عقل شما و ایمان شما و دانش شما و عرفان شما بدان اوہام راضی میگردد کہ از آنہا در

فی کتاب الله اثر امنھا۔ وتترکون طرق السلامة وتعرضون عنھا۔ والتتبعون

کتاب اللہ اثرے و نشانے نیست۔ و راہ سلامتی را می گذارید۔ واز آن کنارہ میکنید۔ واصل محکم را کہ

اصلا محکما بین الوقوع۔ وتاخذون بایدیکم صور مسائل الفروع۔ مع انھا فی

بین الوقوع است پیروی نمی کنید۔ و صورت مسائل فرعیہ را بدندان میگیرید۔ باوجود یکہ آن

انفسھا مملوة من الاختلافات والتناقضات۔ ثم لا یوجد تطابقھا بالاصل الذی

مسائل در حد ذات خود از اختلافات و تناقضات پر ہستند۔ باز تطابق آن فروع باصل یافتہ نمی شود

ھو لھا کالامھات۔ واین التطابق بل یوجد کثیر من التباین والمنافات۔

کہ ہمچو امہات برائے فروع است۔ و تطابق کجا بلکہ مباینت و منافات بکثرت موجود است۔

فانظروا کیف جمعتم فی عقائدکم من انواع الشناعة۔ والتناقض و

پس بنگرید کہ چگونہ در عقائد خود انواع زشتے و تناقض و دروغ جمع کردہ اید۔

[illegible]۔ وامددتم بجھلکم اعداء الملة۔ وعدا الشریعة المقدسة۔ فھم یصولون

پس ایشان

واز نادانی خود دشمنان دین وملت را مدد دادہ اید۔

على الحق مستهزئين۔

برحق مے خندند۔

وامّا السلف الصّالحون فما كانوا كمثلكم فى الاعتقادات ولا فى الخيالات۔

مگر سلف صالح در اعتقاد و خیال مثل شما نبودند۔

بل كانوا يفوضون الى الله علم المخفيات۔ وكانوا متقين۔ وما كان جوابهم فى هذه

بلکہ اوشان علم امور پنہانی را بسوئے خدا سپرد میکردند۔ و پرہیزگار بودند۔ و بوقت اعتراض جواب ایشان

المسائل۔ عند اعتراض المعترض السائل۔ الا تفويض الامر المخفى الى

ہمین بود کہ ما این امر پنہان بخدا سپرد کنیم کہ خبیر و علیم است۔

الله الخبير العليم۔ وكانوا يؤمنون اجمالا ويفوضون التفاصيل الى الله الحكيم۔

وایشان اجمالا ایمان می آوردند۔ و تفاصیل را سوئے خدا تعالیٰ حوالہ میکردند

فلاجل ذالك ما بحثوا عن تناقضات هذه الانباء۔ وما ارادوا ان يتكلموا فيها قبل

پس از ہمین سبب است کہ از تناقضات این خبرہا بحثے نکردہ اند۔ و نخواستند کہ قبل وقوع این پیشگوئیہا

وقوعها خوفا من جناح الزلة والاعتداء۔ وقالوا نؤمن بها ولا ندخل فيها

درین کلام کنند ازین اندیشہ کہ مبادا بلغزش و تجاوز از حد مبتلائے گناہ شوند۔ و گفتند کہ ما ایمان بدین

وما كانوا على امر مُصرّين۔

خبرہائے غیب می آریم و درین ہا دخل نمی دہیم بغرض بر چیزے اصرار نمی کردند۔

ثم خلف من بعدهم خلف وفيهم اعوج۔ اضاعوا وصاياهم

باز نا اہلان بعد ایشان آمدند کہ گروہ کج طبع بودند۔ وصیت بزرگان و

وسُبُلَهم وبدء فيهم التعلّى والتموّج۔ فتكلموا فى انباء الغيب بغير علم مجترئين۔

طریقہائے اوشان را ضائع کردند و در اوشان این عادت پیدا شد کہ بلندی می نمودند و موج می زدند۔ پس

وَيَبحثوا عن امورٍ ما كان لهم ان يبحثوا عنها فضلّوا واضلّوا وكانوا قومًا عمين۔

در خبرہاے غیب گفتگوہا شروع کردند۔ نہ از بصیرت بلکہ محض از دلیری و ازان امور بحثہا نمودند کہ ہرگز مناسب

اما ترى كيف نحتوا من عند انفسهم نزول المسيح من السّماء۔ ولن تجد

نبود کہ در آنہا افتند۔ پس گمراہ شدند و گمراہ کردند و مردمان کور بودند۔ آیا نمی بینی کہ چگونہ از طرف خود تراشیدند

لفظ السّماء في ملفوظات خير الانبياء۔ ولا في كلم الاوّلين۔

کہ مسیح از آسمان نازل خواہد شد حالانکہ در تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ آسمان ہرگز نیست و نہ در کلام پیشینیان

وامّا نفس النزول فهو حق ولا نجادلهم فيه ولا نردّه عليهم بل انّا نؤمن به

مگر لفظ نزول پس آن حق است و ما درین امر با اوشان جدال نمی کنیم و نہ این را بر ایشان رد

كما يؤمنون وما نحن بمنكرين۔ وليس عندنا الّا التسليم في هذا الباب۔

کنیم۔ بلکہ بدان ایمان می آریم۔ چنانکہ ایشان ایمان می آرند و منکر نیستیم و درین مسئلہ نزد ما بجز تسلیم ہیچ نیست

ومن انكر فقد كفر بما جاء في الآثار والكتب۔ وانه من الملحدين۔ بيد انّا نحمل

وہر کہ انکار کند پس او منکر حدیث و قرآن شد۔ مگر این است کہ ما این

هذا النزول على امرٍ فيه امن من التناقضات۔ ونجاة من الاعتراضات۔ وهو النزول

نزول را بر امرے محمول میکنیم کہ دران امن از تناقضات است و از اعتراضات نجات است۔ و آن

البروزي الذي قد جرت سنة الله عليه من زمن الاوّلين۔ فليس انكارنا الّا من نزول

نزول بروزی است کہ سنت الٰہی بر آن رفتہ۔ پس انکار ما صرف ازین امر است کہ مسیح بنفسہ از آسمان

المسيح بنفسه من السّموات۔ فانه يخالف سنن الله والبيّنات من الآيات۔ فانّ القرآن

نازل شود۔ چرا کہ این عقیدہ سنت اللہ و بینات قرآن را مخالف افتادہ است

فرض علينا ان نؤمن بوفات المسيح ونحسبه من الاموات۔ فالقول بحيات المسيح

زیرا کہ قرآن بر ما این فرض کردہ است کہ ما بوفات مسیح ایمان آریم و او را از مردگان پنداریم۔ پس اعتقاد

نوٹ۔ جاء في بعض الاحاديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتصريح۔ ان عمره نصف عمر المسيح۔ قال صاحب الفتح هذا

در بعض احادیث از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتصریح آمدہ است کہ عمر آنحضرت از عمر مسیح نصف است۔ صاحب فتح البیان گفتہ کہ این حدیث صحیح

وَرُجوعه اِلٰی دار الفانیات۔ یستلزم انکار القرآن والمحکمات البیّنات۔ فلا یتکلم بمثل ھذا

حیات مسیح و باز آمدن او در دنیا موجب انکار قرآن و محکمات آن ست۔ پس ہمچنین کلام صرف کسانی

الّا الّذین ھم غلف القلوب۔ وکالمحجوب۔ ومن المعرضین۔ انترک لظنون واھیة

خواہند کرد کہ دل شان در پردہ است و مثل محجوبان ہستند و از اعراض کنندگان۔ آیا برای گمانہای واہیات

القرآن۔ وننبذ من ایدینا الیقین والعرفان۔ ونرجع الی افسد القول من اصلحه ونلحق

قرآن را ترک کنیم۔ و از دست خود یقین و معرفت را بیندازیم۔ و از قول اصلح سوی قول افسد رجوع کنیم۔ و با

انفسنا بالجٰھلین۔ ومن یتدبّر آیات اللّٰه۔ ولا یعمی عین تمیزه من بیّنات اللّٰه۔ فلابدّ

نادانان خود را پیامیزیم۔ و ہر کہ در آیات خدا تعالی تدبر کند۔ و چشم خود را از ملاحظہ بینات کور نسازد۔ پس او را

له ان یؤمن بموت المسیح۔ ویقرّ بان النزول علی سبیل البروز الصّریح۔ ویعرض عن

ضرور است کہ بموت مسیح ایمان آرد و اقرار کند کہ نزول بطور بروز است نہ بطور دیگر۔ و از ظالمان

الظّٰلمین۔

اعراض کند۔

اسمعتم قبل ذالک رجلًا ذھب من الدّنیا ثم نزل بعد برھة من السّماء۔

آیا پیش زین شنیده اید کہ شخصی سوی آسمان از دنیا برفت باز بعد از روزگاری از آسمان

اتجدون نظیره فی احد من الانبیاء۔ وقد سمعتم کیف اوّل من قبل فی نزول الیاس

نازل شد۔ آیا شما نظیر آن در احدی از انبیاء می یابید۔ و شما شنیده اید کہ چگونہ پیش زین در نزول الیاس تاویل

یا اولی الابصار والقیاس۔ ورأیتم قومًا حملوا قصّة نزول ایلیا علی ظواھرھا۔ وکفّروا

کرده شد ای صاحبان چشم و قیاس۔ و شما قومی را دیده اید کہ قصہ نزول ایلیا را بر ظواہر آن حمل کردند۔ و

المسیح بخبث النفس واباھرھا۔ وضربت علیھم الذلّة والمسکنة وجعلوا من الملعونین

از وجہ خبث نفس و پرہائی آن مسیح را کافر قرار دادند۔ و بر ایشان ذلت و مسکنت انداختہ شد و از ملعونان

وَانتم لا تؤمنون بموت عیسٰے یا معشر الاخوان۔ وترفعونه حیًّا

گردنیده شدند۔ و گر شما اے برادران بموت عیسیٰ علیه السلام ایمان نمی آرید و اورا زنده سوئے عرش رحمان

الیٰ عرش الرحمان۔ فما امنتم بکتاب الله الفرقان۔ فانظروا من احق بالامن

می بردارید۔ پس شما بکتاب الٰہی که فرقان ست ایمان نیاورده اید۔ پس بنگرید که کدام کس از ما بامن و امان

والامان۔ ومن اتبع ظنونًا وترک سُبل الایقان۔ ثم انتم تکفرون المسلمین۔

زیاده ترحق دارد۔ و کدام کس گمانها را پیروی کرد و راه یقین را بگذاشت۔ باز شما مسلمانان را کافر قرار میدہید

وتکذبون الصادقین۔ وتطیلون الالسنة علی اهل الحق والیقین۔ اکان هذا

وصادقان را کاذب می انگارید۔ و بر اہل حق و یقین زبانها دراز می کیند۔ آیا این طریق پرہیزگاری و راه

طریق التقوٰی والمتقین۔

پرہیزگاران است۔

وقد سمعتم انّا قائلون بنزول المسیح۔ والمقرون به بالبیان الصریح۔ و

و شما شنیده اید که ما بنزول مسیح قائل ہستیم و با بیان صریح اقرار می داریم۔ و این

وانه حق واجب ولا ینبغی لنا ولا لاحد ان یعرض عنه کالمفسدین۔ او یمتعض من

حق واجب است نه ما را شاید و نه شما را که از آن اعراض کنیم۔ یا درباره قبول آن

قبوله کالمتکبرین۔ فانه لا یعرض عن الحق الا ظالم معتد خلّاب۔ او فاسق مزوّر

مثل متکبران خشمناکی ظاهر کنیم۔ چرا که از حق همان کس اعراض می کند که ظالمے بتجاوز کننده از حد باشد و فریب

کذاب۔ ویعرف بقبوله قلب توّاب۔ فالآن انظروا انحن نعرض عن القبول او کنتم

دہنده و فاسق و سخن آراینده و کذاب بود۔ و بقبول حق شناخته می شود که این دل سوئے حق گردنده است پس

معرضین۔ اتظنون انّ المسیح ابن مریم سیرجع الی الارض من السماء۔ والا تجدون

... بنگرید آیا ما از حق کناره می کنیم یا شما کناره می کیند۔ آیا گمان میدارید که حضرت عیسیٰ علیه السلام بسوے

لفظ الرجوع فی کلم سید الرسل وافضل الانبیاء - ا انتم بهذا تنحتون لفظ الرجوع

زمین از آسمان رجوع خواهد کرد حالانکه لفظ رجوع در کلمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمی یابید - آیا

من عند انفسکم کالخائنین -

این شما را الہام شدہ است یا لفظ رجوع از طرف خود مثل خیانت پیشگان می تراشید -

ومن المعلوم ان هذا هو اللفظ الخاص الذی یستعمل لرجل یاتی

واین معلوم است کہ ہمین یک لفظ است کہ برائے کسانے مستعمل می شود کہ بعد از

بعد الذهاب - ویتوجه من السفر الی الایاب - فهذا ابعد من ابلغ الخلق وامام الانبیاء

رفتن باز می آیند پس این امر از فصیح ترین خلائق و امام انبیاء

ان یترک ههنا لفظ الرجوع ویستعمل لفظ النزول ولا یتکلم کالفصحاء والبلغاء - فلا تنظروا

بسیار دور است کہ اینجا لفظ رجوع را ترک کند وبجائے آن لفظ نزول استعمال کند وہمچو فصیحان و بلیغان

کلامی هذا بنظر الاستغناء - ولا تنبذوه وراء ظهورکم کاهل الکبر والمراء - بل فکروا

تکلم نفرماید - پس این کلام مرا بنظر استغنا مبینید وآنرا مثل متکبران پس پشت میندازید - بلکہ بتمامتر

کل الفکر بجمیع قوة الدهاء - فان هذا امر جلیل الخطب عظیم القدر فی حضرة الکبریاء

دانش کامل فکر کنید - چرا کہ این امر در حضرت خدا تعالی اعظیم الشان است

وقبوله برکة وتسلیمه فطنة وسعادة - ورده بلاء علی اهله المخذولین -

وقبول کردن آن برکت است وتسلیم آن دانائی وسعادت است - ورد آن بر اہل مخذول آن بلائے است -

ومن العلماء من یقول ان لفظ التوفی قد یجیء فی لسان العرب بمعنی

وبعض از علما میگویند کہ لفظ توفی در زبان عرب گاہے بمعنی استیفا می آید -

الاستیفاء - وهو المراد ههنا فی کلام حضرت الکبریاء - واذا طلب منهم السند فلا

وہمین معنی در قرآن شریف اینجا مراد است - وہرگاہ ازین علما مطالبہ سند کردہ شود

يأتون بسند من الشعراء - وقد كفروا بمعنى بيّنه خاتم الأنبياء - وما أتوا بمعنى أبلغ

پس هيچ سندى از شعراء عرب نمى آرند - وايشان انكار آن معنى كرده اند كه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيان فرمود

منه عند الفصحاء - وما أثبتوا دعواهم بل نطقوا كالعامهين -

باز چنان معنى پيش نكردند كه از معنى رسول الله صلى الله عليه وسلم نزد فصحا ابلغ باشد - بلكه همچو سرگشتگان كلام كردند

وما أعطوا وسعة فى هذا اللسان - ولا يعلمون إلا الحقد الذى هو تراثهم

ودر زبان عربى ايشان را هيچ وسعتى نداده شد - وچيزے نمى دانند بجز آن كينه كه آن ورثه قديمه

من قديم الزمان - فيا حسرة عليهم ما لهم من معرفة فى العربية - وليس عندهم

ايشان است - پس حسرت بر ايشان كه در علم زبان عربى هيچ معرفت نمى دارند - ونزد شان بجز دعوىٰ هاے

من غير الدعاوى الواهية - ومع ذلك لا ينتهون من القيل والقال - ولا يتركون

بيهوده چيزے نيست - وبا وجود اين جهالتها از قيل وقال باز نمى مانند - ونزاع خود را

نزاعهم بل يتصدّون لهذا النضال - ويقومون مع الجهل المحكم للجدال - وكذلك

نمى گزارند بلكه درين كارزار براے تير اندازى پيش قدميها مى كنند - وبا وجود جهل محكم خود براے پيكار مى خيزند - وهمچنين اينجا

هتكوا أستارهم بأيديهم فى هذا المقام - بما كانوا غافلين من موارد الكلام - سكتوا

پرده ها خود بدستهاے خود دريدند - چراكه از مواقع كلام غافل بودند - از بيان هزار امر حق ساكت

ألفا - ونطقوا خلفا - وما نبسوا بكلمة حكمية كالعاقلين - وإذا أنفسهم كمخاض

ماندند - وچون سخنے بر زبان راندند بخطا فاحش راندند - وهيچ كلمه حكمت چون دانشمندان از زبان شان بيرون

[illegible] - ثم إذا حان النتاج فما ولدوا إلا فارة أو أشوه وأصغر من فويسقة

نيامد - ونفوس خود را همچو آن شتران نمودند كه آبستنى باشند وهمچو ناقه آبستنى ظاهر شدند - باز چون ايام وضع حمل

[illegible] علمهم وأفعالهم عمل تلك العالمين - يأمرون الناس بالبر وينسون أنفسهم

قريب رسيد غير موشے يا زشت تر وخورد تر از موشچه بچه دادند - اين هم ايشان است عمل اين عالمان از علم

وَيَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ - وَإِذَا جُعِلُوا الْحُكَّامَ فَلَا يُقْسِطُونَ - وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَعْمَلُوا - وَإِذَا

فاسد تر است - مردم را برای نیکوئی میفرمایند - و خویشتن را فراموش میکنند و مردم را میگویند که این کنید و آن کنید

صَلَّوْا فَصَلَاتُهُمْ رِئَاءٌ - وَيَغْتَابُونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَيَأْكُلُونَ لَحْمَ إِخْوَانِهِمُ الْمُسْلِمِينَ - إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ

و خود نمی کنند - و چون حاکم مقرر کرده شوند پس طریق انصاف نگه نمی دارند - و میخواهند که بدان خوبیها تعریف کرده شوند

الْخَاشِعِينَ -

که در ایشان یافته نمی شود - و چون نماز میخوانند پس بریاکاری نماز میخوانند و در مساجد غیبت مسلمانان می کنند و

وَأَمَّا لَفْظُ التَّوَفِّي الَّذِي يُفَتِّشُونَهُ فِي اللِّسَانِ الْعَرَبِيَّةِ - فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يُسْتَعْمَلُ حَقِيقَةً

گوشت برادران مومن میخورند - اما لفظ توفی که تفتیش آن در زبان عربی می کنند - پس بدانکه این لفظ بطور حقیقت

إِلَّا لِلْإِمَاتَةِ فِي هَذِهِ اللَّهْجَةِ - سِيَّمَا إِذَا كَانَ فَاعِلُهُ اللهَ وَالْمَفْعُولُ رَجُلًا أَوْ مِنَ النِّسْوَةِ - فَلَا يَأْتِي

صرف بمعنی میرانیدن استعمال می یابد - بالخصوص چون فاعل او خدا و مفعول انسان از مردان یا زنان باشد -

إِلَّا بِمَعْنَى قَبْضِ الرُّوحِ وَالْإِمَاتَةِ - وَمَا تَرَى خِلَافَ ذَالِكَ فِي كُتُبِ اللُّغَتِ وَالْأَدَبِيَّةِ - وَمَنْ

پس درین صورت هرگز بجز معنی قبض روح و میرانیدن بمعنی دیگر نمی آید - و در کتب لغت و ادب هرگز مخالف

فَتَّشَ لُغَاتِ الْعَرَبِ - وَأَنْضَى إِلَيْهَا رِكَابَ الطَّلَبِ - لَنْ يَجِدَ هَذَا اللَّفْظَ فِي مِثْلِ هَذِهِ الْمَقَامَاتِ

این نخواهید یافت - و هر که تفتیش لغات عرب کند - و شتران جستجو برای آن لاغر گرداند او هرگز این لفظ را در مثل این

إِلَّا بِمَعْنَى الْإِمَاتَةِ وَالْإِهْلَاكِ مِنَ اللهِ رَبِّ الْكَائِنَاتِ - وَقَدْ ذُكِرَ هَذَا اللَّفْظُ مِرَارًا فِي الْقُرْآنِ - وَوَضَعَهُ

مقامات بجز معنی میرانیدن نخواهد یافت - و این لفظ بارها در قرآن شریف ذکر کرده شده است

اللهُ فِي مَوَاضِعِ الْإِمَاتَةِ وَأَقَامَهُ مَقَامَهَا فِي الْبَيَانِ - وَالسِّرُّ فِي ذَالِكَ أَنَّ لَفْظَ التَّوَفِّي يَقْتَضِي

و خدا تعالیٰ این لفظ را در مقام میرانیدن استعمال کرده است - و قائم مقام لفظ امانت گردانیده - و آنرا ترک

وُجُودَ شَيْءٍ بَعْدَ الْمَمَاتِ - فَهَذَا رَدٌّ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْتَقِدُونَ بِبَقَاءِ الْأَرْوَاحِ بَعْدَ الْوَفَاتِ - فَإِنَّ لَفْظَ

کردن و این را اختیار کردن برای این حکمت است که لفظ توفی بعد میرانیدن وجودی را میخواهد که باقی ماند - و دین

التوفي يوخذ من الاستيفاء - وفيه اشارة الى اخذ شئ بعد الامانة والافناء - والاخذ يدل

ردکسانیست که دهریه هستند و بعد از مردن قائل بقاء ارواح نیستند - چراکه لفظ توفی از لفظ استیفا ماخوذ است و درین

على البقاء - فان المعدوم لا يوخذ ولا يليق بالاخذ والاقتناء - وهذا من العلوم الحكمية القرآنية

اشاره بسوی این معنی است که بعد از میرانیدن چیزے در دست باقیمانده است - وآنچه بدست آید آن چیز موجود میباشد

فانه رجع القوم الى لسانهم المباركة الالهامية - ليعلموا ان الارواح باقية والمعاد حق

نه معدوم چراکه معدوم این لیاقت ندارد که او را گرفته شود یا جمع داشته آید - زیراکه معدوم چیزے نیست - واین امر از

ولينتهوا من عقائد الدهريين والطبيعين -

علوم حکمیه قرآنیه است - چراکه قرآن قوم عرب را بسوی زبان شان که مبارک و الهامی است توجه داد - تا بدانند که ارواح باقی

فلما كان الغرض من استعمال هذا اللفظ صرف القلوب الى بقاء الارواح

خواهند ماند و معاد حق است و تاکه از عقائد دهریه و طبعیه باز مانند - پس چونکه غرض از استعمال این لفظ همین بود که

فمعنى التوفي إماتة مع ابقاء الروح فخذ الحق واتق طرق الجناح - ولا يجادل في هذا

تا دلها را بسوی بقاء ارواح توجه دهانیده شود - پس ازین سبب معنی توفی میرانیدن مع باقی داشتن روح است -

الحاشية - لما كان الملحوظ في معنى التوفي مفهوم الامانة مع الابقاء - فلاجل ذلك

هرگاه که ملحوظ در معنی توفی میرانیدن مع باقی داشتن روح بود پس برائے همین سبب این

لا يستعمل هذا اللفظ في غير الانسان بل يستعمل في غيره لفظ الامانة والاهلاك

لفظ در غیر انسان مستعمل نمی شود - بلکه در غیر انسان لفظ امانت و اهلاک و افناء استعمال می یابد - مثلاً

والافناء - مثلاً لا يقال توفى الله الحمار او القنفذ والافعى والفار - فان ارواحها

این نمی گویند که خدا تعالی فلان خر را وفات داد یا سنگ پشت یا مار یا موش را توفی کرد - چراکه

ليست بباقية كارواح الآدميين -

ارواح این چیزها مثل ارواح آدمیان باقی نخواهند ماند -

إلا الجاهل الذي لا يعلم العربية - والمتجاهل الذي يعزى من خبثه العامة - ومن

پس حق را بگیر و از راه ہائے گناه بپرہیز - و ہیچ کس درین باره بجز جاہلے که عربی نداند خصومت نخواہد کرد - یا کسیکه

انتصب لازراء هذا الكلام - وقام للتكذيب والإفحام - فعليه أن يعرض في هذا

دانسته خود را جاہل نماید و مردم را از خباثت خود بر انگیزد - و ہر که برائے عیب گیری این کلام بایستد و برائے تکذیب

الباب شعرًا من أشعار الجاهلية - أو كلامًا من كلم فصحاء هذه الملة -

ولاجواب کردن قائم شود - پس بذمه این خصومت کننده است که بتائید دعوی خود شعرے از اشعار

وإن لم يفعلوا ولن يفعلوا ولم ينتهوا من الشرارة - فقد جمعوا

جاہلیت پیش کند - یا کلامے از کلمات فصحاء این ملت بنماید - و اگر این مردم چنین نکنند و ہرگز نخواہند کرد و نه از

لعنتين لأنفسهم بشامة النفس الأمارة - اللعنة الأولى أنهم ما صدقوا قول خير البرية -

شرارت باز آمدند پس برائے نفس خود دو لعنت را جمع کردند - لعنت اول اینکه ایشان قول رسول الله صلی الله

وما اطمأنت قلوبهم بشهادة امام الملة - واللعنة الثاني أنهم فتشوا اللغات شاكين -

علیه وسلم را باور نکردند - و لعنت دوم اینکه ایشان در حالت شک تفتیش لغات کردند باز بحالت نومیدی

ثم رجعوا آيسين بالندامة - التي هي تشابه عذاب الهاوية - ثم قعدوا مخذولين

و بدان ندامتے رجوع کردند که عذاب جہنم را می ماند -

وأعلم أن أحدًا من رجال ذي غيرة - لا يقف متعمدا موقف مندمة - إلا الذي

و میدانم که کسے از مردان ذی غیرت بر جائیکه از آن ندامت آید نخواہد ایستاد - مگر کسے که از نفس خود

نزع عن نفسه ثوب حياء وإنسانية - ورضي بكل تبعة ومعتبة - وألحق نفسه

جامه حیا و انسانیت بر کشید و بہر عقوبتے و عتابے راضی شد - و نفس خود را با آنان آمیخت که زیان

بالخاسرين الملومين - وما تجادلونني في لفظ التوفي إلا من السفاهة - فإني أعلم ما لا

کاران و ملامت برداران اند - و با من در لفظ توفی محض از راه سفاہت خصومت میکنند چراکه من چیزہا می دانم

تعلمون - وانی توردّتُ بحر العربیة وتبحّرتُ - وعلوت شوامخها وتوغّلت - واجتنیت ثمارها

کرشمائی دانید - ومن دریائے علم عربی را لوار دشدم وتاعمق آن رسیدم وبرکوہہائے بلند آن برآمدم - وتوغل ہا میدارم - وثمرہ ہائے آنرا چیدم واز

وتخبّشت - وفحصت کلام القوم وتصحّفت - فما وجدت لفظ التوفّی فی کلامٍ او

ہر طرف گرد آوردم - ودر کلام قوم تفحصہا کردم - وصفحہ صفحہ دیدم - پس بجز جسم میرانیدن وروح باقی داشتن

شعر الشعراء - الا بمعنی الاماتة مع الابقاء - وما استعملوا فی غیرہ الا بعد اقامة القرینة

معنی توفی در کلامے یا شعر شاعرے نیافتم - ودر غیر این معنی این لفظ را بجز آن صورتے خاص استعمال

والایماء - وما جاؤا به فی صورت کون اللّٰه فاعلاً الا بهذا المعنیٰ - ویعلمه کل احدٍ

نکردہ اند کہ قرینہ یا اشارتے قائم کردہ باشند - ودر صورتے کہ فاعل این لفظ خدا باشد بہمین معنی آوردہ اند نہ

من علماء العرب من الاعلٰے الی الادنٰے - واذا کتبت مثلاً الی احد من اهل هذا اللسان -

بدون آن - واین آن امر است کہ این را ہمہ مردم عرب از علماء آن تا عوام آن می دانند - واگر مثلاً سوئے یکے

انّ اللّٰه توفّی فلاناً من الاحباب او الجیران - فلا یفهم منه هذا العربیّ الا وفات

از اہل عرب بنویسی کہ فلان شخص را خدا متوفی کرد - پس آن شخص عربی بجز این نخواہد فہمید کہ آن شخص وفات

ذالك الانسان - ولا یزعم ابداً انه انامه او رفعه بالجسم من ذالك المكان - بل

یافت - واین ہرگز نخواہد فہمید کہ خدا او را خوابانید یا زندہ معہ جسم برداشت - بلکہ بر موت متنبہ شدہ انّا

یسترجع علی موته كما هو عادت المومنین - فویل كل الویل للمنكرین -

للّٰہ وانا الیہ راجعون خواہد گفت چنانکہ آن عادت مومنین است - پس واویلا بر منکران -

افتنحتون للمسیح معنیً - وللعالمین کلهم معانی اخریٰ - تلك اذاً

آیا برائے مسیح معنی خاص می تراشید وبرائے ہمہ جہان معنی دیگر - این قسمت مبنی بر انصاف

قسمة ضیزیٰ - فما لكم لا تتوفقون لنصاحة - ولا ینبهكم صراحة - ولا ترجعون الی الحق

نیست - چہ شد شما را کہ ہیچ نصیحتے شما را بیدار نمی کند وہیچ تصریحے شما را خبردار نمی گرداند - وسوئے حق چون پرہیزگاران

كالمتقين - اكفرني المكفرون مع هذا العلم واللياقة - اجادلوني بهذا البلاغة و

سوئے حق رجوع نمی کنید - آیا تکفیر کنندگان بدین علم ولیاقت تکفیر من کردند - آیا بدین بلاغت وطلاقت

الطلاقة - فليموتوا متندمين - ولا اظن ان يتندموا انهم قوم لا يبالون لعن اللاعنين

بامن پیکار نمودند - پس باید که بحالت ندامت بمیرند - وگمان نمی کنم که ایشان متندم شوند چراکہ ایشان قومے

اذا انقطعت الوقاحة - فكل خزي الراحة - اكبوا على جارهم - و

ہستند کہ پروائے لعنت لاعنان نمی دارند - چون بیحیائی از حد درگزشت پس ہر رسوائی حکم راحت دارد - بر ہمسایہ

ذهلوا عن دارهم - فهتك الله استارهم وجعلهم من المهانين - وسلطني عليهم -

خود افتادند وخانہ خود را فراموش کردند - پس خدا تعالیٰ پردہ ہائے ایشان بدرید وایشان را از مردم ذلیل وحقیر گردانید

فاختفوا كالطير في الوكنات - واقتنوا كالوعل عند التعاقبات - وعرضنا كلكلنا

ومرا بر ایشان مسلط کرد - پس ہمچو پرندگان در آشیانہ ہا پوشیدہ شدند وہمچو بزکوہی بروقت تعاقب راہ کوہ ہا گرفتند - وما سینہ

للمناظرات - فاهرعوا كالاوابد الى الفلاة - وتصدينا لهم لانواع الدعوة - وما وضعنا

خود برائے مناظرات پیش کردیم - پس ہمچو چرندگان وحشی سوئے صحرا شتافتند - وبرائے انواع دعوات از مہر ایشان آمادہ شدیم - واز

عن كاهلنا عصام هذه القربة - وما كنا لاعبين - نعب علينا كل اعور ذي غواية -

شانہ خود بند این مشک فرو ننہادیم - ونہ درماندہ شدیم - ہر کلاغے گمراہ بر ما آواز کرد -

ونعق علينا كل ابن داية - محروم عن دراية - وعوى كل خليع خليع الرسن - ونبح

وہر زاغے محروم از عقل بر ما خروشید - وہر گرگے وہر بے قیدے باآواز خود در ما افتاد - وہر سگے اگرچہ چون پیر فرتوت

كل كلب ولو كان كاليفن - فاذا قمنا فكانوا مدبر الوسن - او كانوا من الميتين -

بود عو عو کردن بر ما آغاز کرد - وچون ایستادیم پس گویا ہمہ در خواب بودند - یا مردہ بودند -

لما رأى النوكى خلا النصرى	فرّوا وولّوا الدبر كالمستنفر
ہر گاہ کہ بے وقوفان خلاصہ زہر را دیدند	گریختند وپشتہا ہمچو سرگردانے ودرندگے نمودند

إن يشتموا فلقد نزعت ثيابهم ... وتركتهم كالميت المتكسّر

اگر مرا دشنام دهند چه دور است چرا که من جامه‌های ایشان از تن شان بر کشیدم ... و همچو مرده ناشناخته ایشان را گذاشتم

هم يشتمون ولا أخاف لسانهم ... إني أرى ألطاف ربٍّ أكبر

ایشان دشنام می دهند و من از زبان شان نمی ترسم ... چرا که من مهربانیهائے رب کبیر خود می بینم

نزلت ملامة لائمي من حبّه ... مني بمنزلة المحبّ المؤثر

از محبت خدا ملامت ملامت کنندگان ... بمنزله دوست مخصوص خود مرا می نماید۔

يا لائمي دع كل لوم وانتظر ... ستري بروق الحق بعد تبصّر

اے ملامت کننده من ملامتها بگذار و صبر کن ... که بعد از چشم بینا حاصل شدن روشنی حق را خواهی دید

جلّت وصايانا هدًى لكنها ... كبرت عليك وليتها لم تكبر

وصیتهای من از روئے ہدایت بزرگ هستند ... لیکن بر تو گران آمدند و کاش گران نیامدندے

ايها الناس تدبروا لطرفة عين۔ ولا تهلكوا انفسكم لمين۔ ان موت المسيح ثابت بالقران۔ ثم بالحديث ثم بشهادة اللغة واهل اللسان۔ ثم بالعقل والفراسة والوجدان۔ ثم بنظائر سابق الزمان۔ فلا يزيل الامر الثابت كيد الانسان۔

ای مردمان برائے یک طرفة العین تدبر کنید۔ و برائے دروغے نفس خود را ہلاک مکنید۔ یقیناً موت مسیح بقرآن ثابت است۔ باز ثبوت آن بحدیث بہم رسیده۔ باز از شہادت لغت و اہل زبان ثابت گشته۔ باز از روئے عقل و فراست و وجدان۔ و باز بنظائر زمانه گزشته تحقیق این معنی گشته۔ پس امر ثابت را فریب انسان دور نتواند کرد۔

والنزول ايضًا حق نظرًا على تواتر الآثار۔ وقد ثبت من طرق في الاخبار

ونزول از روئے تواتر آثار ہم راست است چرا که از طرق متعدده ثابت گشته۔

فتعالوا الى كلمة نرفع هذه التناقض من بين بعض الاحاديث وبين مجموعة

پس بیائید کسوئے آن کلمه که این تناقض را از درمیان بعض احادیث و مجموعه احادیث و فرقان بردارد۔

احادیث اخریٰ والفرقان - فهو البروز الذي ثابت في سنن الرحمان - ولا

پس آن طریق بروز است کہ در سنت ہائے خدا تعالیٰ ثابت گشته - و درین

شك انه يهب انواع الاطمينان - ولا ريب انا اذا اعتمدنا على طريق البروز في معنى

ہیچ شک نیست کہ گوناگون تسلی ہا ازان حاصل می آیند - و درین شبہے نیست کہ ما چون نزول مسیح را بر طریق بروز محمول کنیم

نزول المسيح - كما ذكرنا نزول ايليا بالتصريح - فحينئذ تنطبق العبارات - وترتفع

چنانکہ نزول ایلیا محمول شد - پس درین صورت ہمہ عبارات متناقضہ منطبق میشوند و ہمہ شبہات

الشبهات - وتطمئن قلوب الطالبين - ولولا هذا فلا سبيل الى ان نعتقد

رفع می گردند — واگر این طریق را اختیار نکنیم پس برائے این امر ہیچ

مع القران بالاثار والاخبار - فالخير كل الخير في عقيدة البروز يا اولي الابصار

صورت نمی بندد کہ بعد از ایمان آوردن بر قرآن بر اخبار و آثار نیز ایمان آریم - پس اے صاحبان بصیرت ہمہ خیر در عقیدہ

وليس هذا بدعة بل قد مضت فيها نظائر من رب العالمين -

بروز است - و این عقیدہ چون بدعتے نیست بلکہ پیش ازین نظائر این عقیدہ از خدا تعالیٰ در زمانہ گزشتہ یافتہ می شوند -

فاعلموا ايها الظانون ظن السوء والازدراء - والمهرعون الى

پس اے کسانیکہ ظن بد و طریق عیب گیریہا اختیار کردہ اید و سوئے جنگ و خصومت می شتابید

الجدال والمراء - اني ما اريد الا خيركم من حضرت الكبرياء - واقصد ان انقلكم

من بجز بہبودی شما ہیچ چیزے نمی اندیشم — و قصد می کنم کہ شما را از زمین

من خبيت الى العلياء - ومن ذات حقاف الى حديقة النعماء - ومن ذات

پست ریگناک بسوئے زمین بلند بیارم - و از ریگ کج بسوئے باغ نعمتہا منتقل کنم و از زمین نشیب و فراز بر راہ

كسود الى سبيل السواء - فهل انتم تريدون خيركم او كنتم من الابين -

راست بیارم — پس آیا شما خیر خود میخواہید یا از سرکشان ہستید -

الیس الزمان کلیل ارخے سدوله - والدین کغریب فقد عزهوله - اتخافون عند قبولے

آیا زمانه بدان شب نمی ماند که پرده‌ہائے خود فروہشته باشد - و آیا دین بدان مسافر نمی ماند که شتر خود را بحر اگذاشته

ان تفقدوا ما حیز مغنما - وتضیعوا الفضل الذی صار بالنشب توأما - کلا انه ظن

گم کرده باشد - آیا وقت قبول کردن من شما را این اندیشه است که آن غنیمتہا که جمع کرده اید مفقود خواہند شد

لا یلیق باهل العلم والمعرفة - والعزة کلها لله فی هذه والآخرة - ان الرجال لا یخافون

یا آن فضیلت را ضائع خواہید کرد که با مال توام گشته - ہرگز چنین نیست بلکه این ظنے است که اہل علم و معرفت

ولو ذبحوا بالمدے - او نزع عنهم ثوب المحیا -

را نمی شاید - و عزت ہمه خدا راست چه درین عالم و چه در آخرت - مردان نمی ترسند اگرچه با کاردہا ذبح کرده شوند

یا جامه حیات از تن شان کشیده شود - آیا تا این وقت کوریہا شما دور نشده - و چه سبب است که ہر یکے را از شما در

اما تسلت عمایاتکم الی هذا الزمان - ومالی اجد کل احد منکم الوے

فی الکلام والبیان - وتعلمون انی ما جئت بمفتریات کاهل الفسق والهنات - وما

کلام و بیان جنگجو می یابم - و می دانید که من ہمچو فاسقان و بدکاران چیزہائے افترا کرده نیاورده ام - و بر شما

فتحت علیکم باب البدعات - بل هو حسرات علیکم بعد الممات - فاین آذان تسمعون

دروازه بدعات نکشادم - بلکه این کار و بار من بعد از مردن بر شما حسرتہاست - پس کجا آن گوشہا ہستند که

بها - واین اعین تبصرون بها - واین قلوب تفقهون بها - ومالکم لا تترکون الخرافات

بدانہا بشنوید - و کجا آن چشم ہا ہستند که بدانہا بہ بینید - و کجا آن دلہا ہستند که بدانہا بفہمید - و چه شد شما را که آن خرافات را

المدلسة - ولا تقبلون الجواهر النفیسة - تمنعون المسلمین من المساجد - وتعظمون

ترک نمی کنید که در تاریکی افتاده اند و جواہر نفیسه را قبول نمی کنید - مسلمانان را از مساجد منع می کنید - و برائے دنیائے خود اہل زر

لدنیاکم اهل العساجد - حصحص الحق فلا تقبلون - وتبین الرشد فلا ترجعون - و

حق ظاہر شد مگر شما قبول نمے کنید - و رشد پیدا شد مگر شما رجوع نمی کنید - و

را تعظیم مے کنید -

وتکفرون اھل القبلة ولاتمتنعون - اتموتون فی یوم وانتم من الباقین - کیف تجدون

اہل قبلہ راکافر می گوئید و باز نمی مانید - آیا در وقتے خواہید مرد یا شما از باقیان ہستید - بدین تعصبہا

لذت الایمان بهذہ التعصبات - ومابقی حلاوتہ بتکفیر المومنین والمومنات - حسبتم اعراضنا

لذت ایمان چگونہ می یابید - و باتکفیر مومنین و مومنات حلاوت ایمان چہ باقیماندہ - شما آبروہائے مارا

کفئ - وتغرون علینا العوام وتلقون الیهم شیئاً بعد شیئ - وافسدتم الناس بمکائدکم

ہمچو مال غنیمت پنداشتہ اید - و عوام را بر ما می دوانید - و در دل شان چیزے بعد چیزے می اندازید - و شما بمکر و تزویر

وتزویراتکم - وصرفتم قلوبهم عن الحق بخرافاتکم - فاعلموا ان اثم الامیین علیکم یا معشر

خود مردم را تباہ کردہ اید - و از خرافات خود دل اوشان از حق گردانیدہ اید - پس بدانید کہ گناہ ناخواندگان برگردن

الخادعین - احسبتم تکفیر المومنین امراً هیناً - وتکذیب الصادقین شیئاً خفیفاً

شماست اے گروہ فریب دہندگان - آیا شما تکفیر مومنان و تکذیب صادقان امرے سہل پنداشتہ اید - و آن

وهو عند الله عظیم -

نزد خدا تعالیٰ امرے بزرگ است

ولم تزالوا کنتم مصرین علی الانکار - وما شفقتم وما خشیتم اخذ القهار -

و شما ہمیشہ بر انکار اصرار کنندگان بودید - و شما از مواخذہ خدا تعالیٰ ہیچ نترسیدید -

حتی بلغ امرنا الی ما بلغ ورد الله علیکم دعواتکم انه لا یحب قوماً مفسدین - ایها

تا آنکہ کار ما رسید بجائے کہ رسید - و خدا تعالیٰ بر شما رد کرد چرا کہ او مفسدان را دوست نمی دارد - اے مردمان

الناس انی محق صادق فی ادعائی - فایاکم ومرائی - وان کنتم لا تقبلون قولی

من برحق و صادقم - پس از جنگ من بپرہیزید - و اگر چنین ہستید کہ قول من قبول می کنید -

ولا تخافون صولی - ولا تحضرون الی الهدایت - ولا تنتهون من الغوایت -

و نہ از حملہ من می ترسید - و نہ سوئے ہدایت کشیدہ می شوید - و نہ از گمراہی باز می مانید

فَتَعَالَوا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا

پس بیائید تا بخوانیم پسران خود را و پسران شمارا و زنان خود را و زنان شمارا و نفسہای خود را و نفسہای

وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔

شمارا باز مباہلہ کنیم و بر دروغ گویان لعنت فرستیم۔

وَنَسْتَفْتِحُ فيما وقع بيننا لِيُقْضَى الْاَمْرُ ويظهر الحق وينجو عباد الله مِن قوم

و از خدا تعالی در نزاع خود فیصلہ بخواہیم تا امر حق فیصلہ کردہ شود و بندگان خدا از دروغگویان خلاص

كاذبين۔ واني احضر بِرازِ المباهلة۔ مع كتاب فيه الهاماتي من حضرة العزة۔

یابند۔ و من در میدان مباہلہ با کتاب الہامات خود حاضر خواہم شد۔

فآخذ الكتاب بيد التواضع والانكسار۔ وادعو الله رب العزة والاقتدار۔ واقول

پس کتاب را بدست تواضع و انکسار خواہم گرفت۔ و بدرگاہ خدای عزیز صاحب اقتدار دعا خواہم کرد۔ و این

يا ربّ ان كنت تعلم ان كتابي هٰذا مملو من المفتريات۔ وليس هٰذا

خواہم گفت کہ ای خدای من اگر میدانی کہ این کتاب من از مفتریات پر است۔ و این نہ الہامات

الهامك وكلامك ومخاطباتك من العنايات۔ فتوفني الى

تست نہ کلام تست نہ مخاطبات تست پس مرا تا مدت یکسال

سَنَةٍ وعذبني بعذابٍ مَا عَذَّبْتَ به احدًا مِن الكائنات۔ و

بمیران۔ و مرا بعذابی معذب کن کہ ہیچکس را از مخلوقات بدان معذب نکردہ باشی۔ و مرا

اهلكني كما تهلك المفترين الكاذبين بانواع العقوبات۔ لينجو الامة

زانسان ہلاک کن کہ مفتریان و کاذبان را بانواع عقوبت ہلاک میکنی۔ تا کہ این امت از

مِن فتنتي وَليتبين ذلتي على المخلوقات۔

فتنہ من نجات یابد و تا کہ ذلت من بر مخلوقات ظاہر گردد۔

ربِّ وان كنت تعلم ان هٰذه الكلمات كلماتك ومِنَ الالهامات ولست

وائے خدائے من اگر میدانی کہ این کلمات کلمات تو ہستند۔ ومن نزد تو

بكاذب عندك بل انت بعثتني عند ظهور الفتن والبدعات۔ فعذّب

دروغ گو نیستم۔ بلکہ تو بوقت ظہور فتنہ ہا و بدعات ہا خود مرا مبعوث کردی۔ پس آنان را

الذين كفروني وكذبوني ثم حضروا اليوم للمباهلة۔ ولا تغادر منهم نفسًا سالمة

معذب کن کہ مرا کافر قرار دادند و تکذیب من کردند باز امروز برائے مباہلہ حاضر شدند۔ و از ایشان تا

الى السنة الآتية۔ وسلط على بعضهم الجذام وعلى البعض

سال آیندہ یک نفس سلامت مگذار۔ و بر بعض شان جذام را مسلط کن۔ و بر بعض

الآلام۔ وانزل على ابصار بعضهم بلاءً۔ وسلط على البعض صرعًا

دردہا۔ و بر چشمہائے ایشان بلائے نازل کن۔ و بر بعض مرض صرع

وفالجًا واستسقاءً وداءً آخر وتوفهم معذبين۔

و فالج و استسقا یا مرضے دیگر مسلط کن۔ و بعض را بعذاب موت بمیران

وابتل بعضهم بموت الابناء والحفاد والاختان۔ و

و بعض را بموت پسران و پسران پسران و دامادان و زنان و محبوبان و برادران مبتلا

الازواج والاحباب والاخوان۔ وعليكم ان تقولوا آمين۔

کن۔ و بر شما خواہد بود کہ شما آمین بگوئید۔

فان يبق احد منكم سالمًا الى سنة۔ فاقر

پس اگر یکے ہم از شما تا سالے باقی ماند۔ پس من اقرار خواہم کرد

بانى كاذب واجيئكم بعجز وتوبة۔ واحرق كتبي واشيع هذا الامر بخلوص نية۔

کہ من دروغگو ہستم و بعجز و توبہ پیش شما بیایم۔ و کتاب ہائے خود را بسوزانم و این امر را بخلوص نیت شائع کنم

واحسب نکم من الصادقین۔

و خو ہم پنداشت کہ شما از صادقان ہستید۔

واما دعاءکم فلیدع کل احد منکم احکم الحاکمین۔ ربّنا ان کان ھٰذا

مگر مضمون دعاء شما۔ پس باید کہ ہر یکے از شما بحضرت احکم الحاکمین این دعا کند کہ ای خدائے ما

الرجل کاذباً فانزل علیہ نکالک وتوفّہ الی سنۃ بعذاب مھین۔ واجعل

اگر این شخص کاذب است پس برو عذاب خود نازل کن و او را تا یکسال بعذاب اہانت کنندہ بمیران۔ و

الرجس علیہ ونجّ عبادک منہ یا ارحم الراحمین۔ ربّنا وان کان صادقاً

عذاب ذلیل کنندہ برو مسلط کن۔ و بندگان خود را ای ارحم الراحمین ازو برہان۔ واگر ای خدائے ما او صادق است

ومن الحضرۃ۔ فانزل علینا رجساً من السماء الی السنۃ۔ ولا تغادر منا احداً

و از طرف تست۔ پس بر ما تا یکسال عذابے از آسمان نازل کن۔ واحدے از ما کہ در مباہلین

من المباھلین۔ وعذبنا ومزّقنا واھلکنا واعدمنا وسلّط علینا اٰفاتٍ و

داخل است مگذار۔ و ما را معذب کن و پارہ پارہ کن و معدوم کن و بر ما آفات و امراض مسلط کن

امراض کما تسلط علی المفسدین۔ وعلینا عند ختم دعائکم ان نقول آمین۔

چنانچہ بر مفسدان مسلط میکنی۔ و بر ما بروقت ختم دعاء شما لازم خواہد بود کہ بگوئیم آمین۔

ثم علیکم ان تقدموا بین یدیکم قبل المباھلۃ بالاستخارۃ المسنونۃ

و این ہم بر شما لازم خواہد بود کہ قبل از مباہلہ استخارہ مسنونہ کنید۔

وتلتمسوا فضل اللّٰہ بتضرعاتٍ بھذہ الادعیۃ۔ ربّنا ان کان ھٰذا ھو الحق

و فضل الٰہی بتضرعات باین دعاہا بخواہید۔ اے خدائے ما اگر ہمین حق است پس ما را از

فلا تجعلنا من المحرومین۔ ربّنا وفقنا النفوم فی سبیلک ولا نعصی الحق

محروماں مگردان۔ اے خدائے ما ما را توفیق دہ کہ در راہ تو ایستادہ شویم و نافرمان حق نباشیم

ولا نكون من الخاسرين - ربّنا نخاف ان نردّ اليك بوجوه مسودّه - فارحمنا

واززیان کاران نشویم - اے خدا ما می ترسیم کہ بروہا سیاہ بسوے تو واپس کردہ شویم - پس اے خدا

ربّنا واهدنا من لدنك سبلنا - وافتح اعيننا - وارنا طريق الصّالحين -

ما بر ما رحم کن وراہ ہای ما مارا بنما - وچشمہائے ما بکشا - وراہ صالحان مارا بنما -

فقوموا في اواخر الليالى باكين - واسئلوا ربكم متضرعين - ولا تغلوا في ظنونكم

پس در آخر شبہا بحالت گریہ بخیزید - واز خدا تعالیٰ بتضرع بخواہید - ودر گمانہائے خود از حد بیرون

ولا تيئسوا من ايّام الله - انّ ايام الله تاتى كالمفاجئين -

مروید واز روزہائے خدا نومید نباشید - چراکہ روزہائے خدا ہمچو ناگاہ آیندگان می آیند -

واٰخر العلاج خروجكم الى براز المباهلة - وعليكم ان

وآخری علاج این است کہ سوئے میدان مباہلہ بیرون آئید - وبر شماست کہ جماعت

لا تكون جماعتكم اقل من العشرة الكاملة - او يزيدون ولو الى الف

شما از دہ مرد کمتر نباشند - یا زیادہ ازان باشند اگرچہ تا

فى ثلاث الساهرة - ليفتح الله بيننا وبينكم ويقطع دابر الفجرة - ويتم الحجّة

ہزار در آن میدان جمع شوند - تا کہ خدا تعالیٰ در ما و شما فیصلہ کند و انجام بدکاران بد نماید وحجت خود

على العالمين -

کامل کند -

هذا اٰخر حيل اردناه فى هذا الباب - فتدبر

این حیلہ آخری است کہ درین باب خواستیم - پس تدبر کن واز خدا تعالےٰ

وادعُ الله لطرق الصّواب ولا تقعد كالقانطين

راہ ہائے ثواب بخواہ وہمچو غافلان منشین -

الا یا ایها الحر الکریم — تدبر هدیک المولی الرحیم

ای مرد آزاد و کریم — تدبر کن خدای رحیم ترا راه نماید

ولا تبخل ولا تقصد فسادا — اتطفأ ما احضا الرب العظیم

و بخل مکن و قصد فساد مکن — آیا میخواهی که آنچه خدا افروخته است آنرا فرو میرانی

وما جئنا الوری فی غیر وقت — وقد هبت لقارئها النسیم

و ما بے وقت نزد مردم نیامده ایم — و نسیم بر وقت خود وزیده است ۔

من رجع من قوله بعد ما نطق بالخطاء ۔ فله اجر عظیم فی حضرة الکبریاء ۔ و

و هر که از قول خود رجوع کند بعد از انکه بخطا کلام کرده بود ۔ پس او را در حضرت کبریاء اجر عظیم است ۔ و با

یحشر مع المتقین ۔ وینال جزیل الثواب ۔ وعظیم الاجر فی دار المآب ۔ التی لا

پرهیزگاران حشر او خواهد بود ۔ و ثواب بزرگ و اجر عظیم در آخرت خواهد یافت ۔ و دانی که آخرت

موت بعد حیاتها ۔ ولا انقطاع لنعیمها ولذاتها ۔ فمن قام ابتغاء لمرضات الله ۔ فله

چیست آن آخرت که پس از زندگی آن موت نیست و نعیم و لذات آنرا انقطاع نیست ۔ پس هر که برای حصول

ثواب ذالک فی ملکوت السماء ۔ ویکرم فی حضرة العزة ویجزی باحسن الجزاء ۔

خوشنودی خدا تعالی بایستد پس برای او ثواب آن در ملکوت آسمان است و او در حضرت عزت بزرگی خواهد یافت

فعلیکم یا معشر الاخوان ۔ ان تسمعوا قولی لله الدیان ۔ وتجتنبوا سبل الطغیان ۔

و نیکوتر جزا و پاداش داده خواهد شد ۔ پس اے معشر برادران بر شما است که برای خدا جزا دهنده سخن مرا بشنوید و از راه

وایاکم والکبر والمبالات ۔ واتقوا الله واذکروا المجازات ۔ واتقوا سیر ارباب الدنیا

بی اعتدالیها دور باشید و از تکبر و لاپروائی خود را دور دارید و از خدا بترسید و روز جزا را یاد کنید ۔ و از سیرت ارباب دنیا و

والمعجبین ۔ ولا تقرؤا کتابی هذا واجدین علی او کارهین ۔ وعسی ان تحسبوا

خود بینان پرهیز کنید ۔ و این کتاب را در حالت غضب و کراهت مخوانید ۔ و نزدیک است که شما امری را بر

أمراً على صورۃ والحقیقۃ خلاف تلك الصورۃ ۔ وعسیٰ ان تظنوا امراً

صورتے پندارید وحقیقت برخلاف آن صورت باشد ۔ ونزدیک است کہ شما امرے را خلاف

خلاف حقیقۃ وھو عین تلك الحقیقۃ ۔ فانکم ماتدرون لبّ النوامیس

حقیقت انگارید وآن عین آن حقیقت باشد ۔ چراکہ شما مغز اسرار الٰہی نمی فہمید ۔

الالٰھیّۃ ۔ وتتکلمون مستعجلین غیر مفکرین ۔ انظروا کیف تھتمّون لامور دنیاکم

وازشتاب کاری بغیر فکر کردن گفتگو می کنید ۔ بہبینید کہ دربارہ امور دنیوی خود چہ اہتمامہا

وان نزل بلاءٌ علیھا فلا تصبرون علیٰ بلواکم ۔ وتسعون حق السعی لتدفعوا اذاکم ۔

می کنید ۔ واگر چیزے از بلا بران امور نازل شود پس بر آن بلا صبر نتوانید کرد ۔ وتمام تر سعی بجا می آرید تا آن چیز

وتنفقون لدفعہ اموالکم واوقاتکم وقواکم وتتوجھون بکل فکرکم ونھاکم ۔ ولا تقعدون

را دفع کنید کہ اذیت دادہ است وبرائے دفع آن مالہائے خود را ووقتہائے خود را وقوتہائے خود را خرچ میکنید ۔ وبہمہ فکر ودانش

کالصّابرین ۔ فلما کانت عنایتکم بھٰذا القدر الی اشیاءٍ فانیۃ ۔ ذاھبۃٍ بعد

سوئے آن متوجہ میشوید وہمچو صابران نمی نشینید ۔ پس ہرگاہ کہ سوئے آن چیزہائے فانیہ این توجہ وعنایت شما است کہ

وقتٍ ومھلۃ ۔ فکیف تغفلون من الامور الباقیۃ الابدیۃ ۔ التی توصل

در وقتے باشد ودر وقتے دیگر نباشد پس چگونہ در امور باقیہ ابدیہ غفلت می ورزید ۔ آن امور کہ گم شدن

ففقدانھا الی النیران المحرقۃ ۔ اتؤثرون الفانیات علی الباقیات ۔ وتریدون

آن ہا تا آتشہائے سوزندہ میرساند ۔ آیا شما چیزہائے فانیہ را بر چیزہائے باقیہ اختیار می کنید ۔ ودوام

الحیاۃ الدنیا وتنسون خلود الجنات ۔

بہشت ہا یاد نمی دارید

ایھا الناس زکّوا نفوسکم واجتنبوا لجذباتکم ۔ وطھّروا خطراتکم و

ای مردمان نفسہائے خود را پاک کنید واز جذبات خود دور بمانید ۔ وخیالہائے دل ونیات را پاک

نومبر سنہ ۱۸۹۶

نیاتکم ـ وانظروا الی الحق متاملین ـ لاتخدعنکم اخبار باردة ـ وخرافات واهیة

کیند ـ وسوے حق بنگاه تامل بنگرید ـ باید کہ شمارا خبرہاے سرد وسخنہاے خرافات واہیات فریب ندہند ـ

ولا ینبغی ان تلتفتوا الیہما وتنبذوا کلام اللّٰہ وراء ظہورکم غافلین ـ

ونمی سزد کہ سوے چنین سخنہا التفات کیند ـ وکلام خدارا پس پشت خود بیندازید ـ

وقد سمعتم ان موت نبی اللّٰہ عیسیٰ ثابت بکلام رب العالمین ـ

وشما شنیدہ اید کہ موت عیسیٰ علیہ السلام بقرآن ثابت است ـ

والاحادیث ساکتة فی رفعہ الجسمانی ـ ومافی یدیکم الا الامانی ـ وماثبت

واحادیث دربارہ رفع جسمانی او ساکت اند ـ ودر دست شما بجز آرزوہا ہیچ نیست ـ ودربارہ رفع ہیچ اثری از

فیہ اثر من خاتم النبیین ـ ومانطق فیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

خاتم النبیین صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثابت نشدہ ـ وآنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہیچ لفظے درین بارہ برزبان نیاوردہ ـ

بکلمة ـ ولا تفوہ بلفظة واحدة ـ وتعلمون ان النزول فرع للصعود فلما

ومیدانید کہ نزول برائے صعود فرع است ـ پس ہرگاہ کہ صعود

† الحاشیہ ـ الرفع الذی جاء فی ذکر عیسیٰ علیہ السلام فی القرآن ـ فہو

آن رفع کہ در ذکر عیسیٰ علیہ السلام در قرآن شریف آمدہ است ـ آن رفع

لیس رفع جسمانی ولذالك قُدِّمَ علیہ لفظ التوفی فی البیان ـ لیعلم

جسمانی نیست ـ واز بہر ہمین بر سر آن لفظ توفی بیان کردہ شد ـ تا کہ مردم بدانند کہ آن

الناس انہ رفع روحانی کما جرت علیہ سنت اللّٰہ بعد موت اہل الایمان

رفع روحانی است چنانکہ بر آن سنت خدا تعالیٰ برائے مومنان بعد از مردن شان رفتہ ـ

فانہم یُرفعون الی اللّٰہ بعد قبض الروح ویُدخلون فی نعیم الجنان ـ فرحین

چراکہ ایشان بعد از مردن سوے خدا تعالیٰ برداشتہ می شوند ودر بہشت بحالت خوشی داخل کردہ میشوند

لم يثبت الصعود فالنزول رجاءٌ بالطل فلا تاخذوا بالقول المردود - وان تعرضوا

جسمانی ثابت نشد پس نزول امیدئے باطل است - پس قول مردود را مگیرید - واگر از نصیحت من کناره

عن نصيحتي - ولم تعملوا على وصيتي - فاخاف عليكم ان تُحسبوا في الذين

کنید - وبر وصیت من عمل نکنید - پس بر شما می ترسم که از ان مردم شمار کرده شوید که

يغمطون نعم الله ويقطعون ما امر الله به ان يوصل ويمدّون اعناقهم

نعمت ہائے الٰہی را شکر نمی کنند - وہرچہ برائے پیوند کردن آن حکم است آنرا قطع می نمایند - وگردنہائے خود را

جاحدين - وما كنت بدعًا في هذا الامر وما جئت شيئًا امرا - فكيف تواخذونني

از روئے انکار دراز می کنند - ودرین امر من اول کسے نیستم ومن امرے نیاوردہ ام کہ کسے نیاوردہ - پس چگونہ مرا سخت

والآيت نزلت ليقضى بين اليهود والمسيحيين - فان اليهود زعموا ان المسيح

واین آیت برائے فیصلہ کردن در یہود ونصاری نازل شدہ است - چراکہ یہود زعم کردند کہ حضرت عیسیٰ

كان من الكاذبين - وملعونًا وما كان من المقربين المرفوعين - وقالوا انّه صُلب

علیہ السلام از کاذبان بودند - ونعوذ باللہ ملعون بودند - واز انان نبودند کہ بسوئے خدا تعالیٰ رفع ایشان میشود

والمصلوب لا يُرفع الى الله بحكم التورات بل يُلعن من حضرته ويُجعل من

وگفتند کہ او مصلوب شد - وبحکم توریت مصلوب از رفع محروم می ماند بلکہ او از جناب باری رد کردہ می شود -

المردودين - وقال النصارىٰ انه كان ابن الله فصُلب لانجاء الخلق ومُنع

ونصاری گفتند کہ عیسیٰ پسر خدا بود وبرائے نجات خلق مصلوب شد - ودر ابتدا از

من الرفع في اول الامر ولُعن وعُذّب واُدخل في جهنم الى ثلٰثة ايام كالفاسقين

رفع منع کردہ شد - وملعون شد ومعذّب شد - وتا سہ روز چون بدکاران داخل جہنم گردید -

ثم رُفع الى العرش وآواه الله الى يمينه الى ابد الآبدين - فاليهود ذهبوا الى

باز رفع او بسوئے عرش خدا تعالیٰ شد - وخدا او را بجانب راست خود جا داد - پس یہود بسوئے تفریط دشتم د

وترهقونني عن امري عسرا - اعميت عليكم اقوال الاولين - بل هو نبأ عظيم

میگیرید و در مشکلہاے اندازید - آیا بر شما سخنہائے اولین پوشیدہ شدند - بلکہ آن چیزیست بزرگ کہ ازان

انتم عنه معرضين - لا تظلموا انفسكم واتوني بصفاء نية - يدرء الله عن قلوبكم

کنارہ کش شدہ اید - برخود ظلم مکنید و بصفاء نیت نزدم بیائید - خدا ہر شبہ شما از دل شما دور

كل شبهة - وينزل عليكم انوار سكينة -

خواہد کرد و نور اطمینان بر شما نازل خواہد کرد -

وتعلمون ان فتن النصارى وغلوهم في الخزعبيلات - كانت تقتضي حكماً

و میدانید کہ فتنہ ہاے نصاریٰ و جوش ایشان در امور باطلہ یک حکم را از خدا میخواست -

تفريط وهمطوا هباطا - والنصارى مع التفريط الى افراط - فبين الله ما كان

فرو افگندن رفتند - و نصاری با تفریط افراط راہ ہا اختیار کردند - پس خدا تعالی آنچہ راست

احق واقوم في امر عيسى - فقال انه ما صلب بل توفي بحتف انفه والحق

بود بیان فرمود کہ مسیح مصلوب نشدہ است تا از رفع محروم ماند - بلکہ بموت خود بمرد و باز بغیر ملعون

بالموتى - ثم رفع كالمقربين من غير ان يلعن ويدخل في اللظى - فالحاصل

شدن مرفوع شد و رفع او ہمچو رفع مومنان شد - پس حاصل کلام این است

ان هذا قضاء من الله الاعلى - بين اليهود

کہ این حکم فیصل از خدا تعالی در یہود و نصاریٰ ست -

والنصارى - ليبرء عبده من بهتان اللعن*

تا خدا تعالی بندہ خود را از تہمت لعنت و عدم رفع بری

وعدم الرفع ويقضي بما هو احق واولى -

کند - پس خدا تعالے بدین حکم اختلاف را از میان برداشت -

* الحاشية - لو لا هذا الغرض لكان ذكر التطهير لغوا بعد ذكر الرفع فان عدم الرفع

اگر این غرض نبودے البتہ ذکر تطہیر بعد ذکر رفع لغو بودے - چرا کہ عدم رفع

مِن ربّ السّموات - فالله الذي نجّا المسيح مِن صَلِيبُ اليهُود ورفعه

پس آن خدائے کہ مسیح را از صلیب یہود نجات دادہ بسوئے مقام بلند برداشت

الی المقام الاعلیٰ - اراد ان یُنجّیہ من صَلِیبُ النصَاریٰ مَرّۃً اُخریٰ -

ارادہ کرد کہ باردوم اورا از صلیب نصاریٰ نجات دہد -

فارسلنی حَکَماً عدلاً لھذہٖ الخُطّۃ - وسَمّانی باسمہ لاکسر الصّلیب واتمّ

پس مرا بطور حکم عدل وبرائے این کار فرستاد و نام من مسیح نہاد تا کہ من صلیب را بشکنم - و کارے کہ از

مَا بقی منہ مِن فرائض النّصیحۃ - فکلّ ما افعل کان علیہ

مسیح باقی ماندہ بود باتمام رسانم - پس ہمہ آنچہ من میکنم او کردے -

فحکم بینھم فیما اختلفوا فیہ - وھو خیر الحاکمین -

پس حکم کرد در آنچہ اختلاف مے داشتند

ولولا ھذا الغرض فما کان وجہ لذکر ھٰذہٖ القصّۃ - بل لو فرضت

پس اگر این غرض نبودے پس برائے ذکر این قصہ ہیچ وجہے نبود - بلکہ اگر این قصہ را برخلاف

القصّۃ علی خلاف ھٰذہٖ الصّورۃ - لکان لغواً کلھا ومحل اعتراض علٰی

این صورت فرض کردہ شود ہمہ قصہ لغو ومحل اعتراض بر حضرت باری میگردد -

فعل حضرۃ العزّۃ - الم تکن ارض اللہ واسعۃ فیُخفی المسیح فی مغارۃ

آیا زمین خدا فراخ نبود - پس می بایست کہ در غارے از غارہا پوشیدہ

مِن المغارات - کما اخفی افضل الرسل عند التعاقبات - ففکر ای حاجۃ اشتدّت

کردے - چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را بوقت تعاقب پوشیدہ کرد - پس فکر کن کہ کدام حاجتے پیش

لرفعہ الی السّماوات - اخشی اللہ رعب الیھود المخذولین - وظنّ انھم

آمدہ بود کہ مسیح را بر آسمان برد - چہ خدا از رعب یہود بترسید وگمان کرد کہ ہر جا کہ در زمین پوشیدہ

لوكان فى قيد الحيات - وكذالك قدر عالم المغيبات - وجئت بعده على قدر

اگر در قید حیات بودے - وہمچنین خدا عالم الغیب مقرر کرد - ومن بعد از مسیح بمقدار آن زمانہ

جاء هو من بعد موسىٰ - وان فى ذالك لاية لاولى النهىٰ - ومن

آمدہ ام کہ او بعد از موسیٰ علیہ السلام آمدہ بود - و درین مناسبت برائے عقلمندان نشانے است -

آيات الله انه اخفى فى عدد اسمى عدد زمانى - وان شئت ففكر فى

واز نشانہائے خدا یکے این است کہ او در عدد نام من عدد زمانہ مرا پوشیدہ داشتہ است - واگر خواہی در عدد

غلام احمد قادیانی

غلام احمد قادیانی
١٣٠٠

فذالك خاتم رب العٰلمين - وفيه اشارة الى انه جعلنى لهذه الملة مجدد

فکر کن - پس این مہر خدا است - و درین اشارہ است کہ او تعالیٰ مرا مجدد این صدی گردانیدہ است

الدين - ولايقبل العقل السليم ان يصمت الله الغيور عند هٰذه الفتن

ہیچ عقل سلیم قبول نمی کند کہ خدائے غیور بر وقت این فتنہ ہا خاموش ماند -

العظيمة - حتى لايبعث مجددًا على راس هذه المائة - التطمئن قلوبكم بان

تا آنکہ بر سر این صدی ہیچ مجددے را نفرستد - آیا دلہائے شما بدین امر

حاشیہ

يخرجونه من الارضين - الاتعلم ان الله حكيم لايفعل فعلا الا بقدر ضرورة - و

کہ ایشان خواہند بر آورد - آیا نمی دانی کہ خدا حکیم است - ہر کارے کہ میکند صرف بقدر ضرورت

لايتوجه الى لغو بغير حكمة داعية - فاى حكمة الجاء الله لرفع المسيح الى السماء

میکند - و بسوئے لغو بغیر حکمت داعیہ توجہ نمی فرماید - پس کدام حکمت خدا را برائے رفع مسیح بیقرار کرد -

اما وجد موضعا فى الارض للاخفاء - ففكر كالمبصرين - منه

آیا ہیچ مکان برائے پوشیدن او در زمین نماندہ بود - پس ہمچو بینایان بیندیش - منہ

یری اللہ هذه البلایا تتنزل علی الامة الضعیفه - ثم لایتوجه الی دفعها ولا

اطمینان میگیرند که خدا به بیند که این آفات برامت ضعیفه نازل می شوند و باز برائے دفع آن آفات و دور

لازالة هذه الظلمة - ولا یبدء شیئ من نصرة حضرة الکبریاء - واتنزل رحمته

کردن تاریکی متوجه نگردد - و چیزے از مدد خدا تعالی ظاهر نشود - وہیچ رحمتے بروقت

عند کمال هذا البلاء - وتسب ذراری الشیطان اولیاء الرحمٰن فرحین

نزول این بلا نازل نشود - داولاد شیطان اولیاء رحمٰن را دشنام ها دهد درحالیکه خوش

مطمئنین - الا تنظرون کیف بلغت غشاوة الجهل منتهاها - وکیف نسیت

ومطمئن اند - آیا نمی بینید که چگونه پرده جهل تا انتہائے آن رسید - وچگونه هر نفس عاقبت خود را فراموش

کل نفس عقباها - الا التی حفظها اللہ وحماها - الا تشاهدون کیف زادت

کرد - مگر آنکه خدا حفاظت او کرد و نگه داشت - آیا مشاهده نمی کنید که چگونه ملت هائی

الملل الضالة فی طغواها - ووقع الفتور فی سفینة الحق ومجراها ومرسٰها

گمراه شده در تجاوز از حد زیاده تها کردند - و در کشتی حق وجاری کردن ولنگر نهادن آن چه فتور ها افتاد -

الا یصرخ الوقت لمجدد الدین - الم یان للذین ظُلموا ان یُنصروا

آیا وقت موجوده برائے مجدد دین فریاد ها نمی کند - آیا برائے مظلومان وقت نصرت هنوز نرسیده

من رب العالمین - اتنتظرون وقت استیصال الاسلام - وَقدْ

است - آیا وقتے را انتظار می کنید که اسلام از بیخ برکنده گردد - حالانکه

وَصَلَ اِلیٰ شفا حفرة دین سید الانام - ما

دین آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم تا سوراخ هلاکت رسید - چه شد

لکم لا تغتمون کالمواسین -

شما را که همچو غمخواران غمگین نمی شوید -

احاط الناس من طغوی ظلام

تاریکی طاغی گشتن بر مردم احاطه کرد

فلا تعجب بما جئنا بنور

پس ازان نوریہیچ تعجب مکن که آوردیم

علامات بها عرف الامام

این آن نشانیان هستند که بدانها امام شناخته شد

بدت عین اذا اشتد الاوام

حقیقت این است که چون دم برشدت حرارت تشنگی گرفت چشمه از غیب ظاهر شد

اياتی مسیحکم بعد تفطر السماء واختلال النظام - مالکم لاتعرفون الاوقات

آیا مسیح شما بعد شگافتن آسمانها واختلال نظام خواهد آمد - چه شد شمارا که وقتها را شناخت نمیکنید

ولاتفکرون فی الایام - الاترون ان الآفات نزلت - والآیات ظهرت - والمعاصی

و در روزها فکر نمی نمائید - آیا نمی بینید که آفات فرود آمدند - ونشانها ظاهر شدند - وگناهان بسیار

کثرت - والفتن تواترت - والمصیبت جلت - الیست فیکم نفس مفکرة -

گشتند - وفتنها بهم پدید آمدند - ومصیبت بسیار بزرگ شد - آیا در شما هیچ جانی فکر کننده نیست -

اوتحبون الدنیا الخاسرة - اوییستم من رحمة الحضرة الاحدیة - اورجعتم

یا این جهان پر زیان را دوست میدارید - یا از رحمت الٰہی نومید شده اید - یا سوی جاهلیت

الی الجاهلیة - وردتم فی الحافرة - اتظنون ان الله ما بعث مجددا لاصلاح

رجوع کرده اید - وسوی مکانی باز گشته اید که از آنجا ترقی کرده بودید - آیا گمان شما این است که خدا هیچ مجددی را

هذه المفسدة علی راس هذه المائة - اوبدل سننه عند هذه الفتن المهلکة

برای اصلاح این مفسده بر سر این صدی نفرستاده است - یا در وقت این فتنه های هلاک کننده سنت خود را

الم یکن حاجة الی روح القدس عند کثرت الشیاطین - فلا تمیلوا

تبدیل کرد - آیا وقت کثرت شیاطین حاجت روح القدس نبود - پس از راه

کل المیل وانظروا کلم الله متدبرین - الاترون نیران الفتن وزمان المحن

راست دور نروید و کلام خدا را بتدبر بنگرید - آیا شما آتش فتنه ها و زمانه محنتها را نمی بینید -

وتسمعون ثم لاتسمعون - وتنادون ثم تصمتون - كانكم متم او غمى عليكم

وشنوید و باز نمی شنوید - و شمارا آواز داده می شود و باز خاموش میمانید - گویا مرده اید یا همچو مصروعان

كالمصروعين - واذا نطقتم نطقتم كالعادين - واذا بطشتم بطشتم جبارين -

بر شما غشی افتاد - وچون سخن میگوئید همچو ظالمان سخن میگوئید - وچون حمله میکنید پس همچو جابران حمله می کنید

واذا ناظرتم فناظرتم باراء اخف من المغازل - واضعف من الجوازل -

وچون مناظره میکنید پس رائے ظاهر میکنید که ضعیفتر از دوک باشد و کمزورتر از بچه کبوتر -

واحاطت بكم اخلاط الزمر من ذوالغمر - فجعلتموهم كانفسكم من الضالين -

وعوام را از نادانان گرد خود جمع کرده اید - پس ایشانرا همچو خود گمراه ساخته اید -

اعطيتم مفاتيح الهداية - فاستبدلتم الغي بالرشد والدراية - وتمايلتم

شمارا کلید ہائے ہدایت دادند - پس بجائے ہدایت گمراہی را گرفته اید - و همچو محبت کنندگان

الى الجهل كالمحبين -

بر جهل نگونسار شده اید -

ومنكم قوم اغروا على العامة - ونددوا بانه ترك الكتاب

واز شما قومے هستند که بر من عوام را برانگیختند و چنین ظاهر کردند که این شخص

والسنة - الا لعنة الله على الكاذبين المفترين - الذين يستمرون على

کتاب و سنت را ترک کرده است - خبردار باشید که لعنت خدا بر کاذبان و مفتریان است - آنانکه بر گمراهی خود

غيهم - ولا ينتهون عن زهوهم وبغيهم - وما كانوا منتهين - وما

مداومت می ورزند - و از کار باطل و بغاوت خود باز نمی آیند - و نه باز آیندگان هستند - و بر ما جفا نکردند

ظلمونا ولكن ظلموا انفسهم - وسقط المكر على وجوه الماكرين - اشاعوا

مگر بر نفسهای خود جفا میکنند - و مکر بر روئے مکر کنندگان افتاد - کارہائے جہالت خود را

جہلاتہم فی الجرائد - وکادوا کالصائد - وجاؤا بزور مبین - ولما رایتُ

در اخبارہا شائع کردند - وہمچو شکاریان مکرہا نمودند - و دروغے صریح آوردند - پس ہرگاہ کہ

انہم اخلوا کنانتہم - وقضوا من المفتریات لبانتہم - اشعتُ ما اشعتُ

دیدم کہ ایشان تیردان خودہا خالی نمودند - واز مفتریات حاجت روائی خود کردند - شائع کردم آنچہ شائع

کما ہو فرض الصادقین - فاعرضوا عن نضالی - وفرّوا من عسالی -

کردم - چنانچہ فرض صادقین است - پس از مقابلہ من کنارہ جو شدند - واز نیزہ من بگریختند -

ووارووا وجوہہم کالکاذبین -

و روہائے خود را ہمچو کاذبان پوشانیدند -

ایہا الناس ارفقوا علٰی ظلعکم ولا تظلموا - وانتہوا ولا تفرطوا

ای مردمان بر جانہائے خود نرمی کنید و ظلم مکنید - وباز ایستید وکار را بافراط

واحذروا ولا تجترؤا - واذکروا الموت ولا تغفلوا - واذکروا آباءکم الغابرین -

مرسانید - وبترسید و دلیری مکنید ومرگ خود را یاد کنید و غافل مباشید - وپدران خود را کہ گزشتہ اند یاد کنید -

اتظنون انکم تترکون فی الدنیا ولذاتہا - ولا تقادون الی الحاقۃ ومجازاتہا -

آیا گمان می کنید کہ شما در دنیا ولذات آن گزاشتہ خواہید شد - وسوئے قیامت وپاداش آن کشیدہ نخواہید شد -

ولا تساقون الی مالک یوم الدین - مالکم لا تنہجون مہجۃ الاہتداء -

وسوئے مالک یوم جزا ہمچو گرفتاران روانہ نخواہید شد - چہ سبب است کہ راہ راست را نمی گیرید -

ولا تعالجون داء الاعتداء - وتمرون بالحق محقرین -

وبیماری تجاوز از حد را علاج نمی کنید - وبر حق چون میگذرید بہ تحقیر میگذرید -

اعلموا ان فضل اللہ معی - وان روح اللہ ینطق فی نفسی -

بدانید کہ فضل خدا با من است - وروح خدا در من سخنہا مے کند -

فلا تعلم سرى - ودخيلة امرى الا ربّى - هُوَ الذى نزل علي وجعلنى مِن

پس ہیچکس راز من وحقیقت اندرونی من بجز خدای من نمی داند - ہمان است کہ بر من فرود آمد و مرا از روشن

المنوّرين - وكم مِن آياتٍ كُشفت عليكم ثم تمرّون بها غافلين - الا ترون ان الخسوف

شدگان گردانید - و بسیار از نشانہا است کہ بر شما کشادہ شدند باز بر انہا بحالت غفلت میگذرید - آیا نمی بینید کہ خسوف

والكسوف ما كانا فى قدرتى ولا قدرتكم - بل كان جمعهما فى رمضان خلاف

و کسوف نہ در قدرت من بود و نہ در قدرت شما - بلکہ جمع شدن آن ہر دو در ماہ رمضان خلاف مراد شما

منيتكم - فرئيتم الآيتين المذكورتين كارهين - فكانّ الله عذبكم بما لا تهوىٰ انفسكم

بود - پس شما آن ہر دو آیات ذکر کردہ شدہ را در حالت کراہت مشاہدہ کردید - پس گویا خدا تعالی بچیزے

فما فكرتم كالراشدين - ولو كان فى قدرتكم لحوّلتم الشمس والقمر من مكان خسوفها و

شما را عذاب کرد کہ دل شما نمی خواست پس ہمچو صاحبان رشد ہیچ فکرے نکردہ اید - و اگر در قدرت شما بودے

نلتم الى السّماء لتغيير صفوفهما لو كنتم قادرين - فسوّد الله وجوهكم - ورضَ فوهكم -

البتہ شما آفتاب و ماہتاب را از مقام خسوف و کسوف بمقامے دیگر منتقل کردندے - پس خدا روہائے شما را سیاہ کرد و دہن

وما استطعتم ان تردوا فعل الله فكنتم نادمين -

شما را بکوفت و در طاقت شما نماند کہ فعل خدا را از حالت آن بگردانید - پس ہمچو شرمندگان پوشیدہ شدید

اتقسمون انكم رضيتم بهذا الفعل مِنَ الرحمٰن - وما جادلتموه

آیا قسم میخورید کہ شما بدین فعل خدا تعالیٰ راضی بودید - و در دلہائے خود ہمچو

بانفسكم كالشيطان - وما اخذكم القبض كالغضبان - فاقسموا ان كنتم صادقين -

شیطان با او جنگ نکردہ اید - و شما را ہمچو خشمناکان قبض نگرفتہ است - پس قسم خورید اگر راست گو ہستید -

اتقسمون انكم رضيتم بموت آتهم - بعد ما اخفى الحق وما اقسم - فاقسموا ان كنتم

آیا قسم میخورید کہ شما بموت عبد اللہ آتہم عیسائی راضی شدہ اید بعد ز انکہ او حق را پوشیدہ داشت و قسم نخورد - پس قسم خورید

صادقين - اتقسمون انكم رضيتم بما ايّدني ربّي - واكرمني واعزّني وزادكل

گر راستگو ہستید - آیا قسم میخورید کہ شما بآن تائیدات خدا کہ من کہ لازم حال من اند خوشنود ہستید - و شما را آن ہمہ اکرام

يوم حزني - فاقسموا ان كنتم صادقين - اتقسمون انكم رضيتم بما اخزاكم ربّي

واعزاز الٰہی کہ در بارہ من مبذول است خوش مے آید - پس قسم خورید اگر راستگو ہستید - آیا قسم میخورید کہ شما بدین فعل

بخزائي - وما استطعتم ان تكتبوا شيئاً في العربيّة كاملائي - فاقسموا

حق راضی بودید کہ او بمقابلہ من شما را رسوا کرد - و در قدرت شما نماند کہ چیزے بمقابل من در عربی بنویسید - پس قسم خورید

ان كنتم صادقين - اتقسمون انكم رضيتم بما قصرتم عن فهم القرآن

اگر راستگو ہستید - ایا قسم میخورید کہ شما بدان قصور راضی شدہ اید کہ در بارہ فہم قرآن در شما ثابت شد

فما استطعتم ان تكتبوا مثل ما كتبت من معارف الفرقان - وما قدرتم ان

پس شما را این طاقت نماند کہ آنچہ من نوشتم بنویسید - و شما را این قدرت نشد

تبارزوني في هذا الميدان - فاقسموا ان كنتم صادقين -

کہ درین میدان مقابلہ من کنید - پس قسم خورید اگر بر راستی ہستید

وقد شهد صالح على صدقي من قبلي وقبل دعوتي - و

و بتحقیق نیکبختے قبل از من و قبل از دعوت من بر صدق من گواہی داد - و گفت

قال انه هو عيسى المسيح الآتي - وسمّاني وسمّا قريتي - وقال لفتاه هذا ما

این ہمان عیسیٰ مسیح است کہ خواہد آمد - و نام من و نام دہ من بر زبان راند - و مرید خود را کہ کریم بخش

انبئت من ربي فخذ منّي هذه وصيّتي - وقال ان العلماء يكفّرونه ويكذّبونه

نام داشت گفت کہ این خبر از خدائے خود یافتم - پس این نصیحت من از من بگیر - و گفت علما او را کافر

فلا تقعد معهم وتذكّر نصيحتي - فلما كبر فتاه وشاخ ادرك وقتي - فجاءني

خواہند قرار داد و تکذیب او خواہند کرد با او شان منشین و نصیحت من یاد دار - پس ہرگاہ کہ آن مرد بکبر سن رسید

فی وقت غربتی - وقال عندی لك شهادة فاسمع منّی کلمتی - فروی

و پیر شد و وقت مرا یافت - پس در حالت مسافرت من نزدم آمد و گفت برائے تو نزد من گواہی است - پس کلام من

ماسمع من شیخه بعین باکیة ودموع متحدّرة حتی هیّج عبرتی - ثم

بشنو پس ہر چه از شیخ خود شنیده بود بمن روایت کرد و در حالت روایت چشم او گریان بود و اشکہا او جاری

اشاع کما اوصاه شیخه الولیّ هذا الخبر - وبلّغ حالفاً و مهللاً الی کل

بودند - بحدیکه مرا مستعد گریه کرد - باز ہمچنان که شیخ خدا رسیده او وصیت کرده بود این خبر را در مردم شایع کرد - و

اذن هذا الاثر - واشعت بایماءه رسالة مطبوعة - واودعتها اخبارًا

بقسم وکلمه تشہد این نشان را بہر گوشے رسانید - و من باشاره او یک رساله که دران این روایت بود طبع کرده

مسموعة - وزاحمه علماء تلك الخطّة - وکادوا کل کید لیصرفوه عن هذه

شائع کردم و در آن رساله آن اخبار مسموعه درج کردم - و علماء آن نواح مزاحم او شدند - و از ہر قسم مکرے کردند تا اورا

الشهادة - فقال لا اکتمها ابدا و لا اتعامی بعد البصیرة - فاشاعها حق الاشاعة

ازین شہادة باز دارند - پس گفت که من ہرگز این گواہی را پوشیده نخواہم کرد - و بعد از بصیرت کور نخواہم شد - پس

وبلّغها الی الخواص والعامة - ثم توفاه الله ورفعه الی مقرّ المومنین -

آن گواہی را در خاص و عام چنانچه باید شایع کرد - باز خدا تعالیٰ او را وفات داد - و سوئے قرارگاه مومنان برداشت

فبیّنوا اتقسمون انکم رضیتم بهذه الآیت من الرحمٰن -

پس قسم خورید آیا شما بدین نشان الٰہی راضی شده اید -

وماکرهتم وما غاضبتم فی قلوبکم بالعدوان - فاقسموا ان کنتم صادقین -

و ہیچ کراہت نکرده اید و نه در دل ہائے خود بظلم صریح خشمناک شده اید - پس قسم خورید اگر شما بر راستی ہستید

اهذه کانت تقاتکم ودیانتکم ان شیخًا کبیرًا من المسلمین - روی هذه

آیا این پرہیزگاری شما بود و این دیانت که پیرے بزرگ از مسلمانان این روایت را بقسم و بکلمه تشہد بیان کرد

الروایت مقسماً باللّٰه ومهلاً فولّیتم معرضین۔ مع ان اشهاداً عدلاً من قومه

پس شما اعراض کردید۔ باوجودیکه بسیاری از گواهان که از قوم او

شهدوا علی انه من الصّالحین الصّادقین المصلّین الصائمین الزاهدین۔

بعدل گواهی دادند که او نیک بخت وراست گو و پابند صوم و صلوٰة و مرد زاهد است۔

وکذالك نبّهکم اللّٰه کل مرّة فما تنبّهتم کالمسترشدین۔

وهمچنین خداتعالی هر بار شما را خبردار کرد پس هیچو هدایت شدگان خبردار نشدید۔

اتقسمون انکم رضیتم بما لم یسمع اللّٰه دعواتکم۔ وحفظنی و

آیا قسم میخورید که شما بدین امر راضی شده اید که خداتعالی بددعاهای شما را قبول نکرد و مرا نگهداشت

وعصمنی وکرّمنی وارغم انفکم لسوء نیاتکم۔ فاقسموا ان کنتم صادقین۔

و بزرگی داد و شما را بباعث بدنیتی شما ذلت داد۔ پس قسم خورید اگر بر راستی هستید۔

فان کنتم تظنون انکم علی الحق ونحن علی الباطل۔ فلم یعذبکم اللّٰه بما لا

پس اگر شما گمان می کنید که شما بر حق هستید و ما بر باطلیم۔ پس چرا خداتعالی شما را بآن دلائل

ترضون به من الدلائل۔ وتتربصون علینا الذلة فتوخذون فیها منحوسین۔

که خلاف رضای شماست عذاب می دهد۔ و بر ما امید ذلت میدارید و همه ذلت بر شما می افتد۔

بل اللّٰه یکسر جبتکم فی کل آن۔ ویعلی عبده ببرهان۔ ویمزّق اجیاد

بلکه خداتعالی هر دم بت شما را می شکند۔ و بنده خود را بحجت بلند می گرداند۔ و گردن متکبران را می شکند

المستکبرین۔ فما لکم لا ترفئون بالاستغفار۔ ولا تدرکون وقت الاعتذار

پس چه شد شما را که جامه دریده خود را باستغفار پیوند نمی کنید۔ و وقت عذر آوردن را نمی دریابید

ولا تتوبون خائفین۔ وانی بزعمکم اخادع الناس واضلّ الوری۔

و چون ترسندگان توبه نمی کنید۔ و من بگمان شما مردم را فریب می دهم و مخلوق را گمراه میکنم۔

وافتریٰ علی اللہ واترک سبل التقویٰ - وفی نفسی معھار ذائل اُخریٰ -

و بر خدا تعالیٰ افترائے کنم - و راہ تقویٰ را مے گذارم - و در نفس من سوائے این رزیلتہا بسیار اند -

وانتم قوم مطھّرون لاعیب فیکم ولاطغویٰ - ثم مع ذالک یخزیکم اللہ ویعذبکم

و شما قومے پاک ہستید نہ در شما عیبے و نہ ہیچ زیادتی - باز با این ہمہ خدا تعالیٰ شمارا رسوا می کند و بعذاب

بعذاب ادنیٰ - فلا تقدرون علیٰ ان تردوا عذابہ ولا تاتوننی معارضین -

خستہ کنندہ و کشندہ می میراند - پس ہیچ قدرت ندارید کہ عذاب او را رد بکنید و نہ با من در مقام معارضہ می آئید

وان اللہ قد انزل علیّ غیث نعماء مدرارًا ظاھرۃ وباطنۃ - وانعم

و خدا تعالیٰ بر من باران نعمتہا کہ متواتر می بارد فرود آورد - و در ظاہر و باطن و اول و آخر مرا نعمتہا داد -

علیّ فی الاولیٰ والاخرۃ - وفتح علیّ ابوابًا من الالھامات - وحدائق من

و بر من دروازہ از الہامات کشود - و باغہائے مکاشفات

المکاشفات - فمن یمکث عندی نحو اربعین یومًا فارجو انہ یریٰ شیئًا

مفتوح کرد - پس ہر کہ نزد من تا چہل روز بماند پس امید دارم کہ چیزے از انہا خواہد دید -

منھا - فھل لکم ان تعارضوا او تعرضون عنھا -

پس آیا شما معارضہ توانید کرد یا کنارہ میکنید -

وان اللہ بشّرنی وقال یا احمد اجیب کل دعائک - الّا فی

و خدا مرا بشارت داد و گفت کہ اے احمد من ہر دعائے تو قبول خواہم کرد - مگر در بارہ

شرکائک[*] - فاجاب دعوات ضاق المقام عن الاتیان بذکر اجمالھا -

شرکاءِ تو - پس بآن کثرت دعاہائے من قبول کرد کہ این مقام این قدر ہم گنجائش ندارد کہ بطور اجمال

[*] الحاشیۃ - لھذہ الفقرۃ قصۃ لا یقتضی المقام ذکرھا - منہ

متعلق این فقرہ قصہ ایست کہ بدین مقام ذکر آن مناسبت ندارد -

فضلاً عن ادراج تفاصیلها - وکیفیت کمالها - فہل لکم ان تعارضونی فیہا او

ذکر آنہا را بیان کنم - چہ جائیکہ بتفصیل بنویسم وکمال عظمت آنہا بیان کنم - پس آیا رغبتے دارید کہ در قبولیت

تنقلبون معرضین -

دعا ہا بمن مقابلہ کنید یا بحالت اعراض سے گریزید -

وان اللّٰہ بشرنی فی ابنائی بشارۃً بعد بشارۃٍ - حتی بلّغ عددہم الی

وخدا تعالیٰ دربارہ پسران من مرا خوشخبری بر خوشخبری داد - تا آنکہ عدد آنانرا تا سہ رسانید

ثلٰثۃ - وانبأنی بہم قبل وجودہم بالالہام - فاشعتُ ہذہ الانباء قبل ظہورہا

ومرا ازاں ہر سہ پسر قبل وجود آنان بذریعہ الہام خود خبر داد - پس من این خبرہا را قبل ظہور آنہا

فی الخواص والعوام - وانتم تتلون تلک الاشتہارات - ثم تمرون بہا غافلین من

درخواص وعوام شایع کردم - وشما آن اشتہارات می خوانید - باز از تعصبات خود غافل مے روید

التعصبات - وبشّرنی ربّی برابعٍ رحمۃ - وقال انّہ

وخدائے من مرا از وسے رحمت بہ پسر چہارم مژدہ داد - وگفت کہ آن پسر سہ را

یجعل الثلٰثۃ اربعۃ - فہل لکم ان تقوموا مزاحمۃ

چہار خواہد کرد - پس آیا شما را طاقت است کہ برائے مزاحمت برخیزید

وتمنعوا من الارباع المربعین - فکیدوا کیداً انکنتم صادقین -

وچہار شوندگان را از چہار شدن مانع آئید - پس مکرے کنید تا این پیشگوئی را باز دارید

وقد کتبنا ذالک فی اشتہار من قبل من سنین - فاقرؤہ متاملین - انّ فی

وسالہا شد کہ ما این الہام را در اشتہارے نوشتہ ایم پس آن اشتہار را بتامل بخوانید کہ

ذالک لاٰیات للناظرین - ثم کرّر علیّ صورۃ ہذہ الواقعۃ - فبینما انا کنت بین

دران برائے بینندگان نشانہا است - باز صورت این واقعہ بر من مکرر کردہ شد - پس در آن وقتیکہ من

النوم والیقظة۔ فتحرک فی صلبی روح الرابع بعالم المکاشفة

درحالتے بودم کہ جامع خواب وبیداری بود در پشت من روح آن چہارم بجنبید۔

فنادا اخوانہ وقال بینی وبینکم میعاد یوم من الحضرة۔

پس برادران خود راندا درداد۔ وگفت درمن ودر شما میعاد یک روز است۔

فاظن انہ اشار الی السنة الکاملة۔ اوامر اٰخر من ربّ العالمین۔

پس گمان میکنم کہ از یک روز اشارہ سوئے یکسال است یا مدتے دیگر است از خدا تعالی۔

واعلموا ان اللّٰہ ینصرنی فی کل موطن ویخزیکم من کل محتفض۔ ویردّ

وبدانید کہ خدا تعالی مرا در ہر میدانے فتح میدہد۔ واز ہر کنار شمارا رسوا می گرداند۔ ومکر شما

کیدکم علیکم یا معشر الکاذبین۔ وانکنتم تزدرینی عینکم فتعالوا نجعل اللّٰہ حکماً

برشما می افگند۔ واگر چشم شما را حقیر می شمارد پس بیائید تا خدا را درما

بیننا وبینکم۔ اتریدون ان یظہر میننا او میبنکم فتعالوا نقم تحت مجاری الاقدار

وشما حکم مقرر کنیم آیا میخواہید کہ دروغ ما یا دروغ شما ظاہر شود۔ پس بیائید کہ با مباہلہ زیر مجاری قدرت الٰہی

مباہلین۔ وانکنتم تعرضون عن المباہلة۔ فاتونی وامکثوا عندی الی السنة الکاملة

بایستیم۔ واگر شما از مباہلہ کنارہ میکنید پس نزدم بیائید تا سالے کامل نزدم بمانید۔

لاُریکم بعض آیات حضرة العزة انکنتم طالبین۔ وانکنتم تعرضون عن رویة

تا شما را بعض نشان حضرت عزت بنمایم اگر شما طالب حق ہستید۔ واگر شما از دیدن این نشانہا

ہذہ الاٰیات۔ فلکم ان تعارضونی فی معارف القراٰن والنکات۔ ولن تقدروا علیہا

کنارہ میکنید۔ پس اختیار شماست کہ در معارف قرآن ونکات آن با من معارضہ کنید۔ وہرگز بران قادر

ولومتم حاسرین۔ فانہ علم لایمسہ الا الذی کان من المطہرین۔ فان لم تفعلوا

نخواہید شد۔ اگرچہ بحسرت بمیرید۔ چراکہ علم قرآن علمے است کہ بجز پاک شدگان دیگرے را در آن کوچہ راہے نیست۔

هذا فعارضونی فی انشاء لسان العرب - فان العربیة لسان الهامیة

پس اگر درین کار نتوانید کرد پس در انشاء زبان عرب بمن مقابله کنید - زیرا که آن زبان الهامی است - و

لا یکمل فیها الا نبی او ولی من النخب - وان لم تبارزوا فیها ولن تبارزوا فاکتبوا کتابا

در وی بجز نبی یا ولی و برگزیده مکمل نتواند شد - و اگر در آن مقابله نتوانید کرد پس کتابی بنویسید و من نیز

واکتب کتابا فی اصلاح مفاسد هذه الایام - ورد النصاری - وفرق اخری

بنویسم که مشتمل باشد بر اصلاح مفاسد این زمانه - در رد نصاری - و رد دیگر فرقه ها

من عبدة الاصنام - وافحامهم بالبرهان التام - وعلینا ان لا نقول شیئا

از بت پرستان - و ساکت کردن ایشان بحجت کامل - اما باید که هرچه نویسیم از قرآن بنویسیم

من عند انفسنا ولا انتم من عند انفسکم الا من کتاب الله العزیز العلام - ولن

و هرگز

تفعلوا ذالک ابدا ولن تعطوا عزة هذا المقام - فان هذا فعل من افعال

چنین نتوانید کرد - و این مقام عزت هرگز شما را داده نخواهد شد - چرا که این کار از کارهای امام وقت

امام الوقت ومزیل الظلام - الذی اُیّد بروح من الله وزید بسطة فی العلم واعطی

است که دور کننده تاریکی است - و از روح القدس تائید یافته - و در علم و بلاغت وسعت

بلاغة الکلام - وان تغلبوا فی احد منها فلست من الله العلام - فان

حاصل کرده - پس اگر شما ازین ها در یکی غالب شوید پس من از خدا تعالی نیستم - پس اگر شما

اعرضتم عن کلما عرضنا علیکم - فما بقی عذر لدیکم - وشهدتم انکم من الکاذبین -

از همه آنچه پیش کردم کناره کنید پس عذر شما باقی نماند - و شما خود گواه خواهید شد که دروغگو هستید

اتکذبوننی من غیر علم ثم اذا دعوناکم ففررتم جاحدین غیر مبالین -

آیا بدون علم تکذیب من میکنید - باز چون بخوانیم پس در حالت انکار و لاپروائی می گریزید -

وذكرنا هذه الآيات تلذذا بالنعم الرحمانية. وشكرًا للتفضلات

و ما این نشانها را محض از روے لذت یافتن بہ نعمتہاے الہی نوشتیم۔ ونیز

الربانية. ثم تمامًا للحجة على الطبائع الشيطانية. واستزادة لنعم رب العالمين

بہ نیت شکر خدا تعالیٰ و اتمام حجت بر طبائع شیطانیہ وبطمع زیادت نعمت باری تعالیٰ بنگاشتیم۔

اذ بالشكر تدوم النعم وتزيد الآلاء وتثبت عطايا ارحم الراحمين۔

چراکہ شکر کردن موجب دوام نعمت وزیادت وثبات آن می گردد۔

فالحاصل انني قد عرضت هذه الامور دعوةً للطلباء. ورحمًا على

پس حاصل کلام این است کہ من این امور را بطور دعوت طالبین پیش کردم۔ وبطور

الاتقياء الضعفاء. فمن كان في شك من امري. وكان مكفّر زمري. فعليه

رحم بر پرہیزگاران کمزور بیان نمودم۔ پس ہر کہ در امر من شک دارد۔ و مکفر جماعت من باشد۔ پس برو

ان يسعى اليّ بقدم الرضاء. ويختار طريقًا من هذه الطرق للاهتداء. لا

لازم است کہ بقدم رضا سوئے من بدود۔ وراہے را ازین رہ ہا براے ہدایت یافتن نہ براے جنگ و

للمراء وطلب العلاء. ولا يرضى بغشاوة الجهل والخطاء. ويأتيني

بلندی جستن اختیار کند۔ وباپردہ جہل وخطا راضی نشود۔ ونزد من ہمچو تواضع

كالمتواضعين. فارجو ان يرحمه الله ويجعله من المطمئنين. بيد اني ما أُمرت

کنندگان بیاید۔ پس امید میدارم کہ خدا تعالیٰ برو رحم فرماید واورا اطمینان بخشد۔ مگر این است کہ من

ان ادعو الذين ينحتون الآيات من عند انفسهم ومن اماني الجنان. ثم

براے این کار مامور نشدہ ام کہ کسانے را بخوانم کہ از طرف خود نشانہا برتراشند۔ بازمرا

يقولون ارنا هذه لو كنت من الرحمان. وان لم تأت بها فلسنا بمومنين. اولئك

گویند کہ این نشانہا مارا بنما۔ اگر از طرف خدا تعالیٰ ہستی۔ واگر ننمائی پس ما از قبول کنندگان نیستیم۔ این مردم

الذين يحبون آراءهم ويريدون ان يامروا الله ليتّبع اهواءهم فيتركون في

کسانے ہستند کہ بارایہاے خود محبت می کنند ومیخواہند کہ بر خدا تعالی این حکم کنند کہ تا پیروی آرزوہاے ایشان

الضلالة خالدين- وانّ الله لن يرفع حجبهم ولن يزكّيهم انهم كانوا مستكبرين-

کنند- پس براے ہمیشہ در ضلالت گزاشتہ می شوند- وخدا تعالی ہرگز حجاب شان دور نخواہد کرد ونہ ایشانرا

الّا الذين تابوا واصلحوا فاولٰئك من المرحومين- ما كان الله محكوم احد في

پاک خواہد نمود چراکہ ایشان متکبر اند- مگر آنانکہ توبہ کردند وصلاح حال نمودند- پس ایشان از جملہ کسانے ہستند

البلاد- وهو القاهر فوق عباده لا كالغلمان والعباد- سبحان

کہ برایشان رحمت خدا تعالی است- خدا در زمین ہا محکوم کسے نیست او بر بندگان خود غالب است- نہ

ربي هل كنتُ الّا بشرًا من المامورين-

مثل غلامان وبندگان- خداے من پاک است نبی شاید کہ بدو این بے ادبیہا کردہ آید- ومن چیزے نیستم مگر

ثم القوم احتجوا على بامور نذكرها برعاية الاختصار-

یک بندہ مامور- باز قوم من برمن در چند امور حجت ہا گرفتند کہ برعایت اختصار ذکر آن امور میکنم-

لنستاصل كلما اوردوا على سبيل الاعتذار- ولنكشف باب الحق على

تاکہ ما آن ہمہ خیالات را از بیخ برکنیم کہ بر سبیل عذر بیان کردہ اند- وتاکہ ما دروازہ حق برطالبان کشائیم

الطالبين- فمنها انهم يقولون ان آتهم ما مات في الميعاد- بل مات بعده

پس از ان اعتراضہا یکے این است کہ عبد اللہ آتہم نصرانی در میعاد پیشگوئی نمردہ است-

وما ثبت ايمانه بالاشهاد- ولم يثبت انه كان من الخائفين الراجعين

بلکہ بعد از گزشتن میعاد مردہ- وایمان او از روی گواہان بپایہ ثبوت نرسیدہ ونہ ثابت گشتہ کہ او بترسید

فاعلم ان نبأ موته كان مشروطًا بعدم الرجوع الى الحق والصواب- و

ودر رجوع بحق آورد- پس بداکہ خبر موت او مشروط بعدم رجوع الی الحق بود-

ماکان بحکم قطعی کما فہم بعض الدواب - ثم کان من المشروطی حیاتہ ان

ومثل حکم قطعی نبود چنانکہ بعض چارپایان فہمیدہ اند - بازدر بارہ زندہ ماندن او شرطِ الہام این ہم بود

یثبت علی الحق بعد القبول - وان لم یثبت فکان حکم الموت لذالک الجہول - فتمت

کہ بعد رجوع الی الحق برحق قائم بماند - و در صورت عدم ثبات برحق نیز بران جاہل حکم موت بود - پس گفتہ

کلمۃ ربّنا صدقاً وحقاً ولو انکرھا بعض الجاھلین -

پروردگار ما حقاً وصدقاً بکمال رسید - اگرچہ بعض جاہلان در انکار باشند -

وقد سمعتَ انّہ مات بعد الاخفاء وعدم الاظہار - واغضاب

و تو شنیدی کہ عبد اللہ آتھم بعد از اخفا وعدم اظہار و بعد خشمناک کردن رب خود

الرب بالاصرار علی الانکار - وکذالک کان الہام رب العالمین - افلا ترون موت

باصرار بر انکار بمرد - وہمچنین الہام خدا تعالی بود - آیا شما موت این نادان

ھذا الجاھل الکفّار - کیف فاجئہ بعد الاصرار علی الانکار - وقد کُتِبَ قبل موتہ

کافر را نمی بینید - کہ چگونہ بعد از اصرار بر انکار بطور ناگہانی رسید - و پیش از موت او این ہمہ

ذالک کلہ فی الہام اللہ القہار - وصُرّح انہ سیوخذ ویمات بعد اخفاء الشہادۃ

در الہام الہی نوشتہ شد - و تصریح کردہ شد کہ او بعد اخفای شہادت وتکبر و از حد

والغلوّ والاستکبار - ثم طُبع واُرسل فی البلاد والدیار - وما مات آتھم الابّین

درگزشتن بسزای موت ماخوذ خواہد شد - باز این اشتہار مطبوع شد وجا بجا فرستادہ شد - و از اشتہار

ستّۃ ایام من الاشتہار الاخیر - وکان ذالک الاشتہار نبأ موتہ وکالنذیر -

اخیر ہنوز شش ماہ نگذشتہ بود کہ آتھم بمرد - و این اشتہار برای او پیغام رسانندہ موت و ترسانندہ بود

افلا یتدبرون الہاماتی - ولا یفکرون فی کلماتی - ویمرّون ضاحکین علی آیاتی -

آیا این مردم در الہام من تدبر نمی کنند و در کلمات من تفکرے نمی نمایند - و تمسخر کنان بر نشانہای من بگذرند

رضوا بهذه الدنيا ونسوا يوم الدين۔ فكيف اداوي ختم قلوبهم واقفال رب العالمين

بدنیا راضی شدند و آخرت را فراموش کردند۔ پس چگونه مهر دلهائے ایشان و قفلهائے خدا تعالیٰ را علاج کنم

فالحاصل ان آتهم خشي في الميعاد نبأ الرحمن۔ ورجع الى الحق

پس حاصل کلام این است که او در میعاد پیشگوئی از خبر خدا تعالیٰ بترسید و بسوئے حق بجوف

بجوف الجنان۔ لانه ظن ان رحلته قربت ودنت۔ وخيامه قُوّضت۔ و

دل رجوع کرد۔ چراکه او ظن کرد که وقت کوچ او نزدیک رسید۔ و خیمه‌هائے او ته کرده شدند۔ و

اوتادها قلعت۔ فخشي على نفسه كالماخوذين۔ فكان حقه ان يُمهل الى

میخهائے آن خیمه‌ها کنده شد۔ پس بر جان خود همچو گرفتاران بترسید۔ لہٰذا این حق او بود که تا زمانهٔ بیباکی

زمان الاجتراء۔ وتُرك الى ساعة المراء والاباء۔ فمهله الله الى وقت رجع

او را مهلت داده شود و تا ساعت جنگ و انکار گزاشته شود۔ پس خدا تعالیٰ او را تا وقتے مهلت داد

الى كفره وطغى۔ ثم اماته تعذيبا في الدنيا والاخرى۔ وكذالك مضت سنته في

که سوئے کفر خود رجوع کرد و طاغی شد۔ باز برائے عذاب دادن در پنجهٔ موت گرفتار کرد۔ و همچنین سنت خدا تعالیٰ

الاولين۔ واما خوف آتهم من الله القهار۔ فلا يخفى عليك عند التعمق في الاخبار۔

در پیشینیان گزشته است۔ مگر ترسیدن او از خدا تعالیٰ۔ پس بدانکه آن امریست که بعد از غور کردن در اخبار بر تو

الاترى انه بعد ما سمع مني نبأ العذاب۔ كيف القى نفسه في انواع الاضطراب

پوشیده نخواهد ماند۔ نمی بینی که او بعد از شنیدن خبر موت چگونه جان خود را در انواع بیقراری‌ها انداخت

وانقطع من الاحزاب والاصحاب۔ واختار كالمجنونين شدّ الاغتراب۔ واناخه

و از گروه خود و یاران خود جدائی اختیار کرد۔ و همچو دیوانگان مصیبت‌های مسافرت بر خود پسندید۔ و

الدهشة عن الاهل والاحباب۔ حتى طارت هواسه من الهيبة۔ واصابت

دهشتے که در دل نشسته بود همان دهشت او را از اهل و دوستان دور انداخت۔ تا بحدیکه از هیبت آن

عقله صابة من كمال الخشية - وطفق يجشاء من بلدٍ الىٰ بلدٍ كالمجنون - و

پیشگوئی حواس او پریدند - وعقل او را از کمال خوف عارضه دیوانگی لاحق شد - وشروع کرد که از شهرے

يجوب كل طريق كالذى يطوّحه طوائح المنون - وراه اناس كثير فى زمن السياحة

به شهرے همچو دیوانه میگشت - وهر راهے را همچو شخصے می برید که او را حوادث روزگار دور می اندازند - ومردم

وهو يبكى اوله رنة النياحة - وشهدوا انه كان بادى الغمة كثير الكربة - كالذى

بسیار او را در زمانه سیاحت دیدند که او میگریست یا آواز گریستن میداشت وگواهی دادند که آثار غم بر وظاهر

يموت مِن الغُلّة - او كالمجرمين للماخوذين -

بودند وبسیار بیقراری میکرد - همچو کسے که از تشنگی می میرد یا همچو مجرمانے که گرفتار می باشند -

فلاشك انه خشى وتنزّل الى الخوف من طغيانه - ولا ريب ان زواجر

پس هیچ شک نیست که او بترسید و از طغیان خود سوے خوف فرود آمد - وپیشگوئی ما

نبلنا نجعت فى جنانه - وقرعت كلماتى صماخ اذانه - فخاف بها قهر حضرة الكبرياء -

در دل او اثر کرد - وصماخ گوش او را کلمات من بکوفت - پس بباعث آن کلمات از قهر

وانتهج على قدمٍ مهجة الاهتداء على طريق الاخفاء - ثم قسى قلبه بعد الامن من الفناء

باری تعالی بترسید - وقدرے بطریق پوشیده راه راست اختیار کرد - باز چون از موت بیغم شد دل او

وان الله لا يعذب خائفين فى هذه الدنيا حتى يغيّر واسير الخائفين - وانه اقرّ

سخت گشت - وخدا تعالی ترسندگان را درین دنیا سزائی دهد تا وقتیکه سیرت ترسیدن را تبدیل نکنند - وا ونزد

بخوفه عند احبابه - واخبرهم عمّا جرىٰ عليه فى ايام اضطرابه - وكل امر اخفاه

دوستان خود اقرار خوف خود کرد - واو شان را از ان همه ماجرا خبر داد که در روزهاے بیقراری بر و گزشته بود -

من جمعه - ابدعه سيل دمعه - وكما ستر من المَين - ابدته دموع العين -

وهر امرے که او از جماعت خود پنهان داشت سیلاب اشک او او را ظاهر کرد -

وَمَن دخل اليه كالمفتشين۔ وجده كالمجانين۔ وخابطًا كالمصابين۔ ورأى انه

وہر کہ مثل تفتیش کنندگان پیش او رفت اورا مثل دیوانگان یافت۔ و دست و پا زننده مثل مجنونان

يُمضي ايّامَه كيوم حامي الوديقة۔ ويصيح كضالّ من الطريقة۔ ويزجّي الاوقات

مشاہدہ کرد۔ و اورا دید کہ او روزہائے خود مثل روزیکہ بسیار گرم باشد می گذارد۔ و ہمچو کسیکہ از راہ دور می افتد فریادہا

بهموم وافكار۔ كانّ التلف استشفّه باٰثار۔ ومَن انتهى من احبابه الى فنائه۔

می کند و وقتہائے خود را در فکر و غم میگذارد۔ گویا ہلاکت اورا بہ نشانہا نوشیدہ است۔ و ہر کہ بصحن خانہ او رسید۔

وتصدّى لاستنشاء انباءه وجلبه لمختل الحواس۔ بادى الايجاس۔ وماراه في

و برائے دریافت خبرہائے او قدم خود پیش انداخت او را مثل بدحواس و صریح خوف زدہ دید۔ و او را در شادمانی

فرح۔ بل في غمّ وترح۔ ثم اذا انسلخت اشهر الميعاد وظن انه نجا۔ اخفى سرّ خوفه

ندید بلکہ در غم و اندوہ یافت۔ باز چون ماہہائے میعاد در گذشتند و گمان کرد کہ نجات یافتہ است۔ راز ترسیدن

وما ابدى۔ ولكنه ما استطاع ان يُخفي قرائن ايجاسه۔ فنحت تاويلات بتعليم خنّاسه

خود را پوشیدہ کرد و ظاہر نکرد۔ مگر این نتوانست کہ قرائن ترسیدن را پوشیدہ کند۔ پس بہ تعلیم شیطان خود تاویلہا تراشید

وقال لا شك اني انفدت ايام الميعاد۔ بالخوف والارتعاد۔ ولكني ما خفت نبأ الالهام

و گفت درین شک نیست کہ من در ایام پیشگوئی می ترسیدم۔ لیکن من از پیشگوئی نترسیدہ ام۔

بل خفت اعداءً اصالوا عليّ كالضرغام۔ فانهم اغروا عليّ في مقامي الاوّل حيّةً معلّمةً

بلکہ از ان دشمنان ترسیدم کہ بر من چون شیر حملہ کردند۔ چرا کہ اوشان در مقام اول من بر من مارے تعلیم یافتہ

من انواع الحيل۔ ورايتها كالصائلين۔ ففررت على خوف منها الى البلدة الثانية۔

برانگیختند۔ و آن مار را چون حملہ کنندگان دیدم۔ پس از ان خوف بسوئے شہرے دیگر گریختم۔

لعلي اعصم من هذه الزبانية۔ ولكن ما تُركت فيه كالمؤمنين۔ بل صال عليّ

تا کہ من از ان سرہنگان عذاب نجات یابم۔ لیکن در آن شہر نیز ہم ہمچو امن یابان گذاشتہ نشدم۔ بلکہ در آنجا

بعض رجال مُسلّحين - ثم فررت الى الختن الثانی - فصال العداکما صالوا

بعض مردان سلح بر من حمله کردند - باز بسوئی داماد دیگر بگریختم - پس دشمنان در آنجا نیز ہم چنان

قبل اتیانی - وانهم کانوا امسلائکة سفاکین - فرَئتهم فی کل مقام تبوءته - وفی

حمله کردند که پیش زان کرده بودند - وایشانرا بہر مقامے که اقامت گردم در ہر ہیچے

کل بلد وطئته - ورئیتهم مخوفین - وکانوا یتبوّؤن الرماح نحوی کالقاتلین

کو زیر پا سپردم دیدم که مے ترسانند - وہمچو قاتلان بمقابل من نیزه ہا راست کردند -

فلاجل ذالك فررت من بلدة الی بلدةٍ - لمّا خوّفونی بقناة وصعدةٍ - وبرمح و

پس از ہمین سبب از شہرے بشہرے بگریختم - چراکه مرا نیزه ہا وشمشیر وآواز مار بترسانیدند -

مشرفیّة وفحیح تنّین - واراد وان یسمّونی فاجئین - ولمّا جشاء جنانی

واراده زہر خورانیدن من کردند - وچون دل من ہمچو مخنوقے

کالمخنوق - وھاجت الھموم کالسھوق - رئیت ان اُلقي بآخر المقام جرانی - واتخذ

تنگ شد - ومانند باد سخت غمہا برخاستند - مناسب دیدم که گردن خود را در مقام آخر خود بنگنم -

اهل ختنی جیرانی - والقی عصا التسیار کالقاطنین -

ومردمان داماد خود را ہمسایه خود گردانم - ودر آنجا چوب سیر افگنده اقامت اختیار کنم -

هذہ ظنون اظهرها بعد انقضاء المیعاد - وما تفوّه بلفظةٍ

این گمان ہاست که بعد از انقضاے میعاد آنہا را ظاہر کرد - وقبل گزشتن میعاد

من مثلها فی المیعاد عند الاستشهاد - وما اشاع ظنونه فی الجرائد - وما اطلع علیه

ہیچ لفظے از مثل آن برزبان نیاورد - ونه در اخبار شائع کنانید - ونه کسے را از عوام و

احدًا من العوام والعمائد - بل ما رافع الی الحکام - وما اخبر حاکمًا عن هذه

خواص اطلاع داد - ونه نزد حکام فریاد خود برد - وہیچ حاکمے را ازین دردہا آگہی نداد -

الالام و امضیٰ الوقت کالصّائمین - ثم اقرّ معها برؤية ملائکة العذاب - والخوف والاضطراب

وچون خاموشان وقت را گزرانید - باز با این همه اقرار کرد که او فرشتگان عذاب را دیده است و سختی

واقــرّ انه القذ الایّام خائفاً وخشی موتاً زعافاً وظن انه من الدارسین -

خوف کشیده و اقرار کرد که او روزهاے خود را در نهایت خوف گزرانید و از موت ناگهانی ترسید و گمان کرد که او

فانظروا الی حیّة یذکرها - اتقبلها فراسة او تنکرها فانّ فهو السّر ان کنتم متدبرین

از ناپدید شوندگان است - پس بسوئی مارے کہ ذکرے کند نگہ بکنید آیا فراست این را قبول میکنید یا انکار میکنید پس اگر تدبر دارید راز ابن فهمید

ثم تعلمون انه هرب من مکان الیٰ مکان - و من جیران

و تو میدانی که او از مکانے سوے مکانے بگریخت - و از همسائیگان سوئے همسائیگان

الیٰ جیران - و لفظته بلدة الی بلدان - ولکن معذالك ما اظهر فی المیعاد عن بعد ان نحت ه کشیطان

رفت - و زمینے او را سوے زمینے انداخت - مگر او در میعاد نزد هیچکس از حاکمان و مددگاران و مردان

ماابکی عند حکام ولا اعوان و لا رجال و لا نسوان و لا بنین - ایقبل عقل

و زنان و پسران آن امر را ظاهر نکرد که بعد از گزشتن میعاد تراشید - آیا هیچ عقلے در مثل

فی مثل هذه الخصومات - و زوبعة التعصبات و النقمات - ان یصبر

این خصومتها و باد گرد تعصبها و کینه ها قبول میکند - کہ آن شخصے کہ

الرجل الذی هو عدو دیننا وحاسد عرضنا

دشمن دین ما و حاسد آبروے ما باشد - او بر وقت چنین

عند هذه السطوات - و لا یاخذنا و لا یرفع الیٰ القضاة - بل کان علیه

حمله ها صبر کند - و ما را گرفتار نکند و نزد حکام نرساند - بلکہ برو واجب بود

ان یفشی جریمتنا - ویثبت صریمتنا - واذاقنا جزاء السیئات -

که جرم ما را شائع کردے - و فیصله را پایه ثبوت رسانیدے - و جزاء بدی ما را چشانیدی -

اما رایت ان آتھم وقومہ کیف فرحوا بعد المیعاد باطلاً۔ ورقص کل احد

آیا ندیدی کہ آتھم وقوم او بعد از گزشتن میعاد براہ باطل چہ شادی ہا کردند۔ وہر یکے از ایشان بطور فریب

خاتلاً۔ ورمیٰ من قوس الخبث عاتلاً۔ فکیف اعرضوا عن مثل ذالک الفتح

دادن رقص ہا کرد۔ وکمان خباثت رابزور تمام کشیدہ تیر انداخت۔ پس چگونہ از چنین فتحے ظاہر اعراض

المبین۔ اھذا امر یقبلہ عقل الثقات۔ او یطمئن بہ قلب العاقلین

کردند۔ آیا این امریست کہ عقل مردمان ثقہ آنرا قبول کند۔ یا دل عقلندان بدان اطمینان یابد۔

والعاقلات۔ اھذا ھو المرجو من ھؤلاء الدجالین اعداء الدین واعداء خیر

آیا ازین دجالان کہ دشمنان دین ودشمنان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہستند ہمین

الکائنات۔ ففکروا ان کنتم مومنین۔

امید باید داشت۔ پس اگر ایمان دارید فکر کنید۔

الا ترون ان رسائلھم وجرائدھم مملوۃ من اھانۃ

آیا نمی بینید کہ رسائل واخبار این قوم از اہانت دین اسلام و پیغمبر خدا صلی اللہ

دین الاسلام وخیر الانام۔ فکیف غضّوا ابصارھم فی مثل ھذا

علیہ وسلم پر ہستند۔ پس چگونہ در مثل این مقام چشم پوشی اختیار کردند۔

المقام۔ وواللہ انھم عدولی وعدو لسیدی المصطفیٰ۔ وحراص علیٰ لو

وبخدا ایشان دشمن من ودشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہستند۔ وبرمن حریص ہستند اگر

یقدرون علیٰ نوعٍ من الاذا۔ ولو کسرنا بیضۃ من بیضھم۔ لحثّوا الحکام علینا

برائے ایذائے من موقعہ یابند۔ واگر ما یک بیضہ از بیضہ ہائے ایشان بشکنیم۔ ہر آئینہ باغوائے

بتحریضھم۔ فکیف صبروا علیٰ ما رأوا منّا سطوات للاھلاک۔

خود حکام را بر ما برانگیزانند۔ پس چگونہ بعد از دیدن حملہ ہائے ما کہ برائے قتل آتھم بودند صبر کردند۔

وحركات كالسفّاك - ادرؤا بالحسنة - وما ارادوا جزاء السيئة بالسّيئة -

آیا جواب بدی به نیکی دادند - و نخواستند که بدی را به بدی پاداش دهند -

رؤا صولة اولیٰ منا فعفوا وصبروا - ثم رؤا صولة ثانیة فعفوا وصبروا - ثم

از ما حمله اول دیدند پس درگذاشتند و صبر کردند - باز حمله دوم دیدند پس درگذاشتند و صبر کردند - باز

رؤا ثالثة فعفوا وصبروا - وكذالك علوا الیٰ سطوات ثلث - فاقسموا

حمله سوم دیدند پس درگذاشتند و صبر کردند - و همچنین تا سه حمله صابر ماندند - پس قسم خورید

اهذه اخلاق تلك الشیاطین -

آیا همین اخلاق این شیاطین است -

الفتی فراستكم ان هٰؤلاء الاشرار الكفار - والاعداء

آیا فراست شما فتوی می دهد که این شریران و کافران و دشمنان بدکار که در عداوت

الفجار - الذین سبقوا كل قوم فی عداوة الملة الاسلامیة - والشر یعت

ملت اسلام از هر قوم سبقت برده اند

الربانیة - وجدونا مجرمین سفاكین - ثم الونا خبالا غافلین

مارا مجرم اقدام خونریزی یافتند - باز در تباه کردن ما کوتاهی کردند و درگذاشتند

بل هو مكر وحیلة لاخفاء الخوف الذی ظهر من آتهم بانواع الارتعاد - فی ایام المیعاد -

بلکه این همه مکر و حیله برای پوشیدن آن خوف است که در ایام میعاد از آتهم ظاهر شد -

ولذالك ما تالّی وما رفع الامر الی حكام هذه البلاد - وولّٰی ومكر وقال نحن

و از همین سبب او قسم نخورد و نه نزد حاکمی استغاثه برد - رو گردانید و مکر کرد و گفت که

قوم نجتنب الالایا - وقد حلف من قبل فی القضایا - والحلف واجب

ما قومی هستیم که قسم نمی خورند - و حالانکه پیش از این در بسیاری از مقدمات عدالتها قسم بخورد و برای رفع نزاع

عندهم لرفع الخصومة - ومن ابا فهو عندهم من الفجرة - وقد حلف يسوعهم
قسم در مذہب عیسائیان واجب است وہر کہ انکار کند از بدکاران است - ویسوع ایشان وحواریان
والاخرون من الحواريين وائمة النصرانية - وقال كلارك ان القسم
و دیگر اکابر نصرانیان قسم خوردند - و ڈاکٹر کلارک گفت کہ قسم نزد ما ہمچو
عندنا كالخنزير عند المسلمين - وقد اكل خنزير الحلف
خنزیر است نزد مسلمانان - حالانکہ این خنزیر قسم را ہر فردے از پادریان خوردہ است
كل احد من القسيسين - ولوطس الذى كان رئيس
وخود پولس کہ رئیس مفتریان بود خوردہ
المفترين - فانظروا الى اثم وكذبه الصريح - وعمله القبيح - كيف اعرض
پس آنہم وکذب صریح وعمل قبیح او را ببینید - چگونہ از قسم خوردن
عن الاقسام خوفا من قهر الله العلام - وكنت اعطيه مالا كثيرا على
اعراض کرد - ازین خوف کہ مبادا قہر الٰہی برو نازل گردد - ومن او را بر قسم خوردن او مالے کثیر
ايلائه - وقلت خذ منى قبل حلفك لو كنت تشك فى قضائه - بل
می دادم - وگفتم کہ اگر ترا شکے است پس این مال قبل از قسم خوردن از من بگیر - بلکہ
زدت وعد الصلة من الف الى آلاف - ولو استزاد لزدناه من غير
من وعدہ انعام را از یک ہزار تا چند ہزار زیادہ کردم - واگر از ان ہم زیادہ خواستے البتہ بغیر تخلف
اخلاف - فكان فرضه ان يجيئنى جاراً ذيل الطرب - ويحلف وليشيع
وعدہ زیادہ می کردم - پس برو فرض بود کہ بشادی دامن کشان پیش من آمدے - وقسم خوردے
صدقه فى العجم والعرب - ولكنه فر كالمبهوت - وخر كالمكبوت - واعقبه
و راستی خود را در عرب وعجم شائع کردے - مگر او ہمچو سراسیمہ بگریخت - وہمچو کسیکہ دست زدہ آورے بر وافتد

طائف الهول كالمجانين - فظهر من هذا ضحضاحه وهتك وجاحه وحصحص

فروافتاد همچو دیوانگان بار بار او راجنون افتاد - پس ازین حرکت پایاب او معلوم شد و پرده او

الحق وبدا كذب الخائنين - ثم كان عليه عند الاعراض عن الحلف ان

دریده گشت - وحق ظاهر شد و دروغ خیانت پیشگان پدید آمد - باز برو واجب بود که اگر قسم نخورده بود

ياتي بدلائل على بهتانه - ويثبت باشهاد مضمون هذيانه - ولكنه

بارے بدلائل دعوی بہتان خود را بپایہ ثبوت رسانیدے - وازروئے گواہان ہذیان خود را ثابت کردے - مگر او

ماجاء بدليل على تلك الخرافات - وماصرخ على باب حاكم عند هذه

برین خرافات ہیچ دلیلے نیاورد - ونہ بر وقت این آفات بر در حاکمے فریاد کرد -

الآفات - كما هو سيرة المظلومين - فاي دليل اكبر من هذا على

چنانکہ آن طریق مظلومان است - پس بر مفتریات او ازین بزرگتر کدام دلیل

مفترياته - وعلى كذبه وخزعبيلاته عند الناظرين - وانه اقر غير

خواہد بود - وبر کذب واباطیل او ازین ظاہر تر کدام شہادتے نزد ناظرین ضروری است - واو

مرة انه خشى على نفسه في تلك الايام - ووجد مايجد الموقن بقرب الحمام -

بارہا اقرار کرد کہ او بر جان خود ترسیده است - وآن غم دید کہ کسے بیند کہ بر نزدیکی موت خود یقین

وبعد ما خرج من سجن الاحزان - ومارستان الذوبان -

دارنده باشد - وچون از زندان غمہا و بیمارستان گداختن بیرون آمد -

اهرع الناس للقاه - وعجبوا بمحياه - فمن حدق الى اسارير ه - وفكر

مردم بہر دیدن او شتافتند و بر زندگی او تعجب کردند - وہر کہ بتامل نشانہائے چہرہ او دید - ودر آواز

في شخيره - علم انه بدل الهيئة السابقه - واطفاء النار المضطرمة - وظهر

وغور کرد - بدانست کہ ہیئت سابقہ را مبدل کرده است - وآتش افروختہ را منطفی گردانیده - و

کالمساکین۔ وبکیٰ مراراً فی کل نادٍ رحیب۔ بتذلّل عجیبٍ۔ فسمع من کان

ہمچو مسکینان ظاہر شدہ۔ وبارہا در مجلس ہائی فراخ بتذلّل عجیب بگریست۔ پس ہر کہ درمیان

فی بہرۃ الحلقۃ وحوالیہا۔ وفہم انہٗ خشی قنا الموت وعوالیہا۔ وامضی الایّام

حلقہ جماعت یا گرد آن بود شنید و فہمید کہ او از نیزہ ہای موت و سرآن نیزہ ہا ترسید۔ وہمچو بیقراران

کالمضطرین۔ وامّا قومہ فنسوا ما کان فی الہامی من قید الاشتراط۔ الذی

روزہا گزرانید۔ مگر قوم او شرط الہام مرا فراموش کردند۔ آن شرط کہ مدار

کان فیہ کالمناط۔ وما فکروا فی خوفہ الذی بلغ الی الافراط۔ وتعاموا من

مفہوم الہام بود۔ و در خوف آتہم ہیچ فکرے نکردند آن خوف کہ بافراط رسیدہ بود۔ و از غضب

الغیظ والاختلاط۔ وارو اکل خبثہم کالشیاطین۔ وابدوا نواجذ طیشٍ

خشمناک شدن کور گشتند۔ وہر خباثت خود را ہمچو شیاطین نمودند۔ و دندان طیش و غضب

وغضبٍ۔ وغیظ ولہبٍ۔ وکانوا معتدین۔

ظاہر کردند۔ وخشم وافروختگی نمودند۔ و از حد تجاوز کنندگان بودند۔

واخنت علیّ السفہاء۔ ورفقاءہ الجہلاء۔ وقالوا انا من

ومردم سفیہ و رفیقان جاہل او بر من بہ سخت گوئی زبان کشادند۔ وگفتند کہ ما غالبیم

الغالبین۔ وفہّمناہم فما اقلعوا عن الجہلات۔ وانصلتوا کل الانصلات۔

وما ایشانرا فہمانیدیم پس از جہالتہا باز نہ ایستادند۔ وبغایت درجہ از حد در گزشتند

واضرموا نار الوغا۔ والتہبوا کجمر الغضا۔ وما انقروا وما فکروا۔ بل اضطرموا وتنکّروا۔

وآتش جنگ افروختند۔ وہمچو اخگر درخت غضا افروختند۔ وباز نہ ایستادند و نہ فکر کردند بلکہ بیفروختند وخصومت

وابرزوا عربدۃً واعتداءً۔ وافتروا اشیاءً۔ وتمایلوا علی سبٍ واستجراحٍ۔

وجنگ و زیادتی را ظاہر کردند۔ وبہتانہا بستند۔ وبر دشنام دہی و عیب گیری واستہزا مائل شدند۔

وشتم ومزاح۔ واعتدوا هذیاناً وبهتاناً۔ وطاروا الینا ازرافات ووحداناً۔

و در هذیان وبهتان از حد درگذشتند۔ وسوی ما گروه گروه و یکے یکے پریدند۔

کالمجانین۔ واخفوا الحقیقة کالحوّل المحتال۔ او المغطّی الدجّال۔ وکانوا یتهزءون

و اصل حقیقت را همچو مکاران وحیله گران۔ ودجالان حقیقت پوشان پوشیده داشتند۔ و

سائرین فی الاسواق۔ کما هی عادت الفسّاق۔ وکانوا یزینون الکذب والافتراء

باستهزا در بازارها گشتند۔ وچون فاسقان تمسخر را عادت کردند۔ وکذب وافترا را مزین کرده بمردم نمودند

وکل احد قال فینا اشیاء۔ کما شاء۔ وقد استتلوا الصبیان والسفهاء۔

وهر یکے از ایشان هرچه خواست درحق ما گفت۔ و در وقت استهزا کودکان وسفیهان را در پس خود کردند۔

مستهزئین۔ وکانوا یخدعون الناس بنباءٍ مافهموه۔ او فهموه ثم حرّفوه۔ و

ومردم را بخبرے فریب می دادند که خود نفهمیدند۔ یا فهمیدند مگر تحریف می کردند۔

عثوا فی الامصار مفسدین۔ وسعیٰ معهم علماء ناکساء۔ بل کسبع لابسی

وبطور فساد انگیزی در شهرها گشتند۔ وعلماء با اوشان همچو ناکسان بودند۔ نی نی بلکه همچو درندگان پوست

جلد النمر۔ وفاجے هجوم کسیل المنهمر۔ واتبعوا النصاریٰ وزخارف زورهم۔

پلنگ پوشیده رفیق شدند۔ وهمچو سیلے که بزودی وتیزی می آید ناگاه بر ما افتادند۔ وعیسائیان و دروغها

ونبذوا لباس التقویٰ وراء ظهورهم۔ مجترئین۔ وارادوا ان یجوحنا بحصائد اللسان

آراسته اوشان را پیرو شدند۔ ولباس تقویٰ را پس پشت خود انداختند۔ وخواستند که بداسهای زبان ها استیصال

وغوائل الافتنان۔ وایّدوا النصاریٰ کالشاهدین۔ وکان کل کحسین

ما کنند۔ وازغوائل فتنه اندازی ما را تباه گردانند۔ وهمچو گواهان تائید عیسائیان کردند۔ وهر یکے از ایشان مثل

بطالوی او شیخ نجدیّ بعیداً من الدیانة والدّین۔

محمد حسین بٹالوی یا شیطان نجدی از دیانت ودین دور بود۔

والعجب ان آتھم کان مرّقاً لایترمرم - وصامتاً لایتکلم - بل کتب الی انّی

وتعجب اینکہ عبداللہ آتھم بالکل ساکت وخاموش بود کہ یک لفظے ہم بر زبان نمی آورد وہیچ کلامے

بریٌ منھم ومن فعلھم واعلم انّھم من الجاھلین المعتدین - ثم بعد ملیّ

نمی کرد بلکہ سوے من نوشت کہ من ازین مردم وکار این مردم بیزارم - ومیدانم کہ ایشان از نادانان و

قسیٰ قلبہ وصار من الغاوین - ومع ذالک ما اشرک نفسہ فی سبّھم

تجاوز کنندگان ہستند - باز بعد از مدتے قلیل دل او سخت شد واز گمراہان شد وباوجود این امر خویشتن را در دشنام

وبھتانھم - وسفاھتھم وھذیانھم - وتنحّی عنھم وقعد کالمعتزلین المختفین - و

وبہتان وہذیان اوشان شریک نکرد - بلکہ از وشان یکسو ماندہ - وہمچو گوشہ نشینان پوشیدہ

لوکان یحسبنی کذاباً - ویحسب نفسہ مظلوماً مُصاباً - لکان حقّہ ان یکون

نشستہ - واگر او مرا کذاب خیال کردے وخویشتن را از مظلومان شمردے - پس ہر آئینہ حق او بود کہ

اول المکذبین واوّل اللاعنین - بل کان الواجب علیہ ان یشیع کذبی

از ہمہ تکذیب کنندگان اول تکذیب من کردے واز ہمہ لاعنان اول لاعن او بودے - بلکہ برو واجب بود کہ

بالاشتھارات - ثم لا یقنع بھا ویرفع الی الحکام للمکافات - لکنّہ ما فعل ذالک بل

باشتہارات کذب مرا شایع کردے - باز بدین قدر کفایت نکردے بلکہ بذریعہ حکام مرا سزا دہانیدے - مگر او

صمت کالمتخوفین - وانت تعلم انہ ان کان مُطّلعاً علیٰ کذبی - وکان ظھر علیہ

چنین نکرد بلکہ ہمچو ترسندگان خاموش شد - وتو میدانی کہ اگر او بر کذب من اطلاع یافتہ بود - وخبث

خبث قلبی - مع انہ تاذی کل الاذیٰ بسببی - فکان من مقتضی الفطرۃ

دل من برو منکشف گشتہ بود - باوجود این امر کہ از سبب من تکالیف برداشتہ ومحنت کشیدہ بود - پس

الانسانیّۃ - والضرورۃ الدینیۃ والعقلیۃ - ان تتحرّک غضبہ کالطوفان

درین صورت مقتضائے فطرت انسانی وتقاضائے ضرورت عقلیہ ودینیہ این بود کہ غضب او مثل طوفان جنبش کردے

وشتغل لمجازات العدوان - فما منعه انه صار كالميت المدفون - واختفى

وبرای پاداشش ظلم مشتغل گشتے - پس او را این چه پیش آمد که همچو میت دفن کرده گردید - وچون

كالمتندم المحزون - اليس هذا مقام يحار فيه الفهم - وتهيج الظنون و

شرمنده غمناک پوشیده گشت - آیا این آن مقام نیست که دران عقل انسان متحیر میشود - وگمانها در

يفرط الوهم - ثم دعوته للحلف لكشف الحق على العوام - ووعدته قنطاراً

دل می آیند - و وهم زیادت میکند - باز او را برائے قسم بخواندم تا که حق بر عوام ظاهر گردد - و بر قسم خوردن

على الاقسام - لا يسيرا من الحطام - ليرجع بردن ملآن - وقلب جذلان -

وعده مالے کثیر دادم - نه اندکے از مال - تا که آستین خود از مال پر کند و با دل شادان باز گردد -

فولّی وما تالّی - ثم لعنته لعناً كبيرا - فقلت لعنة الله عليك ان

پس رو بگردانید و قسم نخورد - باز بر و لعنت فرستادم - وگفتم که خدا بر تو لعنت کند اگر از و سخت دلی

اعرضت مزيرا - وما جئتني وما تركت تزويرا - فما جاء وما حلف - وتذكر

کناره کنی - ونزدم نیائی و دروغ آرائی را نگذاری - پس نیامد و نه قسم خورد - ومصیبت

رزءاً سلف - وظنّ انه الآن من الماخوذين -

اول را یاد کرد - وگمان کرد که اکنون او از گرفتاران خواهد شد -

وكفاك ما ظهر منه عند سماع نباء الموت - ونزاءت له

وترا این امر کافی است که وقت شنیدن خبر موت چه حرکتها از و صادر شد -

اثار الفوت - واخذه خاف حتى ظهر التغير في الصوت - وطفق يفر

ونشانهای درگزشتن برائے او ظاهر شدند - و او را خوفے شدید گرفت تا آنکه در آواز و تغیرے پدید آمد

كصيد مذعور يجوب البيداء - ولا يرى لشجاء ولا مرخاء - وترك سبل العاقلين

وچنانکه شکارے ترسنده بیابان را قطع می کند - و نه زمینے درختناک می بیند و نه بی درخت بچنین گریخت وراه‌های عاقلان ترک کرد

ثم اذا رای ان الخوف لا یخفی وان لیس الناظرون کالاعمی - فاشتهران الصائلین

بازچون دید که خوف پوشیده نتواند ماند - و بینندگان همچو کوران نیستند - پس مشهور کرد که حمله کنندگان

فی کل مکان قفوه - وما وجدوا اقصرا الا علوه - حتی بهت من نمط تعاقبهم -

در هر مکانے پس او رفتند - و هیچ کاخے نیافتند که بران نه برآمدند - تاآنکه از طریق تعاقب شان مبهوت شد

ومارای راجلهم ولا راکبهم - فما امهله هذا الخوف - بل احترق منه الجوف -

و نه پیاده شان دید و نه سوار شان - پس این خوف اورا نگذاشت - بلکه ازان بیم اندرون او بسوخت -

ورآه الزائرون انه یمضی وقته بالبکاء والزفرات - ویجری من مقلته سیل

و ملاقات کنندگان اورا دیدند که وقت خود بگریه و آه ها می گذارد - وازچشم او سیلاب اشک ها میرود - و

العبرات - ولا کدمع المقلات - وکان یستیقن انه المغلوب - وسیعلق به

می گرید - و نه همچو گریستن زنے که پسران او مرده باشند - وگویا او یقین می کند که او مغلوب است - وعنقریب مرگ

الشعوب - فکمان القنص عند حس جوارح باطشة - یختفی فی سرحة کثیفة

بدو خواهد آویخت - پس مثل آن صیدے که بوقت دریافتن جانوران شکاری که بروحمله می کنند در درختے پوشیده میشود

الاغصان - وریقة الافنان - ویواری عیانه تحت کل عیصة - بارعاد

که شاخهاے آن بانبوه باشند و نیز شاخهای پربرگ باشند - و زیر هر درختے کلان وجود خود رامی پوشاند - وازشدت

فریصة - کذالک تاه کالمجانین -

خوف گوشت شانه خود رامی لرزاند همچنین این شخص از جنون خوف سرگردان می گشت -

ثم نحت من بعد المیعاد - علی طریق الافناد - ان جمعنا حلوا

باز بر طریق دروغ گفتن بعد از گذشتن میعاد این تراشید - که گروه ما بساحت خانه

بساحته - وعجروا علیه شاهری سیوفهم لابادته - لیغتالوه کالمفاجئین - فمن

او درآمدند - و شمشیرها برکشیده برائے اہلاک او حمله کردند - تا بیک ناگاه او را قتل کنند - پس ازین

مثل هذه الافتراءات - ونحت البهتانات - ظهر عجره وبجره - وعرف نجمه وشجره -

افتراہا و بہتان ہا حقیقت پوشیدہ او منکشف گشت و نبات او و درخت او شناختہ شد -

وظهرانه هاب الاسلام - ولو اخفى المرام - الا تعلم انه كيف اقربانه خاف

وظاہر شد کہ او ضرور از ہیبت اسلام بترسید اگرچہ این مقصد را پنہان داشت - آیا نمی دانی کہ او چگونہ

خيفة - ومن المعلوم ان الحية ماكان مامورة منا ولا معلمة - وتلدغ الحية

اقرار کرد کہ او از مار بترسید - و این ظاہر است کہ مار از ما حکم یافتہ نبود و نہ تعلیم یافتہ - و مار بامر خدا تعالیٰ

بامر الله لا بامر الانسان - فثبت انه خشى قهر الديان - واوجس فى نفسه

می گزد نہ بامر انسان - پس ثابت شد کہ او از قہر خدائی جزا دہندہ بترسید - و در دل خود خوف

خيفة نبأ الرحمٰن - وهذا هو شرط الرجوع الذى كان فى الهام المنان -

پیشگوئی پوشیدہ داشت - و این ہمان شرط رجوع است کہ در الہام بود -

فانتفع من الشرط بخوف الجنان - ثم ستر الامر كالماكرين -

پس بباعث خوف از آن شرط منتفع شد - باز حقیقت حال را ہمچو مکرکنندگان پوشیدہ کرد -

وان قصة الحية تشهد بكمال الصفاء - ان الخوف كله

و قصہ مار بکمال صفائی گواہی می دہد کہ ہمہ خوف از تقدیر آسمان بود -

كان من قدر السماء - لا من هؤلاء وهؤلاء - وقد سمعت انى دعوته للايلاء -

نہ ازین گروہ و از آن گروہ - و تو شنیدی کہ من او را برای قسم خوردن خواندہ

فكان هو الخوف الذى رجعه الى الاباء - وقلت انى مجيزك كالغرماء -

بودم پس ہمان خوف او را از قسم خوردن باز داشت - و من بدو گفتم کہ ہمچو تاوان دہندگان ترا انعام

واوشئت اجمع عنى قبله عند احد من الامناء - فخاف عكازتى - معه انه

خواہم داد - و اگر بخواہی پیش از قسم خوردن نزد امینے زر انعام جمع کنانی - پس از عصای من بترسید -

اطّلع علی اجارتی - واذ ولّوا ماتالی - فقلت یا هذا قد آلوا من قبل خواص

باوجود این امر کوبرانعام من اطلاع یافت - پس ہرگاہ کہ رو گردانید وقسم نخورد - گفتم کہ ای فلان بتحقیق قبل

امّتك - واکابر ملتك - ءانت افضل منہم او تحسبہم من الفاسقین -

از تو خواص پیشوایان تو قسم بخوردند - آیا تو از آنان بزرگتر ہستی یا تو آنانرا از فاسقان می شماری -

فما رد قولی وما آلیٰ کالصادقین - فکذبہ شیٔ لا یختفی باخفاء - ولا یستقیم

پس نہ قول مرا رد کرد ونہ ہمچو صادقان قسم خورد - پس دروغ او چیزیست کہ از پوشیدن پوشیدہ نمی شود -

بافتراء - بل ھو اجلی البدیہیات - واسنی المسلمات - ولکن المخالفین قوم

وبافترا صورت درستی نمی پذیرد - بلکہ آن اجلی بدیہات وروشن ترین مسلمات است - مگر مخالفان قومے ہستند

اعماھم اعصار التعصب والشحناء - کما یُعشی الھجیر عین الحرباء - فلا شك

کہ بادگرد تعصب وکینہ چشم شان کور کردہ است - چنانکہ دوپہر چشم حربا را کور می کند - پس ہیچ شک

ان الحق ابلج - والباطل لجلج - واسودت وجوہ المبطلین - ولا ریب ان

نیست کہ راستی درخشید وباطل رو بزوال نہاد - وروئے باطل پرستان سیاہ شد - وہیچ شک نیست کہ

موت ھذا الکذاب - امات کل مکذب فی ھذا الباب - وانی اریٰ

موت این کذاب ہر مکذب این امر را بمیرانید - ومن مے بینم

انّ الالسنة قد زُمّت - والحجّة قد تمّت - و

کہ برزبان ہا لگام دادہ شد - وحجّت باتمام رسید -

ظہر الحق ولو کانوا کارھین -

وحق ظاہر شد اگرچہ ازان کراہت می داشتند -

وقد ذکرنا قبل موت آتم فی الاشتہارات السابقة - انہ

وما قبل از موت آتم در اشتہارات سابقہ ذکر کردیم کہ او بعد از انکار

يموت بعد الانكار من الرجوع والانابة - والاصرار على الكذب والفرية -

رجوع واصرار بر دروغ خواهد مرد -

فنوالى شكر الله المنّان - انه فعل كما كُتب قبل هذا الزمان - واتم كما

پس شکر خدائے منان متواتر میکنیم - که او چنانکه پیش زین نوشته شده بود همچنان کرد - وز انسان

كنت اتمنى بشوق الجنان - ومات آتم بعد مرور نصفٍ من الاشهر المسيحية

بکمال رسانید که من بشوق دل آرزو می کردم - وآتم بعد گزشتن نصف از ماه های عیسائیان یعنی در ماه جولائی ۱۸۹۶ء بمرد

وما نفعه فراره من البلدة الى البلدة - وان شئت فافهم زمان وفاته من هذه

وگریختن او از شهری بشهری او را فائده نداد واگر بخواهی تاریخ وفات او را زین فقره مندرجه ذیل

۱۸۹۶ - السنة العيسوية

الفقرة - هوى دجّال بتٌّ فى عذاب الهاوية المهلكة - وهذه

۱۸۹۶ سنه عیسوی

معلوم کن - دجال فربه آتهم بد اطوار در هاویه هلاک کننده افتاد وایں

آيت من ايات حضرة العزة - فانه ما تركه حيًّا اذا ترك سبل الديانة - بل

نشانهاے خدا تعالیٰ است - چراکه او آتهم را زنده نگذاشت وقتیکه دید که او راه حق را گذاشت

اخفاه تحت التربة - اذا ما اخفى سرّ الحقيقة - فحصحص الحق وزهق الباطل

بلکه او را زیر خاک پوشیده کرد - چون دید که او راز حقیقت را پوشیده کرده است - پس حق ظاهر شد و باطل

وبطلت دقارير الكفرة - فانّى تسحرون يا اهل البخل والعصبية - الم يان

گریخت - و دروغهاے کفر باطل شد - پس اے بخیلان و متعصبان از حق کجا میروید و کدام جادو شما را مسخر

لكم ان تتوبوا يا متخلفى القافلة - فقوموا واهملوا بعض هذا التدلّل و

کرده - اے پس ماندگان قافله آیا هنوز وقت شما نرسیده است که توبه کنید - پس برخیزید و بعض نازها و تکبرها

النخوة - ولا تبارزوا الله مجترئين -

بگذارید - و بمقابل خدا تعالیٰ از دلیری مکنید

ایها الناس ان آتمم مات - وبازی الحق علی الباطل خات۔

ای مردمان بتحقیق آتمم بمرد۔ وبازحق برباطل بجلہ تمامتر افتاد۔

فاتقوا علی ظلعکم واذکروا الاموات - وتوبو مسترجعین - وان التقوٰی

پس برنفس خود ترمی کنید و مردگان را یاد کنید - وبا ناللہ گفتن توبہ کنید۔ وتقوی درین امر نیست

لیس فی لمۃ مشیطۃ - ولحی طویلۃٍ - وکعابٍ مکشوفۃٍ - وعمائم ملفوفۃ

کہ موہای خود را بشانہ مصفا دارید - وریشہا را دراز بگذارید - وکعبین برہنہ - ودستارہا خوب پیچیدہ

وشوارب مقطوعۃ - ورسوم مجموعۃ - انما التقوٰی فی اختیار الصواب

وبروت بریدہ - وہمہ رسوم ظاہری اسلام در نفس خود جمع کردہ شوند۔ بلکہ حقیقت تقوی این است

بعد الخطاء - والرجوع الی الحق بعد الاداء - والاتیاء بذکر ایام الاباء۔

کہ بعد از خطا ثواب را اختیار کنید - وبعد از گماہایندن سوے حق رجوع فرمائید - وایام سرکشی را یاد کردہ

والتناھی عن القوم المفسدین - وترك بخل النفس وکبرھا للہ رب

غمگین شوید - واز مفسدان دور نشینید۔

العالمین - وان الاتقیاء لیسرون بقبول الحق کسرورھم بلقاء الفٍ

وپرہیزگاران بقبول حق چنان خوش می شوند کہ بدیدن دوستے خوش میشوند کہ بعد از

لقي بعد الفقدان - او حصول مرام تاتی بعد الحرمان - واذا ذکروا فیتذکرون

گمشدن ملاقات کرد - یا مثل شخصے خوش میشوند کہ بعد از نومیدی مقصود خود را یافت - وچون یاد دہانیدہ

متواضعین - فاحسنوا النظر فی الاعمال - اتجدون تقواکم کمثل ھذہ

شوند بتواضع یاد می آرند - پس در اعمال خود نیکو نظر کنید - آیا شما پرہیزگاری خود را مانند این مثالہا

الامثال - مالکم لا تتناھون عن الفساد - ولا تھولکم تھاویل المعاد۔

می یابید - چہ شد شما را کہ از فساد باز نمی آئید۔ وخوفہای سخت قیامت شما را نمی ترسانند

اصاب بستانکم جائحة۔ فکیف الهتکم غفلة۔ یا معشر النائمین۔ ان فی

باغ شما را آفتے رسید۔ پس چگونه غفلت شما را باز داشته است۔ بتحقیق در

موت آتهم لآیات لاولی الابصار۔ اما قرأتم من قبل اشتهاری فی هذه الاخبار۔

موت آتهم برآ بینندگان نشان هاست۔ آیا شما پیش زین اشتهار من درباره این خبرها نخوانده اید

فالآن لا ینکرها الا حزب الشیاطین۔

پس اکنون منکر آن بجز گروه شیطانان هیچکس نخواهد ماند۔

تذکّر موت دجّالٍ زُلالٍ ۔ وقود النار آثمَ ذی الخبال

مردن آن دجال کینه را یاد کن ۔ که هیزم آتش آتهم مفسد است

اتاه الموت بعد کمال دجلٍ ۔ وانکارٍ ومکرٍ فی المقال

بعد کمال دجالیت ۔ وانکار و مکر در گفتگو موت برو وارد شد

اراه الله هاویةً وذُلًّا ۔ وفی النار القی کالدمال

خدا تعالی او را جهنم وذلت بنمود ۔ وهمچو سرگین خشک در آتش انداخت

کمثلی کان فی عمرٍ وسنٍّ ۔ سمینَ الجسم بعدُ من هزال

او در عمر و سنّ مانند من بود ۔ فربه جسم واز لاغری دور بود

وما ارداه الا حبّ کفرٍ ۔ واحبابٍ واملاکٍ ومالٍ

و هیچ چیزے بجز حب کفر او را هلاک نکرد ۔ و دیگر اسباب هلاکت محبت دوستان کافر و محبت ملک ومال بود

ثوی ارضًا لخوفٍ بعد ارضٍ ۔ فما نفعته حیل الانتقال

از شدت خوف زمینے را بعد زمینے برید ۔ پس حیله تبدیل جاها هیچ نفع او را نه بخشید

ودُقّت هامة الکذّاب حقًّا ۔ باطراف الزجاج والعوالی

و در حقیقت سر این کذاب ۔ باطراف پائین واطراف سر نیزه ها کوفته شد

وقد هاب المنايا ثم انثنى
و از موت بترسید باز
زمان الموت من زهو الضلال
زمانه موت را از تکبر ضلالت فراموش کرد

ففکر کیف ادرکه المنیه
پس فکر کن که چگونه موت او را دریافت
مقدرة له بعد الخبال
آن مرگ که بعد از مفسد گشتن برای او مقدر بود

توفاه المهیمن عند خبث
خدا تعالی او را در وقت خباثت
واصرار علی سبل الوبال
و اصرار بر راه وبال بمیرانید

فاین الیوم آتهم یا عدوی
پس ای دشمن من امروز آتهم کجاست
الم یرحل الی دار النکال
آیا بسوی دار العقوبت کوچ نکرده است

الم یثبت بفضل الله صدقی
آیا بفضل خدا تعالی صدق من ظاهر نشد
الم یظهر جزاء الافتعال
آیا جزای بهتان و دروغ گفتن بظهور نرسید

وما نجاه عیسی او الصلیب
و او را نه عیسی علیه السلام نجات داد و نه صلیب نجات داد
ولم یعصمه احد من عیال
و کسی از عیال او او را نه رهانید

تجلت آیت الرب العظیم
نشان آن قادر ظاهر شد که خدای بزرگ است
فاین الطاعنون من الدلال
پس کجا هستند آنانکه از ناز طعنه می زدندے

واین اللاعنون بصدر نادٍ
وکجا کسانی هستند که بحیثیت صدر نشینی مجلس بر من لعنت کردندے
واین الضاحکون من الحوالی
وکجا کسانی هستند که از گرداگرد مجلس خنده ها می زدندے

واین الساخرون من الادانی
وکجا از کمینه مردم تمسخر کنندگان هستند
ومن اهل المطابع کالرئال
وکجا مهتمان و ایڈیٹران مطابع هستند که به بچگان شترمرغ میمانند

فؤادی قد تاذی من اذاهم
دل من از ایذا ایشان آزارها یافت
وقلبی دق من قیل وقال
و دل من از قیل و قال شان کوفته شد

أَطَالُوا أَلسُنًا لِتَذْمِيمٍ ظُلْمًا
ایشان زبان‌ہائے مذمت کردن برما از راه ظلم کشادند
فَأُمْرِرْنَا كَإِمْرَارِ الحِبَالِ
پس از شدت گرفت شان چنان سخت تافته شدیم که رسن را می تابند۔

وَقَالُوا كَاذِبٌ يُؤْذِي أُنَاسًا
وگفتند شخصے دروغگوست که مردم را ایذا مے دہد
وَنَعْلَمُ مَنْ يُرَائِي سِرَّ حَالِي
ودر از حال من کسے میداند که مرا می بیند

وَمَلَئُوا كُلَّ قِرْطَاسٍ بِهَجْوٍ
وہر کاغذے را بہ بدگوئی ما پر کردند
فَأَصْبَحْنَا كَمَجْرُوحِ القِتَالِ
پس ہمچو مجروحان جنگ صبح کردیم

وَمَا خَافُوا عِقَابَ اللّٰهِ رَبِّي
ومواخذه خدا را ہیچ پروائے نداشتند
إِذَا مَا جَاوَزُوا سُبُلَ اعْتِدَالِ
وازراه‌ہائے اعتدال تجاوز کردند۔

فَسَلْ هُمْ أَيْنَ آتَهُمْ فِي النَّصَارَى
پس از ایشان بپرس که آتھم کجاست
أَرُونِي فِي الجُمُوعِ أَوِ العِيَالِ
مرا شکل او بنمائید در گروہے باشد یا در عیال

أَمَا مَاتَ الَّذِي زَعَمُوهُ حَيًّا
آیا آنکس نمرده است که او را زنده پنداشتند
أَمَا دُفِنَ المُكَذِّبُ فِي الدِّحَالِ
آیا تکذیب کننده در مغاکہا دفن کرده نشد

أَمَا شَاهَتْ وُجُوهُ المُنْكِرِينَا
آیا روئے منکران سیاه نشده است
فَقُومُوا وَاشْهَدُوا لِلّٰهِ لَا لِي
پس برخیزید وبرائے خدا نہ برائے من گواہی دہید

وَلَمْ يَقْتُلْهُ مِنْ أَمْرِي ثُبُونٌ
واو را جماعت من نکشته است
وَلٰكِنْ جَذَّهُ حُبٌّ قَلَا لِي
بلکه آن دوستی او را کشت که بامن او را دشمن گرفت

بَدَتْ آيَاتُ رَبِّي مِثْلَ شَمْسٍ
نشانہائے خدای من مثل آفتاب ظاہر شدند
فَمَا بَقِيَ الظَّلَامُ وَلَا اللَّيَالِي
پس نہ تاریکی ماند ونہ شب ہا

سِهَامُ المَوْتِ مَا طَاشَتْ بِمَكْرٍ
وتیرہائے مرگ از مکر آتھم خطا نرفتند
وَإِنَّ اللّٰهَ مُخْزِي كُلِّ غَالِي
وخدا ہر غلو کننده را رسوا مے کند۔

تَوفّي كاذبًا ربٌّ غيورٌ ... وما آواه احدٌ من موالي

خدائے غیور دروغ گو را بمیرانید ... وہیچکس از دوستان او را در پناه خود نیاورد

توفّي والسّيوفُ مسلّلاتٌ ... علی امثاله من ذی الجلال

او بمرد و شمشیرها ... بر امثال او از خدا التعالی کشیده ہستند

تجلّی صدقنا والصدق یجلو ... فاشرقنا کاشراق اللآلی

صدق ما ظاہر شد وصدق چیزیست که بانضر در روشن میشود ... پس ہمچو درہاے تابان درخشیدیم۔

فلا تعجل علینا یا ابن ضغنٍ ... وخف سوء العواقب والمآل

پس اے انسان کینه ور بر ما جلدی مکن ... واز سوء انجام و سوء خاتمه بترس

نزلنا منزل الاضیاف منکم ... فارجوا ان تقولوا الی نزال

ما ہمچو مہمانان نزد شما فرود آمدیم ... پس امید داریم که بگوئید که نزد ما فرود آ

ولی فی حضرة المولی مقامٌ ... وشانٌ قد تباعد من خیال

ومرا در حضرت مولی کریم مقامے است ... وشانے است که از خیالہا برتر است۔

وصافانی ووافانی حبیبی ... وارْوانی بکاسات الوصال

ودوست من با من محبت صافی کرد ونزدم آمد ... ومرا با جامہاے وصال سیراب کرد

ارانی الحبّ موتی بعد موتی ... وانأی تربتی فبدا زلالی

محبت الہی مرا مرگ من بعد مرگ من بنمود ... وخاک مرا از من دور کرد پس آب زلال پیدا شد

وجدنا ما وجدنا بعد وجدٍ ... واقبالٌ اتی بعد الزوال

ہرچه یافتیم از غم و اندوه یافتیم ... واقبال من بعد زوال من آمد

اذا انکرت من نفسی بصدقٍ ... فوافانی حبیبی بروحٍ بالی

در وقتے که من از نفس خود انکار کردم ... پس دوست من وآرام جان من نزدم آمد

أَطَعتُ النورَ حتّٰی صِرتُ نورا
من نور را اطاعت کردم بحدیکه خود نور شدم

وَلَا یدری خَصیمٌ سِرَّ حالی
پس هیچ خصومت کننده راز حال من نمی داند

طَلَعتُ الیومَ مِن ربٍّ رحیم
امروز از طرف رب رحیم خود طلوع کردم

وَجَلَّت شمسُ بعثی فی الکمال
و آفتاب بعث من در کمال بزرگیها حاصل کرد

فلا تقنط مِن اللّٰه الرؤف
پس از خدای مهربان نومید مباش

وَقُم وَبتوبةٍ نحوی تعال
و برخیز و توبه کن و نزد من بیا

قَرِینا مِن کمالِ النصحِ فاقبل
بکمال اخلاص دعوت شما کردیم

قِرانا بالتهلل کالرّجال
پس این دعوت را همچو مردان بخنده پیشانی قبول کن

وَخیرُ الزاد تقوی القلب لِلّٰه
و نیکوترین زاد از خدا ترسیدن است

فخذ ایّاه قبل الارتحال
پس بگیر آنرا قبل از کوچ کردن

وَفکّر فی کلامی ثم فکّر
و فکر کن در کلام من باز فکر کن

وَلَا تسلک کمرءٍ لا یُبالی
و همچو لاپرواے مرد

ثم العلماء اوسعونی سَبّاً - واوجعونی عتباً - فی ختن احمد - و
باز علما مرا درباره داماد میرزا احمد بیگ هوشیارپوری بسیار بدگوئی کردند - و بسرزنش ها

قالوا انه ما مات فی المیعاد کما وُعِد فی الالهام واُکِّدَ - بل نجده بجنت اسعد - و
دل مرا ایذا دادند - و گفتند که داماد احمد بیگ در میعاد پیشگوئی نمرده است - و این برخلاف آن وعده تاکیدی است

عیش ارغد - وما نری اثراً فیه من ضعف المریرة - ولا عسراً فی امتراء المیرة -
که در الهام بود - بلکه او را به بجنت نیکتر و عیش فراخ ترمی یابیم و هیچ اثرے از ضعف طبیعت و تنگی تحصیل رزق نمی بینیم

وانه حیّ سالم الی هذا الحین - اَمّا الجواب - فاعلم انّ هذا الالهام
و او تا این وقت زنده سلامت موجود است - اما الجواب - پس بدانکه این الهام

كان مشتملاً على الشعبتين - شعبة فى موت احمد وشعبة فى ختنه

بردو شاخ مشتمل بود - شاخ اول آن دربارہ موت میرزا احمد بیگ ہشیارپوری بود -

الذى جعله كقرة العين - فاتم الله شعبة اُولىٰ فى الميعاد - ومات احمد

وشاخ دوم دربارہ مرگ داماد او کہ ہمچو قرۃ العین او را بود - پس خدا تعالیٰ شاخ اول را کہ موت احمد بیگ

كما اُخبر فى الهام رب العباد - وتلظّٰى اقاربه مِن همّ موته - وقد لاحت

است در میعاد پیشگوئی با تمام رسانید وصدق آن ظاہر کرد و احمد بیگ مطابق الہام خدا تعالیٰ وفات یافت

لك تفاصيل فوته - فلابدّ لك ان تقرّ بصدق هذه الشعبة باليقين

و دل اقارب او از موت او بسوخت - وتفصیل وفات یافتن او بر تو ظاہر است - پس ترا این امر ضروری افتاده است

واما الشعبة الثانية التى تتعلق بختنه وفوته - فلا يختلج فى

کہ بصدق شاخ اول اقرار کنی - واما شاخ دوم کہ متعلق بداماد احمد بیگ و مردن اوست - پس سینہ ترا این نگیرد

صدرك تاخير موته - فانه امر لا تفهمه الا بعد الاحاطة على الواقعات - فاذا فهمت

کہ چرا در موت او تاخیر شد - زیرا نکہ این امر است کہ این را بجز احاطہ بر واقعات نتوانی فہمید - وچون فہمیدی

فيظهر عليك خطاءك كالبديهيات - وتقرّ بان الشيطان انساك طريق الحق

پس بر تو خطای تو ظاہر خواہد شد - و اقرار خواہی کرد کہ شیطان ترا راہ حق وحقیقت فراموش

والحقيقة - وبعّدك عن الصراط والطريقة - واراد ان يلحقك بالغاوين -

کنانیدہ است - و از راہ حق دور انداختہ است - و ارادہ کردہ است کہ ترا بگمراہان آمیزد -

فالأن نقص عليك القصة - لتطلع على الحقيقة و تجد منها الحصة -

پس اکنون این قصہ بر تو می خوانیم - تا بر حقیقت مطلع شوی - و از ان حصہ یابی -

ولتكون من المستبصرين - فاعلم ان زوجة احمد واقاربها كانوا من

و تا از جملہ صاحبان بصیرت شوی - پس بدانکہ زن احمد بیگ و دیگر اقارب او از قبیلہ من بودند -

عشیرتی - وکانوا لایتخذون فی سبل الدین ویترتی - بل کانوا یجترؤن علی السیئات

وعادت شان بود که اوشان در راه‌های دین طریقہ من اختیار نمی کردند - بلکہ بر بدی‌ها و

وانواع البدعات - وکانوا فیها مفرطین - فالهمت من الرحمان انہ معذبهم

گوناگون بدعت‌ها دلیری می کردند - و از حد درگذشتہ بودند - پس از خدا تعالیٰ الہام یافتم کہ اگر اوشان تائب

ولم یکونوا تائبین - وقال لی ربی انهم ان لم یتوبوا ولم یرجعوا فننزل علیهم

نشدند او تا نرا در عذاب گرفتار خواہد کرد - و مرا پروردگار من گفت کہ اگر این مردم توبہ نکردند و از بدروشی

رجسًا من السموات - ونجعل دارهم مملوة من الارامل والثیبات.

باز نیامدند پس ما بر ایشان از آسمان عذاب نازل خواہیم کرد - و خانہ اوشانرا از بیوگان پر خواہیم کرد -

ونتوفیهم ابتر مخذولین - وان تابوا واصلحوا فنتوب علیهم بالرحمة - ونغیّر

و اگر توبہ کردند و صلاح خود نمودند پس ما برحمت سوئے شان رجوع خواہیم

ما اردنا من العقوبة - فیظفرون بما یبتغون فرحین - فنصحت لهم

نمود - و خانہ اوشانرا از بیوگان پر خواہیم کرد - و ارادہ عقوبت را تبدیل خواہیم کرد - پس نتیجہ میخواہند بخوشی خواہند

اتمامًا للحجة - وقلت استغفروا ربکم ذی المغفرة - فما سمعوا کلمتی - وزادوا فی

خواہند دید - و ایشانرا برای اتمام حجت نصیحت کردم و گفتم کہ از خدای بخشندہ مغفرت بخواہید - پس سخن من

معاداتی - فبدءلی ان اشیع الاشتهار فی هذا الباب - لعلهم یتقون ویرجعون الی

نشنیدند و در دشمنی افزودند - پس در دلم آمد کہ درین بارہ اشتہاری شائع کنم شاید این مردم بترسند و سوئے راہ صواب

طرق الصواب - ولعلهم یکونون من المستغفرین -

رجوع کنند - و شاید از خدا تعالیٰ آمرزش بخواہند -

فاشعت الاشتهار - وانا فی هشیار - فنبذوه وراء ظهورهم

پس اشتہار را شایع کردم - و من دران وقت در شہر ہوشیارپور بودم - مگر اوشان آن اشتہار

غیر مبالین - وکان ذالك اول الاشتهارات فی هذه المقدمة - والبواقی

را به لاپروائی پس پشت خود انداختند - و آن اول اشتهار بود که درین مقدمه شایع کردم - و باقی همه اشتهارات

التی اشیعت بعدها فہی انها کالانباء المفصلة المصرحة - وکالتفصیل

که بعد ازان شایع کردم تفصیل آن اجمال بود

للعبارات المجملة السابقة - وانت تعلم ان وعید ذالك الاشتهار کان

و تو میدانی که وعده عذاب آن اشتهار مشروط بشرط توبه بود

مشروطاً بشرط التوبة - لا کالعقوبة القطعیة الواجبة النازلة - من

نه مثل آن سزای که قطعی باشد و بغیر توقفے و مہلتے فرود آید -

غیر المهلة - وان شئت فاقرء اشتهاراً منّی طبع فی غوضفٍ من السنوات

واگر بخواهی آن اشتهار من بخوان که در سنہ ١٨٨٦ء یک ہزار و ہشتصد و ہشتاد و شش مسیحی

المسیحیة - لغضف کبر هذه الفئة الباغیة - فلما ینتهوا بهذا

برائے شکستن کبر آن گروه باغی جاری کرده بودم - پس ہرگاه اوشان بدین اشتهار

الاشتهار - ولم یترکوا طریق التبار - فکشف الله علیّ امورا لتلك الفئة - وانا

از بدی ہائے خود باز نیامدند و طریق ہلاکت را نگذاشتند - پس خدا تعالی برای این گروه چند امور دیگر برمن

بین النوم والیقظة - وکان هذا الکشف تفصیل ذالك الالهام فی المرة الثانیة -

ظاہر کرد و من دران وقت درحالتے بودم که مین بین خواب و بیداری می باشد و این کشف تفصیل آن الہام بمرتبہ

وبیانه انی کنت ارید ان ارقد - فاذا تمثّلت لی ام زوجة احمد -

دوم بود - و بیان آن این است که من اراده خفتن می داشتم - که ناگاه مادر زن احمد بیگ درحالت کشفی بمن

ورئیتها فی شانٍ احزننی وارجل - وهوانی وجدتها فی فزع شدید عند

متمثل شد - و او را درحالے دیدم که مرا غمگین کرد و بدن من بلرزانید - و آن این است که وقت ملاقات او را در خوف

التلاقي۔ وعبراتها يتحدّرن من المآقي۔ فقلت ايتها المرءة توبي توبي

شدید یافتم۔ و دیدم کہ اشکہای او از چشمان او روان ہستند۔ پس گفتم کہ ای زن توبہ کن توبہ کن

فانّ البلاء على عقبكِ۔ اى على بنتك وبنت بنتك۔ ثم تنزلت من هذا

کہ بلا بر عقب تو نازل شدنی است۔ یعنی بلا بر دختر تو و دختر دختر تو فرود آمدنی است۔ باز ازین مقام کشفی

المقام۔ وفُهّمت من ربّي انه تفصيل الالهام السابق من الله العلام۔

فرود آمدم۔ و از خدا ے خود فہمانیدہ شدم کہ این تفصیل الہام سابق است۔

والقي في قلبي في معنى العقب من الديّان۔ ان المراد ههنا بنتها وبنت بنتها لا احد

و در بارہ معنی عقب در دل من انداختند کہ مراد ازان اینجا دختر آن زن کہ زوجہ احمد بیگ است و دختر آن دختر

من الصبيان۔ ونفث في روعي انّ البلاء بلاءان۔ بلاء على بنتها وبلاء

است نہ احدے از پسران۔ و در ضمیر من دمیدند کہ بلائے کہ در عبارت کشف مذکور است آن دو بلا ہستند۔ بلائے بر دختر

على بنت البنت من الرحمٰن۔ وانهما متشابهان من الله احكم الحاكمين۔

مذکور یعنی زوجہ احمد بیگ است و بلائے دیگر بر دختر دختر است۔ و آن ہر دو بلا باہم مشابہت میدارند۔

واذا رجعت لتفتيش لفظ العقب الى اللغات العربية۔ فاذا فراستي صحيحة مطابقة

و چون برائے تفتیش لفظ عقب سوے لغت عرب رجوع کردم۔ پس آن الہام خود مطابق بیان کتب

الحاشيه۔ قد سمع مني هذا الكشف بمقام هوشيارپور قبل موت

این کشف را بمقام ہوشیارپور پیش از مردن میرزا احمد بیگ بلکہ پیش از اشاعت

احمد بل قبل اشاعت واقعات كلها رجل من ولد شيخ صالح غزنوي۔

این ہمہ واقعات شخصے از من شنیدہ بود کہ از پسران مولوی عبد اللہ غزنوی مرحوم است۔

وكما نعلم كان هذا الرجل ابن تقي۔ ونسيتُ اليوم اسمه۔ واعرف وجهه۔

و چنانکہ میدانی این شخص پسر پرہیزگارے بود۔ و امروز نام او فراموش کردم۔ ورو ے او می شناسم۔

لعل اسمه عبد الرحيم او عبد الواحد على اختلاف انتقال الخيال۔ واظنّ

شاید نام او عبد الرحیم یا عبد الواحد بود کہ ذہن بسوے این ہر دو انتقال می کند۔ و گمان میدارم

انه لا ينكره عند السوال۔ والله يعلم ما في البال۔ وهو اعلم ما في صدور العالمين

کہ او وقت پرسیدن انکار نخواہد کرد۔ آیندہ خدا تعالی حال دل بہتر می داند۔

بالمعانی المرویّۃ۔ فشکرت اللّٰہ مویّد الملہمین۔

لغت عرب یافتم۔ پس خداے ملہم را شکر کردم۔

فالحاصل ان اللّٰہ صرّح فی ھذا الکشف ما اراد من نوع

پس حاصل کلام این است کہ خدا تعالیٰ درین کشف تصریح آن انذار و تخویف کرد

التخویف والانذار۔ واشار الی انّ الاٰفت علیٰ زوج احمد وبنتھا من اللّٰہ

کہ در ارادہ او بود و اشارت فرمود کہ آفت برزن احمد بیگ و دختر احمد بیگ است۔

القہار۔ ومع ذالک حث علی التوبۃ والاستغفار۔ واومی بہ انّ العذاب

و باوجود این انذار سوے توبہ و استغفار رغبت داد۔ و اشارت کرد کہ در صورت

یؤخّر بالتضرع والرجوع الی الغفار۔ ولا یحل الغضب الّا عند الاباء۔

توبہ و استغفار در عذاب تاخیر خواہد شد۔ و غضب الٰہی صرف در وقت بیباکی و نافرمانی نازل

والاجتراء والاعتداء۔ ومن تاب واستغفر فلہ حظّ من رحمت حضرۃ

خواہد شد و ہر کہ توبہ کند حصہ از رحمت خواہد یافت۔

الکبریاء۔ ولا یاخذہ عذاب مہین۔ الا بعد العود الی سیر الفاسقین۔

و در عذاب مبتلا نخواہد شد۔ مگر در ان صورتے کہ باز سوے سیرتہاے فاسقان عود کنند۔

ومعہ اشھاد آخرون کانوا ھناک حاضرین۔ واظنّ انّ احدھم

و با او گواہانے دیگر نیز ہستند کہ در آنجا حاضر بودند۔ و گمانم چنین است کہ یکے از ایشان

کان بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ الملتانی۔ ومحمد یعقوب اخ الحافظ

بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ ملتانی است۔ و دوم محمد یعقوب برادر حافظ محمد یوسف

محمد یوسف ومعہ محمد یوسف وکثیر من المسلمین۔ وعفا اللّٰہ عنی

و خود محمد یوسف نیز ہست و دیگر اکثرے از مسلمانان نیز ہستند۔ و اگر من در ذکر نام

انکنتُ اخطاءت فی ذکر احد منھم۔ فانی لست احصیھم بالیقین۔

احدے خطا کردم پس خدا تعالیٰ مرا معاف دارد۔ چرا کہ من بالیقین این نامہا نشمردم۔

وقد مضی علی ھذا احدے عشرۃ من سنین۔ منہ

و برین واقعہ یازدہ سال گذشتہ اند۔

فشعت هذا الکشف بالاشتهار، کما شعت الهامی قبله لهدایة الاحرار۔ ثم

پس این کشف را باشتہار شائع کردم۔ ہمچنان این الہام پیشین را برائے ہدایت آزادمنشان شائع کردہ بودم

اذا مضی علیه ملیّ من الزمان۔ الهمت فیهم مرّة ثالثة من الله الدیّان۔ وتجلّی

پس چون بر شائع کردن این اشتہار مدتے از زمانہ گزشت دربارہ آن مردم بمرتبہ سوم مرا الہام شد۔ واین الہام

هذا الالهام کالنور فی الظهور۔ ورفع الحجب کلها من السر المستور۔ وکان هذا

در ظہور مانند نور تجلی کرد۔ وہمہ حجاب ہا کہ بر راز پوشیدہ بود از میان برداشت۔ واین الہام برائے

شرحًا مبسوطًا للالهامات السابقة۔ وتفصیلًا للکلم المجملة الکشفیة۔ وبیانًا

الہامات سابقہ بطور شرحے بود مبسوط۔ و برائے کشوف مجملہ تفصیلے بود واضح۔

واضحًا للسامعین۔

وبیانه ان الله خاطبنی فی عشیرتی المعتدین۔ وقال

وبیان آن این است کہ خدا تعالیٰ مرا دربارہ قبیلہ من مخاطب کرد و گفت کہ این مردم

کذبوا بآیاتی وکانوا بها مستهزئین۔ فسیکفیکهم الله۔ ویردها الیک لا تبدیل

مکذب آیات من ہستند و بدانہا استہزا می کنند۔ پس من ایشان را سزائے خواہم نمود۔ و برائے تو این ہمہ را کفایت خواہم شد

لکلمات الله۔ ان ربک فعال لما یرید۔ فاشار فی لفظ فسیکفیکهم الله الی

[illegible] زن احمد بیگ دختر است باز بسوئے تو واپس خواہم آورد۔ یعنی چونکہ او از قبیلہ باعث نکاح اجنبی بیرون شدہ

انه یرد بنت احمد الیّ بعد اهلاک المانعین۔ وکان اصل المقصود الاهلاک۔

باز بتقریب نکاح تو بسوئے قبیلہ رد کردہ خواہد شد۔ در کلمات خدا و وعدہ ہائی او ہیچکس تبدیل نتواند کرد و نہ [illegible] و ہر چہ خواہد آن

وتعلمون انه هو المسلّک۔ واما تزوجها ایای بعد اهلاک الهالکین والهالکات۔

[illegible] شد آیات است حکم زیست کہ در معرض التوا ماند۔ پس خدا تعالیٰ بلفظ فسیکفیکهم الله سوئے این امر اشارہ کرد کہ او

فهو اعظم الآية فى عين المخلوقات - باد راج المشكلات المعضلات - او لحكم اخرى من عالم

دختر احمد بیگ را بعد میرانیدن مانعان بسوے من واپس خواهد کرد - و اصل مقصود میرانیدن بود - و تو میدانی

المغيبات - او لرحمٍ على المصابين والمصابات - فانه يضع المرهم بعد الجرح -

که هلاک این امر میرانیدن است وبس - واما تزویج آن زن با من بعد هلاک کردن هلاک شوندگان - پس آن مشکل الوقوع

ويعطى الفرح بعد الترح - ولا يريد ان يجيح عباده المستضعفين - ومن ازيد

مشکلات اند که برائے بزرگ کردن نشان در چشم مردم داخل نشان کرده شده - یا برائے حکمتهائے دیگر که خدا می داند یا بطور رحم بر مصیبت

منه جودا ورحمًا وهو ارحم الراحمين -

زدگان چرا که او بعد از زخم رسانیدن مرهم می نهد و بعد از غمگین کردن فرحت می بخشد و نمی خواهد که بکلی استیصال بندگان کمزور

وانى اجد اشارةً فى الاشتهار الاول فى هذا الباب - من الله

کند - و از و رحیم تر و کریم تر کیست - و من در اشتهار اول درباره رحم الٰهی که خدائے رحم کننده و توبه پذیرنده است اشارتے

الراحم الوهّاب - فانه قفّا بذكر رحمته بعد ذكر عقوبات نازلة على هذه الفئة -

می یابم - چرا که او بعد ترسانیدن این مردم و ذکر بیوگان ایشان و مصیبتهائے ایشان ذکر رحمت خود

وبعد ذكر اراملهم ومصائبهم المتفرقة - فخاطبنى بنهج كانّه يشير الى الرحم

آورده است - پس مرا بطرزے مخاطب کرد که گویا او بسوئے این امر

عليهم فى الايام الآتية - فقال يبارك الله ببركات مستكثرة - ويعمر بك بيت

اشاره میفرماید که در آخر ایام بران مردم رحم خواهد کرد - پس گفت که خدا تعالیٰ ترا ببرکتهائے بسیار برکت یافته خواهد کرد

مخرب ويملأ بك من بركات دار مخوفة - فهذه اشارة الى زمان ياتى

و بتو یک خانه ویران آباد کرده خواهد شد و بتو یک خانه ویران از برکتها پر کرده خواهد شد که خانه ترساننده و خوفناک است -

عليهم بعد زمان الآفات - عند وصلة مقدرة موعودة فى الاشتهارات -

یعنی از غایت وحشت و ویرانی که در دست از دیدن آن مردمان را خوف می آید - پس اشارت بسوئے آن زمانه

وتتم يومئذ كلمة ربنا - وتسود وجوه عدانا - وليظهر امر الله ولو كانوا كارهين -

است که بر ایشان بعد زمانه آفات خواهد آمد - نزد آن پیوند که مقدر و در اشتهارات وعده داده شده است - و آن روز

وان الله غالب علیٰ امرہ وان الله یجزی قومًا فاسقین - فاھلک کما وعدنی

کلمہ پروردگار ما باتمام خواہد رسید و بدگو دشمنان سیاہ خواہد شد و امر خدا ظاہر خواہد شد اگرچہ اوشان کراہت کنندگان

فسیکفیکھم اربعۃ منھم بعد تزوجیھا - وعاث فیھم ذئب الآفات عقب

باشند و خدا برامر خود غالب است - و خدا قوم فاسقان را رسوا می کند - پس خدا تعالیٰ چنانکہ در آیت فسیکفیکھم الله وعدہ

تزلیجھا - کما لا یخفیٰ علی المطلعین - فانہ اھلک اباھا وعمّیھا

کردہ بود چار کس را از ایشان بمیرانید - و براوشان بعد این پیوند اجنبی گرگ آفات بتاخت چنانچہ بر واقفان پوشیدہ

وجدّتھا وکان کل احد من الغالین المعتدین - والآن ما بقی الا واحد

نیست - چراکہ خدا تعالیٰ پدر آن زن موعود فیہ را و ہر دو عمّہ او و مادر مادر او را کہ بیخ فساد بودند بمیرانید و از آنان

من الھالکین - فانظروا الی حکم الله کیف اتی الارض من اطرافھا وانتظروا

صرف شخصے واحد ماندہ کہ بر وے حکم ہلاکت است - پس بسوئے حکمتہائے خدا تعالیٰ نظر کنید کہ چگونہ درین پیشگوئی از

ساعۃ یوفی فیھا شططھا انہ لا یبطل قولہ وانہ لا یخزی قومًا ملھمین -

اطراف شروع کرد - پس انتظار آن روز کنید - کہ در آن سختی آن بکمال خواہد رسید - چراکہ او قول خود را باطل نمی

واعلم ان حرف الفاء علیٰ لفظ فسیکفیکھم الله من الرحمٰن -

کند و ملہمان خود را رسوائی گرداند - و بدانکہ حرف فا کہ بر لفظ فسیکفیکھم واقع است -

بعد ذکر تکذیب اھل الطغیان کان اشارۃ الیٰ ان العذاب لا ینزل الا

این سوا این امر اشارہ بود کہ عذاب در صورت تکذیب

عند التکذیب والعدوان - فلما کذبوا بعد التزویج وقاموا بالاستھزاء -

و غلو در تکذیب واقع خواہد شد - پس چون آن مردم بعد نکاح کردن دختر خود بر تکذیب کمر بستند

وآذونی بانواع الایذاء - فامات الله اباھا احمد وبدّل ضحکھم بالبکاء -

و بگوناگون گفتارہا مرا ایذا دادند - پس خدا تعالیٰ پدر آن زن موعود فیہ را یعنی احمد بیگ را حسب وعدہ در میعاد

وغشیھم من الغم ما غشی قوم یونس عند ایناس آثار العذاب - والقاھم

پیشگوئی بمیرانید - و وقت مردن احمد بیگ آن غم و اندوہ قوم او را رسید کہ قوم یونس را بعد دیدن نشانہائے عذاب

موت المائت وخوف نفس الختن فی انواع الاضطراب - ولما بلغ

رسیدہ بود - و او شان را موت احمد بیگ و بعد زان اندیشہ موت داماد خود در گوناگون بیقراری ہا انداخت - وچون

نساءهم نعی موت احمد - وکن من قبل کرجل اکفر واکند عططن

زنان اقارب احمد بیگ را خبر موت احمد بیگ رسید - و قبل ازان مثل شخصے بودند کہ سخت منکر و ناشکر گذار باشد - گریبان

جیوبهن - واسلن غروبهن - وصککن خدودهن - وتذکّرن عنودهن - و

خود را دریدند - و اشک ہائے خود ریختند - و رخسارہائے خود را مجروح کردند - و گمراہی خود را یاد کردند - و اندوہ ہا

هاجت البلابل - وانقضّ علیهن من المصائب الوابل - واهتزت الارض

در دلہا جوشیدند - و از مصیبت ہا باران عظیم بر ایشان فرو افتاد - و زمین زیر قدمہائے ایشان

تحت اقدامهن - ثمّ تمثل موت الختن فی اوهامهن - وطفقن یقلن والدموع

بلرزید - باز موت داماد در وہم ہائے ایشان متمثل شد - و شروع کردند کہ میگفتند بحالیکہ

تجری من العیون - هذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون -

اشک از چشمہا رواں بود - کہ این ہمان وعدہ است کہ خدا تعالیٰ کردہ بود و فرستادہ خدا راستگو بر آمد -

فالحاصل ان هٰؤلاء اوجسوا فی انفسهم خیفة - وظنّوا انّ

پس حاصل کلام این است کہ این مردم در دل خود خوف را بطور پنہان نشانیدند و گمان

ختنهم سیموت کما مات صهره عقوبة - فانهما کانا غرضین مقصودین فی

کردند کہ داماد او شان نیز خواہد مرد چنانکہ خسر او بمرد - چرا کہ آن ہر دو نشانہ الہام واحد بودند -

الهام واحد - وکان موت احدهما للاٰخر کشاهد - ومن المقتضیٰ الفطرة

و موت یکے از ایشان برائے موت دیگرے بطور گواہ بود - و این تقاضائے فطرت انسانی

الانسانیة انها تقیس بالاحوال الموجودة للاشیاء - علی احوال اشیاء اخریٰ

است کہ آن بر احوال اشیاء موجودہ احوال آن اشیاء را قیاس می کند کہ بدان اشیاء مشابہت می دارند -

تضاهیها بنحو من الانحاء - فتفهم ان واقعات آتیة - لیست الا کمثل

پس می فہمد کہ واقعات آیندہ بالضرور مثل آن واقعات ظاہر خواہند شد

نظائرها المشهودة - وتستنبط الاحكام المنتظرة من الاحكام الواردة - وكذالك

کہ بظہور پیوستند - چراکہ دران ہر دو مشابہت درمیان است - و احکام منتظرہ را از احکام واردہ استنباط می کند۔

جرت عادت المتوسمین - فلما انکشف علی عشیرتی بموت احمد النظیر - و

و عادت صاحبان فراست برہمین رفتہ - پس ہرگاہ بر قبیلہ من از موت میرزا احمد بیگ نظیرے ظاہر شد - و

بدءالمثل الکبیر - فخافوا خوفاً کثیراً مع اکثار البکاء - ونسوا طریق

مثالے بزرگ پیدا گشت - پس بسیار ترسیدند و گریہ ہا کردند - و طریقہ تمسخر و خندیدن

التمسخر والاستھزاء - وزمّت السنھم وصاروا کالمبھوتین - وتنصّلوا

را فراموش نمودند - و بر زبان شان لگام دادہ شد و مثل مبہوتان شدند - و از لغزش گناہ خود

من ھفوتھم - وتندموا علی فوھتھم - وخضعت اعناقھم کالمصابین -

بیزاری جستند - و از گفتہ خود پشیمان شدند - و گردن شان ہمچو مصیبت زدگان خمید -

وقد علمت ان ھذا الالھام کان لانذار ھذہ العشیرۃ - و

و تو دانستۂ کہ این الہام برائے ترسانیدن ہمین قبیلہ بود -

کان الوعید وشرطہ لتلک الفئۃ - وما کان لختنھم دخل فی ھذہ

واین وعید و شرط این وعید برائے ہمین گروہ بود - و درین مقدمہ داماد او شان را ہیچ دخلے نبود -

القصۃ - ثم لیس من المعقول ان یظن ان قلب ختنھم بقی علی الجرءۃ

باز این امر ہم معقول نیست کہ دل داماد او شان بعد مشاہدہ موت خسر خود بر دلیری سابقہ قائم

السابقۃ - مع معاینۃ موت صھرہ الذی کان شریکہ فی بناء الھلاکت -

ماندہ باشد - حالانکہ آن ہر دو شریک یک پیشگوئی بودند -

بل شھد الشاھدون انہ خاف خوفاً شدیداً بعد ھذہ الواقعۃ - وکاد

بلکہ گواہان گواہی دادہ اند کہ او بعد از واقعہ موت خسر خود بغایت درجہ ترسید - و نزدیک بود

ان تزھق نفسہ بعد سماع ھذہ المصیبۃ - وخشی علی نفسہ و

کہ جان او بعد از شنیدن این حادثہ بر آید - و بر جان خود بترسید -

حسب النکاح آفۃ من الآفات السماویۃ - وانکنت فی شک فاسئل

و نکاح را آفتے از آفات آسمانی انگاشت - واگر تو درین شک داری پس از آنان

العارفین الناظرین -

بپرس کہ شناسندگان حقیقت و بینندگان حال اند -

فالحاصل انہم لما تخوفوا بعد موت احمد - وخوف

پس حاصل کلام این است کہ چون اوشان از موت میرزا احمد بیگ بترسیدند - وموت

ھلاکہ کل احد وارجد - فکان حقہم ان ینتفعوا بشرط الالہام -

او ہر یکے را ازیشان بترسانید و بلرزانید - پس این حق اوشان بود کہ از شرط الہام منتفع شوند -

فان العذاب کان مشروطا لا حکما قطعیا کما ھو وھم العوام - فاسئل

چراکہ عذاب مشروط بود نہ حکمی قطعی چنانکہ وہم عوام است - پس

اھل احمد ما جری علی زوجہ الارملۃ بعد موتہ فی المیعاد - وکیف

خویشان احمد بیگ متوفی را بپرس کہ بعد از مردن او در میعاد بر زوجہ بیوہ او چہ ماجرا گذشت - وچگونہ

صُبّت علیہا مصائب وھجم الہموم علی الفواد - وما بقی لہا ثمال والاوی

مصیبت ہا بر وریختند و غمہا بر دل ہجوم کردند - و ہیچ پناہ و رفیق و مہتم کار و متکفل

ولا متکفل الاولاد - وتغدت کالمساکین بعد کونہا کالغیاد - وکیف

اولاد او را نماند - وہمچو عاجزان و مسکینان بعد ازانکہ بخوشی خرامان می رفت فرونشست - وچگونہ

سمعت نعیہ بعین عبری - وقلب علی جمر الغضا - وکیف جری علیہا

خبر موت او را بچشم گریان و دل بریان شنید - وچگونہ بر و گذشت آنچہ

ماجری - ثم اکلہا خوف موت الختن بعد ھذا النآد - وانفدت

گزشت - باز او را خوف مردن داماد بعد ازین سختی بخورد - وایام میعاد مردن

ایام المیعاد بالارتعاد - وکذالک فزعت امہا واخواتہا وذبن فی فکر

داماد را بلرزہ بدن گزرانید - وہمچنین مادر او و ہمشیرگان او در فکر موت داماد بگداختند -

موت الختن - وشربن كاسات الحزن - وجعلن عمرن اوقاتهن بالصلوة

وجامهاے اندوه بنوشیدند - وشروع کردند که اوقات خود را بنماز و دعاها و

والدعوات - والصيام والصدقات - وما رقأ لهن من الهم دمعة - و

روزه ها و صدقه ها معمور ساختند - واشک شان از غم باز نه ایستاد -

تمثل لهن لختنهن فى كل وقت منية - فاسئل اهل هذه القرية

و برائے دامادشان هر دم موت نصیب العین شان بود - پس مردمان این ده را از حال شان بپرس

ان كنت من المرتابين -

اگر تو از شبهه کنندگان هستی -

فالحاصل انهم لما تابوا تاب الله عليهم بالرحمة و

پس حاصل کلام این است که چون آن مردم سوئے خدا تعالیٰ رجوع کردند خدا تعالیٰ

المغفرة - كما هى سنة قديمة من السنن الالهية - فانه لا يلغى شرط

برحمت و مغفرت رجوع کرد - چنانکه آن سنت قدیمه خدا تعالیٰ است - چراکه او شرط وعید خود را

وعيده ولا يترك طريق المعدلة - ولا يظلم كالمعتدين - وعليك

باطل نمی کند و طریق عدالت را فرو نمی گذارد - و بچو ظالمان از حد تجاوز نمی کند - و بر تو از ذات

ان تقرء اشتهاراتى السابقة - وتجمع فى نظرك المقامات المتفرقة -

که تو آن اشتهارات من بخوانی که سابق شایع کرده شده اند - و لازم است که همه مقامات متفرقه را در نظر خود

فاذا فعلت ذالك فتصل الى نتيجة صحيحة - وتطلع على شروط صريحة

جمع کنی - پس هرگاه که چنین کنی پس بالضرور تا نتیجه صحیحه خواهی رسید - و بر شروط صحیحه اطلاع خواهی یافت -

وتنجو من طريق الخطاء والخاطئين - وقد علمت انى اشعت فى هذا

و از طریق خطا و خطاکاران نجات خواهی یافت - و ترا معلوم است که در این امر سه متفرق تشهیر

الامر اشتهارات ثلث فى الاوقات المتفرقة - وماكان الالهام فى هذه

و درین مقدمه هیچ الهامے نبود که با آن

شرطے نبود -

المقدمة - الآن كان معه شرط كما قرءت عليك فى التذكرة السابقة -

شرطے نبود چنانکہ در تذکرہ سابقہ نزد تو بیان نمودم -

المتنباء وابما اشعت فى السنوات الماضية - فاين تذهبون كالثاغية

آیا آنچہ در اشتہارات سابقہ شائع کردم ازان شمارا اطلاعے نشد - پس ہمچو گوسپندان یا شتران

اوالراغية - ولا تفكرون كالعاقلين -

کجا می روید - و ہمچو عاقلان فکر نمی کنید -

ثم ما قلت لكم ان القضية على هذا القدر تمت - والنتيجة الاخرة

باز شمارا این نگفته ام کہ این مقدمہ برہمین قدر بااتمام رسید - و نتیجہ آخری ہمان است

هى التى ظهرت - وحقيقة النباء عليها ختمت - بل الامر

کہ بظہور آمد - و حقیقت پیشگوئی بر ہمان ختم شد - بلکہ اصل امر

قائم على حاله - ولا يرده احد باحتياله - والقدر قدر مبرم

برحال خود قائم است - و ہیچکس باحیلہ خود او را رد نتواند کرد - و این تقدیر از خدائے بزرگ

من عند الرب العظيم - وسياتى وقته بفضل الله الكريم

تقدیر مبرم است - و عنقریب وقت آن خواہد آمد -

فوالذى بعث لنا محمد ن المصطفى - وجعله خير الرسل و

پس قسم آن خدائے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم را برائے ما مبعوث فرمود - و او را

خير الورى - ان هذا حق فسوف ترى - وانى اجعل

بہترین مخلوقات گردانید کہ این حق است و عنقریب خواہی دید - و من این را

هذا النباء معيار الصدقى او كذبى - وما قلت

برائے صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم - و من نگفتم الا

الا بعد ما انبئت من ربى - وان عشيرتى سيرجعون مرة اخرى

بعد ز انکہ از رب خود خبر دادہ شدم - و بہ تحقیق قبیلہ من عنقریب بار دوم سوئے فساد

الی الفساد - ویتزائدون فی الخبث والعناد - فینزل یومئذ الامر المقدر

رجوع خواہند کرد - و در خبث و عناد ترقی خواہند نمود - پس آن روز امر مقدر از خدا تعالیٰ نازل

من رب العباد - لا راد لما قضیٰ - ولا مانع لما اعطیٰ - وانی اراھم

خواہد شد ہیچکس قضاء او را رد نتواند کرد - و عطائے او را منع نتواند نمود - و من می بینم

انہم قد مالوا الی سیرھم الاولیٰ - وقست قلوبہم

کہ ایشان سوئے عادتہای پیش میل کردہ اند - و دلہائے شان سخت شد

کما ھی عادۃ النوکیٰ - ونسوا ایام الفزع وعادوا الی التکذیب والطغویٰ -

چنانکہ عادت جاہلان است - و ایام خوف را فراموش کردند - و سوئے زیادتی و تکذیب عود نمودند

فسینزل امر اللہ اذا رای انہم یتزائدون - وما کان اللہ

پس عنقریب امر خدا بر ایشان نازل خواہد شد چون خواہد دید کہ ایشان در غلو خود زیادت کردند -

ان یعذب قوماً وھم یخافون -

و خدا قومے را عذاب نمی کند چون می بیند کہ ایشان می ترسند -

فاعلموا ایہا المکذبون الغالون ان صدقنا

پس بدانید ای مکذبان و غلو کنندگان کہ صدق من ہمچو آفتاب روشن

سیشرق کذکاء فی الضیاء - وزورکم یفشوا الی ضواحی الزوراء - اتمنعون

و دروغ شما تا کنارہای بغداد منتشر خواہد شد - آیا شما آنچہ

خواہد شد -

ما اراد اللہ ذو العزۃ والعلاء - ایبلغ مکرکم الی ذُری السماء - فکیدوا کل

خدا خواستہ است آن را منع می کنید - آیا مکر شما تا بلندی آسمان خواہد رسید - پس ہر مکرے

کید کان عندکم ولا تمہلون فی الایذاء - ثم انظروا الی نصرت رب العلمین -

کہ میدارید بمن کنید - و مرا مہلت نہ دہید - باز نصرت خدا تعالیٰ را بہ بینید -

یا حسرۃ علی علماء ھذا الزمان - ما بقی فیہم نور فراسۃ وغاض در الامعان -

ای حسرت بر علماء این زمانہ ہیچ نور فراست در ایشان نماند و شیر فکر کردن ایشان فرو رفت -

سمّعناهم فلایسمعون - ودعوناهم فلایقبلون - ولایقرؤن کتبی الّا

ما ایشان را شنوانیدیم پس نشنیدند - و دعوت کردیم پس قبول نکردند - و کتابہاے مرانمی خوانند - مگر

کارھین - وینفرّون منامستنفرین -

از روی کراہت - و از ما بنفرت می رمند -

ثم انتم تعلمون یا اولی الالباب - ان قوم یونس عُصموا من

باز ای دانشمندان شما می دانید - که قوم یونس از عذاب محفوظ داشته

العذاب - مع انه لم یکن شرط التوبة فی نباء الله رب الارباب - ولاجل

شده اند - حالانکه در پیشگوئی خدا تعالیٰ ہیچ شرط توبه نبود - و از ہمین سبب

ذالك ذهب یونس مغاضباً من حضرة الکبریاء - وتاه فی فلوات الابتلاء -

یونس بحالت غضب از خدا تعالیٰ برفت - و در بیابانہاے ابتلا آواره شد -

ولذالك سمّاه الله یونس لانه اونس بعد الابلاس - وفاز بعد الیاس - وما

و از ہمین سبب خدا تعالیٰ نام او یونس نہاد - چرا که بعد از نومید شدن انس داده شد - و بعد از نومیدی

اضاعه ارحم الراحمین - فلاشك ان البلاء کله ورد علیه لعدم الشرط

مراد یافت - و خدا تعالیٰ او را ضائع نکرد - پس ہیچ شک نیست که تمام بلا از ہمین وجه بر یونس افتاد - که در پیشگوئی

فی نباء الرحمٰن - ولوکان شرط یعلمه لما فرّ کالغضبان - ولما تاه کالمبهوتین -

ہیچ شرط نبود - و اگر شرطے بودے که یونس او را دانستے پس چرا ہمچو غضبناک بگریختے و ہمچو مبهوتان آواره

ولما ترك یونس بسوء فهمه الاستقامة والاستقلال - وتحرّی الجلاء و

شدے - پس چون یونس استقلال را از بدفہمی خود ترک کرد - و جلاوطنی و انتقال را اختیار

الانتقال - ادخله الله فی بطن الحوت - ثم نبذه الحوت فی عراء السبروت -

نمود - خدا تعالیٰ او را در بطن ماہی داخل کرد - باز در میدان زمین خشک و بے نبات افگند -

وری کل ذالک بما علی ضجر قلبه بالحرکت من المقام - وفارق مقرہ من

واین همه جفاها برای همین دید که از حرکت مقامے تنگی دل خود را ظاهر کرد - ومقام خود را بغیر اذن

غیر اذن الله العلام - وفعل فعل المستعجلین - و ادخاله فی بطن

الهی ترک نمود - وهمچو شتاب کاران ازو فعلے صادر شد - ودر شکم حوت او را داخل کردن

الحوت - کان اشارة الی محاوتة صدر منه کالمبهوت - وکذالک سمّاه

اشارة سوے محاوتت یعنی خشمناکی بود که از یونس مثل مبهوتان ظاهر شد - وهمچنین خدا تعالی

الله ذالنون - بما ظهر منه حدة ونون - بالغضب المکنون - ولا یلیق لاحد

نام یونس ذالنون نهاد - چراکه ازو نون یعنی تیزی ظاهر شد - زیراکه او غضبناک شد - وهیچکس را نمی سزد

ان یغضب علی رب العالمین -

که بر خدا تعالی خشمناک شود -

فالحاصل ان قصة یونس فی کلام الله القدیر - دلیل علی

پس حاصل کلام این است که قصه یونس برین امر دلیل است که گاهے عذاب الهی

انه قد یوخّر عذاب الله من غیر شرط یوجب حکم التاخیر - کما اُخّر فی نباء

بغیر شرطے که در پیشگوئی مذکور باشد تاخیر می پذیرد - چنانچه در پیشگوئی یونس

یونس بعد التشهیر - فکیف فی نباء یوجد فیه شرط الرجوع - ففکر بالخضوع

که هیچ شرطے نمی داشت تاخیر عذاب شد - پس چگونه تاخیر عذاب در چنین پیشگوئی که در و شرط رجوع مندرج است

والخشوع - ولا تنس حظك من التقوی والدین - وان قصة یونس موجودة

قابل اعتراض متصور تواند شد - پس از روی خضوع وخشوع فکر کن وحصه خود را که در تقوی ودین می باید فراموش

فی القران والکتب السابقة - والاحادیث النبویة - ولیس هناك ذکر شرط

مکن - وقصه یونس در قران شریف وکتب سابقه واحادیث نبویه موجود است - ودر آنجا ذکر عقوبت ذکر هیچ

مع ذكر العقوبة۔ وان لم تقبل فعليك ان ترينا شرطاً فی تلك القصة۔ فلا

شرطے موجود نیست۔ واگر قبول نکنی پس بر تو واجب است کہ دران قصہ مارا شرطے بنمائی۔ پس با وجود

تكن كالاعمٰی مع وجود البصارة۔ واعلم ان الشرط لم یكن اصلاً فی القصة

بصارت ہیچو نابینا مشو۔ وبدانکہ در قصہ مذکورہ ہرگز شرطے نبود۔

المذكورة۔ ولاجل ذالك ابتلی یونس وصار من الملومین۔ ونزلت علیه

وبرائے ہمین یونس علیہ السلام را ابتلا پیش آمد و مورد ملامت گردید۔ و بر وغمہا وارد شدند

الهموم۔ واخذه الضجر المذموم۔ حتی استشرف به التلف۔ ونسی كل

وتنگی دل اورا گرفت۔ حتی کہ حالت او تا بموت رسید۔ و ہر بلاء گذشتہ

بلاء سلف۔ وظن انه من المفتنین۔ فما كان سبب افتنانه الا انه

را فراموش کرد۔ وگمان کرد کہ در فتنہ عظیم افتادہ است۔ و سبب بلائے او بجز این ہیچ نبود کہ او یقین کرد

استیقن ان العذاب قطعی لا یُردّ۔ وانه سیقع فی المیعاد كما یود۔ فانقضی

کہ عذاب قطعی است کہ رد نخواہد شد۔ و بالضرور چنانکہ خواہش اوست در میعاد واقع خواہد شد۔ پس میعاد

المیعاد وما استنشیٰ من العذاب ریحًا۔ وما استغشیٰ لباسا مریحًا۔ فاضجره

گزشت۔ واز عذاب ہیچ بوئی نشمید۔ ونہ لباس راحت رسانندہ را پوشید۔ پس یاد

هذا الادكار۔ واستهوته الافكار۔ وكان رئی القوم غالین فی المراء۔ ومُنزئین

این واقعہ دل اورا تنگ کرد۔ وفکرہا اورا فرو افگند۔ وقوم را دیدہ بود کہ در خصومت غلو می کنند۔ و در انکار پیشقدمی

بالاباء۔ فحسب انه مِن المغلوبین۔ فقال لن ارجع الیهم كذابًا ولن اسمع لعن

می نمایند۔ پس دانست کہ من مغلوب شدم۔ پس گفت کہ من ہرگز در حالت کذاب قرار دادہ شدن سوئے

الاشرار۔ ومارای طریقًا یختاره فالقیٰ نفسه فی البحر الذخار۔ فتداركه رحم ربه

او شان نخواہم رفت۔ ولعن وطعن شریران نخواہم شنید۔ و ہیچ راہ ندید کہ آنرا اختیار کند۔ ناچار خویشتن را در دریا

والتقمه الحوت بحکم الله الجبّار - وریٰ ماریٰ بقلبٍ حزین - فمن المعلوم انه

در انداخت - پس رحمت الٰہی تدارک او فرمود و بحکم او تعالیٰ ماہی او را در اندرون خود فرو برد - و بدل غمناک دید

لوکان شرط فی نزول العذاب - لما اضطر یونس الیٰ هٰذا الاضطراب - وما فرّ

آنچه دید - پس این معلوم است که اگر در نزول عذاب شرطے بودے - پس یونس تا بدین بیقراری حالت خود را

کالمتندمین - ءما تقرء کتب الاولین - وقول خاتم النبیّین - اتجد فیهما اثرًا من

نرسانیدی - و ہمچو شرمندگان نگریختے - آیا کتب پیشینیان نمی خوانی و قول خاتم الانبیاء صلی الله علیه وسلم را نشنیده -

الشرط فاخرج لنا ان کنت مِنَ الصادقین -

آیا در ان کتابها نشانے از شرط می بینی - پس اگر صادق هستی برائے ما آن شرط را برون آر و ما را بنما -

فالاٰن ما رایك فی انباء قُیّدت بشرط الرجوع والتوبة -

پس اکنون رائے تو در آن پیشگوئیها چیست که بشرط رجوع و توبه مقیّد اند -

الیس بواجب ان یرعی الله شروطه بالفضل والرحمة - وقد

آیا واجب نیست که خدا تعالیٰ از فضل و رحمت رعایت شرطہائے خود کند - و ما بر تو

قرءنا علیك تفاصیل هذه القصة - وفتحنا علیکم ابواب المعرفة

تفصیل ہائے این قصه پیش زین خوانده ایم - و بر تو درہائے یقین و معرفت

والیقین - فما لکم لا ترون الحق بنور الفراسة - وتسقطون کالاذبّة

کشاده ایم - پس چه شد شمارا که بنور فراست حق را نمی بینید - و ہمچو مگسان بر نجاست خود را مے

علی النجاسة - وتعرضون عن الشهد والقند - وتسعون الیٰ عذرة الفریة

افگنید - و از شهد و قند کناره می کنید - و سوئے پلیدی دروغ و فریب

والفند - ولا تبتغون لذاذة الطیّبات - وتموتون للخبیثات - وطبتم نفسًا بالغاء

می شتابید - و لذت چیزہائے پاک را نمی خواہید - و بر چیزہائے پلید می میرید - و برین امر خوش شده اید که حق

الحقّ والدين۔ ونبذتم حكم ديّان غمرت مواهبه العالمين۔

ودین را باطل کنید۔ وحکم آن جزادہندہ را افگندہ اید کہ بخششہای او جہانیان را فرو گرفتہ است۔

بوحشِ البرّ يُرجى الائتلافُ ‎ ‎ وكيفَ الائتلافُ بمن يعافُ

باچرندگان جنگلی سازواری ممکن است ‎ ‎ وچگونہ سازواری بہان کس ممکن است کہ کراہت میدارد

قرينا المعرضين بطيّباتٍ ‎ ‎ فردّوا ما قرينا هم وعافوا

ماکارہ کنندگان را بطعامہائے طیّب دعوت کردیم ‎ ‎ پس دعوت ما را رد کردند وکراہت کردند۔

بحمقٍ يحسبونَ الدرّ ضرّا ‎ ‎ واجيافُ الفساد لهم جوافُ

ازروی حماقت شیر را ضرر دہندہ خیال می کنند ‎ ‎ ومردارہای فساد نزد ایشان ماہی است

فما اردى العدا الّا اباءٌ ‎ ‎ وظنّ السوء فينا واعتسافُ

پس دشمنان را ہیچ چیزے بجز سرکشی ‎ ‎ وظن بد در ما وازحد بیرون شدن ہلاک نکردہ است

كلابُ الحيّ قد نبحوا علينا ‎ ‎ ولا يدرون حقدًا ما العفافُ

سگان قبیلہ بر ما عوعو کردند ‎ ‎ وازکینہ نمی دانند کہ پرہیزگاری چہ چیز است

وقد صرنا حديّا الناس طرًّا ‎ ‎ وبرهاني لمرّاني ثقافُ

وما برائے تمام مردم بطریق مقابلہ ومعارضہ برخاستیم ‎ ‎ ودلیل من برائے نیزہ من ہیچ چیز نیست کہ بدان نیزہ را راست میکنند

ارى ذلّا بسُبل الحق عزّا ‎ ‎ وهٰذي في رضا المولى شعافُ

من ذلت را در راہ خداتعالی عزت مے بینم ‎ ‎ وزمین پست من در رضاء مولی حکم سرکوہ ہای دارد

وانّ الله لا يخزين ابدا ‎ ‎ انا البازي الموقّر لا الغُدافُ

وخدا ہرگز مرا رسوا نخواہد کرد ‎ ‎ کہ من باز بزرگ قدرم نہ کلاغ سیاہ

فما للعالمين نسُوا مقامي ‎ ‎ قلوبٌ في صدورٍ او وحافُ

پس علما را چہ شد کہ مقام مرا فراموش کردند ‎ ‎ دلہا در سینہ ہستند یا مانند سنگ ہائے سیاہ در آغوش شامی دارند

وَقَامُوا كَالسِّبَاعِ لِهَتكِ عِرضِي ‏‏ ‏‏ وَمَا بَقِيَ الوِفَاقُ وَلَا ائتِلَافُ

دہمچو درندگان براے دریدن عزت من برخاستند ‏‏ ‏‏ ونہ درایشان موافقت باقی ماند ونہ الفت۔

وَلَا يَدرُونَ مَا حَالِي وَقَالِي ‏‏ ‏‏ فَإِنَّ مَقَامَنَا قَصرٌ نِيَافُ

ونمی دانند کہ حال و قال ما چیست ‏‏ ‏‏ چراکہ مقام ما محلے بلند است

تَرَاهُم مُفسِدِينَ مُكَذِّبِينَا ‏‏ ‏‏ وَسِيرَتُهُم عُنُودٌ وَانتِسَافُ

می بینی ایشانرا مفسد و مکذب ‏‏ ‏‏ وسیرت ایشان از راہ برگشتن وسخن ناتمام گفتن است

فَمِن كُفرَانِهِم ظَهَرَ البَلَايَا ‏‏ ‏‏ وَقَحطٌ ثُمَّ ذَأفٌ وَانجِعَافُ

پس از شامت کفران ایشان بلاہا ظاہر شد ‏‏ ‏‏ وقحط و وبا و سرعت موت و نیستی پدید آمد

وَإِنَّ المُلكَ أَجدَبَ مَعَ وَبَاءٍ ‏‏ ‏‏ وَيُرجَى بَعدَهُ سَبعٌ عِجَافُ

و در ملک قحط افتاد و وبا نیز ہست ‏‏ ‏‏ و اندیشہ است کہ این قحط تا ہفت سال بکشد۔

إِذَا مَا جَاءَ أَمرُ اللّٰهِ مَقتًا ‏‏ ‏‏ فَلَا أَعنَابَ فِيهِ وَلَا السُّلَافُ

وچون امر خدا از غضب او خواہد رسید ‏‏ ‏‏ پس در ملک نہ انگور خواہد ماند نہ شیرۂ انگور ونہ شراب

وَهٰذَا كُلُّهُ مِن سُوءِ عَمَلٍ ‏‏ ‏‏ وَبِرٍّ ضَيَّعُوهُ وَمَا تَلَافَوا

واین ہمہ از بد عملی ماست ‏‏ ‏‏ واز وجہ آن نیکی کہ ضائع کردند و باز تلافی آن نہ نمودند

فَتُوبُوا أَيُّهَا الغَالُونَ تُوبُوا ‏‏ ‏‏ وَأَرضُوا رَبَّكُم تَوبًا وَصَافُوا

پس اے غلو کنندگان توبہ کنید توبہ کنید ‏‏ ‏‏ وخداے خود را بتوبہ و اخلاص راضی کنید

وَخَافَ اللّٰهَ أَهلُ العِلمِ لٰكِن ‏‏ ‏‏ غَوِيٌّ فِي البَطَالَةِ لَا يَخَافُ

و اہل علم از خدا بترسیدند ‏‏ ‏‏ لیکن در شہر بٹالہ گمراہے است بطال کہ نمی ترسد

لَهُ شِيَمٌ كَأَنَّ البِيشَ فِيهَا ‏‏ ‏‏ وَمَعَهَا عُجبُهُ سُمٌّ زُعَافُ

او راچنان خصلتہاہستند کہ گویا زہر بیش در آن خصلتہا است ‏‏ ‏‏ و با وجود آن عجب او برائے او زہر قاتل است

له عند اللبانة كل ميل ‏ ‏ ‏ ‏ وتلبية بطوع والطواف

اورا وقت حاجت تمامتر میل است ‏ ‏ ‏ ‏ وجواب دادن بالطاعت وگرد گشتن

ولما حاز مطلبه واقتنى ‏ ‏ ‏ ‏ فبار كالعدو بدا الخلاف

پس هرگاه که مطلب خود را گرد آورد و ذخیره کرد ‏ ‏ ‏ ‏ پس همچو دشمنان بمقابله بر آمد و بمخالفت ظاهر شد

على الاسلام هذا الرجل رزء ‏ ‏ ‏ ‏ ومقصده فساد وازدهاف

این شخص بر اسلام مصیبتے است ‏ ‏ ‏ ‏ ومقصد او فساد و دروغ است۔

ثم من اعتراضات العلماء۔ وشبهاتهم التی اشاعوها فی الجهلاء۔

باز از اعتراضات علماء و شبهات ایشان که در جهلاء شائع کرده اند۔ یکے این است

انهم قالوا ان هذا الرجل لا يعلم شيئا من العربية۔ بل لا حظ له من الفارسية۔

که ایشان گفتند که این شخص از علم لسان عربی ہیچ چیزے نمی داند۔ بلکه او را از فارسی هم بهره نیست۔

فضلا من دخله فی اساليب هذه اللهجة۔ ومع ذالك مدحوا انفسهم وقالوا

قطع ازین امر که در اسلوبهاے این زبان دخلے داشته باشد۔ وبا این همه خویشتن را تعریف کردند که ما

انا نحن من العلماء المتبحرين۔ وقالوا انه كلما كتب فی اللسان العربية۔ من العبارات

از علماء متبحرین هستیم۔ وگفتند که او هرچه در زبان عربی نوشته است و عبارات آراسته

المحبّرة۔ والقصائد المبتكرة۔ فليس خاطره ابا عذرها۔ ولا قريحته صدف لآليها و

وقصیده هاے نوخاسته گفته ‏ ‏ آن همه طبع زاد او نیستند۔ ‏ ‏ ونه درهاے صدف طبیعت او

دررها۔ بل الفها رجل من الشاميين۔ واخذ عليه كثيرا من المال كالمستاجرين

بلکه شخصے از شامیین آنرا تالیف کرده۔ ‏ ‏ و بر آن تالیف مالے کثیر همچو اجرت یابان گرفته

فليكتب الآن بعد ذهابه ان كان من الصادقين۔

پس باید که اکنون این شخص بعد رفتن آن شامی بنویسد اگر از صادقان است۔

فیا حسرةً علیهم انهم لا یستیقظون من نعاس الارتیاب - ولا

پس بر این مردم حسرتهاست که از خواب شبهات بشیار نمی شوند   و دیدہ ہای

یسرحون النواظر فی نواضر الصدق والصواب - ولا ینتهجون مهجة المنصفین -

خود را در چراگاه صدق وصواب نمی چرانند -   و راه منصفان نمی گیرند -

وترکوا الله لاشیاء حقیرة - واهواء صغیرة - فلا هم یعیشون کالمتنعمین -

وخدا تعالی را برای چیزهای اندک وخواهش های کوچک گذاشته اند - پس تا کی در عیش با خواهند ماند -

یصاصئون کما یصاصئو الجرو ولا یستبصرون - ویضاهی بعضهم بعضاً فی

همچو بچه سگ بغیر چشم کشادن امید دیدن می دارند و هیچ نمی بینند -   و بعضے از ایشان بعض دیگر را در جهل میمانند

الجهل فهم متشابهون - واذا قیل لهم تعالوا الی حق ظهر - وقمر بهر - فتشمئز

و باهم مشابهت دارند -   و چون ایشان را گفته شود که سوے آن حق بیائید که ظاهر شد و سوے آن ماه بیائید

قلوبهم ویهربون مستنفرین - اولئك الذین هتك الله اسرارهم - وکدد

که تافت - پس دلهای شان منقبض می شوند و در حالت نفرت میگریزند - این مردم کسانی هستند که خدا تعالی رازهای

انظارهم - فتراهم کالعمین - یریدون ان یفسدوا فی الارض عند اصلاحها

ایشان را دریده است و چشمهای ایشان را مکدر گردانیده - پس همچو نابینایان ایشان را می بینی - وقت صلاح زمین

وجزعوا الامانة والدین -

زمین را تباه می کنند - و امانت و دین را پاره پاره کرده اند -

تنفعهم اقوالهم - اذ سُئل ما افعالهم - او یفیدهم افنادهم -

آیا وقتیکه از افعال شان سوال خواهد شد اقوال شان ایشان را فائده خواهند بخشید - یا ایشان

اذا ظهر فسادهم - ویُبَرؤن مع کونهم من الفاسقین - لا یتقون علم سریرتهم -

[illegible]

ولا ينتهون عن صغيرتهم ولا كبيرتهم - ويعثون في الارض معتدين - يتركون اوامر

بری کرده خواهند شد. از دانائے اندرون خود نمی ترسند - ونه از صغیره باز میمانند ونه از کبیره - و در زمین مفسدانه

الله ولا يكترثون - ويتبعون زهوهم ولا يبالون - ويسعون الى السيئات ولا ينتهون

تجاوزها می کنند - اوامر الهی را می گذارند وهیچ پروائے ندارند - وناز وتکبر خود را پیروی می کنند وبا آن همه لاابالی مزاج

ايظنون انهم يتركون في الدنيا ولذاتها - ولا يقادون الى الحاقة ومجازاتها - ولا يؤخذون

اند وسوئے بدیها می شتابند وباز نمی ایستند - آیا گمان ایشان این است که در لذات دنیا گزاشته خواهند شد - وسوئے

كالمفسدين - ايحسبون انهم ليسوا بمرآى رقيبهم - ولا بمشهد حسيبهم - الا يعلم

قیامت وجزاء آن کشیده نخواهند شد - وهمچو مفسدان گرفتار نخواهند شد - آیا گمان شان این است که او شان زیر

الله ما يجترحون كالخائنين -

نظر وزیر نگاه رقیب وحسیب خود نیستند - آیا خدا تعالی آن کار شان نمی بیند که همچو خیانت پیشگان می کنند -

يلجون غابة الشيطان - ويذرون حديقة الرحمان - ويمرون بالحق

در مغاک شیطان داخل می شوند - وحدیقه رحمان را می گذارند - وبر حق در حالت

مستهزئين - واذا قيل لهم اقبلوا الحق كما قبل العلماء - وأتوني كما اتا الاتقياء - صعروا

استهزا کردن می گذرند - وچون ایشان را گفته شود که حق را قبول کنید چنانکه علماء قبول کرده اند - ونزدم بیائید

خدودهم كالمستكبرين - وقالوا لو الّف بعد الشامى كتابًا - ان كان صادقًا لا

چنانکه پرهیزگاران آمده اند - رخسارهائے خود را همچو متکبران کج می کنند - وگفتند که اگر این شخص صادق است وکذاب

كذابًا - فليأتنا الأن بكتاب بعده ان كان من المؤلفين -

نیست پس چرا بعد رفتن عرب شامی کتابے دیگر تالیف نکرد - پس اگر در حقیقت مولف است باید که اکنون کتابے دیگر

فجئنا الأن لنؤتيهم نظيرها - بل كبيرها - والله موهن كيد

مارا بنماید - پس اکنون ما آمدیم تا که نظیر آن کتابها بلکه بزرگتر از آنها ایشان را دهیم - وخدا مکر دروغگویان را

الکاذبین - وقد الّفنا ھذہ الرسالة - ورتّبنھا کما رتّبنا الرسائل السابقة -

ست کنندہ است - وما این رسالہ را تالیف کردیم وہمچو رسائل سابقہ ترتیب آن نمودیم -

لنُدحض حجتہم - ونقطع ارومتہم - ونمزّق معاذیر المبطلین - وانّ ھذا منّی فی

تا حجت مخالفان بشکنیم وبیخ اوشان برکنیم - وعذر بطالان پارہ پارہ کنیم - واین رسالہ از من درزبان

العربیة کآخر الکتب - واودعتھا من مُلح الادب - والاشعار النخب - لیکون

عربی‌اش آخری کتاب است - ودرآن گوناگون سخنان نمکین ادب وبرگزیدہ اشعار وودیعت نہادم -

صاتّا لدفع صخب الصاخبین - ولنھدم دار المفترین من بنیانھا - وندوس

تا این کتاب برای دفع شور شور کنندگان شدید الصوت باشد - وتا کہ ما خانہ مفتریان را از بنیاد آن ویران کنیم - و

جیفة وجودھم فی مکانھا - ولنلطم علی وجوہ المجترئین -

مردار وجود ایشان را در جای آن پامال کنیم - وبر روی بے باکان طمانچہ زنیم -

وانّ کمالی فی اللسان العربی - مع قلة جھدی وقصور طلبی - آیة

وکمال من در زبان عربی باوجود قلت کوشش وجستجوی من نشانے است از خدا تعالیٰ

واضحة من ربّی - لیظھر علی الناس علمی وادبی - فھل من معارض فی جموع

تا علم وادب مرا بر مردم ظاہر کند - پس آیا در مخالفان معارض کنندہ موجود است

المخالفین - وانّی مع ذالک عُلّمتُ اربعین الفًا من اللغات العربیة -

ومن با این ہمہ چہل ہزار لفظ در لغت عرب تعلیم دادہ شدہ ام -

واُعطیتُ بسطة کاملة فی العلوم الادبیة - مع اعتلالی فی اکثر الاوقات -

ومعلومات کاملہ وسیعہ در علوم ادبیہ مرا عطا کردہ اند - باوجود آنکہ در اکثر اوقات بیمار می باشم

وقلة الفترات - وھذا فضل ربّی انہ جعلنی ابرع من بنی الفرات - وجعلنی اعذب

وایام صحت درمیان کم می باشد - واین فضل خدای من است - او مرا در فصاحت از ان چہار کس ونداء عباسیہ

بیاناً من الماء الفرات - وکما جعلنی من الهادین المهدین - جعلنی افصح المتکلمین -

افزون ترکرد که ابوالحسن علی وابوعبدالله جعفر وابوعیسیٰ ابراہیم و پدر ایشان محمد بن موسیٰ بن حسن بن فرات بود -

فکم من ملح اعطیتها - وکم من عذراء علمتها - فمن کان من لسن العلماء - وحوی حسن

و مراد ربیان شیرین تر از آب شیرین کرد - وچنانکه مرا از ہادیان مہدیان ساخت ہمچنان مرا افصح المتکلمین کرد -

البیان کالادباء - فانی استعرضه لو کان من المعارضین المنکرین -

پس بسیارے از نمکین سخنان ہستند که مرا عطا کردند و بسیارے از نو پیدا نکات ہستند که مرا تعلیم آن دادند - پس آنکه از زبان

وقد فقت فی النظم والنثر - واعطیت فیهما نوراً کضوء الفجر - وما هذا

آوران علماء باشد و ہمچو او بیان حسن بیان را جمع کرده باشد - من او را برائے معارضه می خواہم اگر از معارضین و منکرین

فعل العبد ان هذا الا اٰیة رب العٰلمین - فمن ابا بعد ذالك وانزویٰ - وما

باشد - و من در نظم و نثر فائق شدم و در ان ہر دو مرا ہمچو روشنی صبح نورے عطا فرموده اند و این فعل بنده نیست - این

بارزنی وما انبریٰ - فقد شهد علیٰ صدقی ولو کتم الشهادة واخفیٰ - یاحسرة علی الذین

نشان رب العالمین است - پس ہر که بعد زین از معارضه انکار کرد و یکسو نشست و بمقابله در میدان نیامد و نه پیشقدمی

یذکروننی بانکار - لم لا یاتوننی فی مضمار - یشهقون فی مکانهم کحمار - ولا یخرجون

کرد - پس او بر صدق من گواہی داد اگرچه شہادت را پوشیده داشته باشد - ای حسرت بر آنان که مرا بانکار یاد می کنند

کمار - ان هم الا کعود ماله ثمر - او کنخل لیس علیه تمر - ثم مع ذالك یخدعون

باز در میدانے بمقابله من نمی آیند - ہمچو خر بر مکان خود آوازها بر می دارند - و چون جنگ کننده بیرون نمی آیند - ایشان ہمچو

الجاهلین - ان هم الا کدار خربة - او کجدار منقضة - یعلمون الناس ما لا یعلمون -

شاخے ہستند که او را ہیچ ثمرے نیست - یا ہمچو درخت خرما ہستند که بر وے ہیچ خرما نیست - باز بدین حالت جاہلان را فریب

ویقولون ما لا یفعلون - خبت نارهم - وتواریٰ اوارهم - وختم الله علی قلوبهم -

می دہند - ایشان چیزے نیستند مگر چون یک خانه ویران - یا مانند دیوارہا که فرو افتاده باشند - مردم را چیزہا می آموزند که خود

وابادهم بعد شحوبهم - فتراهم كاموات غير احياء ساقطين - وكان في هذه

برآں عمل نمی کنند - وآنچہ میگویند خود بجائی آرند - آتش شان مردہ است وگرمی شان پوشیدہ شدہ - وخدا تعالی

الدیار - تسعة رهط من الاشرار - وكانوا مفسدين في الارض - ولا

بر دلہا شان مہر کردہ است - وبعد لاغر شدن اوشان اوشانرا ہلاک کردہ - پس می بینی کہ ایشان مثل آن مردگان

ينتهجون محجة الخيار - وما كانوا صالحين - ووجدتهم في الكبر والاباء - كالجملة

افتادہ ہستند کہ بجز رنج زندگی نیست - ودرین دیار نہ کس از شریران بودند کہ در زمین فساد میکردند - وطریق نیکان اختیار

المتناسبة الاجزاء - او كامراض متشابهة في الخبث والايذاء - ورايت كلهم

نمی نمودند - ونہ خود نیکوکار بودند - ومن وشانرا در تکبر وسرکشی مانند آن جملہ یافتم کہ اجزائے آنہا باہم متناسب می باشد -

من المعادين المعتدين -

یا مثل آن بیماریہا یافتم کہ در خبث وایذا دادن باہم مشابہ می باشند - وآن ہمہ را از دشمنان تجاوز کنندگان یافتم -

فمنهم رجل امرتسری يقال له الرسل البابا - انه امرء لا

پس از آنہا شخصے است باشندہ امرتسر کہ او را رسل بابا می گویند - او مردیست کہ راہ

يعرف صدقا ولا صوابا - وكذب باياتنا كذابا - وخالطه زمر من السفهاء - فقعدوا

صدق وصواب نمی شناسد - وتکذیب نشانہای ما بغایت درجہ کردہ است - وگروہے از سفیہان با وے مخالطت کردہ -

بحذاء شمس كالحرباء - وقالوا انا نريد ان نعارضك كالاعداء - ولكنا نجيئك

ومقابل من ہمچو آفتاب پرست نشستند - وگفتند کہ ما میخواہیم کہ ہمچو دشمنان با تو معارضہ کنیم - مگر نزد تو نخواہیم آمد -

كما تريد بل ائتنا كالغرباء - واذا جئت فنبارزك كالمعارضين -

چنانکہ تو میخواہی - بلکہ تو نزد ما بیا - وچون آمدی پس معارضہ خواہیم کرد -

فعفت المسعى في اول نظرى لسبب الجهلاء - واجدني الثقة ان

پس در اول خیال این امر کراہیت کردم کہ نزد جاہلان روم - وبعد ازین ثقہ مگر شہ نزد مجلس

احضر مجلس الحمقاء - ثم رئیت ان لا تعیف - علی من یاتی الکنیف - فقلت کلما

حمقان حاضر شوم - باز خیال کردم که هرکه در بیت الخلا می رود بروی هیچ اعتراضے نمی کنند - پس هرچه گفتند

قالوا - وملت الی ما مالوا - وکتبت الیهم انی اقبل ان اکتب مناضلاً فی ندوتکم

قبول کردم و بهرسوئے که میل کردند میل کردم - و سوئے ایشان نوشتم که من قبول می کنم که در مجلس شما بطور مقابله بنویسم -

فعلیکم ان تکتبوا مثل اکتب امام مقلتکم - او اسمعونی ما اکتب

پس بر شما لازم خواهد بود که مانند من شما هم در آنجا بنویسید - یا اگر این نتوانید کرد پس هرچه بنویسم مرا بشنوانید -

کما زعمتم کمال درایتکم - فصمتوا و سکتوا کانهم من المیتین -

پس خاموش ماندند - و مثل مردگان ساکت شدند -

وقد اشیع بعده الاشتهار - و افشی الاخبار - و امضضناهم و احفظناهم

و بعد ازان اشتهار شایع کرده شد - و خبر را فاش کرده شد - و او شان را بسوختیم و بغضب آوردیم

فصمتوا کرجل الثغ - و سکتوا کالذی علی ترب الهوان مرغ - فانقلبنا عنهم

پس همچو مرد زبان شکسته خاموش ماندند - و مانند کسے که بر خاک مذلت غلطانیده شود ساکت شدند - پس ما از ایشان

کالمنصورین - فیا حسرة علی الرسل البابا - انه ما خاف بأن تو ابا - و رئی ذلا و تبابا - و انه شب نارا - ثم

همچو فتحیابان بازگردیدیم - پس بر رسل بابا حسرت است - که او از خدا تواب نترسید - و خواری و ہلاکت را دید - و آتشے را فروخت - باز از روے

اخمدها خوفا فی اضطرارا - و جال فی شجون - ثم خاف مخلب منون - و نسی کل مجون - و مع ذالک ما ترک سیر المتکبرین

اضطرار و خوف فرو میرانید - و در راه بیابانها جولان کرد - باز از پنجه مرگ بترسید - و همه بیباکی فراموش کرد - و با این همه سیر تکبر را نگذاشت

الا ایها الابار مثل العقارب — الام تری کبرا ولی الشوارب

اے نیش زننده مانند عقرب — تا بکے کبر خود خواهی نمود و تا بکے بروت خود را پیچ خواهی داد

وما انت الا قطرة تحت وهدة — فلا تتصادم بالبحور الزغارب

و تو ازین زیاده نیستی که یک قطره زیر مغاکے هستی — پس با دریاهاے بزرگ خویشتن را مکوب

ومِن التسعة الذين اشرتُ اليهم زجيل يقال له **اَصْغَر** - وانه يزعم

وازان نُه کس که سوی اوشان اشارت کرده ام مرد کے است که نام او اصغر علی است - واو نفس

فی نفسه کانه اکبر - ویزدری مُفتریًا مِن غیر استحیاء - ویستبّ فی محافل والملاء -

خود را گمان می کند که گویا او اکبر است - ومحض از روی افترا وترک حیا عیب گیری من می کند - ودر مجالس وگروه مردم

فسیعلم کیف یجعل مِن الاصغرین - انه یتبع الهویٰ - واجریٰ طلقًا مع التقویٰ -

بدگوئی من می کند - پس عنقریب خواهد دانست که چگونه از کمتران کرده خواهد شد - او پیروی خواهش خود می کند ویک تگ تیز هم

یرید ان یفضّ ختوم الشهوات - ولو بالجنایات - ویجتنی قطوف اللذات - ولو بالمحرمات -

با تقوی نمی رود - می خواهد که مهرهای آرزوها را بشکند واگرچه با گناهان شکسته باشد - ومیوه‌های لذات را بچیند واگرچه با محرمات چیده

وکذالک تاهبت له الرفاق - وازداد مِن المنافقین النفاق - واستحکم فی الطباع

باشد - وهمچنین رفیقان بد وجمع شدند - واز صحبت منافقان نفاق زیاده گشت - ودر سرشت نکوهیده مستحکم شد

الذمیمة - حتی سبق اخوانه فی النمیمة - ومارٰی مَدْحرةً لشیطانه - الّا ان ادعوه

تا آنکه در غمازی از برادران خود درگذشت - ومن آن حربه که شیطانش را از و دور کند بجز این امر نمی بینم که

اَمتحانه - فاقبل علیه اقبال طالب المناضل - لیتبیّن امر الجاهل والفاضل -

امتحانش کنم - پس سوی او همچو جوینده محاربه متوجه می شوم تا که در جاهل وفاضل فرق پیدا شود

وانه کان یطلبنی لوغاه - **فالیوم نرضیه بما هواه** - وقد خاطبته مِن قبل

واو مرا برای پیکار خود می طلبد - پس امروز آرزوی او را با و داده او را خوش کنیم - ومن پیش ازین در سالے از سالها

ذات العویم - الّا نزیل ما علا قلبه کالغیم - فقلتُ آتنی کالرائد - وتمتع مِن الموائد -

او را مخاطب کرده بودم - تا که آن ابر را از دل او بردارم که بر دلش برآمده است - پس گفتم که همچو جویای آب وعلف نزدم بیا واز

فان کنت رئیناک کسحاب مُطیرٍ - او ثبت معک مِن البلاغة کمیرٍ - فنؤمن بک

خوانهای ما تمتع بردار - پس اگر ما ترا همچو ابر اندک بارنده هم یافتیم یا با تو همچو قوت لایموت بلاغتے ثابت شد - پس ما بتو

وبحسن بيانك - وتشيع صفات علو شانك - فيسوغ لك بعده ان تخلطنا في املائنا -

وحسن بيان تو ايمان خواهيم آورد - وصفات علو شان ترا شائع خواهيم داد - پس بعد از ان ترا جائز خواهد بود که غلطی ها

وتاخذ اغلاط انشائنا - كما انت تظن كالجاهلين الغافلين - ومع ذالك نحسبك

املاء ما بیان کنی وخطاهای ما را بگیری - چنانکه همچو جاهلان و غافلان گمان میداری - وباوجود این خواهیم پنداشت

انك ذو مقول جريّ - ونابغة كلام عربي - ويجوز لك ما لا يجوز لغيرك من ازدراء -

که صاحب زبان فصیح هستی - ونابغه کلام عربی - وبرای تو آن نکته چینی جائز خواهد شد که برای دیگران جائز

والطعن على املاء - وتحمد عند الناس كالفاضلين المودبين -

نیست - وتو اهل این خواهی گردید که عیب من بگیری وبر املاء من طعنه زنی - ونزد مردم همچو فاضلان ادب دهندگان

واما طرز ازدرائك - قبل اثبات علمك وعلائك - فما هذا

تعریف کرده خواهی شد - مگر طرز عیب گیری تو قبل از ثابت کردن علمیت وبلندی تو پس این لباس

الا لبوس سفيه يترك الحياء - وعادة ضرير اثرى الاضواء - فيحسب النهار المنير

مردک کمینه است که حیا را می گذارد - وعادت نابینائے ست که روشنی ها را نمی بیند - پس روز روشن را تاریکی

ظلاما - والوابل جهاما - وان كنت من رجال هذا المضمار - وولیجة اهل هذه

می پندارد - وباران بزرگ را ابر بے آب می انگارد - واگر تو از مردان این میدان هستی - واز خاصان اهل این خانه هستی

الدار - فارنا كمال انشائك - قبل ازدرائك - وأت بكتاب من مثل هذا

پس ما را کمال انشا خود بنما - قبل از آنکه نکته چینی کنی - وکتاب بے مثل این بیار

الكتاب - ثم اجعل بيني وبينك حكما احدا من اولى الالباب - فان شهد الحكم

باز در من وخود منصفے از دانایان مقرر کن - پس اگر آن منصف

على كمالك - وحسن مقالك - وظن انك جئت باحسن من كلامي - واريت نظاما

بر کمال تو وحسن مقال تو گواهی دهد وگمان کند که تو کلامے احسن از کلام من آوردی - ونظامے نمودی که از

اجمل من نظامي - فلك مِن بعد ان تتخذ جدی عبثاً - وتجعل تبری خبثاً و

نظام من اجمل ست - پس بعد زان ترا اختیار خواهد بود که سخن تحقیق مرا عبث شماری و زر مرا چیز فاسد خیال کنی

ان تحسب دری الغرّ کلیل دامس - وبیانی الواضح کطریق طامس - و

واختیار تو خواهد بود که در روشن مرا مثل شب تاریک پنداری - و بیان واضح مرا همچو راه ناپدید خیال کنی - ولغزش مرا

تشیع عثاری فی العٰلمین - وان لم تفعل ولن تفعل فاتق لعن اللّاعنین -

درجهانیان شائع کنی - واگر چنین نکنی و هرگز نخواهی کرد پس از لعنت لعنت کنندگان بترس -

الا لا تعبنی کالسفیه المشارز — وانکنت قد ازمعت حربی فبارز

خبردار باش همچو سفیه جنگ کننده عیب من مکن — واگر برین آماده شدی که با من جنگ کنی پس میدان جنگ بیرون آ

وانك تذکرنی کرجل محقّر — وتلمزنی فی کلّ آن کمارز

و تو مرا مثل تحقیر کننده یاد مے کنی — و همچو گزنده در هر وقت عیب من مے گیری

وانّا سمعنا کلّما قلت نخوةً — اتحسب خضرائی کهشیم کتارز

و ما همه آنچه از تکبر گفتی شنیده ایم — آیا سبزه مرا همچو چیزے خشک می انگاری

وما کنت صوّالاً ولکن دعوتنی — وقد بان انك تزدرینی کغارز

و من نمی خواستم که بر تو حمله کنم لیکن تو خود مرا خواندی — و ظاهر شد که همچو سپوزنده سوزن عیب من میگیری

واخیر فی طغواك یا ابن تکبّر — ویفقاء ربی عین دون معارز

و درین که از حد در گذشتی ای پسر تکبر هیچ نیکی نیست — و خدای من کینه جنگ کننده را کور مے کند

فحاج علی نفس تبیدك واجتنب — منابع نقاء فاجتنك کفارز

پس نفس هلاک کننده را سخت بگیر — وازراه آن کوری بپرهیز که همچو جدا کننده چیز برچیده نگاه داشت

ولا تنهج سبل الغواة واکتسب — علی ما عراك وتب بقلب آرز

پس طریق گمراهان را اختیار مکن — و بر آنچه رسیده است ازان غمگین باش و با دل ذلیل توبه کن

ومن المعترضين المذکورین۔ شیخ ضال بٹالوی۔ وجار غوي۔

و یکے از اعتراض کنندگان شیخ گمراہ ساکن بٹالہ است کہ ہمسایہ گمراہ ماست۔

یقال له محمد حسین۔ وقد سبق الکل فی الکذب والمین۔ وانه ابا و

اورا محمد حسین مے گویند۔ وازہمہ در دروغ و ناراستی سبقت بردہ است۔ واو انکار کرد

استکبر۔ واشاع الکبر واظهر۔ حتی قیل انه امام المستکبرین۔ ورئیس

وتکبر نمود۔ وتکبر را شایع کرد وظاہر ساخت۔ تا آنکہ گفتہ شد کہ او امام متکبران است۔ ورئیس تجاوز

المعتدین۔ وراس الغاوین۔ هو الذی کفّرنی قبل ان یکفر الاٰخرون۔ واعترض

کنندگان۔ وسر گمراہان است۔ او ہمان شخص است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت۔ وبر کتابہائی

علی کتبی واظهر جهله المکنون۔ فقال ان تلك الکتب مشحونة من الاغلاط۔ و

من اعتراض کرد۔ وجہل خود ظاہر نمود۔ پس گفت کہ این کتابہا از غلطی ہا پر ہستند۔ و در گل

ساقطة فی وحل الانحطاط۔ ولیست کماء متین۔ وان هذا الرجل من

انحطاط فرو افتادہ اند و ہمچو آب صافی نیست۔ و این شخص از جاہلان است

الجاهلین۔ وکلما یوجد فی کتبه من ملحها وقیا فیها۔ فلیس قریحته حجرانا فیها۔

وہرچہ از کلمات نمکین و قافیہ ہا در کلام او یافتہ می شود۔ پس آن طبعزاد او و

بل تلك کلم خرجت من اقلام الاٰخرین۔

سنگ طبیعت او نیست۔ بلکہ این کلمات از قلمہائے دیگران برآمدہ اند۔

فقلت یا شیخ النوکی۔ وعدو العقل والنهی۔ ان کتبی مبرءة مما

پس گفتم کہ ای شیخ احمقان و دشمن عقل و دانش۔ بہ تحقیق کتابہاے من از آنچہ گمان

زعمت۔ ومنزءة عما ظننت۔ الا سهو الکاتبین۔ او زیغ القلم بتغافل منی لا

کردی بری ہستند۔ وازآنچہ زعم تست منزہ ہستند۔ مگر سہو کاتب۔ یا کجی قلم از تغافل من نہ مثل جہل جاہلان

تجهل الجاهلين فان قدرت ان تثبت فيها عثارا فخذ مني بجذاء كل لفظ غلط

پس اگر می توانی که در آن کتاب لغزشے ثابت کنی - پس از من بمقابلہ ہر لفظ غلط دینار

دينارا - واجمع صريفا و نضارا - وكن من المتمولين - وهذا اصلة تلائم هواك - و

بگیر - و سیم و زر را جمع کن - وا ز مالداران بشو - و این آن انعام است که مناسب حال

تقربه عيناك - وتستريح به رجلاك - فتنجو من السفر الدائم - ولا تتيه كالشحاذ

خواہش تست - و بدو چشم تو خنک خواهد شد - و ہر دو پائے تو از ان آرام خواهند گرفت - پس از سفر دائمی نجات خواہی

الهائم - وتقعد كالمتنعمين - وتغني به عن جعائل اخرى - ومكائد شتى - واشاعت

یافت - و ہمچو سرگردان آوارہ نخواہی گردید - و مثل متنعمان خواہی نشست - و بدین مال از مزدوری ہائے دیگر و فریبہائے

عدو السنة - ووعظ الدجل والفرية - وتعيش كالمستريحين -

گوناگون و اشاعۂ السنہ کہ در اصل عدو السنہ است - و از دجل و فریب بے نیاز خواہی شد - و ہمچو آرام یابان زندگی

بيد اني اريد ان ارى قبله ريا فصاحتك - واشاهد اريج

خواہی گذرانید - مگر این است کہ می خواہم کہ قبل ازین امر خوشبوی فصاحت ترا ببینم و بوے بلاغت تو مشاہدہ

بلاغتك - لافهم انك من علماء هذه الصناعة - ومن اهل تلك الصولة -

کنم - تا ببینم کہ تو از علماء این صناعت ہستی - و از آنان ہستی کہ اہل این حملہ ہستند

ولست من الجاهلين المحجوبين العمين -

و از جاہلان و محجوبان و نابینایان نیستی -

فاتفق لوشل حظه المبخوس - ونكد طالعه المنحوس - انه ما

پس بباعث کم نصیبی و بدبختی طالع منحوس او این اتفاق افتاد کہ او این انعام را

قبل هذه الصلة - وما سئي نفسه ليقبل هذه الشريطة - وخشي الذلة

قبول نکرد - و خویشتن را بر بلندی آمادگی نیاورد تا شرط ما را قبول کند - و از ذلت و رسوائی

والفضيحة - وتوارى كالمتخوفين - وقال لو نشاء لقلنا مثل هذا ولكنا لسنا

خود بترسيد - وہمچو ترسندگان پوشيده گشت - وگفت اگر بخواہيم مثل اين بگوئيم - وليكن مارا فراغتے

بفارغين - وما خرج من بيته - وما ارى نموذج زينه - وما تفوه الا كالمتصلفين -

نيست - واز خانه خود بيرون نيامد - ونمونه زيت خود ننمود - وبجز لاف زنى ہيچ سخنے نكرد -

وتحريت فى صلتى مرضاته - لأنقد بجيلة حصاته - وامخض لبنه وارى جهالته -

ومن در انعام خود رضاے اورا خيال كردم - تا بكدام حيله عقل اورا بيازمايم - واز شير او مسكه بر دن آرم وجهل او بنمايم

فكان النعاس راود آماقه - او الخناس حبب اليه اباقه - فرئيت ان حره قد

پس گويا خواب اورا نزد خود خواند - يا شيطان اورا رغبت گريختن داد - پس ديدم كه تمام گرمى او

باخ - وعزمه هرم وشاخ - وتراى كالمضمحلين -

سرد شد - وقصد او پير فرتوت گشت - وہمچو مضمحلان شكل نمود -

ووالله انى استيقن انه لا يقدر على املاء سطر او سطرين - وكلما

وبخدا امر اليقين است كه او بر نوشتن يك سطر يا دو سطر ہم قادر نيست - وہر چه

يقول يقول من المين - بل لا اظن ان يقدر على فهم مقالى - ويبين فى المجلس

مى گويد از دروغ مى گويد - بلكه مرا اين گمان ہم نيست كه او سخن من بفهمد - ودر مجلس مضمون قول من

فحواء اقوالى - وانه من الكاذبين - وانى اعرفه من قديم الزمان - ولكنى كنت

بيان تواند كرد - واو از دروغگويان است - ومن اورا از زمانه قديم مى شناسم - ليكن من حال اورا

استر حاله واسعى للكتمان - بل اذا نطق احد لافشاء سره - فطويته على غره -

پوشيده مى داشتم - بلكه چون كسے براے دريدن پرده او گفتگو كرد پس من آن گفتگو را بر شكن آن

وصنت عرضه من الناهشين - ثم رئيت انه لا يسدد عند غلوائه - ولا ينزع عن نفسه

مى پيچيدم - وآبروى اورا از گزندرسانندگان محفوظ داشتم - باز ديدم كه او در وقت تجاوز از حد ہيچ پروا ندارد - واز نفس خود جامه

ثوب خيلاءه - ولا يترك سير جهلاته - ولا يتوب من خزعبيلاته - بل يظن

پندار را بر نمی کشد - و سیر تہائے جہالت را نمی گذارد - و از کارہائے باطل خود توبہ نمی کند - بلکہ گمان میکند

انه ينفعه كيده - ويسخّر به صيده - فلما رئيت ان اعماله ستوبقه - وان دلاله

کہ مکر او ورا نفع خواہد داد - و از مکر او شکار او در قابوی او خواہد آمد - پس چون دیدم کہ اعمال او عنقریب او را

سيقلقه - اشعتُ مِن سيّاته بعض الهنات - وَاِنّما الْاَعْمَالُ بالنيّات - وعليها

ہلاک خواہند کرد - و ناز او عنقریب او را بی آرام خواہد نمود - بعض بدی ہائے او را شائع کردم - و اعمال بہ نیتہا وابستہ اند

مدار المجازات - ثم نعود الى قصتنا الاولىٰ - فاعلم انه دعانا ثم ابا - وما حمله علىٰ

و مدار مجازات بر نیت ہاست - باز ما سوئے قصہ اول عود می کنیم - پس بدانکہ اول او مارا بخواند باز سر تافت - و

ذالك الّخوف احرقه بنار اللظىٰ - فانه قرء كتبنا فوجدها كدرّ اجلىٰ - فاوجس في نفسه

این کنارہ کشی ازین سبب از و صادر شد کہ او را آن خوف گرفت کہ بنار دوزخ او را بسوزانند - چرا کہ او کتابہائے

خيفةً وما ابدًا - وانقض ظهره ماربئ - فما تمالك ان يشجع قلبه المزءود - ويحضر

مارا مثل گوہر تابان یافت - پس در دل خود خوف نشانید و ظاہر نکرد - و آنچہ دیدہ بود کمر او را بشکست - پس مالک

الموطن الموعود - ويرى جناه والعود - بل اشار الىٰ رُجيل وغب - وفرخ ليس عليه

این امر نماند کہ دل ترسندہ خود را دلیر تواند کرد - و در میدان بحث حاضر تواند شد و ثمرہ خود را و شاخ خود را بنماید

الّا زغب - واحتال وقال انى لن اخرج من جحرى - وهذا تلميذى قد رُبّي في

بلکہ سوئے مردکے احمق اشارہ کرد آن مردکے کہ چوزہ است خورد و اندک موہائے باریک بر خود دارد - و حیلہ کرد و گفت

حجرى - فبارزه انكنت من المبارزين - وانى انساب كالتنين من خوف القاتلين -

کہ من از سوراخ خود ہرگز بیرون نخواہم آمد - و این شاگرد من است و در کنار من پرورش یافتہ پس اگر خواہی با او مقابلہ

فقلت يا هذا لا تحسب ان تنجو من مخلبي بكيد - ولو صرت بجدّا بازيد -

پس گفتم ای فلان این گمان مکن کہ از پنجہ من بمکرے نجات خواہی یافت - اگرچہ ابو زید اہل مقامات

وانی اعلم حیل الماکرین - الا تعلم انه مزادنی تلامیذك - وما شرب الا جرعة

راپدر پدر شوی - ومن حیلها مکرکنندگان را می شناسم - آیا نمی دانی که او از ادنی شاگردان تست - واز نبیذ تو

من نبیذك - فانه لیس لمثلك فی الطاقة العلمیة - واعلی غلوة من مراحلك

بجز یک جرعه هیچ نخورده - زیرا که او در طاقت علمیه مانند تو نیست - ونه از مراحل معلومه تو بر فاصله

المعلومة - فضلاً من ان یکون اکبر منك فی العلوم - فلا تفوض امرك الی الغبی

یک تیر پرتاب است - قطع نظر از یکه در علوم از تو بزرگتر باشد - پس امر خود را سوی کند ذهنی

الزغوم - ولا تکن من الخادعین - وانت تعلم انه کابن بوحك - او شقیق روحك -

مسپار - که فرو مانده در سخن است واز مکاران مشو - وتو میدانی که او مثل پسر نفس تو یا برادر روح تست -

وما شرب الا من صبوحك - وقد غذی بلبانتك - فقصته تطوی بقصتك -

واز شراب تو خورده است - واز شیر تو پرورش یافته - پس قصه او بقصه تو طے خواهد شد -

وبعد هزیمتك هزیمته بین - واذا مزقنا الصلب فقد کسر لین - فاذا اسمع قولی -

وبعد شکست تو شکست او ظاهر است - وچون سخت را پاره پاره کردیم پس شکستن نرم ظاهر است -

وری صولی - ففر کفر الوعل - وانساب الی جحره بالمعل - ونسی کل اریز کالمتندمین -

پس چون قول مرا شنید وحمله مرا دید همچو بز کوهی بگریخت - وسوی سوراخ خود بشتابی رجوع کرد - وهمه جوش را همچو شرمندگان

واحفظته بکلم مولمة - والفاظ موجعة - لعله یقوم لمناضلة - ویاتینی

فراموش نمود - ومن اورا بکلمات درد رساننده در غضب آوردم والفاظ دلازار گفتم - تا باشد که او برائے جنگ من برخیزد

لمصارعة - فما اتا المضمار - وحسب انه یلج النار - واختفی کالمذروعین -

وبرائے باهمی کشتی نزد من بیاید - پس بمیدان نیامد وگمان کرد که داخل آتش خواهد شد - وهمچو ترسندگان پوشیده شد -

ثم ما غبر علی ذالك الزمان - الا شهر او شهران - حتی اشاع فی تحقیری رسالة

باز برین امر بجز ماهے یا دو ماه نگذشت که یک رساله در تحقیر من شائع کرد -

وعزا الی زندقة وضلالة۔ لیستر بہ جہل مخزیہ۔ ویزین شانہ فی عین تابعیہ۔

وسوے من زندقہ وگمراہے را منسوب کرد۔ تاکہ بدین حیلہ آن جہل را پوشد کہ او را رسوا می کند۔ وشان خود را در چشم

ویکثر سواد طالبیہ۔ ویوذی قلوب المسترشدین۔ فلما رئیت انہ افاق من

تابعین خود زینت دہد۔ وگروہ طالبان را بیفزاید ودل مردم رشید را بیازارد۔ پس چون دیدم کہ او از غشی خود

اغمائہ۔ وضحک بعد بکائہ۔ ورجع الی ادراجہ۔ واستراح بعد انزعاجہ۔ و

بہوش آمد وبعد گریستن بخندید۔ وسوے راہ ہای خود واپس رفت۔ وبعد رنج آرام یافت۔

رقات دمعتہ۔ وانفثات لوعتہ۔ رئیت ان اتم علیہ الحجة مرة ثانیة۔

و اشک او بایستاد۔ وسوزش او کم شد۔ مناسب دیدم کہ حجت را بر و تمام کنم۔

واسلط علیہ من الحق زبانیة۔ **فالیوم قمت لہذا المرام**۔ لعل اللہ یہدیہ

واز حق سیاست کنندگان را بر و مسلط کنم۔ پس امروز برای ہمین مطلب استادہ ام۔ شاید اللہ تعالی او را سوے

الی دار السلام۔ انہ یحول بین المرء وقلبہ وانہ یشفی الماؤفین۔

دار السلام او را ہدایت نماید۔ بہ تحقیق خدا تعالی در انسان ودل او حائل می شود۔ وآفت زدگان را شفا می بخشد

فیا ایہا الشیخ الضال۔ والمفتری البطال۔ الم یان لک ان

پس اے شیخ گمراہ ومفتری بطال آیا تا ہنوز برائے تو وقت نرسیدہ است

تتوب وتلین البال۔ اتفرح بحیات فیہ البلایا۔ وفی اخرہا المنایا۔ طالما

کہ توبہ کنی ودل تو نرم گردد۔ آیا بدین زندگی خوش میشوی کہ در آن آفات اند ودر آخر او مرگہاست۔ مدتے

ایقظتک بالوصایا۔ ووضعت امام عینیک المرایا۔ ثم اقسمت لعلک تطمئن

شد کہ من بوصیت ہا ترا بیدار می کنم۔ وپیش چشم تو آئینہ ہا نہادم۔ باز قسم خوردم شاید تو بقسم مطمئن شوی

بالالایا۔ فقلت واللہ انی لست بمفتری واعوذ برب البرایا۔ ان اسعی الی الخطایا۔

پس گفتم کہ بخدا من مفتری نیستم وپناہ خدا می گیرم کہ سوے خطاہا پویم۔

فما ظننت الّا ظن السوء وما تکلمت الّا کالمجترئین۔ ایھا الشیخ ان الدنیا فانیة۔

پس تو بجز ظن بد ہیچ نکردی۔ و بجز مبیاکی ہیچ گونہ کلام نکردی۔ ای شیخ دنیا فانی است۔

والذی یبقی فہی حضرة ربانیة۔ تری رجلا متنعما فی المساء۔ ثم تری ذات بکرة

و آنچہ باقی خواہد ماند آن ذات الٰہی است۔ و شخصے را بوقت شام در خوشحالی می بینی۔ باز در صبحی می بینی کہ

انہ لیس من الاحیاء۔ والموت یہلک افعی العجز الراقی۔ وکل شیٔ فانٍ ویبقی وجہ

او از زندگان نیست۔ و موت آن مار ایست کہ از وافسون کنندگان عاجز می آیند۔ و ہر چیز در معرض فنا ست

اللّٰہ الباقی۔ وایم اللّٰہ ان دیمتی قد انہلّت من الرحمان۔ الامن مساعی الانسان۔

و خدا کہ نام او باقی است باقی خواہد ماند۔ و بخدا کہ باران پیوستہ من از خدا تعالیٰ ریختہ است نہ از کوشش ہای انسان

ولذالک دعوتک ان تاتینی کصدیق حمیم۔ فاظہرت نفسک کصدید حمیم۔

و از ہمین سبب ترا خواندہ بودم کہ ہمچو دوست صادق نزدم بیائی۔ پس خویشتن را ہمچو زرداب ظاہر کردی۔

وانی ایدت من اللّٰہ القدیر۔ واعطیت عجائب من فضلہ الکثیر۔ ومن آیاتہ

و من از خدای قدیر تائید یافتہ ام۔ و از فضل او کہ بسیار است عجائب امور دادہ شدہ ام۔ و از نشانہای

انہ علّمنی لسانا عربیة۔ واعطانی نکاتا ادبیة۔ وفضلنی علی العالمین

او یکے این است کہ او مرا علم زبان عربی بیاموخت۔ و مرا نکات آن زبان بخشید۔ و مرا بر عالمان این زمانہ

المعاصرین۔ فان کنت فی شک من آیتی۔ وتحسب نفسک حذّی بلاغتی۔

فضیلت داد۔ پس اگر تو از نشان من در شک ہستی۔ و نفس خود را معارض بلاغت من می پنداری۔

فتحام القیال والقیل۔ واکتب بحذائی الکثیر او القلیل۔ وجدّد التحقیق

پس ہمہ قال و قیل بگذار و بمقابل من کثیر نویسیم یا قلیل بنویس۔ داز سر نو تحقیق کن۔

ودع ما فات۔ وبارز فی موطن وعیّن لہ المیقات۔ وعلیّ وعلیک ان نحضر

و گذشتہ را ترک کن۔ و در میدانے بمقابل من بیا و تاریخ حاضری مقرر کن۔ و بر من و بر تو واجب خواہد بود کہ

یوم المیقات بالراس والعین - ونناضل فی الاملاء کالخصمین - فان زدت

در... وز میقات بچشم وسر حاضر شویم - و در املاء ہمچو دو خصم محاربہ کنیم - پس اگر تو در بلاغت

فی البلاغة وحسن الاداء - وجئت بکلام یسر قلوب الادباء - فاتوب علی یدك

وحسن ادا غالب آمدی - وکلامے آوردی کہ دل ادباء را مسرت رساند - پس من بر دست تو از ہمہ

من کلما ادعیت - واحرق کل کتاب اشعته او اخفیت - ووالله انی افعل

آنچہ دعوی کردم توبہ خواہم کرد - وہر کتابے کہ شائع کردم یا ہنوز شائع نکردم خواہم سوخت - وبخدا من ہم چنین

کذالك فانظرنی اقسمت وآلیت - فارحم الامة المرحومة - وعلی الفتن المعلومة

خواہم کرد پس بہ بین کہ من قسم خوردہ ام - پس بر امت مرحومہ رحم کن - وفتن ہای معلومہ را تدبیر فرما -

فان الفتن کثرت - والآفات ظهرت - وکفر فوج من المسلمین من غیر حق و

چراکہ فتنہ ہا بسیار شدہ اند - وآفتہا بظہور آمدہ اند - وگروہے کثیر مسلمانان ناحق کافر قرار دادہ شدہ اند

الالسن فیهم طالت - فقم رحمك الله ولا تقعد کالمنافقین -

وزبانہا در ایشان دراز شدند - پس برخیز خدا بر تو رحم کند وہمچو منافقان منشین -

الا تستیقن انك من العلماء الراسخین - والادباء القادرین - ثم مع

آیا یقین نمی داری کہ تو از علماء راسخین وادباء قادرین ہستی - باز با این ہمہ

هذا تعلم ان الله موید الصادقین - ومخزی الکاذبین - والله مولی اهل

میدانی کہ خدا موید صادقان خواہد بود - وکاذبان را رسوا خواہد کرد - وخدا اہل حق را مولی است

الحق ولا مولی للمفترین - وان لم تقدر علی المقابلة - ولم تقم للمناضلة - فرضیت

ومفتریان را ہیچ مولی نیست - واگر بر مقابلہ من قادر نتوانی شد - وبرائے معارضہ نتوانی برخاست - پس من بدین

بان تسمعنی ما اکتب من العبارات الانیقة - والجمل الرشیقة -

قدر ہم راضی ہستم کہ آن عبارات خوب وجملہ ہائے مرغوب کہ من نویسم مرا بشنوانی -

وكفاني لو فزت بهذا الطريقة - واظهرت ما قلت على الحاضرين - ولكني جربتُك

داگر بدین طریق کامیاب شدی و از گفتار من حاضرین را مطلع گردانیدی مرا همین قدر کافی است - مگر من از سالها

مُذ اعوام - انك لا تقوم في مقام - ولا تريد قطع خصام - وتنحت في آخر الامر

ترا آزموده‌ام که تو در هیچ مقامے نتوانی ایستاد - و نمی خواهی که هیچ خصومتے را قطع کنی - و در آخر کار حیله‌ها

حيلا واهية - ومعاذير منسوجة كاذبة - وتفر كالمحتالين - فعليك ان

مے تراشی - و عذر ہاے از دروغ بافته در میان می آری - و مثل حیله گران می گریزی - پس بر تو لازم

لا تحتال كايام سابقة - وتحضر على الميقات في رياغة مقررة - فان كنت غالبًا

خواهد بود که هیچ روزهای گزشته حیله‌ها در میان نیاری - و بر وقت میعاد در کشتی گاه مقرره حاضر شوی - پس اگر تو غالب

وفلا امرك الى غلبة ورشاد - فاخفض لك جناح انقياد - واتوب على يديك

شدی و امر تو سوی غلبه و سامان رجوع کرد - پس برائے تو بازوی اطاعت خمیده خواهم کرد - و بر دست تو

باعتقاد - كالذي قفل من ضلال الى سداد - فالفت اليوم وجهي اليك يا ابا المراء

باعتقاد توبه خواهم نمود - مثل آن کسے که از گمراهی سوئے صلاحیت رجوع کرد - پس امروز روی خود سوئے تو و سوئے

والى اخوانك من العلماء - وادعوكم الى مادبتي الجفلى - وابلغ دعوتي الى اهل

برادران تو از علماء متوجه کردم - و شمارا سوئے مهمانی عام خود می خوانم - و همه باشندگان شهر و جنگل را

الحضارة والفلاء - فعليكم ان لا تعرضوا عن هذه الدعوة - كما ابيتم ذات

دعوت من است - پس بر شما لازم است که ازین دعوت اعراض مکنید - چنانچه پیش زین یکدفعه

مرة في الايام السابقة - فان هذا يقضي بين الصادقين والكاذبين - و

انکار کرده اید - چرا که این تجویز در صادقان و کاذبان فیصله خواهد کرد - و از و

تتجلى منه آية رب العالمين - وتستبين سبيل المجرمين -

نشان خدا تعالی ظاهر خواهد شد - و راه مجرمان مکشوف خواهد گردید -

بیدانی لااظن ان تحضر والفصل هذه القضیة - والرجاء منقطع

مگر من یقین نمی کنم کہ برائے فیصلہ این مقدمہ شما حاضر خواہید شد - واز تو و از امثال تو درین

منك ومن امثالك فی هذه الخطة - فکانی استنزل العصم من المعاقل

کار بزرگ امید منقطع است - پس گویا کہ من بزہای کوہی را از بلندی کوہ ہامی خوانم

او اطلب الولد من الثاقل - او استقری الدهن من الحدید - او ابغی الطیب

یا از زن فرزند مردہ فرزند می خواہم - یا از آہن دہن را تلاشش می کنم - یا از زرداب خوشبو

من الصدید - وارٰی انی ارجع الیکم کالخاطئین - واضیع وقتی فی سوالی

می جویم - و می بینم کہ این خطاء من است کہ سوئے شما متوجہ می شوم و لبسوال از محرومان وقت خود

من المحرومین - وانی لم افعل ذالك لولم یکن مقصدی اتمام الحجة - واظهار

را ضایع می کنم - و من اینچنین نکردمے اگر مقصد من اتمام حجت و اظہار حق نبودے -

الحق علی الخاصة والعامة - وانی ادعوکم اولا الی المباهلة - فان لم تقبلوا

و من شما را اول سوئے مباہلہ می خوانم - پس اگر قبول نکنید

فادعوکم الی ان یجیئنی احد منکم رؤیة آیتی ویلبث عندی الی السنة الکاملة - وان لم تقبلوا

پس این دعوت می کنم کہ تا سالے کسے از شما نزد من بماند - تا نشانم بیند - واگر این ہم قبول نکنید

فادعوکم الی المناضلة فی العربیة - بالشرطیة المذکورة والاٰتیة - وان لم

پس برائے معارضہ زبان عربی می خوانم - بشرطیکہ مذکور است و نیز آیندہ ذکر آن خواہد آمد - واگر

تستطیعوا فُرادیٰ - فما اضیق الامر علی من عادا - بل آذن لکم ان یجلس

یک یک طاقت ندارید - پس بر دشمنان خود امر را تنگ نمی کنم - بلکہ شما را اجازت می دہم

بعضکم بالبعض کالناصرین -

کہ بعض بعض را مددگار شوند -

ثم اعلم ایها الشیخ الضال - والدجال البطال - ان الثمانیة

بازای شیخ گمراه و دجال بطال بدانکه آن هشت

الذین هم ثمار عودك - ووقود وقودك - الذین ادخلوا فی التسعة المخاطبین -

که میوه های شاخ تو - و هیزم آتش افروخته تو هستند آنانکه در نه مخاطبان داخل اند -

فمنهم شیخك الضال الکاذب نذیر المبشرین ثم الدهلوی عبد الحق

پس یکی از آنها شیخ گمراه و دروغگوی تست که نذیر حسین است و بشارت را یاد نگاراند و امی ترسانند باز عبد الحق دهلوی که رئیس

رئیس المتصلفین - ثم عبد الله التونکی - ثم احمد علی السهارنفوری

لاف زنان است - باز عبد الله ٹونکی باز مولوی احمد علی سهارنپوری

من المقلدین - ثم سلطان المتکبرین - الذی اضاع دینه بالکبر والتوهین - ثم

از مقلدان - باز مولوی سلطان الدین جیپوری ست که از تکبر و توهین دین خود را ضائع کرد - باز

الحسن الامروهی الذی اقبل علی اقبال من لبس الصفاقة - وخلع الصداقة -

محمد احسن امروهی که سوی من هیچو بیحیایان متوجه شد - و از راستی خود را دور افگند -

---

❖ الحاشیة - هذا الرجل لا یحسب العربیة المبارکة - ام الالسنة - بل

این شخص عربی مبارک را ام الالسنه نمی پندارد - بلکه

هی عنده مستخرجة من العبریة - التی هی لها کالفضلة - وسیتیقن ان اثبات

عربی نزدیک او از عبرانی خارج کرده شده است - حالانکه عبرانی عربی را مثل فضله است - و این

هذه الخطة عقدة مستصعبة الافتتاح - ونکتة مستعسرة الاقتداح -

شخص یقین می کند که عربی را ام الالسنه قرار دادن کاری مشکل است که نتواند شد - یا مثل سنگی است

مع انا فرغنا من فتح هذا المیدان - فی کتابنا منن الرحمن - وسوف

که از آن آتش بیرون نتواند آمد - حال آنکه ما از فتح این میدان فراغت یافتیم - و این فراغت در کتاب

واعتلقت ظفارن بعرضي كالذياب۔ ومخلبه بثوبي كالكلاب۔ ونطق بكلم
بوناخنہای ہمچو گرگان بآبروی من آویخت۔ وپنجہ ہمچو سگان بجامہ من درآویخت۔ وسخنانی بر زبان
لا ينطق بمثلها الا الشيطان اللعين۔ وآخرهم الشيطان الاعمى۔ والغول الاغوى
خود راند کہ بجز شیطان لعین ہیچکس بدان گونہ تکلم نکند۔ واز ہمہ آخر شیطان کوراست و دیو گمراہ۔
يقال له رشيد الجنجوهي۔ وهو شقي كالامروهي۔ ومن الملعونين۔
کہ او را رشید احمد گنگوہی می گویند۔ واو ہمچو محمد حسن امروہی بدبخت است و زیر لعنت خدا تعالیٰ است
فهؤلاء تسعة رهط كفرونا وسبونا وكانوا مفسدين۔ ونذكر
پس این نہ شخص اند کہ تکفیر ما کردند و دشنامہا دادند و از مفسدان ہستند۔ و ما با اوشان
معهم الشيخين المشهورين۔ يعني الشيخ اله بخش التونسوي والشيخ غلام نظام الدين
دو مشہور شیخ را نیز ذکر می کنیم۔ یعنی شیخ الہ بخش تونسوی و شیخ غلام نظام الدین بریلوی۔

تتمہ حاشیہ

يشاع في الديار والبلدان۔ فيومئذ تسود وجوه المنكرين۔ وانا نصرنا في افكارنا
منن الرحمان شدہ است۔ وعنقریب آن کتاب در شہرہا شائع کردہ خواہد شد۔ پس در آن روز روی
وايدنا في انظارنا۔ من الله رب العالمين۔ ودسنا فيه كل دوس۔ الذين يقولون
منکران سیاہ خواہد گردید۔ و ما در فکرہای خود و نظرہای خود از خدا تعالیٰ تائید یافتیم۔ و ما آنانرا کہ میگویند
ان العربية ما سبق غيره بطوس۔ بل هي كاللباس المستبذل لو الوعاء المستعمل
کہ عربی در حسن خود بر غیر خود سبقت نبردہ است بلکہ آن مثل لباس کار آمدہ یعنی کہنہ و ظرف مستعمل یعنی
ونثر سقط صلفة غير معين۔
بیکار است و مثل چیز ردی بی سود است کہ ہیچ نفع نہ بخشد در آن کتاب بجوبی پامال کردیم۔
وانا اثبتنا دعوانا حق الاثبات۔ وارينا الامر كالبديهيات۔ مصيبين غير مسقطين۔
و ما دعوی خود را چنانکہ حق ثابت کردن است ثابت کردیم۔ و امر مقصود را مثل بدیہیات نمودیم۔ و

الاربلوي وانهما من المعرضين - فتدخلهما في الذين خاطبناهم ليكونا من

و این هر دو را داخل منکران هستند - پس ما ایشان را نیز هم در آنان داخل میکنیم که مخاطب ما

المصدقين والمكذبين - وما نقول فيهم شيأ الا بعد ان يرينا الله وهو اعلم بما في

هستند تا هر دو مصدقان شوند یا از مکذبان - و ما در حق ایشان چیزی نمی گوئیم - مگر بعد خدا تعالی بر ما ظاهر کند -

صدور العالمين - بيد انا نجعلهما غرضاً لهذه المخاطبات وندعوهما للمباهلة

و او هر چه در سینه های مردم است خوب می داند - مگر این است که ما هر دو را هم برادران و شان نشانه

او رؤية الآية او للمناضلة في عربي مبين -

این مخاطبات می سازیم - و ایشان را برای مباهله یا برای دیدن آیات یا برای مقابله انشاء عربی می خوانیم -

في حسرة على وهن زاغوا من جهلة - ان هم الا كالعجماء - ولا يدرون مناهج

بد و صواب رفتیم و پیغمی نکردیم - پس بر سستی علماء که در حقیقت جاهل اند حسرت است - این علماء پایه

تحقيق الاشياء - وما كانوا متدبرين - كثرت البدعات وعم البلاء - وكل طرف

هستند - و هرگاه تحقیق اشیاء را نمی دانستند و متدبر نیستند - بدعتها و بلاها بسیار شده اند و در هر طرف فتنه بک

فتنة صماء - والعلماء سفهاء - فارحم عبادك يا ارحم الراحمين -

ست - و علما این سفیهان هستند - پس خدایا بر بندگان خود رحم کن -

واما سبب هذا الخطاء الاجل - فاعلم انهم قوم رغبوا في فضالة الماكل وما

و سبب این خطا کردن در حقیقت این است که این مردم در فضله خوردن دیگران رغبت کرده اند - و خود

جاهدوا بتجديد المنهل - وحبسوا انفسهم على معارف التحقيقات - بل رضوا

برای تازه کردن چشمه کوشش نمودند - و نفسهای خود را بر سرگهای تحقیقات ضبط نکردند - بلکه همچو طبیعتهای غرق

كعصبة ثم خرقاء بالتقليدات - واطلقوا بجرد الامعان والاثبات كالمتغفلين

بالات بتقلید راضی شدند - و ایشان فکر و ثبوت هم رسانیدن را از دست خود چون غافلان پرداختند

واما الآخرون الذین سموا انفسهم مولویین - مع کونهم من الغاوین

مگر آن دیگر مردمان که با وجود جاہل بودن نام خود مولوی نهاده اند -

الجاهلین فننزه الکتاب عن ذکرهم ولا ننجس الصحیفة من کثرة ذکر الخبیثین

پس کتاب را از ذکر اوشان پاک می داریم واین رساله را از کثرت ذکر خبیثان نجس نخواهیم کرد

من غیر ضرورة وهم من الجاهلین المعلمین - الذین یقلدون اکابرهم ولیسوا

وایشان آن جاهلان هستند که در شرارتها تعلیم داده شده اند - ومقلد اکابر خود هستند و

من المتدبرین - فیایها الشیخ انی اعلم انک رئیس هذه الثمانیة - وکمثل املم

از تدبر کنندگان نیستند - پس ای شیخ من می دانم که تو رئیس این هشت کس ستی - واین گروه باغی را مثل

غیر مبالین - وانا اذا فحصنا حق الفحص الدقیق - وبلغنا الامر الی اقصی مراتب

ہا کردند - وما چون بنظر دقیق تفحص کردیم - وکار را تا نهایت درجه تحقیق رسانیدیم

التحقیق - فانکشف ان الالسن کلها ماخوذة من العربیة - ومستخرجة من

پس ظاهر شد که همه زبانها از عربی ماخوذ اند - واز خزائن این زبان خارج

خزائن هذه اللهجة - والآن موجودة کالوجوه الممسوخة المغیرة الملوحة -

شده اند - واکنون همچو روهای تغیر یافته وسوخته ومجروح ومضروب موجود اند -

وکالمجروحین المضروبین - وقد بدل نظامها - وغیر موضعها ومقامها -

ونظام آن زبان ها مبدل کرده شد - وموضع ومقام آنها را

واخرجت من جواهر منتظمة - وسلسلة ملتئمة - وتاهت کالمتفرقین -

تغیر داده شد - واز جواهر منتظمه وسلسله های باهم پیوند یافته خارج کرده شد - وهمچو تفرقه یابان آواره شدند

فکان بعضها الیوم علی رباوة - وبعض آخر فی وهد متکأ علی هراوة - والبعض

پس بعض آن گویا بر پشته استاده است - وبعض در زمین پست بعصا تکیه کرده - وبعض بیچاره در سوی

[illegible]

لتلك الفئة الباغية - وهم لك كالتلاميذ فی الغواية او كالمسحورين -

امام قائم شدی - واین مردم ترا مثل شاگردان در گمراهی هستند یا همچو کسانی که بر ایشان

فاتی بخیلك ورجلك - واجمع كل جلك ازی انواع الافتنان - واتنی مع جموعك

جادو کرده باشند - پس با سواران خود و پیادگان خود نزدم بیا - و همه دجل خود را و همه قسم فتنه را تراش - و با

من اهل العدوان - وصل على كحبشي صال على كعبة الرحمان - ثم

جماعتهائی خود از اهل تجاوز نزدم بیا و مثل آن حبشی بر من حمله کن که بر کعبه مکرمه حمله کرده بود - باز قدرت

شاهد قدرة الله الديان - فان اعرضتم وحسرتم - وواريتم الوجوه وفررتم -

خدای جزادهنده را به بین - پس اگر شما اعراض کیند و درمانده شوید - و روها را بپوشانید و بگریزید -

لقنع وجهه برداء - ونكر شخصه كغرماء - ومنها الفاظ كانها دفنت ونوعدت

خود را پوشیده - و همچو قرضداران شکل خود نهفته - و بعض چنین لفظ اند که گویا آنها دفن کرده شدند - واز

من الاتراب - وهيل عليها الزوائد كهيل التراب - وانا نعرفها اليوم كرجال

هم زادان دور انداخته شدند و بر آنها همچو خاک زوائد انداخته شدند - و ما امروز آن الفاظ را بدانسان

تكلموا فی الاجداث - وبعثوا بعد ما سمع نعيهم بنوازل الانثاث - او كالف

می شناسیم که کسانی شناخته می شوند که در قبرها گفتگو کنند و بعد زانکه از حوادث پراگندگی خبر موت ایشان رسید

يفقد - ويسترجع له بعد مناحة تعقد - فخرجت الأن كنعش الميت - او الغلام

باز از قبر بیرون آیند - یا مثل دوستی که مفقود الخبر باشد و بعد انعقاد مجلس ماتم بر و انا لله گفته شود - پس اکنون

الفار من البيت - او النسيب المهجور من الاقارب - او الابن الغائب الهارب -

آن لفظها مثل لاش میت بیرون آمده اند - یا مثل آن غلام آمده اند که از خانه گریخته بود - یا مثل آن عزیز قریب النسب

فمنها لفظ ماری انشلام حبته - وقفل كما سافر بسلامته وصحته - ومنها

که از اقارب خود جدا شده بود - یا مثل آن پسر که گم شده و گریخته بود پس ازان لفظها آن لفظ است که یک جبه نقصان او

فتقع الحجة علیکما الی ابد الآبدین - ویعرف الذین یلقفون منك القول المجہول -

پس حجت الہی برائے ہمیشہ بر شما خواہد افتاد - وآنانکہ از تو قول مجہول را می گیرند - وہذیان باہم بافتہ

والھذیان المفتول - انك کنت من الکاذبین - فیبکون علیك کما یبکی علی

قبول مے کنند خواہند دانست کہ تو از دروغگویان ہستی - پس بر تو چنان خواہند گریست کہ بر زیان

الخاسرین - ویسترجعون کما یسترجع للمصابین - فتصبح کالمخذولین - فناجِ

کاران می گریند - وانا للہ خواہند گفت چنانکہ بر مصیبت زدگان می گویند - پس ہمچو مخذولان صبح خواہی کرد

نفسك فی القبول او الاعراض - من قبل ان تُذبح کالعرباض - وتلحق بالملومین -

پس دربارہ قبول یا کنارہ کردن با نفس خود مشورہ کن قبل از انکہ ہمچو شتر کشتہ شوی - وبایشان ملحق شوی کہ مورد ملامت شدند

ماری اثر الاستلام - حتی بلغ الی الاخترام - وبکت علیہ ورثاءہ کالنوادب -

نہ شد - وچنانکہ سفر کردہ بود بسلامت وصحت باز آمد - واز آنہا لفظے است کہ اثر سودن را بدید تا انکہ تاریخ کندن نوبت

بعد ماکان کارباب المآدب - وصار کالجنائز بعد ماکان من اھل الجوائز - و

او رسید - ووارثان او مثل زنان ماتم کنندگان برو گریستند بعد انکہ ہمچو میزبانان بود کہ ضیافت می کنند - ومثل جنازہ ہا

ماھذا من الدعاوی التی لا دلیل علیھا - ولا من الامور

شد بعد ازانکہ از اہل بخشش بود - واین ازان دعوی ہا نیست کہ برو دلیلے نباشد - ونہ ازان امور است کہ حق نزد

التی لا یوجد الحق لدیھا - بل عندنا ذخیرۃ من ھذہ

آن یافتہ نمی شود - بلکہ نزد ما ازین نظیر ہا ذخیرہ است

النظائر - ووجوہ شافیۃ للمرتاب الحائر - والذین مارسوا

وبرائے شک کنندہ حیران شوندہ وجوہ شافیہ موجود ہستند - وآنانکہ ممارست لغات

اللغات وفتّشوھا - واطلعوا علی عجائب العربیۃ وشاھدوھا - فاولئك

کردند - وتفتیش لغات نمودند وبعجائبات عربیہ اطلاع یافتند ومشاہدہ کردند - پس این مردم

وقد سمعت ان الشريطة الاولى التى اُحكمت للمناضلة - ووجبت لكل من قام

وتو شنیدۀ کہ آن شرط کہ برای مباحثہ پختہ کردہ شدہ است و برای ہر مباحث واجب قرار دادہ

للمباحثة - هو ان ياتى مناضل بكتاب من مثل هذا الكتاب - النظم بعدة

شدہ آن این است کہ مقابلہ کنندہ کتابے مثل این کتاب بیارد - نظم بشمار نظم

يعلمون بعلم اليقين - ويستيقنون كعارف الحق المبين - ان العربية متفردة فى

بعلم یقین و معرفت کامل مے دانند کہ زبان عربی در صفات خود و

صفاتها - وكاملة فى مفرداتها - ومعجبة بحسن مركباتها - ولايبلغها لسان من

مفردات خود کامل و متفرد است و باحسن مرکبات خود در عجیب اندازہ است - و ہیچ زبانے از زبانہاے

السن الارضين - واما اليونانية والعبرانية والهندية وغيرها - فتجد اكثر الفاظها

دنیا باو نمی رسد - مگر یونانی و عبرانی و ہندی و دیگر زبانہا - پس تو اکثر الفاظ آنہا از قبیل تراش و خراش

من قبيل البري والنحت - وشتان ما بينها وبين المفرد البحت - وذالك يدل على

خواہی یافت - و در مفرد خالص و ہیچو مرکبات بسیار فرق است - و این امر دلالت

ان تلك الالسنة - ليست من حضرة العزة - ولا من زمان بدء البرية - بل تشهد

می کند کہ این زبانہا از طرف خدا تعالی نیستند و نہ از ابتدای پیدایش اند - بلکہ فراست

الفراسة الصحيحة - ويفتى القلب والقريحة - انها نحتت عند هجوم الضرورات -

صحیحہ و دل سلیم گواہی می دہند کہ این زبانہا بوقت ضرورتہا تراشیدہ شدہ اند

وصيغت عند فقدان المفردات - وسُرقت مفرداتها من العربية بانواع الخيانات -

و بروقت فقدان مفردات از مرکبات کار گرفتہ اند و مفردات را از عربی بطور دزدی گرفتہ اند -

ففكر ان كنت من الطالبين -

پس فکر کن اگر طالب حق ہستی -

النظم والنثر بعدة النثر مع تسوية التوشية والاختضاب - فان اتيتم بكتاب

ونثر بشمارند وهمچنین در رنگینی عبارت برابری را ملحوظ دارد پس اگر شما همچو این کتاب

من مثل هذه الرسالة - وفعلتم ذالك الى شهرين لازاعة الفضل و

... وابن کار را تا دو ماه بجا آوردید

وهذ مرثبت بدلائل واضحة - وبراهين ساطعة - وعندنا

واین آن امرے ست که بدلائل واضحه وبراهین ساطعه ثابت شده است - ونزد ما از مفردات

ذخيرة عظيمة من مفردات انكليزية - وجرمنية - ولاطينية

انگریزی وجرمنی ولاطینی وروسی ویونانی

وروسية - ويونانية - وهندية - وصينية - وفارسية - والسن اخرى

وشاستری وچینی وفارسی ودیگر زبان ها ذخیره کلان است -

مزدي بعيدة وقريبة - وقد اثبتنا انها حرفت من كلم عربية مقدرة - ونبينه

وثابت کردیم که آن همه الفاظ از کلمات عربیه محرف وتحریف کرده شده

لملئت خوفا ورعبا واقررت بصدق كلامنا كمثل بني جعية

اند گر تو آن الفاظ را ببینی بر تو خوف ورعب مستولی شود وبصدق کلام ما اقرار کنی ومثل ایشان رجوع

وقلت سبحان الذي جعل العربية ام الالسنة كما

کنندگان شوی وبگوئی که پاک آن ذات است که زبان عربی را مادر زبان ها گردانید - چنانچه

جعل مكة ام القرى وجعل رسولنا اميا لهذه الاشارة -

مکه را مادر تمام آبادی ها کرد - ورسول ما را بهر همین اشاره امی نام نهاد - وفیضان عربی را

وجعلها خاتم السن العالمين - كما جعل رسولنا خاتم النبيين - وجعل

... خاتم زبان ها گردانید - چنانکه رسول ما را خاتم النبیین گردانید ...

الجلالة - فاجيئكم كالمعتذرين التائبين - وان لم تقدروا فعليكم ان تقروا

پس نزد شما ہچو عذر آورندگان توبہ کنندگان خواہم آمد - واگر شما بر پیش کردن نظیر قادر نشوید پس

بانه آية من آيات الرحمان - لا من فعل الانسان - وما شئ عليكم بعد اقراركم

بر شما لازم خواہد بود کہ اقرار کنید کہ این نشانی از نشانہای خدا تعالی است نہ از فعل انسان - و بعد اقرار کردن ہیچ بار

تتمة الكلام

القران ام الكتب وجعله صحفا مطهرة فيها كتب الاولين والآخرين -

ام الکتب قرار داد - و آنرا صحف مطہرہ کرد - و در و خلاصہ تمام کتب درج کرد -

ثم سئل المعترض المذكور عن وجه تسمية بعض اسماء يحسبها

باز معترض مذکور از وجہ تسمیہ بعض آن اسماء سوال کردہ است کہ آنہا را جامد می پندارد -

جامدة - فاعلم انها وكذالك اسماء اخرى ليست جامدة حقيقة - بل

پس بدانکہ نہ آن اسماء و نہ دیگر اسما بوجہ حقیقت جامد ہستند بلکہ این

هو ظن الذين ما تدبروا حق التدبر واتبعوا روايات مسموعة - وحرّموا على انفسهم

ظن کسانے است کہ تدبر نکردند چنانکہ حق تدبر است و روایات مسموعہ را پیروی نمودند - و این امر بر نفسہای

ان يتعمقوا كالمحققين - الا يعلمون ان الله علم آدم الاسماء ليكمله علما وحكمة -

خود حرام گردانیدند کہ ہمچو محققان تعمق بجا آرند - آیا نمی دانند کہ خدا تعالی آدم علیہ السلام را اسما بیاموخت -

فما ظنهم أعلمه اسماء ام مهملة - ايعزون الى الله لغوا خاليا عن المعنى المكنون -

تا او را علم و حکمت بیاموزد - پس آیا گمان ایشان این است کہ خدا آدم را اسماء مہمل و بے معنی بیاموخت -

ويجعلونه واضع لغو سبحانه وتعالى عما يظنون - الا يعلمون ان الغرض من تعليم

الاسماء كان افادة - والمهمل لا يزيد معرفة ولا تبصرة - ويعلم كل من له

آیا سوی خدا لغوے را منسوب می کنند کہ از معنی مقصود خالی است - و خدا تعالی را وضع کنندہ لغو قرار می دہند

الآن تصافونی مصدقین - ذالك خیر الطرق واحسن الانتظام - وفیه امن

برشمانمی نهم مگر اینکه بامن بحالت تصدیق دوستی کنید - این بهترین طریقه ها و احسن انتظام است - و درین هر دو فریق را

للفریقین من تکالیف السفر ومتاعب ترك المقام - وحرج آخر لابد منه

از تکالیف سفر و رنج ترک مقام امن است - و دیگر حرج هاکه مسافران را ضرور

حظ من الدهاء - ان عدم علم الاشیاء لا یدل علی عدم الاشیاء -

خدا تعالی ازین بدگمانی ها پاک و بلند تر است - آیا نمی دانند که غرض از تعلیم اسما افاده بود - و نه معرفت را

وانا لا نعلم منافع کثیر من المخلوقات - مع انه لا یقال انها خالیة من

زیاده می کند و نه بصیرت را - و هر شخصیکه او را بهره از دانش است میداند که عدم علم شی بر عدم شی دلالت نمی کند و ما بر منافع

النفع فی علم رب الکائنات - بل الاختلاق بمثل هذه الاوهام - من

بسیاری از مخلوقات اطلاع نمی داریم با وجود اینکه این گفته نمی شود که در حقیقت آن اشیا در علم خدا تعالی خالی از نفع هستند

سیر الجهلاء السفهاء اللئام - فاتق الله ولا تعز المهملات الی منبع الحق والحکمة

بلکه بمثل این وهم ها آمیختن سیر جاهلان است - پس از خدا بترس و مهملات را سوی آن ذات نسبت مکن که منبع حق و حکمت است

فان الله ما علم آدم الا معانی الاسماء التی هی مفاتیح الاسرار المخزونة -

زیرا که خدا تعالی آدم علیه السلام را همان معانی اسما تعلیم کرد که اسرار مخزونه را کلید بودند -

ومن اجلی البدیهیات ان الشریعة الکبری الابدیة -

و نیز این امر از اجلی بدیهیات است که شریعت کبری ابدیه که شریعت اسلام است

والملة المحیطة الکاملة تقتضی ان تنزل بلسان

تقاضا می کنند که در زبانی نازل شود که اکمل الالسنه

تکون اکمل الالسنة واوسع الاوعیة - ولاسیما شریعة جاءت

باشد و ظرفت او از همه ظرفها وسیع تر باشد - خصوصاً آن شریعت که چنین

للمسافرين- ثم ان اتفق بعد ذالك انكم ظننتم لى الظنون- وزعمتم انه الّفه الشاميون

پیش می آیند- باز اگر این امر پیش آمد که شمارا بر من بدگمانی ها پیدا شد و گمان کنید که این کتاب را شامیان

او اعان عليه قوم آخرون- فاقبل ان تناضلونى بالمشافهة- بعد ان تقرّوا بانكم

تالیف کرده اند یا قومے دیگر بران مدد کرده است- پس قبول خواهم کرد که بالمواجهه با من معارضه کنید- بعد ازین

بكتاب فيه اعجاز البلاغة والفصاحة- وهو يطلب عبارات من مثله

کتابے آرد که از روی بلاغت و فصاحت معجزه است- و از همه زبانها نظیر بلاغت می جوید

من جميع الالسن وكافة البرية- فانت تعلم ان هذا الاعجاز تحتاج الى

پس تو میدانی که این اعجاز بسوی کمال آن زبان محتاج است

كمال اللسان- ويقتضى ان يكون ظرفها وسيعًا كمثل قوى الانسان-

که درو این کتاب نازل شد- و می خواهد که ظرف آن زبان چنان وسیع باشد که ظرف قوتهای انسان وسیع است

فان اللسان كوعاء لمتاع البيان- وكصدف لدرّ العرفان- فلو فرضنا

چراکه زبان برائے متاع بیان مثل آوندی است- با همچو صدف است برائے درهای معرفت- پس اگر این فرض

ان لسانا اخرى اكمل من العربية- فلزمنا ان نقرّ انها اسبق منها في

کنیم که زبانے دیگر از عربی اکمل است- پس مارا لازم خواهد بود که اقرار کنیم که آن زبان در میدانهائے بلاغت

ميادين البلاغة- وانسب لحسن اداء المعارف الدينية- فكان الله

از عربی سبقت ها دارد- و برائے ادائی معارف دینیه انسب و اولی همان زبان است- پس گویا خدا تعالی

اخطاء فى تركه اياه وانزاله القران فى هذه اللهجة الناقصة- فتب ايها

خطا کرد که آن افضل زبان را ترک نمود- و در عربی که از ان فروتر است قرآن شریف را نازل فرمود- پس ای

المسكين ولا تتّبع اهواء النفس الامارة- وانزع غشاوة الجهل والعصبية-

مسکین توبه کن- و هوای نفس اماره را پیرو مباش- و از پرده جهل و تعصب کناره کن-

عجزتم من نوع تلك المقابلة - ولكم ان تقولوا ان هذا انشاء الشاميين - ولا قبل لنا

قرار كه از مثل اين مقابله عاجز آمده ايد - وشما را اجازت است كه بگوئيد كه اين تاليف شاميان است - وما با شاميان

ولا ترفع راسك كالمجترئين - واما قولك ان لفظ التحت والتراب والميزاب - اسماء جامدة

وهمچو بيباكان سر خود بلند مكن — مگر اين قول تو كه لفظ تحت وتراب وميزاب — الفاظ جامد هستند

لا يثبت اشتقاقها من الكتاب - فهذا خطاء منك ومن امثالك وفساد نشاء من درايتكم

كه اشتقاق آنها بكتاب ثابت نمى شود - پس اين خطاء تو وامثال تست واين فسادى است كه از قصور دانش

الناقصة - لا من قصور شان العربية المباركة الكاملة - ايها المسكين ان لفظ التحت

ناقصه شما پيدا شده است - نه قصور عربى كه مبارك وكامل است - اى مسكين لفظ تحت در اصل طيته

كان في الاصل طيتة - ومعناه ما كان تحت القدم وحاذى الفوق جهة - ثم بدل

بود — ومعنى او هرچه زير قدم باشد - وفوق را محاذى افتاده باشد - باز طا را به تا

الطاء بالتاء - والياء بالحاء - بكثرة الاستعمال - ونظائره كثيرة وشهد عليه كثير من الرجال

بدل كرده شد ويا را به حا از كثرت استعمال - ونظيرهاى اين بسيار اند وبران گواهى مردان اين لغت است

ولو كنت من الغافلين - ثم ليس لفظ التحت جامدا كما هو زعمك من الجهالة - بل تصريفه

اگرچه تو از غافلان باشى - باز لفظ تحت جامد نيست چنانكه از نادانى زعم تست - بلكه در كتبهاى قوم

موجود في كتب القوم واهل هذه الصناعة - وفي الحديث لا تقوم الساعة حتى تظهر

واهل اين صنعت تصريف آن موجود است - ودر حديث است كه قيامت برپا نخواهد شد تا وقتيكه تحوت

التحوت - اى قوم اراذل زيوبه لهم يكون لهم تحكم الجبروت - ويكونون من المكرمين -

پيدا شوند - يعنى كسانيكه حقير بودند - ومردم ايشان را چيزى نمى دانستند - حكومت ومرتبه ايشان را مسلم خواهد شد.

واما التراب فاعلم ان هذا اللفظ ماخوذ من لفظ ترب - وترب الشئ اى خلق مع ذلك الشئ

مگر تراب پس بدانكه اين لفظ از لفظ ترب ماخوذ است — وترب شى تراب چيزيست كه همراه او چيز شد

بالشامیین - اونقولوا ان هذا من علماء آخرین - ولا طاقة لنا بهم انهم من الادباء
مقابله نتوانیم کرد - یا این بگوئید که این تالیف دیگر مولویان است و ما طاقت مقابله اوشان نداریم زیراکه اوشان

الشی عند اهل العرب - وقال ثعلب ترب الشیٔ مثله وما شابهه شیئا فی الحسن والبهاء -
شود - وثعلب گفته که ترب چیزے آن چیزے باشد که بخوبی خود باو مشابهت دارد -

فعلی هذین المعنیین سُمّی التراب ترابا لکونها فی خلقها ترب السماء - فان الارض خلقت
پس برین معنی زمین ترب آسمان است - چراکه زمین در ابتداء زمانه همراه آسمانها پیدا کرده شده

مع السماء - فی ابتداء الزمان - وتشابها فی انواع صنع الله المنان - وکذالك خلق
و در انواع صنع خدا تعالی باهم مشابهت می دارند - و همچنین خدا تعالی هفت

الله سبع سموات منورة من الشمس والقمر والنجوم - وخلق مثلهن سبع ارضین
آسمان پیدا کرد - و آن هر هفت را بآفتاب و ماه و ستاره ها روشن کرد - و مثل آسمانها هفت زمین پیدا نمود -

منورة من الرسل والانبیاء وورثاءهم من اهل العلوم - ولعل لفظ سبع ارضین کان
و در وے پیغمبران و وارثان پیغمبران بیافرید - وشاید از لفظ هفت زمین اشاره سوے

اشارة الی عدة الاقالیم - والله اعلم بما اراد من هذا التقسیم - وهو یعلم ما فی العالمین -
هفت اقلیم باشد - و خدا خوب می داند که ازین تقسیم مراد چیست - و خدا تعالی هرچه در جهانیان است میداند -

وقال ابن بُزُرج کل ما یصلح فهو متروب بعد الاصلاحات فالارض تراب لما اصلحها الله بالعمارات -
و ابن برزج فرموده است که هر چیزے که اصلاح کرده شود آنرا متروب گویند - پس زمین تراب است چراکه خدا تعالی برای

والفلاحات - فخذ من هذین المعنیین ما هو عندك محبوب واترك سیر المستعجلین
آبادیها و کشاورزیها اصلاح آن فرموده است - پس ازین هر دو معنی هر معنی که ترا پسند افتد اختیار کن و سیر تیزے شتابکاران را

واما لفظ المیزاب - فلو فکرت فیه کاولی الالباب - لکنت من المتندمین - ایها المحروم
ترک فرما - مگر لفظ میزاب - پس اگر در وے چو دانشمندان فکر کنی البته شرمنده شوی - ای آنکه از خوانهاے

الکاملین - او تقولوا انه من المولوی الحکیم نور الدین - فما لنا ان نناضل

از ادیبان کامل ہستند - یا بگوئید کہ این تالیف مولوی حکیم نور الدین صاحب است پس ما طاقت نداریم کہ

بھذا الفاضل الاجلّ انا من الجاھلین الامیّین - وانی بعدہ ساجید قبلہ مشافہا -

باین فاضل بزرگ مقابلہ کنیم چراکہ ما از جاہلان و امیان ہستیم - و من بعد این اقرار عنقریب روبروے شما فی البدیہہ

من موائد الادب - اعلم ان ھذا اللفظ مشتق من لفظ الازب - یقال ازب الماء -

ادب محرومی - بدانکہ این لفظ از لفظ ازب مشتق است اہل عرب می گویند ازب الماء

ای جری - فارجع یا خادع النوکی - الی لسان العرب او کتب اخری - ولا تھلک

یعنی جاری شد آب - پس برائے تسکین خود اے فریب دہندہ احمقان لسان العرب یا دیگر کتب را ببین - و نفس خود

نفسک فی غیابۃ جب الجاھلین - وانی ترکتُ بعض الفاظک المعروضۃ خوفا من الاطناب -

را در تنگ چاہ جاہلان ہلاک مکن - و من بعض الفاظ کہ تو پیش کردی از خوف طول کلام ترک کردم -

لا من استصعاب بل ھی اظھر اشتقاقا عند اولی الالباب - ففکر کطلاب الحق والصواب - وما

نہ از وجہ مشکلے - بلکہ آن الفاظ نزد خردمندان بیّن الاشتقاق اند - پس ہمچو طالبان حق و صواب فکر کن - و گمان

اظن ان تفکر کالعاقلین - فسلام علیکم لا نبتغی الجاھلین - الست ھو الرجل الذی قرء

نمی کنم کہ تو ہمچو عقلمندان فکر کنی - پس سلام بر شما ما با جاہلان مکالمہ نمی خواہیم - آیا تو ہمان نیستی کہ بروقت ذکر بحث توفی

عند ذکر بحث التوفی توفی ما ضمنۃ استشھادا - وما علم فرق التفعل والتفعیل غباوۃ

شعر توفی ما ضمنت بر شہادت دعوی خود خواندہ بود - و این ندانست کہ آن تفعل و این تفعیل است بسبب

وعنادا - فھذا علمکم وفھمکم وفضلکم - ثم ھذا العقل کبرکم وزھوکم وبخلکم - وتکفیرکم و

غباوت و عناد کہ داشت - پس این علم و فہم شماست و فضل شما - باز بدین عقل کبر و ناز و بخل و تکفیر و تحقیر است

تحقیرکم - فنعوذ باللہ الحفیظ المعین - من شر الخائنین الجاھلین المفترین - منہ

پس ما پناہ خدای نگہدارندہ مددکنندہ از شر خائنان و جاہلان و مفتریان می گیریم - منہ -

واحسب هذا الامر تافها - فتعرفونني بعد حين - ان الذين يكونون لله فيكون

سخنان بلاغت خواهم گفت - واین امر را چیزے اندک می شمارم - پس تا وقت قلیل مرا خواهید شناخت - آنانکه برای خدا

الله لهم - الا ان اولياء الله هم الغالبون في مآل الامر على المخالفين - كتب الله

می شوند خدا برای ایشان می شود - خبردار باشید که اولیاء خدا را خاصه است که در انجام کار بهمان گروه غالب می شوند - خدا از قدیم

لاغلبن انا ورسلي ان الله لمخزي عباده المامورين -

نوشته است که من و فرستادگان من غالب شوندگان هستند - خدا تعالی بندگان مامور خود را رسوائی کند -

هذا شرط بيني وبينكم - فسنوا انفسكم - ثم انتم تعلمون ان فضيلة

این شرط در من و شما است پس نفسهای خود را بلند کنید باز شما می دانید که فضیلت علماء

العلماء باللسان العربية - وهي المفتاح لفتح اسرار العلوم الدينية - وهي مدار

بزبان عربی است - و همین زبان برای کشودن رازهاے علوم دینیه کلید است - و همین زبان فهم

فهم معارف الفرقانية - والذي ليس من نحارير الادباء - ولا كمثل نوابغ الشعراء -

معارف قرانیه را مدار است - و آنکه از ماهران علم ادب نیست و نه مانند شاعران نابغه

فلا يمكن ان يكون من فحول الفقهاء - والراسخين في الشريعة الغراء - او من

پس او را ممکن نیست که از فقهاء نر باشد - و در شریعت رسوخ داشته باشد - یا از جمله

العارفين الفقراء - بل هو كالانعام - واحد من العوام - والجاهلين -

فقراء عارف باشد - بلکه او مثل چارپایان و یکے از عوام است -

واما الرجل الذي يقدر على كلام غض طري في هذه اللهجة - و

مگر آن مردے که بر کلام تازه و تر درین زبان قادر است -

يسلك عند نطقه مسالك الفصاحة والبلاغة - ويعلم فروق المفردات - وخواص

و در وقت نطق بر راه های فصاحت و بلاغت می رود - و فرقهاے مفردات و کیفیت جمله های

التاليفات - وكوائف الجمل المركبة - فهو الذي جعله الله رحيب الباع - خصيب

مرکبه خوب میداند و از خواص تالیف کلمات بخوبی آگاه است - او آن شخصے است که خدا تعالی او را درین خزینه های

الرباع - في هذه الخزائن العالية - ومن ادعى انه من الواصلين والفقراء العرفاء -

علمی فراخ دست و بسیار مالدار گردانیده - و هر که دعوی کرد که او از واصلان و فقراء عارفین است

وليس من عارفي هذا اللسان كالادباء - ففقره ليس فقر سيد الكونين - بل هو سواد

و حالانکه از شناسندگان این زبان نیست پس فقر او فقر سید الکونین صلی الله علیه وسلم نیست - بلکه آن

الوجه في الدارين - ولا تعجب بهذا البيان - ولا تغضب قبل العرفان - فان الذي يدعي

سیاه روی در هر دو جهان است - و برین بیان هیچ تعجب مکن - و قبل از شناختن غضب مکن - چرا که شخصے که دعوی

محبة الفرقان - كيف يصدء ذهنه في هذا اللسان - وكيف تقاصر مع دعاوي المحبة

محبت فرقان می کند چگونه ذهن او درین زبان زنگ خورده تواند شد - و با وجود دعوی محبت و شوق دل چگونه در

وشوق الجنان - وكيف يمكن ان لا يجلي لقلبه لطف الرحمن - ولا يعلمه الله لسان نبيه

تحصیل این زبان [illegible] تواند کرد - و چگونه ممکن است که لطف رحمن دل او را روشن نکند - و زبان پیغمبر خود

بالامتنان - ثم انها معيار لحب الرسول والفرقان - فان الذى احب العربية
ازراه انعام اور انیاموزد - باز این زبان معیار محبت رسول و فرقان است - چرا که آن شخص که عربی را دوست
فيحب الرسول والفرقان احبها - ومن ابغضها فيبغض الرسول والفرقان ابغضها - فان المحبين
داشت پس بوجہ محبت رسول و فرقان دوست داشت - وآنکہ با عربی بغض داشت پس بوجہ بغض او با رسول و فرقان
يعرفون بالعلامات - وادنى درجة الحب ان تحتك للمضاهات حتى تونز طرق المحبوب وتجعلها
بغض داشت - چرا کہ محبان بعلامتہا شناختہ می شوند - وادنی درجہ محبت این است کہ ترا بر مشابہت آمادہ کند تا بجدیکہ راہ ہای
من المحبوبات - ومن لم يعرف هذا الذوق فانه من الكافرين فى مشرب العاشقين - ومن
محبوب ترا محبوب شوند - وہر کہ این ذوق را نشناسد پس او در مشرب عاشقان از کافران است - وہر کہ آنحضرت
احب الفرقان وسيدنا خاتم الانبياء كما هو شرط المحبت والوفاء - فما اظن ان يبقى فى العربية
صلی اللہ علیہ وسلم را و قرآن شریف را دوست دارد - چنانکہ شرط دوستی و وفاداری است - پس گمان نمی کنم کہ در عربی مثل
كالجهلاء - بل يقوده حبه الى اعلى مراتب الكمال - ويسبق كل سابق فى المقال - ويصير
جاہل بماند - بلکہ محبت او او را بسوی بلند ترین مرتبہ کمال خواہد کشید - و در سخن ہر سبقت کنندہ را سبقت خواہد کرد - و نطق
نطقه كالدرة البيضاء - ويضمخ كلامه بطيب عجيب ويودع انواع الصفاء - ففكر
او مثل درتابان خواہد شد - و کلام او بخوشبوی عجیب معطر کردہ خواہد شد و انواع صفائی دادہ خواہد شد - پس ہمچو دو
كالمحبين - ولولا الحب لما اعطيتها - فمن الحب لقيتها - فهذا اية حبى من ارحم الراحمين
دانندگان فکر کن - و اگر محبت نبودے من علم این زبان حاصل نکردمے پس محبت بود کہ مرا دیدار این کنانید - پس از خدا

والحمد لله على ما اعطى وهو خير المنعمين -

تعالی این نشان محبت من است پس شکر خدای کہ مرا این زبان عطا کرد و او از ہمہ منعمان بہتر است -

بسم الله الرحمن الرحيم

علمى من الرحمن ذى الالاء
علم من از خدا تعالی ست کہ خداوند نعمتہاست
بالله حزت الفضل لا بدهاء
وبذریعہ خدا فضیلت را جمع کردم نہ بذریعہ عقل

كيف الوصول الى مدارج شكره
چگونہ تا مدارج شکر او توانیم رسید -
نثنى عليه وليس حول ثناء
تعریف او می کنیم و نتوانیم کرد

الله مولانا وكافل امرنا
خدا مولاے ما و متکفل امر ماست
فى هذه الدنيا وبعد فناء
ہم درین دنیا وہم در آخرت

لولا عنايته بزمن تطلبى
اگر عنایت او در زمانہ پیایی جستن من نبودے
كادت تعفينى سيول بكائى
نزدیک بود کہ سیل ہای گریہ مرا نابود کردندے

بشرى لنا انا وجدنا مونسا
ما را خوشخبری باد کہ ما مونسے یافتیم
ربا رحيما كاشف الغماء
کہ رب رحیم دور کنندہ غمہاست

اعطيت من الف معارف لبها
از دوستے مغز معارف دادہ شدہ ام
انزلت من حب بدار ضياء
واز محبوبے در جای روشنی فرود آمدہ ام

نتلو ضیاء الحق عند وضوحه
ما روشنی حق را بعد ظهور او پیروی میکنیم
لسنا بمبتاع الدجی بشراء
و تاریکی را بعد طلوع ماه نخواهیم خرید

نفسی نائت عن کل ما هو مظلم
نفس من از همه تاریکی ها دور شد
فاُنخت عند منوری و جنائی
و ناقه خود را بر آستانه آنکس خوابانیدم که روشنی بخشنده من است

غلبت علی نفسی محبت وجهه
بر نفس من محبت او غالب شد
حتی رمیت النفس بالالغاء
تا آنکه نفس را از میان افگندم

لما رئیت النفس سدت مهجتی
چون دیدم که نفس من سد راه من است
القیتها کالمیت فی البیداء
پس او را همچو مرده در بیابانے انداختم

الله کهف الارض والخضراء
خدا پناه زمین و آسمان است
رب رحیم ملجاء الاشیاء
خدائے رحیم جاے پناه چیزها

بر عطوف مأمن الغرماء
نیکی کننده مهربان جای امن مصیبت زدگان
ذو رحمة و تبرع و عطاء
صاحب رحمت و احسان و بخشش

احد قدیم قائم بوجوده
یکے است و قدیم است و قائم بالذات است
لم یتخذ ولدًا ولا الشرکاء
نه پسرے گرفت و نه شریکے دارد

وله التفرد فی المحامد کلها
و او را در تمام صفات یگانگی است
وله علاء فوق کل علاء
و او را بلندی بر بلندی است۔

العاقلون بعالمین یرونه
عقلمندان بذریعه مصنوعات او را می بینند
والعارفون به رأوا اشیاء
و عارفان بذریعه او مصنوعات را مشاهده می نمایند

هذا هو المعبود حقا للوری
همین معبود حق برای مخلوقات است
فرد وحید مبدء الاضواء
فرد ست یگانه و ابتدای همه نورها ازوست

هذا هو الحب الذی آثرته
این همان محبوب است که او را اختیار کرده ام
رب الوری عین الهدی مولائی
رب مخلوقات چشمه هدایت مولاے من

هاجت غمامة حبه فکانها
ابر محبت او برانگیخت پس گویا آن ابر
رکب علی عسبورة الحدواء
بر ناقه باد شمال سواران هستند

ندعوه فی وقت الکروب تضرعًا
در وقت بیقراری ها ما او را مے خوانیم
نرضی بہ فی شدة و رخاء
و در نرمی و سختی با او خوشنود هستیم

حو جاء الفته اثارت سرحتی
باد گرد الفت او خاک مرا پرانید
ففدا جنانی صولة الحوجاء
پس دل من بر حمله آن باد گرد قربان شد

اعطی فما بقیت امانی بعده
مرا چندان داد که آرزوی دیگر نماند
غمرت ایادی الفیض وجه رجائی
و دست های فیض او روئے امید مرا پوشید

انا غمسنا من عنایت ربنا
ما از عنایت رب خود
فی النور بعد تمزق الاهواء
در نور غوطه داده شدیم و هوا و هوس پاره پاره شد

ان المحبة خمرت في مهجتي — واري الود اذ يلوح في اهابي

محبت در جان من خمیر کرده شد — و می بینم که دوستی در دل من می درخشد

اني شربت كؤوس موت للهدى — فوجدت بعد الموت عين بقاء

من برای هدایت کاسه‌های موت نوشیده‌ام — پس بعد از موت چشمه بقا یافتم

اني اذبت من الوداد ونارة — فاري الغروب يسيل من اهرائي

من از آتش محبت گداخته شده‌ام — پس شکرها را می‌بینم که از [illegible] من روان شده اند

الدمع يجري كالسيل [illegible] — والقلب يشوي من خيال لقاء

اشک مثل سیل‌ها از [illegible] — و دلی از خیال دیدار بریان می شود

واري الوداد نار المحن [illegible] — واري التعشق لاح في سيمائي

و می بینم که دوستی باطن مرا [illegible] — و عشق در سیمای من ظاهر شده است

الخلق يبغون اللذات في الهوى — ووجدتها في حرقة وصلاء

مردم لذات را در هوا و هوس می جویند — و من لذت را در سوزش و سوختن یافتم

الله مقصد مهجتي واريده — في كل رشح القلم والاملاء

خدا مقصود و جان من است و من او را — [illegible] قطره قلم و املای [illegible]

يا ايها الناس اشربوا من قربتي — قد ملئ من نور المهيمن سقائي

ای مردمان از مشک من بنوشید — که از نور [illegible] مشک من پر است

قوم اطاعوني بصدق طوية — والآخرون من الكبر ولغطاء

قومی است که از صدق مرا اطاعت کردند — و قومی دیگر است که از پرده [illegible] کبر [illegible]

حسدوا فسبوا حاسدين ولم يزل — حسد [illegible] كل ذي نعماء

حسد کردند پس دشنام دادند و همیشه چنین است — که لئیمان خداوند [illegible] نعمت را حسد می کنند

من انكر الحق المبين فانه — كلب وعقب الكلب سم ضراء

هر که از حق ظاهر انکار کند او سگی است نه انسان — و پس [illegible] سگ [illegible] سگان [illegible]

اذوا وسبوني وقالوا كافر — فاليوم نقضي دينهم بريائي

مرا ایذا دادند و سقط گفتند و گفتند که کافر است — پس امروز [illegible]

والله نحن المسلمون بفضله — لكن تزمي جهل على العلماء

و بخدا که ما از فضل او مسلمانان هستیم — لیکن بر علما جهالت حمله کرده است

مختار آثار النبي وامره — نقفوا كتاب الله لا الآراء

ما آثار نبی صلی الله علیه وسلم را اختیار می کنیم — و پیروی کتاب الله می کنیم نه پیروی رای دیگر

انا براء في مناهج دينه — من كل زنديق عدو دهاء

ما در دین او در راه دین او از هر ملحدی — بیزاریم که دشمن عقل است

انا نطيع محمدا خير الورى — نور المهيمن دافع الظلماء

ما محمد صلی الله علیه وسلم را پیروی می کنیم — که نور خدا دافع ظلمات است

افنحن من قوم النصاری اکفر
آیا چه ما از نصاری کافرتر هستیم
ویل لکم ولهذه الآراء
ویل خدا بر شما و بر رای ہا شما

یا شیخ ارض الخبث ارض بطالة
ای شیخ زمین پلید زمین بطالت
کفرتنی بالبغض والشحناء
مرا از روی کینه و بغض کافر قرار دادی

آذیتنی فاخش العواقب بعده
مرا آزار ساندی پس از انجام بد خود بی خوف مباش
والنار قد تبدو من الایراء
و سنت الہی است که آتش از افروختن می افروزد

تبت یداك تبعت کل مفاسد
ہر دو دست تو ہلاک شود تو فسادہا را پیروی کردی
زلت بك القدمان فی الانحاء
و بگوناگون قدمہای تو لغزیدند۔

اودی شبابك والنوائب اخرفت
جوانی تو ہلاک شد و حوادث ترا قریب به پیر شدن کرد
فالوقت وقت العجز لا الخیلاء
پس وقت تو وقت عجز است نه وقت تکبر و ناز

تبغی تباری والدوائر من هوا
تو ہلاکت من و گردشہا بر من از ہوا النفس خود میخواہی
فعلیك یسقط حجر کل بلاء
پس بر تو سنگ ہر بلاے افتد

انی من المولی فکیف اتبر
من از جانب خداستم پس چگونه ہلاک شوم
فاخش الغیور ولا تمت بجفاء
پس از غیرت آن غیور بترس و بظلم خود موت را اختیار مکن

افتضربن علی الصفات زجاجة
آیا بر سنگ شیشه را می زنی
اتنهر واطلب طریق بقاء
خودکشی مکن و طریق باقی ماندن بجو

اترك سبیل شرارة وخباثة
راه شرارت و خباثت را بگذار
هون علیك ولا تمت بعناء
بر حال خود نرمی کن و از رنج میر

تب ایها الغالی وتاتی ساعة
ای غلو کننده توبه کن و ساعتے می آید
تمسی تعض یمینك الشلاء
که دست راست خود را که خشک شده آخر می گزید

یا لیت ما ولدتك مثلك حامل
کاش مادرے پسرے ہمچو تو نزادے
خفاش ظلمات عدو ضیاء
که خفاش تاریکی و دشمن روشنی است

تسعی لتاخذنی الحکومة مجرما
تو کوشش می کنی که حکومت مرا ہمچو مجرمی بگیرد
ویل لکل مزور وشاء
بر ہر دروغ آراینده نمام واویلا است

لو کنت اعطیت اللواء لعفته
اگر حکومت مرا دہندی ہر آئینه کراہت کردمی
مالی ودنیاکم کفانی کسائی
مرا به دنیاء شما چه تعلق است مرا گلیم خود کافی است

متنا بموت لا یراه عدونا
ما بمرگے بمردیم که دشمن ما حقیقت آن نمی داند
بعدت جنازتنا من الاحیاء
جنازه ما از زندگان دور افتاده است

تغری بقول مفتری وتخرص
بقول دروغ بافته حکام را می انگیزی
حکامنا الظانین کالجهلاء
و حکام کسانے ہستند که ہمچو جاہلان بدگمان ہستند

یا ایها الاعمی اتنکر قادرا
ای کور آیا تو وجود خدا را تسلیم نمی کنی
یحمی حبته من الایذاء
که محبان خود را خود نزد خود جا داده نگه می دارد

انسيت كيف حما القدير كليمه
آیا فراموش کردی که چگونه خدا موسی علیه السلام را نگه داشت

او ما سمعت مآل شمس حراء
یا انجام کار آن مرد که آفتاب مطلع حرا است نشنیدی

نحو السماء وامرها لا تنظرن
چشم تو سوی آسمان و حکم آسمان نیست

في الارض دست عيناك العمياء
بلکه چشم نابینای تو در زمین فرو رفته

غرتك اقوال بغير بصيرة
چند اقوال بغیر بصیرت ترا مغرور کرد

سترت عليك حقيقة الانباء
و حقیقت خبرها بر تو پوشیده ماند

ادخلت حزبك في قليب ضلالة
گروه خود را در چاه ضلالت افگندی

افهذه من سيرة الصلحاء
آیا همین سیرت نیکان است

جاوزت بالتكفير من حد التقى
در کافر قرار دادن از حد تقوی در گذشتی

اشققت قلبي او رئيت خفائي
آیا دل مرا بشگافتی یا حال پنهانی مرا دیدی

كمل بخبثك كل كيد تقصد
همه مکرے که میداری بکمال رسان

والله يكفي العبد للازراء
و بنده را برای پناه دادن الله کافی است

تأتيك آياتي فتعرف وجهها
تا نشانهای من ترا خواهند رسید پس آنها را خواهی شناخت

فاصبر ولا تترك طريق حياء
پس صبر کن و طریق حیا را از دست مده

اني كتبت الكتب مثل خوارق
من کتابها مثل خوارق نوشته ام

انظر اعندك ما يصوب كمائي
آیا نزد تو چیزے است که همچو آب من بیارد

ان كنت تقدر يا خصيم كقدرتي
ای خصومت کننده اگر ترا قدرت مثل قدرت من است

فاكتب كمثلي قاعدا بحذائي
پس بمقابله من نشسته بنویس

ما كنت ترضى ان تسمى جاهلا
تو آن نبودی که بجهل خود راضی گشتی

فالآن كيف قعدت كاللكناء
پس اکنون ترا این چه شد که همچو زن ژولیده زبان نشسته

قد قلت للسفهاء ان كتابه
و سفیهان را گفتی که کتاب او

عفص يجئ القئ من اصغاء
بدمزه است از شنیدنش قے می آید

ما قلت كالادباء قل لي بعدما
مثل ادیبان چه گفتی

ظهرت عليك رسائلي كقياء
بعد زانکه رسائل من بر تو آشکار شدند

قد قلت اني باسل متوغل
تو می گفتی که من دلاور و در نحو توغل ها دارم

سميتني صيدا من الخيلاء
و نام من از تکبر ... نهاده بودی

اليوم منك قد هربت كارنب
امروز از من همچو خرگوشے بگریختی

خوفا من الاخزاء والاعراء
از بیم خوف که رسوا خواهی شد و برهنه خواهی شد

فانما هذا الخوف آية
بترس یا این نشان از خدا تعالی نیست

رعبا من الرحمن للادراء
که بر تو رعب انداخت تا ترا آگاه کند

كيف الشفا وانت تهرب خشية
و چون تو با من مقابله ... می گریزی

انظر الى ذل من استعلاء
بر پاداش تکبر ناز کردن است

ان المهيمن لا يحب تكبرا — من خلقه الضعفاء و دنياء

خدا تعالی از آفریدگان خود که ضعیف و کرم نیستی — هستند تکبر پسند نمی کند

عفرت من سهم اصابك فاجنا — اصبحت كالاموات في الجهراء

از تیرے مدخاک غلطانیده شدی که ناگاه ترا رسید — و در بیابان همچو مردگان صبح کردی

الآن ابن فررت يا ابن تصلف — قد كنت تحسبنا من الجهلاء

اکنون ای پسر لاف ها کجا گریختی — و تو ما را از جهلاء می پنداشتی

يا من اهاج الفتن قه لنضالنا — كنا نعدك نوجة الحنواء

ای آنکه فتنه ها انگیخت برای پیکار ما برخیز — ما ترا گرد باد جای غبار می پنداشتیم

نطقي كمولي الاسرة جنة — قولي كقنو النخل في الخلقاء

نطق من مثل آن باغ است که برو لای او باران همه پاینده باشد — و سخن من چون خوشه نخل است که در زمین نرم باشد

مزقت لكن لا بضرب هراوة — بل بالسيوف الجاريات كماء

تو پاره پاره کرده شدی مگر نه بضرب عصا — بلکه به شمشیر ها که همچو آب روان بودند

انكنت تحسدني فانني باسل — اصلي فؤاد الحاسد الخطاء

اگر تو با من حسد می کنی پس من مردی دلاورم — دل حاسدان خطاکاران را می سوزم

كذبتني كفرتني حقرتني — واردت ان صيرتني كعفاء

تو مرا دروغگو قرار دادی تو مرا کافر گفتی تو تحقیر من کردی — و خواستی که مرا بخاک بیامیزی

هذا ارادتك القديمة من هوى — والله يكفي مهلك الاعداء

این قدیم اراده تو در دل تو مانده — و خدا پناه من و هلاک کننده دشمنان است

اني لشر الناس ان لم ياتني — نصر من الرحمن للاعلاء

من بدترین مخلوقاتم اگر مدد خدا مرا نه رسد — خدای که رحمن و بلند کننده است

ما كان امر في يديك وانه — رب قدير حافظ الضعفاء

هیچ امرے در دست تو نیست — و خدای من رب قدیر است که نگهدارنده کمزوران است

الكبر قد القاك في درك اللظى — ان التكبر اردء الاشياء

این تکبر است که ترا در جهنم انداخت — بلاشبه تکبر از همه چیزها ردی تر است

خف قهر رب ذي الجلال الى متى — تقفو هواك و تتزون كظباء

از قهر خدای بزرگ بترس و تا کجا — خواهش خود را پیروی خواهی کرد و همچو آهوان خواهی جست

تبغي زوالي والمهيمن حافظي — عاديت ربا قادرا امرائي

تو زوال من می خواهی و خدا نگهبان من است — از دشمنی من خدا را دشمن گرفتی

ان المقرب لا يضاع بفتنة — والاجر يكتب عند كل بلاء

هر که مقرب حق باشد هیچ فتنه برباد نمی شود — و نزد هر بلا برای او اجر می نویسند

ملخاب من خاف المهيمن ربه — ان المهيمن طالب الطلباء

هر که از خدا بترسد هرگز زیان نمی بردارد — به یقین بدان که خدا جوینده جویندگان است

هل تطمع الدنيا مذلة صادق ... هيهات ذلك تخيل السفهاء
تو دنیا این طمع می دارد که صادقی ذلیل گردد ... این چیز ممکن نیست بلکه این خیال ساده لوحان است

ان العواقب للذی هو صالح ... والكرة الاولى لاهل جفاء
انجام کارها برای نیکوکاران است ... و غلبه اول برای ظالمان است

ثبتت عليه خصيم سنة ربنا ... في الانبياء و زمرة الصلحاء
بر دعوی آن سنت خدا گواه است ... که در انبیا و تابعان انبیاء مانده

شتت بالتغيظ والتلظي يا حاسدي ... انا نموت بعزة قعساء
ای حاسد من بجنب و زائرهٔ آتش بمیر ... که ما با عزت پائدار خواهیم مرد

انا نرى احمل العلى من ربنا ... والخلق ياتينا لبغي ضياء
ما همه بلندی بار از خدای خود میبینیم ... و مردم برای طلب روشنی نزد ما خواهند آمد

هم يذكرونك اعنى و ذكرنا ... في الصالحات يعد بعد فناء
وشان بعزت یاد خواهند کرد ... و ذکر خیر ما از جمله نیکی ها شمار کرده خواهد شد

هل تهدمن القصر قصر الهنا ... هل تحرقن ما صنعه بنائي
آیا تو محل خدا را مسمار خواهی کرد ... آیا تو چیزی را خواهی سوخت که ساخته بانی من است

يرجون عثرة جدنا حسداؤنا ... ونذوق نعماء على نعماء
حاسدان ما خواهند که بخت ما بسر در افتد ... حالانکه ما نعمتها بر نعمتها می چشیم

اتحسبن امري كامر غمة ... جاءت بك الآيات مثل ذكاء
امر مرا امری مشتبه مدان ... و همچو آفتاب ترا نشانها رسیده اند

جاءت خيار الناس شوقا بعدما ... شموا رياح المسك من تلقائي
مردمان نیک نزد من آمدند ... بعد ازانکه خوشبوی مشک از جانب من شمیده اند

طاروا الي بالفة وارادة ... كالطير اذ ياوي الى الدفواء
سوی من بالفت و ارادت پرواز کردند ... مثل آن پرنده که سوی درخت بزرگ پناه می گیرد

لفظت الي بلادنا اكبادها ... ما بقي الا فضلة الفضلاء
دیار ما جگر گوشه های خود سوی ما افگند ... و بجز آن مردم دیگری نماند که فاضلان را همچو فضله اند

ومن رجال الله اخفي سرهم ... ياتوننى من بعد كالشهداء
از آن مردانی که هنوز راز ایشان پوشیده داشته اند ... ایشان بعد زین مثل گواهان خواهند آمد

ظهرت من الرحمان آيات الهدى ... سجدت لها امم من العرفاء
از خدا تعالی نشان ها ظاهر شدند ... و عارفان بمشاهده آن خدا را سجده کردند

اما اللئام فينكرون شقاوة ... لا يهتدون بهذه الاضواء
لئیمان از بدبختی انکار می کنند ... باین روشنی ها هدایت نمی پذیرند

هم ياكلون الجيف مثل كلابنا ... هم يشرهون كالنسر الصحراء
او شان همچو سگ های ما مردار می خورند ... او شان حریص مردار همچو کرگس بیابان اند

خشوا و اخشى رجال شجاعة

مرا ترسانیدند و مردان بهادر نمی ترسند

لما رئیت کمال لطف مهیمنی

هرگاه کمال لطف خدای خود دیدم

ماخاب مثلی مومن بل خصمنا

مثل من شخصے هرگز خائب و خاسر نمی گردد بلکه دشمنے

الغمر یبدو ناجذیه تغیظا

جاهلے دندان خود را از دشمنی آشکارا مے کند

قد اسخط المولی لیرضی غیره

برای رضاء اغیار خدا را ناراض کرد

کسرت ظروف علوم هم کزجاجة

من ظروف علوم ایشان را همچو شیشه شکسته ام

قد کفروا من قال انی مسلم

آن کسے را کافر قرار دادند که میگوید که من مسلمانم

خوف المهیمن ما ارى فی قلبهم

خوف خدا در دل ایشان نمی بینم

قد کنت آمل انهم یخشونه

من امید می داشتم که ایشان از خدا خواهند ترسید

نضوا الثیاب ثیاب تقوی کلهم

همه جامه های پرهیزگاری را از خود برکشیدند

هل من عفیف زاهد فی حزبهم

آیا هیچ پرهیزگاری زاهدی در گروه ایشان موجود است

والله ما ادری تقیا خائفا

بخدا که من هیچ پرهیزگاری خائفی درین فرقه نمی بینم

ما ان ارى غیر العمائم واللحی

من بجز عمامه ها و ریش ها هیچ نمی بینم

لا ضیر ان ردوا کلامی نخوة

هیچ مضائقه نیست اگر کلام مرا از تکبر خود رد کردند

لا تنظرن عجبا الی افتاءهم

سوی فتوی های ایشان نگه مکن

قد صار شیطان رجیم جنهم

شیطان رانده محبوب شان شده است

فی نائبات الدهر والهیجاء

اگرچه حوادث باشند یا جاے پیکار

ذهب البلاء فما احس بلائی

بلا رفت پس بوجود بلا هیچ احساس نکردم

قد خاب بالتکفیر والافتاء

که برائے تکفیر فتوی طیار کرد خائب و خاسر خواهد شد

انظر الی ذی لوثة عجماء

سوی این غبی که مثل چارپایه است نگه کن

والله کان احق للارضاء

و خدا برای راضی کردن احق و اولی بود

فتطایروا کتطایر الوقعاء

پس همچو غباری که برخیزد پرواز کردند

لمقالة ابن بطالة وعواء

این همه از سخن بٹالوی عوعو کننده است

فارت عیون تمرد واباء

چشمه های سرکشے در جوش اند

فالیوم قد مالوا الی الاهواء

پس امروز سوی سواد هوس میل کردند

ما بقی الا لبسة الاغواء

هیچ جامه بجز جامه اغوا از دشان نماند

او صالح یخشی زمان جزاء

یا نیکوکاری موجود است که از روز پاداش می ترسد

فی فرقة قاموا لهدم بنائی

که برای هدم بنیان من برخاسته اند

او انفا زاغت من الخیلاء

یا بینی ها می بینم که از تکبر کج شده اند

فسینجعن فی آخرین ندائی

عنقریب این کلام در دلهای دیگران اثر خواهد کرد

غسق تراءی غسقا بنقع عماء

احمقے احمقے را در گرد و غبار کوری پیروی کرد

یمسی ویضحی بینهم للقاء

برای ملاقات شان شام می آید و صبح می آید

اعمی قلوب الحاسدین شرورهم
دل حاسدان را شرارت ایشان کور کرد
اعری بواطنهم لباس ریاء
و جامهٔ ریا باطن ایشان را برهنه نمود

آذوا وفی سبیل المهیمن اذی لی
مرا ایذا دادند و در راه خدا
شیئا الذ لنا من الایذاء
هیچ چیزے لذیذ تر از اذیت مرا نیست

ما ازری اثقالهم کجدیدة
بارهای ایشان نزد من بار نو نیست
انی طلیح السفر والاعباء
من فرسوده سفر و فرسوده بارها هستم

نفسی کعسرة فاحتوا صلبها
نفس من مثل ناقه است پس کمر آن ناقه
من حمل ایذاء الوری وجفاء
از ایذاها و جفاها لاغر شده است

هذا ورب الصادقین لاجننی
من همین اصول دارم کہ قسم بخدای راستبازان
نعم الجنا من نخلة الالاء
که همیشه من از درخت نعمتها میوه می چینم

ان اللئام یحقرون وذمهم
لئیمان تحقیر من بمذمت خود می کنند
ما زادنی الا مقام سناء
مگر خدای من مرا بلندیها داد

زمع الاناس یحملقون کثعلب
مردمان سفله بر من بطور روباه حمله می کنند
یوذوننی بتحوب ومواء
و از آواز روباه و آواز گربه مرا ایذا می دهند

واللہ لیس طریقهم نهج الهدی
بخدا این راه شان راه هدایت نیست
بل منیة نشأت من الاهواء
بلکه آرزوی نفسانی است که از هوا و هوس پیدا شده است

اعرضت عن هذیانهم بتصامم
من از هذیان ایشان دانسته خود را بهره کرده کناره کردم
وحسبت ان الشر تحت مراء
و دانستم که زیر مجادله شر است

حسبوا نفضلهم لاجل تصبری
ایشان بباعث صبر کردن من خویشتن را غالب دانستند
فعلوا لمثل الدخ من اغضائی
پس بتکبر برآمدند مثل دود از چشم خوابیدن من بلند شدند

ما بقی فیهم عفت وزهادت
در ایشان هیچ عفت و پرهیزگارے نمانده است
لا ذرة من عیشة خشناء
و نه یک ذره زندگی مجاهدانه

قعدوا علی راس الموائد من هوی
بر سر خوانها از هوا و هوس نشستند
فروا من الباساء والضراء
و از سختیها و گزندها گریختند

جمعوا من الاوباش حزب اراذل
چند کمینه از اوباش جمع شدند
فکانهم کالخثی للاحماء
پس گویا ایشان سرگین خشک برای گرم کردن است

لما کتبت الکتب عند غلوهم
هرگاه کتابها بر وقت غلو ایشان نوشتم
ببلاغة وعذوبة وصفاء
و همه آن کتابها ببلاغت و عذوبت و صفا پر بودند

قالوا اقرءنا لیس قولا جیدا
گفتند خواندیم سخنے خوب نیست
او قول عاربة من الادباء
یا قول کسی است که از گروه برگزیده عرب و ادیبان است

عرب اقام ببیتک متسترا
یک عرب بطور پوشیده در خانه او قیام کرده است
املی الکتاب ببکرة ومساء
همان عرب کتاب را صبح و شام نوشته

انظر الى اقوالهم وتناقض
سخنهای ایشان به بین وتناقض را به بین

طوراً الى عرب عزوه وتارة
وقتی کلام مرا سوی عرب منسوب کردند

هذا من الرحمن يا حزب العدا
این املا از خدا تعالی است ای گروه دشمنان

اعلى المهيمن شاننا وعلومنا
خدا تعالی شان ما را و علوم ما را بلند کرد

خلوا مقام المولوية بعده
بعد زین مقام مولویت را خالی کنید

قد حددت كالمرهفات قريحتي
همچو شمشیرهای تیز طبیعت من تیز کرده شد

هذا كتابي حاز كل بلاغة
این کتاب من هر نوع بلاغت جمع کرده است

الله اعطاني حدائق علمه
خدا تعالی مرا باغهای علم خود عطا فرمود

اني دعوت الله ربا محسنا
من از خدای خود خواستم که رب محسن است

ان المهيمن لا يعز بنخوة
بتحقیق خدا متکبر را عزت نمی دهد

والله قد فرطت في امري هوى
بخدا که در امر من از روی هوا و هوس تقصیر کردی

الحر لا يستعجلن بل انه
آنکه آزاد از تعصب باست او جلدی نمی کند

يخشى الكرام دعاء اهل كرامة
نیکمردان از دعای اهل کرامت می ترسند

عندي دعاء خاطف كصواعق
نزد من دعای است که همچو صاعقه می جهد

والله اني لا اريد امامة
بخدا من هیچ پیشوائی را نمی خواهم

انا نريد الله راحة روحنا
ما خدا را می خواهیم که آرام روح ماست

سلب العناد اصابة الآراء
عنادی که میدارند رای صائب را سلب کرد

قالوا كلام فاسد الاملاء
و وقتی دیگر گفتند که این کلام خراب املا دارد

لا فعل شامي ولا رفقائي
نه کار شامی است و نه کار رفیقان من

نبني منازلنا على الجوزاء
ما منازل خود را بر جوزا بنا می کنیم

ونستروا في غيهب الخرقاء
و در تاریکی جاهلی پوشیده شوید

ففهمت ما لم يفهمه اعدائي
پس آن چیزها فهمیدم که دشمنان نه فهمیدند

بهر العقول بنضرة وبهاء
دانشها را بتازگی و خوبی حیران کرد

لولا العناية كنت كالسفهاء
اگر عنایت الهی نبودے من همچو بیخردان بودے

فاري عيون العلم بعد دعائي
پس چشمه های علم بعد از دعا مرا نمود

ان رمت درجات فكن كعفاء
اگر درجه ها می خواهی همچو خاک شو

وابيت كالمستعجل الخطاء
و مثل جلد باز خطا کننده انکار کردی

بل نور با معان وكشف غطاء
بلکه بغور دل می نگرد و از میان پرده می بردارد

رحما على الازواج والابناء
و بر زنان و پسران خود از بیم خوف رحم می کنند

فحذار ثم حذار من ارجائي
پس از کناره های من دور باش دور باش

هذا خيالك من طريق خطاء
این خیال تو از خطاست

لا نسود وا و رياستا وعلاء
و ریاست و بلندی را نمی خواهیم

انا توكلنا على خلاقنا	معطي الجزيل وواهب النعماء
ما بر خدای خود توکل کردیم	که بخشنده نعمتها و عطا کننده است
من كان للرحمان كان مكرما	لا زال اهل المجد والآلاء
هرکه خدا را باشد بزرگی می یابد	همیشه در بزرگی و نعمتها می ماند
ان العدا يوذونني بخباثة	يوذون بالبهتان قلب براء
دشمنان از راه خباثت مرا ایذا می دهند	از روی بهتان دل بری را می آزارند
هم يذعرون بصيحة ونعدهم	في زمر موتى لا من الاحياء
ایشان می ترسانند	و ما ایشان را از گروه مردگان می شماریم نه از زندگان
كيف التخوف بعد قرب مشجع	من هذه الاصوات والضوضاء
بعد قرب دلیر کننده چگونه بترسیم	چگونه ازین آوازها و شور آوازها خوف پیدا شود
يسعى الخبيث ليطفئن انوارنا	والشمس لا تخفى من الاخفاء
پلیدے کوشش می کند که تا نور ما بمیراند	و آفتاب از پوشیده کردن پوشیده نمی شود
ان المهيمن قد اتم نوالـه	فضلا على فصرت من نخلاء
خدا تعالی بر من بخشش خود بکمال رسانیده است	از روی فضل - پس من از بخشندگان شدم
نعطي العلوم لدفع متربة الورى	طالت ايادينا على الفقراء
ما برای دفع دستی مردم مال علم می بخشیم	دست بخشش ما بر فقیران دراز است
ان شئت ليست ارضنا ببعيدة	من ارضك المنحوسة الصيداء
اگر تو چیزے بخواهی زمین ما	از زمین منحوس تو دور نیست
صعب عليك زمان سئل محاسب	ان مت يا خصمي على الشحناء
بر تو آن ساعت بسیار سخت است که پرسیده خواهی شد	اگر تو بر همین کینه بمردی ای دشمن من
ما جئت من غير الضرورة عابثا	قد جئت مثل المزن في الرمضاء
من بے ضرورة همچو بازی کنندگان نیامدم	من مثل باران آمدم که بر زمین سوخته بیفتند
عين جرت لعطاش قوم اضجروا	او ماء نقع طافح لظماء
برای تنگدلان که سخت تشنه بودند چشمه جاری شد	یا آب بسیار صافی برای تشنگان
اني بافضال المهيمن صادق	فنجئت عند ضرورة ووباء
من بفضل خدا تعالی صادقم	بر وقت ضرورت و وبا آمده ام
ثم اللئام يكذبون لخبثهم	لا يقبلون جوائزي وعطائي
باز لئیمان از خباثت ایشان تکذیب می کنند	و عطاهای مرا قبول نمی کنند
كلم اللئام اسنة مذروبة	وصدورهم كالحرة الرجلاء
سخنهای لئیمان نیزه های تیز هستند	و سینه های اوشان مثل زمین بی نبات خشک افتاده
من حارب الصديق حارب ربه	ونبيه وطوائف الصلحاء
هرکه با صدیق جنگ کرد با خدا جنگ کرد	و با پیغمبر خدا جنگ کرد و با تمام صلحا جنگ کرد

والله لا ادري وجوه كشاحة
بخدا من وجه دشمنی ایشان هیچ نمی یابم
من غير ان البخل فار كماء
بجز اینکه بخل اوشان مانند آب جوش کرده است

ما كنت احسب انهم بعداوتی
من گمان نمی کردم که اوشان بباعث عداوت من
يذرون حكم شريعة غراء
حکم شریعت غرا را خواهند گذاشت

عاديتهم لله حين تلاعبوا
ایشان را دشمن گرفتم چون با دین
بالدين صوالين من غلواء
بازی کردند و از تجاوز حمله کردند

ربيت من در النبي وعينه
اعطيت نورا من سراج حراء
من از شیر نبی علیه السلام پرورش یافتم و از چشمهٔ او مرا پرورید من از ان آفتاب نور گرفتم که از غار حراء طلوع کرده بود

الشمس ام والهلال سليلها
آفتاب مادر است و هلال پسر او
ينمو وينشاء من ضياء ذكاء
آن پسر از روشنی آفتاب نشو و نمای یابد

انی طلعت كمثل بدر فانظروا
من مانند بدر طلوع کردم پس بتامل به بینید
اخير فيمن كان كالكمهاء
در آن شخص هیچ خیر نیست که چون شخص کور مادر زاد باشد

يا رب ايدنا بفضلك وانتقم
ای خدای ما تائید ما کن و از ان شخص انتقام بگیر
ممن يدع الحق كالغثاء
که حق را چون خس و خاشاک دفع کردن می خواهد

يا رب قومی غلسوا بجهالة
ای رب من قوم من از جهالت بتاریکی می روند
فارحم وانزلهم بدار ضياء
پس رحم کن و اوشان را در خانه روشنی فرود آر

يا لائمی ان العواقب للتقی
ای ملامت کننده من انجام کار برای پرهیزگاران است
فاربأ مآل الامر كالعقلاء
پس همچو دانشمندان مال کار را منتظر باش

الله ايدنی وصافا رحمة
خدا مرا تائید کرد و از وی رحمت مرا دوست گرفت
وامدنی بالنعم والآلاء
و مرا باگوناگون نعمت ها مدد داد

فخرجت من وهد الضلالة والشقا
پس من از مغاک گمراهی بیرون آمدم
ودخلت دار الرشد والادراء
و در خانهٔ رشد و آگاهیدن داخل شدم

والله ان الناس سقط كلهم
و بخدا که مردم همه ردی و بیکار اند
الا الذی اعطاه نعم لقاء
مگر آن شخص که خدا تعالی او را نعمت لقا بخشد

ان الذی اروى المهيمن قلبه
آن شخص که خدا تعالی دل او را از معارف سیراب کرد
تاتيه افواج كمثل ظماء
نزد او فوجها مثل تشنگان می آیند

رب السماء يعزه بعناية
خدای آسمان او را از عنایت خود عزت می دهد
نعتوله اعناق اهل دهاء
و برای او گردنهای عقلمندان خمیده می شوند

الارض يجعل مثل غلمان له
زمین همچو غلامان برای او کرده مے شود
تاتی له الافلاك كالخدماء
و آسمانها برای او همچو خادمان مے آیند

من ذا الذی يخزی عزيز جنابه
آن کیست که عزیز جناب الهی را ذلیل کند
الارض لا يقفی شموس سماء
زمین آفتاب های آسمان را نابود نتواند کرد

الخلق ودٌّ كلهم إلا الذي
همه مردم گرمان هستند
زكّاه فضل الله من اهواء
مگر آنکه خدا تعالی او را از هوا و هوس نجات داد

فانهض له ان كنت تعرف قدره
پس برای او برخیز اگر قدر او می دانی
واسبق ببذل النفس والاعداء
و از همه مردم در بذل نفس و شتافتن سبقت کن

ان كنت تقصد ذله فتحقر
اگر تو ذلت او می خواهی پس خود ذلیل خواهی شد
وستخسئن كالكلب يوم جزاء
و همچو سگ در روز جزا رانده خواهی شد

غلبت عليك شقاوة فتحقر
بر تو بدبختی غالب آمده است
من كان عند الله من كرماء
ازین سبب تو تحقیر شخصی میکنی که نزد خدا تعالی از بزرگی یابندگان است

صعب عليك سراجنا وضياءنا
بر تو چراغ ما و روشنی ما بسیار گران آمد
تمشي لمشي اللص في الليلاء
همچو دزدان در شب تاریک می گردی

تهذي وايم الله ما لك حيلة
بیهوده گویی ها می کنی و بخدا ترا هیچ حیله نیست
يوم النشور وعند وقت قضاء
و هیچ عذرے در روز فیصله نیست

برق من المولى نريك وميضه
این از خدا تعالی روشنی است که درخش آن ترا خواهیم نمود
فاصبر كصبر العاقل الرناء
پس همچو عاقلان دور اندیش صبر کن

واری تغيظكم يفور كلجة
و می بینم که غضب شما همچو دریا در جوش است
موج كموج البحر او هوجاء
و موج آن مثل موج دریا یا موج باد سخت است

والله يكفي من كماة نضالنا
بخدا از بهادران ما
جلدٌ من الفتيان للاعداء
دشمنان را یک جوان کافی ست

انا على وقت النوائب نصبر
ما در وقت حوادث صبر می کنیم
نزجي الزمان بشدة ورخاء
و زمانه را به تنگی و فراخی می گذرانیم

فتن الزمان ولدن عند ظهوركم
از ظاهر شدن شما فتنه ها ظاهر شده اند
والسيل لا يخلو من الغثاء
و هیچ سیلابے از خس و خاشاک خالی نمی باشد

عفنا لقياكم ولا نستكره
ما از ملاقات شما کراهت مے داریم
لو حل بيتي غاسل البيداء
و هیچ کراهت نداریم اگر گرگ دشتی بخانه ما در آید

اليوم انصحكم وكيف نصاحتي
امروز شما را نصیحت می کنم و نصیحت من
قوم اضاعوا الدين للشحناء
آن قوم را چه فائده بخشد که از کینه دین را ضایع کرده اند

قلنا تعالوا للنضال وناضلوا
ما گفتیم که برای مقابله بیایید و در عربی مباحثه کنید
فتنكسوا كالظبي في الافلاء
پس همچو آهوان در بیابانها پوشیده شده اند

لا يبصرون ولا يرون حقيقة
نمی بینند و نه حقیقت را ادراک می کنند
وتهالكوا في بخلهم ورياء
و در بخل و ریا بمردند

هل في جماعتهم بصير ينظر
آیا در جماعت ایشان بیننده است که سوی من
نحوي كمثل مبصر رناء
مثل مبصر غور کننده به بیند۔

ماناضلوني ثم قالوا جاهل
بامن مقابله نکردند باز گفتند که جاهل است

نظر الى ایذاءهم وجفاء
ایذاء ایشان به بین وجفاء ایشان به بین

دعوی الکماة یلوح عند تقابل
دعوی بهادران وقت مقابله ظاهر می گردد

حدّ الظباة ینیر فی الهیجاء
تیزی شمشیرها در جنگ روشن مے شود

رجل ببطن بطالة بطالة
در شهر بتاله که از بطالت پر است

تعلی عداوته کرعد طخاء
مردے است که دشمنی او ہمچو رعد ابر در جوش است

لا یحضر المضمار من خوف عرا
از خوف که می دارد بمیدان نمی آید

یهذی کنسوان بحجب خفاء
و ہمچو زنان در پرده ژاژ می خواید

قد آثر الدنیا وجیفة دشتها
دنیا و مردار آنرا اختیار کرده است

والموت خیر من حیات غطاء
و مردن از زندگی پرده بسیار نیکو است

یا صید اسیافی الی ما تابز
ای شکار شمشیرهای من تا بکجے جست خواهی کرد

لا تنجینّک سیرة الاطلاء
ترا سیرت بچگان آهو نجات نخواهد داد

نجّست ارض بطالة منحوسة
تو زمین بتاله را پلید کردی

ارض محربة من الحرباء
از وجود یک حربا تمام زمین از حربا پر است

انی اریدک فی النضال کصائد
من ترا در روز مناضله مثل شکار جوینده می خواهم

لا یرکنن احد الی ازراء
پس باید که هیچکس ترا پناه ندهد

صدر القناة ینوش صدرک ضربة
سر نیزه ترا پاره پاره خواهد کرد

ویریک مرّانی بحار دماء
و نیزه درگذرنده من ترا دریای خون خواهد نمود

جاشت الیک النفس من کلماتنا
جان تو از گفتار من بلب رسید

خوفا فکیف الحال عند مرانی
پس در وقت پیکار حال تو چه خواهد شد

اعطیت لسنا کاللقوع مرویا
من مثل ناقه بسیار شمشیر زبان داده شده ام

وفصیلها تاثیرها ببهاء
و بچه آن ناقه تاثیر سخن من است

ان شئت کد کل المکائد حاسدا
اگر بخواهی هر مکرے که داری از روی حسد بکن

البدر لا یغسو بلغی ضراء
و خوب یاد دار که از شور سگ بچگان نقصان ماهتاب نیست

کذّبت صدیقا وجرت تعمدا
تو صدیقے را به دروغ منسوب کردی

ولئن سطا فیریک قعر عفاء
و اگر آن صدیق بر تو حمله کند تا مغاک خاک خواهد نمود

ما شمّ انفی مرغما فی مشهد
یعنی من در هیچ جنگے ذلت ندیده است

واثرت نقع الموت فی الاعداء
و در دشمنان از موت غبار انگیخته ام

والله اخطأتم لنکبة بختکم
بخدا شما از بدبختی طالع خود سخت خطا کرده اید

بارزتم ابن کریهة فجاء
که با آن شخص جنگ شروع کرده اید که تجربه کار جنگ و ناگاه کشنده است

انی بحقدک کل یوم ارفع
من بکینه تو هر روز مراتب بلند مے یابم

انمی على الشحناء والبغضاء
و از کینه و بغض شما بخت من در نشو و نما است

نلنا ثریاء السماء وسمکه
مانا ثریاء آسمان رسیده ایم

لنزد ایماننا الی الغبراء
تا ایمان را سوی زمین فرود آریم

انظر الی الفتن التی نیرانها
آن فتنه ها را ببین که آتشهای آن فتنه

تجری دموعا بل عیون دماء
اشک ها جاری می کنند بلکه چشمه های خون می برآرد

فاقامنی الرحمان عند دخانها
پس خدا تعالی مرا بروقت دخان آن فتنه ها قایم کرد

لفلاح متلجین فی اللیلاء
تا آن را که در شب می روند نجات بخشد

وقد اقتضت زفرات مرضی مقدمی
ونعره های مریضان آمدن مرا تقاضا کرد

فحضرت حمالا کئوس شفاء
پس من با جامهای شفا نزد او شان حاضر شدم

لما اتیت القوم سبوا کالعدا
هرگاه آمدم قوم مرا دشنامها دادند

وتخیروا سبل الشقا باباء
وازراه انکار طریقت شقاوت را اختیار کردند

قالوا کذوب کیذبان کذبة
گفتند که این شخص کاذب و کذاب است

بل کافر ومزور ومرائی
بلکه کافر و دروغ آراینده و ریاکار است

من مخبر من ذلتی ومصیبتی
آن کیست که این ذلت من و مصیبت من

مولای ختم الرسل بحر عطاء
مولای مرا رساند که خاتم الانبیا و دریای بخشش هاست

یا طیب الاخلاق والاسماء
ای پاک خلاق و پاک نام ها

افانت تبعدنا من الالاء
آیا تو ما را از نعمتهای خود رد می کنی

انت الذی شغف الجنان محبة
تو آن هستی که محبت او در قعر دل من فرو رفته است

انت الذی کالروح فی حوبائی
تو آن هستی که در تن من مانند جان است

انت الذی قد جذب قلبی نحوه
تو آن هستی که سوی او دل من کشیده شده است

انت الذی قد قام للاصباء
تو آن هستی که برای دلبری من ایستاد

انت الذی بوداده وبحبه
تو آن هستی که ببرکت محبت او و دوستی او

ایدت بالالهام والالقاء
از الهام و القاء الهی تائید یافتم

انت الذی اعطی الشریعة والهدی
تو آن هستی که شریعت و هدایت را بکار رساند

نجا رقاب الناس من اعباء
وگردنهای مردم را از بار گران نجات داد

هیهات کیف نفر منک لمفسد
این کجا ممکن است که ما همچو مفسد از تو بگریزیم

روحی فدتک بلوعة ووفاء
جان من بسوزش عشق و وفا بر تو قربان است

آمنت بالقران صحف الهنا
من بقران شریف ایمان آوردم که کتاب خدای ماست

وبکل ما اخبرت من انباء
و باآن همه خبرها ایمان آوردم که تو خبر دادی

یا سیدی یا موئل الضعفاء
ای سردار من ای جای بازگشت ضعیفان

جئناک مظلومین من جهلاء
ما بجناب تو از جور جاهلان رسیده ایم

ان المحبة لا تضاع وتشتری
محبت ضائع کرده نمی شود و کریمان آن را می خرند

انا نحبک یا ذکاء سخاء
ما با تو ای آفتاب سخاوت محبت می داریم

يا شمسنا انظر رحمة وتحننا
اى آفتاب ما سوى من برحمت بنگر
يسعى اليك الخلق للارکاء
مردم سوى تو براى گرفتن مے دوند

انت الذى هو عين كل سعادة
تو آن استى كہ چشمہ ہر سعادت است
تهوى اليك قلوب اهل صفاء
سوى تو دلهاى اہل صفا مائل ہستند

انت الذى هو مبدء الانوار
تو آن ہستى كہ مبدء نورہاست
نورت وجه المدن والبيداء
تو روى شہرہا وبيابانہا روشن كردى

انى ارى فى وجهك المتهلل
من در روى روشن تو
شانا يفوق شيون وجه ذكاء
شانے مى بينم كہ بر شان آفتاب فوقيت ہا دارد

شمس الهدى طلعت لنا من مكة
آفتاب ہدايت از مكہ بر ما طلوع كرد
عين الندى انبعت لنا بحراء
چشمہ بخشش از غار حرا براى ما بجوشيد

ضاهت اياة الشمس بعض ضياءه
بعض روشنى ہاى او بروشنى آفتاب مے ماند
فاذا رئيت فهلج منه بكائى
پس چون ديدم بے اختيار مرا گريہ آمد

نسعى كفتيان بدين محمد
ما ہمچو مردان در دين محمد صلى الله عليه وسلم كوشش مى كنيم
لسنا كرجل فاقد الاعضاء
ما مثل آن شخصے نيستيم كہ بى دست و پا باشد

اعلى المهيمن همنا فى دينه
خدا تعالى در دين او ہمتہاى ما را بلند كردہ است
نبنى منازلنا على الجوزاء
منزلہاى خود را بر جوزا بنا مے نہيم

انا جعلنا كالسيوف فندمغ
ما ہمچو شمشيرہا گردانيدہ شدہ ايم
راس اللئام وهامة الاعداء
پس سر لئيمان را و دشمنان را مى كوبيم

ومن اللئام ارى رجيلا فاسقا
واز لئيمان مردكے بدكار را مے بينم
غولا لعينا لطفة السفهاء
كہ شيطان ملعون از نطفہ سفيہان است

نكس خبيث مفسد ومزور
بدگو خبيث مفسد دروغ آرايندہ است
نحس يسمى السعد فى الجهلاء
ونحوس است ونام او جاہلان سعد الله نہادہ اند

ما فارق الكفر الذى هو ارثه
كفرے كہ وراثت او بود از ان عليحدہ نشدہ است
ضاها اباه وامه بعماء
ودر كورى مادر وپدر خود را مشابہ است

قد كان من دود الهنود وزرعهم
اين شخص از كرمان ہنود وتخم ايشان بود
من عبدة الاصنام كالآباء
ومثل پدر وجد خود از بت پرستان بود

فالآن قد غلبت عليه شقاوة
پس اكنون ہمان شقاوت بروى غلبہ كرد
كانت مبيدة امه العمياء
كہ مادر كور او را ہلاك كردہ بود

انى اراه مكذبا ومكفرا
من او را مى بينم كہ او تكذيب من ميكند ومرا كافر ميگويد
ومحقرا بالسب والازراء
وبا تحقير كردن ودشنام دادن بہتان ہا مى بندد

يوذى فما نشكو وما نتاسف
آزار ميدہد مگر ما نہ شكايت مى كنيم ونہ افسوس ميكنيم
كلب فيغلى قلبه لعواء
زيرا كہ او سگے است پس دل او براے عوعو كردن ميجوشد

كحل العناد جفونه بعجاجة
دشمنی پلک های او را بغبار کینه سرمه سا کرده است

یا لاعنی ان المهیمن ینظر
ای ملامت کننده من خدا تعالی مے بیند

الحق لا یصلی بنار خدیعة
راستی باتش مکر سوختہ نمی شود

انی اراك تمس بالخیلاء
من می بینم که بناز و تکبر خرامان می روی

لا تتبع اهواء نفسك شقوة
هوای نفس خود را از شقاوت پیروی مکن

فرس خبیث خف ذری صهواته
نفس تو اسپ پلید است از بلندی پشت او بترس

ان السموم لشر ما فی العالم
در دنیا زہرہا بدترین چیزے است

آذیتنی خبثا فلست بصادق
مرا بخباثت خود ایذا دادی پس من صادق نیم

الله یخزی حزبکم و یعزنی
خدا تعالی گروه شما را رسوا خواهد کرد و مرا عزت خواهد داد

یا ربنا افتح بیننا بکرامة
ای خدای ما در ما بکرامت خود فیصله کن

یا من اری ابوابه مفتوحة
اے آنکه درہائے او را

فالآن من یحمیه من اقذاء
پس اکنون کیست که چشمهای او را از غبار برهاند

خف قهر رب قادر مولائی
از قهر مولای من که قادر است خوف کن

انی من الخفاش خسر ذکاء
از نفرت شپره هیچ نقصان آفتاب نیست

انسیت یوم الطعنة النجلاء
آیا آن روز را فراموش کردی که زخم فراخ خواهد کرد

یلقیك حب النفس فی الخوقاء
ترا محبت نفس در چاه خواهد انداخت

خف ان تزلك عدو ذی عدواء
ازین بترس که دویدن ناهموار او ترا بر زمین افگند

ومن السموم عداوة الصلحاء
و از زہرہا بدتر عداوت صالحان است

ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء
اگر تو ای نسل بدکاران بذلت نمیری

حتی یجیئ الناس تحت لوائی
تا بجدیکه مردم زیر لواء من خواهند آمد

یا من یری قلبی ولب لحائی
ای آنکه دل مرا و مغز پوست مرا می بینی

للسائلین فلا ترد دعائی
برای سائلان کشاده می بینم دعای مرا رد مکن

آمین

الیوم قضینا ما کان علینا من التبلیغات۔ وعصمنا نفسنا من مأثم ترك الواجبات۔ و
امروز هرچه بر ما از تبلیغ فرض بود ادا کردیم۔ و نفس خود را از گناه ترک واجب محفوظ داشتیم۔ و وقت
حان ان نصرف الوجه عن هذه المباحثات۔ الا ما ینفع لبس السائلین والسائلات۔ وازمعنا ان
آمد که ما ازین مباحثات رو بگردانیم۔ مگر آنچه شبہ سائلان رد کند۔ و قصد کردیم که
لانخاطب العلماء بعد هذه التوضیحات۔ ولو سبونا کما اروا من قبل من العادات۔ وما غلظنا علیهم
بعد این توضیحات علماء را مخاطب نکنیم اگرچه دشنام ها دهند چنانچه پیش زین همین عادات خود نموده اند۔ و ما
الا للتنبیهات۔ وانما الاعمال بالنیات۔ فالآن نودعهم بدموع جاریة من الحسرات۔ وعیون غریقة
بر ایشان درشتی که کردیم محض برای آگاهانیدن کردیم و اعمال نزد خدا تعالی وابسته بنیت ها هستند۔ پس اکنون ایشان را با شکهای
فی سیل العبرات۔ وهذه منا خاتمة المخاطبات ۔ تمت
جاری از حسرتها وداع می کنیم و با چشمهای پر آب رخصت می نمائیم۔ پس امروز این رساله از ما خاتمه مخاطبات است۔ فقط

وبی بیناحمد۔ قصبہ کہنیاں + خلیفہ محی الدین۔ ہاولی۔ گجرات + مولوی فیض احمد۔ ڈوگا۔ رر + مولوی صدر الدین۔ ملکی۔ رر + مولوی آغاجان

قابل توجہ گورنمنٹ

انا قرءانا فی جریدة **سول ملٹری** انه یشکو منّا فی حضرة الدولة البرطانیة - ویظن کانا اعداء هذه الدولة المبارکة - وینبه الدولة علی سوء نیاتنا وشرعواقبنا ویحثها علی ان تضیق علینا الحریّة التی شملت طوائف الاقوام علی اختلاف مذاهبهم - وتبائن مشاربهم - وهذه هی الشئ الذی یثنی به علی الدولة بخصوصیتها ومزیتها علی دُول اخریٰ اعنی انها اعطت نسبت المساوات کل مذهب فی نظر القانون - وما خصّ احدًا لیکون محل الظنون - وهذا امر لا نری نظیره فی زمن الاولین -

وقد کتبنا غیر مرة انا نحن من خدام مصالح الدولة - وخادمیه من کمال الصدق والامانة - وامتلاءت قلوبنا شکرًا - وصدورنا اخلاصًا - بما رئینا منها من انواع الاحسان - والمنة والامتنان - وانا لسنا من قوم یعصون ولی النعمة - ویخفون فی قلوبهم امور الغش والخیانة - ویثیرون الفتن من خُبث القریحة - بل نحن بفضل الله نشکر الدولة علی منتها - وندعو الله ان تنجینا بها من شر الدنیا وفتنها - و قد نجونا بها من البلایا والمحن - وانواع الخسران والفتن - ونعیش بالامن والعافیة تحت ظلها الظلیل - وحُفظنا من آفات الاشرار بعدله الدمیل - انها انارت سبلنا - وسدت خللنا - وانا نری فی لیالیها امنًا ما رئینا فی نهارٍ قبل هذه الدولة - فما جزاء هذا الاحسان الا لشکر بخلوص النیة - و شکرهم شی قد ملاءبه روحنا - وجناننا وضمیرنا ولساننا - ولسنا کافری نعم المنعمین - ولنا علی هذا الدعوی براهین ساطعة - ودلائل قاطعة - وهی انا لا نثنی علی الدولة من هذا الیوم فقط بل فی هذا نفدت اعمارنا - وذابت عظامنا - وعلیه توفت کبارنا - وکانوا عند الدولة من المکرمین - و طالما قمنا للحمایته بخلوص القلب والمهجة واشعنا الکتب فی حمایة اغراض الدولة الی بلاد الشام والروم وغیرها من الدیار البعیدة - وهذا امر لن تجد الدولة نظیرها فی غیرنا من المخلصین فلا نعباء بمفتریات جریدة - ولا نخشی تحریرا نامل مفسدة - ویا اسفا علی الذی یخوّف الدولة من غوائل عواقبنا - ویرغبها فی تعاقبنا - الم یفکر انا ذریة آباء نفدوا اعمارهم فی خدمات هذه الدولة افنسیت الدولة مساعیهم بهذه السرعة - لِمَ لا تمنع الدولة اولئک الطغاة المفسدین عن نشر مثل تلک الاکاذیب - واشاعة هذا البهتان العجیب - فانها سم زعاف للذین لا یعرفون الحقیقة - ولا یفتشون الاصلیة - فکادان یصدقوها کالمخدوعین - انه یبکی علی حریتنا ولا یری حُریته التی تصول

على الصادقين - ويجعل المخلصين من المفسدين - اليس بواجب على اهل الجرائد ان لايتبعوا
كلما بلغتهم من الحاسدين من اهل الغرض والتهمة - اليس عليهم ان يكتبوا بالصداقة وسلامة الطوية
هم خارجون من حدود القانون وهم من المعقوّين -
يا اهل الجرائد والمكائد اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسكم - اهذا خير لكم بل شر لكم
لوكنتم تعلمون - اتجعل الدولة المخلصين كالمفسدين - او يخفى عليه ماتكتمون فى انفسكم
كالمنافقين - قد جربت الدولة عواقب آبائنا - ودُنت مراراً ماهو فى وعاءنا - وقد بلغنا تحت
تجاربها الى ستين - فان حدنا قبل ذالك الى نحو خمسين سنة عن طريق الخلوص - وآثرنا طرقاً
فاسدة كاللصوص - للدولة ان تظن كما تظن كالمجربين العارفين - فان القليل يُقاس على الكثير
والصغير على الكبير - وكذالك جرت عادة المتفرسين - والا فاتقوا الله واستحيوا ولاتجترؤا ان كنتم
صالحين - ووالله انا نحن براء من تلك التهمة - ومالنا ولهذه المعصية - وتُترك النظائر السابقة
ذيلنا من مثل هذه البهتانات - والتهم والخرافات - وكيف وانا لاننسى الى ان نموت نعم
هذه الدولة - وامن هذه الحكومة - وقد اوصينا من كتاب الله لشكر المحسنين -
وهى آيات واحاديث لايسع المقام سردها الآن وقد كتبنا من قبل وابسطنا فيه البيان -
فلينظر من كان من الشائقين - وانا رئينا من هذه الدولة انواع الراحة - وحفظت بها دماءنا
واعراضنا واموالنا من انواع المصيبة - وتواردجا علينا من نعم لانستطيع ان ندخلها تحت
الحصر والاحصاء - فندعو لهذه الدولة طول العمر والبقاء - واى عاقل يسب المحسن وينسى نعمه
ولايذكر المنن - نعوذ بالله من سوء الفهم ووضع الراى فى غير محله وقولنا هذا رد على جريدة
سول واما الذى يزعمان حماية الكفار كيف يجوز فقد رددنا وساوسه غير مرة - واثبتنا الامر
بكثير من ادلة - واثبتنا ان النبي صلى الله عليه وضع هذا الاساس - وقال ماشكر الله من لم
يشكر الناس - فهذا اصول محكم لايرده الا فاسق ولايقبله الا صالح ولو بعد اللتيا واللتى واما نحن
فهذا مذهبنا ونشكر المحسن ولانرى اختلاف المذاهب وتصعب علينا خلاف ذالك ونختار عليه
الموت - ومن اجل ذالك قد اشعنا رايناهذا الى بلاد الاسلام الى ما وسعنا وامكن وان فى هذا دليل
قاطع على اخلاصنا ولكن للذين لايتخلون - فحاصل الكلام انا متزهون من تلك التهم - ولنا شواهد
لاترد شهادتها ولاتشك فى صحتها - ونتوكل على الله لاحول ولاقوة الا بالله - وهو احكم الحاكمين *

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ عربی کے ختم ہونیکے بعد ایک صاحب نے مجھسے یہ سوال کیا ہے کہ آپکے دعوی کی تائید مین خدا تعالی کی طرفسے کونسے ایسے نشان ظاہر ہوئے ہین جو ایک طالب حق اُنپر غور کرنیسے یہ سمجھ سکے کہ یہ کاروبار انسان کا منصوبہ نہین بلکہ اُس خدا کی طرفسے ہے جو عین وقت پر اسلام کی تائید کیلئے اپنے بندونکو بھیجتا اور انکا سچا ہونا اپنی خاص نشانون کے ذریعہ ثابت کر دیتا ہے۔

سو واضح ہو کہ اگرچہ مینے اس سوال کا جواب کئی مرتبہ اس سے پہلے بھی اپنی کتابون مین لکھا ہے لیکن اب پھر اُن متفرق باتونکو حق کے طالبون کے فائدہ کے لئے ایک ہی جگہ جمع کر کے لکھدیتا ہون۔ شاید وہ وقت پہونچ گیا ہو کہ لوگ میری باتون مین غور کرین۔ پس غور سے سنو کہ عقلمندون اور سوچنے والون کے لئے میرے دعوے کے ساتھ اسقدر نشان موجود ہین کہ اگر وہ انصاف سے کام لین تو انکی تسلی پانیکے لئے نہایت کافی وشافی ذخیرہ خوارق موجود ہے۔ ہان اگر کوئی اُس شخص کی طرح جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مینہ کے بارہ مین معجزہ استجابت دعا دیکھ کر یعنی کئی برسون کے امساک باران کے بعد مینہ برستا ہوا مشاہدہ کر کے پھر کہدیا تھا کہ یہ کوئی معجزہ نہین۔ اتفاقاً بادل آیا اور مینہ برس گیا۔ انکار سے باز نہ آوے تو ایسے شخص کا علاج ہمارے پاس نہین۔ ایسے لوگ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ آسمانی نشان دیکھتے رہے پھر یہ کہتے رہے۔ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ۔ جو شخص سچے دلسے خدا کا نشان دیکھنا چاہتا ہے اُسکو چاہیئے کہ سبسے پہلے اس نشان پر نظر کرے کہ اس عاجز کا ظاہر ہونا عین اسوقت مین ہے جس وقت کا ذکر ہمارے سید خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے آپ فرمایا ہے یعنی صدی کا سر۔ پھر آپنے یہ بھی فرمایا ہے کہ **صلیب کے غلبہ کے وقت** ایک شخص پیدا ہوگا جو صلیب کو توڑے گا۔ ایسے شخص کا نام آنحضرت نے مسیح ابن مریم رکھا ہے۔

اب سوچو کہ صلیب کا غلبہ تو انتہا تک پہونچ گیا۔ اور نصاریٰ ٹڈیونکی طرح دنیا پر محیط ہوگئے۔ اور پادریونکو اپنے شیطانی اغوا مین وہ کامیابی ہوئی جسکی کوئی نظیر نہین۔ اور صدی مین سے بھی تیرہ برس گذر گئے تو کیا اب تک صلیب کا توڑنے والا ظاہر نہ ہوا یا نعوذ باللہ پیش گوئی خطا گئی یا علماء مخالفین کی یہ خواہش ہے کہ **اور سو برس تک** پادری لوگ اسلام کو پیرون کے نیچے کچلتے رہین جب تک کہ نئی صدی آوے اور

آسمان سے اُن کا فرضی مسیح نازل ہو- پھر اُس صدی پر بھی کیا امید ہے شاید وہ بھی خطا جائے -غرض اب یہ نازک وقت اور صدی کا سر چاہتا تہا کہ صلیب کا توڑنے والا پیدا ہوا در خنزیرونکو جنمین خنزیعنے فساد کا جوش ہے دلائل بینہ کے ساتھ قتل کرے -سو وہ ظاہر ہوگیا جسکو قبول کرنا ہو کرے -

پھر دوسرا نشان یہ ہے کہ اُس گذشتہ زمانہ مین جسکو ستّرہ برس گذر گئے یعنی اُس زمانہ مین جبکہ یہ عاجز گوشہ گمنامی مین پڑا ہوا تہا اور کوئی نہ جانتا تہا کہ کون ہے اور نہ کوئی آتا تہا اُسوقت اِس موجودہ زمانہ کی خبر دیگئی ہے جسمین ہر ایک طرفسے رجوع خلائق ہوا اور ایک دنیا مین شہرت ہوئی -چنانچہ براہین احمدیہ مین سترہ برس کا الہام اسبارہ مین چھپا ہوا یہ ہے -انت منّی بمنزلة توحیدي وتفریدي فحان اَن تعان وتعرف بین الناس -یاتون من کل فج عمیق -یعنی تو مجھسے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید- پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مشہور کیا جائیگا -اور لوگ دور دور سے تیرے پاس آئینگے -

اب دیکھو کیا یہ نشان نہین کہ اس پیشگوئیکے مطابق اب خدا تعالی نے لاکھون انسانون مین اور ہندوستان کے کنارون تک اس عاجز کو مشہور کر دیا ہے -اور ایسا ہی وہ لوگ جو ملنے کے لئے اسوقت تک آئے اُنکی تعداد ساٹھ ہزار سے بھی کچھہ زیادہ ہوگی -کیا ایک عقلمند کو یہ پیشگوئی تعجب مین نہین ڈالتی جو ایسے زمانہ مین ظاہر فرمائی گئی تہی جبکہ اُس کا مفہوم بالکل قیاس سے بعید معلوم ہوتا تہا -

پھر ایک اور پیشگوئی سوچنے والون کے لئے نشان ہے جسکا ذکر براہین حصہ سوم کے صفحہ ۲۴۱ مین ہے جسکو پندرہ برس کا عرصہ گذر گیا ہے -اسمین خدا تعالی اس عاجز کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ عیسائیون کا ایک فتنہ ہوگا -اور تجھکو ایک واقعہ مین وہ کاذب ٹھہرائینگے اور بالآخر خدا تیری سچائی ظاہر کرے گا -اس پیشگوئی کی عبارت یہ ہے - ولن ترضے عنك الیهود ولا النصارٰی -و خرقوا له بنین وبنات بغیر علم -قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد -ویمکرون ویمکر الله والله خیر الماکرین -الفتنة ههنا فاصبر کما صبر اولوا العزم -قل رب ادخلنی مدخل صدق -یعنی یہود اور نصاریٰ تیرے پر خوش نہین ہون گے جب تک توانکے مذہب کا پیرو نہ ہو یعنی اُن کا خوش ہونا محال ہے -ان لوگون نے یعنی نصاریٰ نے خدا کیلئے بیٹے بیٹیان بنا رکھی ہین -حالانکہ خدا وہ ہے جسکے کوئی بیٹا نہین اور نہ وہ کسی کا بیٹا نہ اُسکا

کوئی ہمسر۔ اور عیسائی تیرے ساتھ ایک مکر کرینگے اور خدا بھی اُنکے ساتھ مکر کریگا۔ خدا کی مکر سراسر نیک اور بہتر اور دوسروںکے مکروں پر غالب ہین۔ اُسوقت عیسائیونکی طرفسے ایک فتنہ برپا ہوگا پس چاہیئے کہ تو رسولون اور نبیونکی طرح صبر کرے۔ اُسوقت تو یہ دعا کر کہ اے میرے رب میرا صدق ظاہر کردے۔

اب ذرہ آنکھہ کھول کر دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی صریح اور صاف طور پر آتھم کے قصہ کی خبر دیتی ہے۔ جسمین عیسائیون نے یہ مکر کیا کہ حقیقت کو چھپایا۔ پیشگوئی مین رجوع الی الحق کی شرط تھی جس سے آتھم نے فائدہ اٹھایا۔ کیونکہ وہ اخیر دن تک پیشگوئی سے ڈرتا رہا۔ یہان تک کہ مارے ڈر کے دیوانہ کی طرح ہوگیا۔ اس لئے خدا تعالی اُنے پیشگوئی کے وعدہ کیموافق اُسکی موت مین تاخیر ڈالدی۔ عیسائی خوب جانتے تھے کہ وہ پیشگوئی کے خوفسے نیمجان ہوگیا۔ اُسنے قسم نہ کھائی نہ اُسنے حملہ کے الزامون کو ثابت کیا۔ مگر تب بھی پادریون نے شرارتون پر کمر باندھی۔ اور امرتسر اور بہت سے دوسرے شہرون مین نہایت شوخی سے ناچتے پھرے کہ ہماری فتح ہوئی اور اُنکے نہایت پلید اور بد ذات لوگون نے گالیان نکالین اور سخت بدزبانی کی۔ غرض جیسا کہ پندرہ برس پہلے خدا تعالی فرما چکا تہا کہ عیسائی فتنہ برپا کرینگے ایسا ہی ہوا۔ اور یہودی صفت مولوی اور اُنکے چیلے اُنکے ساتھ ہوگئے۔ آخر جیسا کہ خدا تعالی نے اس پیشگوئیمین اشارہ فرمایا تہا کہ قل رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ۔ ایسا ہی اس عاجز کا صدق ظاہر ہوگیا۔ اور آتھم جیسا کہ الہام مین بار بار ظاہر کیا گیا تہا اپنی بیباکی کے بعد اخیری اشتہار سے آٹھ مہینے تک فوت ہوگیا۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ یہ کیسا عظیم الشان نشان ہے۔ اور یہ ایک نشان نہین بلکہ دو نشان ہین {۱} ایک یہ کہ عیسائیون کے فتنہ کی پندرہ برس پہلے خبر دیگئی {۲} دوسرے یہ کہ آخر وہ فتنہ برپا ہوکر اس پیشگوئیکے مطابق اور نیز دوسری پیشگوئی کے مطابق آتھم مرگیا اور صدق ظاہر ہوا۔ اگر ان دونون پیشگوئیونکو یکجائی نظر سے دیکھا جائے تو خدا تعالی کی ایک عظیم الشان قدرت نظر کے سامنے آجائیگی ✤ اور اس مین ایک اور عظمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بھی اسکے پوری

✤ حاشیہ۔ ایک مردہ پرست فتح مسیح نام نے فتحگڈہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپورہ سے پھر اپنی پہلی بیحیائی کو دکھلا کر ایک گندہ اور بدزبانی سے بھرا ہوا خط لکہا ہے۔ جسمین وہ پھر اپنی بے شرمی سے کام لیکر یہ ذکر بھی درمیان لاتا ہے کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ سو ہم اس پیشگوئی کے پورا

ہونے سے پوری ہوگئی کیونکہ آپنے فرمایا تہا کہ عیسائیون اور اہل اسلام مین آخری زمانہ مین ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہینگے کہ ہم حق پر ہین اور مسلمان کہینگے کہ حق ہم مین ظاہر ہوا۔ اُسوقت عیسائیون کے لئے شیطان آواز دیگا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتہہ ہے۔ اور مسلمانون کے لئے آسمان سے آواز آئیگی کہ حق آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آتہم کے قصہ کے متعلق ہے۔ کیونکہ زمین کے شیطانون نے آتہم کے مقدمہ مین عیسائیون کا ساتہہ کیا اور یہ کہا کہ عیسائی فتح پا گئے۔ چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبارون والے انہین شیطانون مین سے تہے جنہون نے حق اور سچائی اور دین کا پاس نکیا۔ اور آسمان کی آواز جو خدا تعالیٰ کا پاک الہام تہا جو اس عاجز پر نازل ہوا اس الہام نے بار بار گواہی دی کہ اسلام کی فتح ہے۔ آخر زمین کے شیطانون نے شکست کھائی اور آسمان کی آواز کی سچائی ثابت ہوئی۔ یہ ایسی کہلی سچائی ہے جو کوئی اس سے انکار نہین کر سکتا یہ کیسی نابینائی تہی کہ پلید دل لوگون نے شرطی پیشگوئیکو ایسا سمجہہ لیا کہ گویا اُس کے ساتہہ کوئی بہی شرط نہین

ہونے کے بارہ مین بہت کچہہ ثبوت رسالہ انوار الاسلام اور رسالہ ضیاء الحق اور رسالہ انجام آتہم مین دے چکے ہین اور اب بہی ہم بیان کر چکے ہین کہ اس پیشگوئی کی بنیاد نہ آج سے بلکہ پندرہ برس پہلے سے ڈالی گئی تہی۔ جس کا مفصل ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین موجود ہے۔ سو ایسے انتظام کے ساتہہ پیشگوئیکو پورا کرنا انسان کا کام نہین ہے۔

یسوع کی تمام پیشگوئیون مین سے جو عیسائیون کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیشگوئی بہی اس پیشگوئیکے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو طیار ہین۔ اُس درماندہ انسان کی پیشگوئیان کیا تہین صرف یہی کہ زلزلے آئینگے قحط پڑینگے لڑائیان ہونگی۔ پس اُن دلون پر خدا کی لعنت جنہون نے **ایسی ایسی** پیشگوئیان اسکی خدائی پر دلیل ٹھہرائین اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہین آتے کیا ہمیشہ قحط نہین پڑتے۔ کیا کہین نہ کہین لڑائی کا سلسلہ شروع نہین رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتون کا پیشگوئی کیون نام رکہا۔ محض یہودیون کے تنگ کرنے سے۔ اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہین کہ حرامکار اور بدکار لوگ مجہسے معجزہ مانگتے ہین سو کوئی معجزہ دکہایا نہیں

یہ کیسی خباثت تہی کہ آتہم کی موت کو جو عین الہام کے موافق بیباکی کے بعد بلا توقف ظہور مین آئی کمینے اسکو نشان الہی قرار نہ دیا - وہ گندے اخبار نویس جو آتہم کے موید تہے پیشگوئی کی حقیقت کہلنے کے بعد ایسے تجاہل سے چپ ہوئے کہ گویا مر گئے - اب آنکہین کہولو اور اٹھو اور جاگو اور تلاش کرو کہ آتہم کہان ہے - کیا خدا کے حکم نے اسکو قبر مین نہ پہونچا دیا - ہر ایک منصف اس پیشگوئی کو تسلیم کریگا -

---

بقیہ حاشیہ

جائیگا - دیکہو یسوع کو کیسی سوجہی اور کیسی پیش بندی کی - اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اُس سے معجزہ مانگے - یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریر مکار نے جسمین سراسر یسوع کی روح تہی لوگون مین یہ مشہور کیا کہ مین ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہون جس کے پڑہنے سے پہلی ہی رات مین خدا نظر آجائے گا - بشرطیکہ پڑہنے والا حرام کی اولاد نہ ہو - اب بہلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجہے وظیفہ پڑہنے سے خدا نظر نہین آیا - آخر ہر ایک وظیفے کو یہی کہنا پڑتا تہا کہ ہان صاحب نظر آگیا - سو یسوع کی بندشون اور تدبیرون پر قربان ہی جائین اپنا پیچھا چھوڑانیکے لئے کیسا داؤ کہیلا - یہی آپ کا طریق تہا - ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شجاعت آزمانیکے لئے سوال کیا کہ ای استاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہین - آپکو یہ سوال سنتے ہی اپنی جان کی فکر پڑ گئی کہ کہین باغی کہلا کر پکڑا نہ جاؤن - سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والون کو ایک لطیفہ سنا کر معجزہ مانگنے سے روک دیا تہا اسجگہ بہی وہی کارروائی کی اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو - حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ یہ تہا کہ یہودیون کے لئے یہودی بادشاہ چاہیے نہ کہ مجوسی - اسی بنا پر ہتہیار بہی خریدے شہزادہ بہی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی -

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکی عقل بہت موٹی تہی - آپ جاہل عورتون اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہین سمجہتے تہے بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تہے -

ہان آپ کو گالیان دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تہی - ادنی ادنی بات مین غصہ آجاتا تہا اپنے نفس کو جذبات سے روک نہین سکتے تہے مگر میرے نزدیک آپکی یہ حرکات جای افسوس نہین کیونکہ آپ تو گالیان دیتے تہے اور یہودی ہاتہ سے کسر نکال لیا کرتے تہے -

یہ بہی یاد رہے کہ آپکو کسیقدر جہوٹ بولنے کی بہی عادت تہی - جن جن پیشگوئیون کا اپنی ذات کی نسبت توریت مین پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے اُن کتابون مین اُن کا نام و نشان نہین پایا جاتا

مگر شاید بعض بدذات مولوی مُنہ سے اقرار نہ کرین مگر دل اقرار کر گئے ہین۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الٰہی ہے جسکا ذکر براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین ہے۔ اور وہ یہ ہے۔
یا احمد فاضت الرحمة علیٰ شفتیك۔ اے احمد فصاحت بلاغت کے چشمے تیری لبون پر جاری کئے گئے۔ سو اسکی تصدیق کئی سال سے ہو رہی ہے۔ کئی کتابین عربی بلیغ فصیح مین تالیف کر کے

بلکہ وہ اور دن کے حق مین نہین جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئین۔ اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپنے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیون کی کتاب **طالمود سے چُرا کر لکہا ہے**۔ اور پہر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہین۔ آپ نے یہ حرکت شاید اس لئے کی ہو گی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکہلا کر رسوخ حاصل کرین۔ لیکن آپکی اس بیجا حرکت سے عیسائیون کے سخت روسیاہی ہوئی۔ اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بہی کچہہ عمدہ نہین۔ عقل اور کانشنس دونون اس تعلیم کے موُنہہ پر طمانچے مار رہے ہین۔ آپکا ایک یہودی استاد تہا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپکو زیرکی سے کچہہ بہت حصہ نہین دیا تہا اور یا اُس اُستاد کی یہ شرارت ہے کہ اُسنے آپکو محض سادہ لوح رکہا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قوی مین بہت کچے تہے۔ اسی وجہ سے آپ ایکمرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہین کہ آپکو اپنی تمام زندگی مین تین مرتبہ شیطانی الہام بہی ہوا تہا چنانچہ ایکمرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونیکے لئے بہی طیار ہو گئے تہے۔

آپ کی انہین حرکات سے آپ کے حقیقی بہائی آپسے سخت ناراض رہتے تہے اور انکو یقین ہہا کہ آپ کے دماغ مین ضرور کچہہ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ مین آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالی شفا بخشے

عیسائیون نے بہت سے آپکے معجزات لکہے ہین۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپسے کوئی معجزہ نہین ہوا۔ اور اسدن سے کہ آپنے معجزہ مانگنے والونکو گندی گالیان دین اور انکو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفون نے آپسے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرامکار اور حرام

ہزار ہا روپیہ کے انعام کے ساتھہ علماء اسلام اور عیسائیون کے سامنے پیش کی گیئن۔ مگر کسی نے سر نہ اُٹھایا اور کوئی مقابل پر نہ آیا کیا یہ خدا کا نشان ہے یا انسان کا ہذیان ہے۔

پھر ایک اور پیشگوئی نشان الہی ہے جو براہین کے صفحہ ۲۳۸ مین درج ہے۔ اور وہ یہ ہے **الرحمٰن علم القرآن**۔ اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے علم قرآن کا وعدہ دیا تھا۔ سو اُس وعدہ کو ایسے طور سے

کی اولاد بنین۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائینگے اور اُنکو کچھہ اثر نہین ہوگا۔ **یہ بالکل جھوٹھہ نکلا**۔ کیونکہ آجکل زہر کے ذریعہ سے یورپ مین بہت خودکشی ہورہی ہے۔ ہزارہا مرتے ہین۔ ایک پادری گو کیسا ہی موٹا ہو تین رتی اسٹرکنیا کھانیسے دو گھنٹے تک باسانی مرسکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہان گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہین کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہینگے کہ یہان سے اُٹھہ اور وہ اُٹھہ جائیگا یہ کسقدر جھوٹھہ ہے۔ **بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک اُلٹی جوتی کو سیدھا کرکے تو دکھلائے**۔

ممکن ہے کہ آپنے معمولی تدبیر کے ساتھہ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسے بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپکی بدقسمتی سے اُسی زمانہ مین ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہوسکتا ہے کہ اُس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے اسی تالاب سے آپکے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے۔ اور اسی تالاب نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر آپسے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپکا نہین بلکہ اُس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپکے ہاتھہ مین سوا مکر اور فریب کے اور کچھہ نہین تہا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہین۔

آپکا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیان اور نانیان آپکی زناکار اور کسبی عورتین تہین جنکے **خون** سے آپکا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریون سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہین دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھہ لگادے۔ اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالونکو اُسکے پیرون پر ملے سمجھنے والے سمجھہ لین کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔

پورا کیا کہ اب کسی کو معارف قرآنی مین مقابلہ کی طاقت نہین ۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر کوئی مولوی اس ملک کے تمام مولویون مین سے معارف قرآنی مین مجھسے مقابلہ کرنا چاہے اور کسی سورۃ کی ایک تفسیر

آپ وہی حضرت ہین جنھون نے یہ پیشگوئی کہی کی تہی کہ ابھی یہ تمام لوگ زندہ ہون گے کہ مین پھر واپس آجاونگا حالانکہ بعرفت وہ لوگ بلکہ نیس[۹] نسلین انکے بعد ہی اُنیس[۱۹] صدیون مین مرچکین مگر آپ ابتک تشریف نہ لائے ۔ خود تو وفات پاچکے مگر اس جھوٹی پیشگوئی کا کلنک بک پادریونکی پیشانی پر باقی ہے ۔

سو عیسائیونکی یہ حماقت ہے کہ ایسی پیشگوئیونپر تو ایمان لاوین مگر آتھم کی پیشگوئیکی نسبت جو صاف اور صریح طور پر پوری ہوگئی ابتک اُنھین شک ہو ۔ سوچنا چاہیے کہ یہ وہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جسکی پندرہ سال پہلے خبر دیگئی ہے ۔ اور جو اپنی شرط کیموافق اور اپنے آخری الہامون کے موافق پوری ہوگئی ۔ اس سے انکار کرنا کیا صریح خباثت ہے یا نہین ۔ کیا یہ انسان کا کام ہے کہ ایک مخفی امر کی پندرہ[۱۵] سال پہلے خبر دے ۔ اور پھر شرط کیموافق نہ مخالف شرط پیشگوئیکو انجام تک پہونچا وے ۔

یہ مردہ پرست لوگ کیسے جاہل اور خبیث طینت ہین کہ سیدھی بات کو بھی نہین سمجھتے ۔ فتح مسیح کو یاد رکھنا چاہیے کہ آتھم تمام پادریون کا مُنہ کالا کرکے قبر مین داخل ہوچکا ہے ۔ اب یہ کالک کا ٹیکا عیسائیون کی پیشانی سے کیطرح اتر نہین سکتا ۔ اگر وہ قسم کھالیتا اور پھر ایک برس تک نہ مرتا تو عیسائیونکو اُسکی زندگی مفید ہوتی ۔ مگر اسنے نہ قسم کھائی نہ نالش کی نہ اپنے جھوٹھے تین الزامون کا ثبوت دیا ۔ پس اُسنے اپنی عملی کاروائیون سے ثابت کر دیا کہ وہ ضرور ڈرتا رہا ۔ پھر جب بیباکی کیطرف رُخ کیا تو حسب منشاء الہام الٰہی آخری اشتہار سے آٹھ[۸] مہینے تک واصل جہنم ہوگیا ۔ اور جیسا کہ خدا کی پاک الہام نے خبر دی ہتی ویسا ہی ہوا ۔ پس کیا ایسی پیشگوئی جو ایسی صراحت کے ساتھہ ظہور پذیر ہوئی جس کا تمام نقشہ خدا عالم الغیب نے پندرہ برس پہلے اپنے پاک الہام کے ذریعہ سے ظاہر کر دیا تہا وہ جھوٹھ ٹھہر سکتی ہے ۔ بلکہ وہی لعنتی فرقہ جھوٹا ہے جو ایسے کہلے کہلے نشان کی تکذیب کرتا ہے ۔

بالآخر ہم لکھتے ہین کہ ہمین پادریون کے یسوع اور اُسکے چال چلن سے کچھ غرض نہ تہی ۔ انھون نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیکر ہمین آمادہ کیا کہ اُنکے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال انپر ظاہر کرین ۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط مین جو میرے نام بھیجا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جواب دینگے ۔ منہ

مین لکھون اور ایک کوئی اور مخالف لکھے تو وہ نہایت ذلیل ہوگا اور مقابلہ نہین کرسکیگا۔ اور یہی وجہ ہے کہ باوجود اصرار کے مولویون نے اس طرف رخ نہین کیا۔ پس یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مگر اُن کے لئے جو انصاف اور ایمان رکھتے ہین۔

اور ایک نشان خدا کے نشانون مین سے یہ ہی کہ میرے دعوی سے تیس۳۰ برس پہلے ایک بندہ صالح نے میری نسبت پیشگوئی کی۔ اور اس پیشگوئی مین میرا نام اور میرے گاؤن کا نام لیکر کہا کہ وہ شخص مسیح موعود ہونیکا دعوی کریگا اور وہ اپنے دعوی مین سچا ہوگا۔ اور مولوی لوگ جہالت اور حماقت سے اُسکا انکار کرینگے۔ چنانچہ اُسنے اس تمام پیشگوئی سے کریم بخش نامی ایک نیکبخت مسلمان کو جو لودیانہ کے قریب ایک گاؤن مین رہنے والا تہا اطلاع دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود لدہیانہ مین آئیگا۔ اور نصیحت کی کہ مولویون کے شور کی کچہہ پرواہ نہ کرنا کہ مولوی اس مخالفت مین جہوٹے ہون گے۔ چنانچہ جب مین اس دعوی کے بعد لودھیانہ مین گیا تو کریم بخش میرے پاس آیا اور صدہا لوگون کے روبرو بار بار یہ گواہی دی۔ چنانچہ اُسکی طرفسے ایک رسالہ بہی شایع ہوچکا۔ سو یہ بہی ایک نشان الہی ہے۔

اور منجملہ نشانون کے ایک نشان خسوف وکسوف رمضان مین ہے۔ کیونکہ دارقطنی مین صاف لکہاہے کہ مہدی موعود کی تصدیق کیلئے خدا تعالی کی طرفسے یہ ایک نشان ہوگا کہ رمضان مین چاند

کو زانی لکہاہے۔ اور اس کے علاوہ اور بہت گالیان دی ہین۔ پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے ہمین اس بات کے لئے مجبور کردیا ہے کہ ہم بہی اُنکے یسوع کے کسی قدر حالات لکہین۔ اور مسلمانون کو واضح رہے کہ خدا تعالی نے یسوع کی قرآن شریف مین کچہہ خبر نہین دی کہ وہ کون تہا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہین کہ یسوع وہ شخص تہا جسنے خدائی کا دعوی کیا۔ اور حضرت موسی کا نام ڈاکو اور بٹمار رکہا اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے بعد سب جہوٹے نبی آئینگے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازون کے دشمن کو ایک بہلامانس آدمی بہی قرار نہین دے سکتے چہ جائیکہ اُسکو نبی قرار دین۔ نادان پادریون کو چاہیئے کہ بدزبانی اور گالیون کا طریق چھوڑ دین۔ ورنہ نہ معلوم خدا کی غیرت کیا کیا اُنکو دکہلائیگی۔ اور ہم اسجگہ فتح مسیح کی سفارش کرتے ہین کہ بزرگ پادری

اور سورج کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ وہ گرہن لگ گیا۔ اور کوئی ثابت نہین کر سکتا کہ مجھسے پہلے کوئی اور بہی ایسا مدعی گذرا ہے جسکے دعوی کے وقت مین رمضان مین چاند اور سورج کا گرہن ہوا ہو۔ سو یہ ایک بڑا بھاری نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ظاہر کیا۔ دارقطنی کی حدیث مین کوئی اغلاق نہین جسطرح خسوف کسوف ظہور مین آیا وہ سراسر حدیث کے الفاظ کے موافق ہے چنانچہ مینے اسی خسوف کسوف رمضان کی نسبت عربی مین ایک رسالہ لکہا ہے اسمین اس حدیث کی مفصل شرح کر دیگئی ہے۔ اور یہ کہنا کہ اس حدیث مین بعض راویون پر محدثین نے جرح کیا ہے۔ یہ قول سراسر حماقت ہے۔ کیونکہ یہ حدیث ایک پیشگوئی پر مشتمل تہی جو اپنے وقت پر پوری ہوگئی۔ پس جبکہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا تو اسکی صحت مین کیا کلام ہے۔ ایسے لوگ چارپائے ہین نہ آدمی۔ جن کے دلمین بعد قیام دلائل صحت پھر بہی شبہ رہجاتا ہے۔ فرض کیا کہ محدثین کی طرز تحقیق مین اس حدیث کی صحت مین کچھہ شبہ رہگیا ہتا مگر دوسرے پہلو سے وہ شبہ رفع ہوگیا۔ محدثین نے اس بات کا ٹھیکہ نہین لیا کہ جو حدیث اُنکی نظر مین قاعدہ تنقید رواۃ کی رو سے کچھہ ضعف رکہتی ہو وہ ضعف کسی دوسرے طریق سے دور نہ ہو سکے۔ اس حدیث کو تو کسی شخص نے وضعی قرار نہین دیا۔ اور اہل سنت اور شیعہ دونون مین پائی جاتی ہے اور اہل حدیث خوب جانتے ہین کہ صرف محدثین کا فتوی قطعی طور پر کسی حدیث کے صدق یا کذب کا مدار نہین ٹھہر سکتا۔ بلکہ یہانتک ممکن ہے کہ ایک حدیث کو محدثین نے وضعی قرار دیا ہو اور اس حدیث کی پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوجای اور اسطرح اُس حدیث کی صحت کھل جائے ہمین اصل غرض تحقیق صحت سے ہے نہ محدثین کے قواعد سے۔

پس یہ نہایت بے ایمانی اور بددیانتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی اور پہلو سے کسی حدیث کو ظاہر کر دے اور اطمینان بخش ثبوت دیدے تب بہی ان ظنون فاسدہ کو نہ چھوڑین کہ فلان شخص نے فلان راوی کی نسبت یہ شکوک پیش کئے تہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ معتبر راویونکے بیان سے

(بقیہ حاشیہ) ضرور اُسکو اس خطرناک خدمات پادریانہ منصب سے علیحدہ کردین اور اسکو اس نوکری سے موقوف کر دینا سراسر اُسپر احسان ہے۔ ورنہ معلوم نہین کہ اس گندی پلید زبان کا انجام کیا ہوگا۔ منہ۔

کسی کی موت ثابت ہو اور پھر وہ شخص جو مردہ قرار دیا گیا ہے حاضر ہو جائے اور اُسکے حاضر ہونیپر بھی اُسکی زندگی پر اعتبار نہ کرین اور یہ کہین کہ راوی بہت معتبر ہین ہم اسکو زندہ نہین مان سکتے۔ ایسا ہی ان بدبخت مولویون نے علم تو پڑھا مگر عقل ابتک نزدیک نہین آئی۔

اسجگہ اس حکمت کا بیان کرنا بھی فائدہ سے خالی نہین کہ خدا تعالیٰ نے مہدی موعود کا نشان چاند اور سورج کے خسوف کسوف کو جو رمضان مین ہوا کیون ٹھہرایا۔ اسمین کیا بھید ہے۔

سو جاننا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے علم مین تھا کہ علماء اسلام مہدی کی تکفیر کرینگے۔ اور کفر کے فتوے لکھینگے چنانچہ یہ پیشگوئی آثار اور احادیث مین موجود ہے کہ ضرور ہے کہ مہدی موعود اپنی قبولیت کے وقت سے پہلے علماء زمانہ کی طرفسے اپنی نسبت کفر کے فتوے سُنے اور اسکو کافر اور بے ایمان کہین۔ اور اگر ممکن ہو تو اُسکے قتل کرنیکی تدبیر کرین۔ سو چونکہ علماء امت اور فقراء ملت زمین کے آفتاب اور ماہتاب کی طرح ہوتے ہین اور انھین کے ذریعہ سے دنیا کی تاریکی دور ہوتی ہے۔ اسلئے خدا تعالیٰ نے آسمان کے اجرام چاند اور سورج کی تاریکی کو علماء اور فقرا کے دلونکے تاریکی پر دلیل ٹھہرائی۔ گویا پہلے کسوف خسوف زمین کے چاند اور سورج پر ہوا کہ علما اور فقرا کے دل تاریک ہو گئے۔ اور پھر اسی تنبیہ کیلئے آسمان پر خسوف کسوف ہوا۔ تا معلوم ہو کہ وہ بلا جسنے علما اور فقراء کے دلونپر نازل ہو کر خسوف کسوف کی حالتمین اُنکو کر دیا آسمان نے اس کی گواہی دی۔ کیونکہ آسمان زمین کے اعمال پر گواہی دیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقتمین بھی شق قمر کی یہی حکمت تھی کہ جنکو پہلی کتابونکے علم کا نور ملا تھا وہ لوگ اُس نور پر قائم نہ رہے اور اُنکی دیانت اور امانت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ سو اُسوقت بھی آسمان کے شق القمر نے ظاہر کر دیا کہ زمین مین جو لوگ نور کے وارث تھے انھون نے تاریکی سے پیار کیا ہے۔ اور اس جگہ یہ بات قابل افسوس ہے کہ مدت ہوئی کہ آسمان کا خسوف کسوف جو رمضان مین ہوا وہ جاتا رہا اور چاند اور سورج دونون صاف اور روشن ہو گئے مگر ہمارے وہ علما اور فقرا جو شمس العلماء اور بدر العرفاء کہلاتے ہین وہ آجتک اپنے کسوف خسوف مین گرفتار ہین۔ اور رمضان مین کسوف خسوف ہونا یا اس بات کی طرف

اشارہ تہا کہ رمضان نزول قرآن اور برکات کا مہینہ ہے اور مہدی موعود بہی رمضان کے حکم مین ہے کیونکہ اُس کا زمانہ بہی رمضان کی طرح نزول معارف قرآن اور ظہور برکات کا زمانہ ہے سوا اُسکے زمانہ مین علماء کا اُس سے مُنہ پھیرنا اُسکو کافر قرار دینا گویا رمضان مین خسوف کسوف ہونا ہے۔ اگر کسی کو ایسی خواب آوے کہ رمضان مین خسوف کسوف ہوا تو اُسکی یہی تعبیر ہے کہ کسی بابرکت انسان کے زمانہ مین علماء وقت اُسکی مخالفت کرینگے اور سب اور توہین اور تکفیر سے پیش آوینگے۔ اور وہ شخص موعود مہدی کے نام سے بہی اسلئے نامزد کیا گیا ہے تا اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے کہ لوگ اُسکو مہدی یعنی ہدایت یافتہ نہین سمجھینگے بلکہ کافر اور بیدین کہینگے۔ سو یہ نام پہلے سے بطور ذب اور دفع کے مقرر کیا گیا۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مذمت کرنیوالوں کے رد کیلئے محمدؐ رکہا گیا۔ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اُس قابل تعریف نبی کی شریر اور خبیث لوگ مذمت کرینگے مگر وہ محمدؐ ہے یعنی نہایت تعریف کیا گیا نہ کہ مذمّم۔

اب یہ بہی یاد رکہنا چاہیے کہ حدیث مین دو خسوف کسوف کا وعدہ تہا۔ ایک علماء اور فقراء کے دلونکا خسوف کسوف۔ اور دوسرے چاند اور سورج کا کسوف خسوف۔ سو زمین کا خسوف کسوف تو علماء اور فقراء نے اپنے ہاتہہ سے پورا کیا۔ کیونکہ انھون نے علم اور معرفت کی روشنی پاکر پھر اُس شخص سے عمداً مُنہ پھیرا جسکو قبول کرنا چاہیے تہا۔ اور ضرور تہا کہ ایسا کرتے کیونکہ لکہا گیا تہا کہ ابتدا مین مہدی موعود کو کافر قرار دیا جائیگا۔ سو انھون نے مجھے کافر قرار دیکر اُس نوشتہ کو پورا کر دیا۔ اور دوسرا حصہ آسمان مین پورا ہوا۔

اس جگہ یہ بہی یاد رہے کہ مہدی کو اسیطرح حدیث مین آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرایا گیا جسطرح حدیث مین عیسائیونکو آل عیسیٰ ٹھہرایا گیا۔

اب نشان مانگنے والے سوچین کہ کیا یہ خسوف کسوف نشان نہین ہے۔ کیا خسوف و کسوف ظاہر نہین کرتا کہ مہدی موعود پیدا ہو گیا۔ اور وہ وہی ہے جسکی تکذیب کی گئی جسکو کافر ٹھہرایا گیا

کیونکہ نشان اسکی تصدیق کیلئے ہوتا ہے جسکو قبول نہ کیا جائے۔ افسوس ہمارے نادان علماء اور مغرور فقرا نہین سوچتے کہ آثار اور احادیث مین مہدی موعود کی یہی نشانی تہی کہ پہلے

اُسکو بڑے زور شور سے کافر ٹھہرایا جائیگا۔ اور پھر اُسکی تصدیق کیلئے آسمانپر رمضان مین خسوف کسوف ہوگا۔ سو نہایت صفائی سے یہ نشانی پوری ہوگئی۔ کیا وہ لوگ ابتک متقی اور پرہیزگار کہلاتے ہین جو اسقدر کھُلا کھُلا نشان ظاہر ہونیپر بھی حق کی طرف متوجہ نہین ہوتے۔ اُنکے دلونمین خدا تعالیٰ کا خوف پیدا نہین ہوتا۔ یہ کیسے اُنکے دلونپر قفل ہین جنہون نے ایک ذرہ تصدیق سے کام نہ لیا۔

اور منجملہ آسمانی نشانون کے ایک نشان میرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کی موت ہے۔ آپ لوگ جانتے ہین کہ پیشگوئیمین صاف لفظونمین لکہا گیا تہا کہ وہ اپنی دختر کے روز نکاح سے تین برس تک فوت ہوجائیگا۔ چنانچہ روز نکاح سے ابھی چھ مہینے نہین گذرے تھے کہ وہ بمقام ہوشیارپور فوت ہوگیا۔ اب سوچو کیا یہ نشان نہین ہے۔ کیا یہ علم غیب بجز خدا کے اور کو بھی حاصل ہے۔ مگر اس پیشگوئی کا دوسرا حصہ جو اُسکے داماد کی موت ہے وہ الہامی شرط کی وجہ سے دوسرے وقت پر جا پڑا اور داماد اُس کا الہامی شرط سے اُسی طرح متمتع ہوا جیسا کہ آتہم ہوا۔ کیونکہ احمد بیگ کی موت کے بعد اُسکے وارثون مین سخت مصیبت برپا ہوئی۔ سو ضرور تہا کہ وہ الہامی شرط سے فائدہ اٹھاتے۔ اور اگر کوئی بھی شرط نہ ہوتی تاہم وعید مین سنت اللہ یہی تہی جیسا کہ یونس کے دنون مین ہوا۔ پس اُسکا داماد تمام کنبہ کے خوف کی وجہ سے اور اُنکے توبہ اور رجوع کے باعث سے اُسوقت فوت نہ ہوا۔ مگر یاد رکہو کہ خدا کی فرمودہ مین تخلف نہین اور انجام وہی ہے جو ہم کئی مرتبہ لکہ چکے ہین۔ خدا کا وعدہ ہرگز ٹل نہین سکتا۔ غرض احمد بیگ کی موت بھی خدا کے نشانون مین سے ایک نشان ہے۔

اسی طرح بہت امور غیبیہ ہین جو ظہور مین آئے۔ چنانچہ پنڈت دیانند کی موت کی خبر قبل از وقت دینا۔ دلیپ سنگھ کے اپنے ارادہ سیر ہندوستان مین ناکام رہنے کی خبر قبل از وقت دینا۔ مہر علی ہوشیارپوری کے مصیبت کی خبر قبل از وقت دینا۔ یہ ایسے امور ہین جو صدہا آدمی اسپر گواہ ہین۔ اور تین ہزار ۳۰۰۰ کے قریب وہ اخبار غیب ہین جنپر وقتاً فوقتاً صحبت مین رہنے والے اطلاع پاتے گئے جنمین سے بہت ابتک موجود ہین۔ اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ ہر ایک شخص جو کسی مدت معقول تک میری صحبت مین رہا ہے ضرور اُسنے کوئی نشان بھی دیکھا ہے۔ ایسا کوئی نہین

جو ایک مدت تک میرے پاس رہا ہو اور پھر اُسنے کوئی نشان نہ دیکھا ہو اور نہ کوئی خبر غیب سنی ہو۔ میان عبدالرحیم یا عبدالواحد پسران مولوی عبداللہ صاحب غزنوی جو اسوقت مجھکو کافر ٹھہراتے ہین اور سخت مخالف ہین ذرہ اُنکو قسم دیکر پوچھیے کہ کیا مقام ہوشیارپور مین جسکو گیارہ برس گذر گئے مینے یہ الہام نہین سنایا تھا کہ ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ یعنی ای عورت {عورت سے مراد احمد بیگ ہوشیارپوری کی بیوی کی والدہ ہے} توبہ توبہ کر کہ تیری دختر اور دختر دختر پر بلا نازل ہونیوالی ہے۔ سوایک بلا تو نازل ہوگئی کہ احمد بیگ فوت ہوگیا۔ اور بنت البنت کی بلا باقی ہے جسکو خدا تعالیٰ نہین چھوڑیگا جب تک پورا نہ کرے۔ مگر چونکہ اس الہام مین توبی کا لفظ توبہ کی شرط کو ظاہر کررہا تہا اور اُس شرط کو احمد بیگ کی موت کے بعد اُسکے وارثون نے پورا کردیا اور وہ بہت ڈرے اور اپنے داماد کے لئے دعا اور رجوع مین لگ گئے اسلئے احمد بیگ کے داماد کی موت مین سنت اللہ کبموافق تاخیر ہوگئی۔ کیونکہ وہ خوف جو احمد بیگ کی موت نے اُنکے دلون مین بٹھادیا وہی توبہ کا باعث ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ تجربہ انسان کے دلپر بڑا قوی اثر ڈالتا ہے اور اُسکے دل کو خوف سے بھر دیتا ہے سو احمد بیگ کی موت کے بعد اُن کا حال ایسا ہی ہوا۔

اسی طرح شیخ محمد حسین بٹالوی کو حلفاً پوچھنا چاہیے کہ کیا یہ قصہ صحیح نہین کہ یہ عاجز اس شادی سے پہلے جو دہلی مین ہوئی اتفاقاً اُسکے مکان پر موجود تہا اُسنے سوال کیا کہ کوئی الہام مجھکو سناؤ۔ مینے ایک تازہ الہام جو انھین دنون مین ہوا تہا اور اس شادی اور اُسکی دوسری جزپر دلالت کرتا تہا اُسکو سنایا۔ اور وہ یہ تہا کہ بکرٌ وثیّب یعنی مقدر یون ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور پھر بعدہ ایک بیوہ سے مین اس الہام کو یاد رکہتا ہون مجھے امید نہین کہ محمد حسین نے بھلا دیا ہو۔ مجھے اُس کا وہ مکان یاد ہے جہان کرسی پر بیٹھکر مینے اُسکو الہام سنایا تہا اور احمد بیگ کے قصہ کا ابھی نام ونشان نہ تہا اور نہ ابھی اس دوسری شادی کا کچھ ذکر تہا۔ پس اگر وہ سمجھے تو سمجھ سکتا ہے کہ یہ خدا کا نشان تہا جسکا ایک حصہ اُسنے دیکھ لیا۔ اور دوسرا حصہ جو ثیّب یعنی بیوہ کے متعلق ہے دوسرے وقت مین دیکھیگا پھر ایک اور الہام ہے جو فروری ۱۸۸۶ء مین شایع ہوا تہا۔ اور وہ یہ ہے کہ

خدا تین کو چار کریگا - اُسوقت اِن تین لڑکونکا جواب موجود مین نام و نشان نہ تہا - اور اس الہام کے معنی یہ تہے کہ تین لڑکے ہون گے اور پھر ایک اور ہو گا جو تین کو چار کر دے گا - سو ایک بڑا حصہ اُس کا پورا ہو گیا یعنے خدا نے تین لڑکے مجھکو اس نکاح سے عطا کیئے جو تینون موجود ہین صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنیوالا ہو گا - اب دیکھو کہ یہ کیسا بزرگ نشان ہے - کیا انسان کے اختیار مین ہے کہ اول افترا کے طور پر تین یا چار لڑکون کی خبر دے - اور پھر وہ پیدا بھی ہو جائین -

پھر ایک اور نشان یہ ہے جو یہ تین لڑکے جو موجود ہین ہر ایک کے پیدا ہونیسے پہلے اُسکے آنیکی خبر دیگئی ہے چنانچہ **محمود** جو بڑا لڑکا ہے اُسکی پیدایش کی نسبت اس بنر اشتہار مین صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے لڑکے کے وفات کے بارے مین شایع کیا گیا تہا جو رسالہ کیطرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقون پر ہے - اور **بشیر** جو درمیانی لڑکا ہے اُسکی خبر ایک سفید اشتہار مین موجود ہے جو سبز اشتہار کے تین سال بعد شایع کیا گیا تہا - اور **شریف** جو سب سے چھوٹا لڑکا ہے اُسکے تولد کی نسبت پیشگوئی ضیاء الحق اور انوار الاسلام مین موجود ہے - اب دیکھو کہ کیا یہ خدای عالم الغیب کا نشان نہین ہے کہ ہر ایک بشارت کے وقت مین قبل از وقت وہ بشارت دیتا رہا -

پھر ایک اور پیشگوئی ہے جو ابھی ظہور مین آئی ہے یعنی وہ جلسہ مذاہب جو لاہور مین ہوا تہا اُسکی نسبت مجھے پہلے سے خبر دیگئی کہ وہ مضمون جو میری طرف سے پڑھا جائیگا وہ سب مضمونون پر غالب رہے گا - چنانچہ مینے قبل از وقت اس بارہ مین اشتہار دیدیا جو حاشیہ مین لکہا جاتا ہے ✤

نقل اشتہار مطابق اصل

سچائی کے طالبونکے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری -

جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال مین ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہو گا اس مین اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارہ مین پڑھا جائیگا - یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتون سے برتر اور خدا کے نشانون مین سے ایک نشان اور خاص

اور اس الہام کے موافق میرے اُس مضمون کی جلسہ مذاہب مین ایسی قبولیت ظاہر ہوئی کہ مخالفون نے

اُس کی تائید سے لکہا گیا ہے - اس مین قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہین جنسے آفتاب کی طرح روشن ہوجائیگا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے - اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچون سوالون کے جواب مین سنیگا مین یقین کرتا ہون کہ ایک نیا ایمان اُس مین پیدا ہوگا - اور ایک نیا نور اس مین چمک اٹھے گا - اور خدا تعالی کے پاک کلام کی ایک **جامع تفسیر** اُس کے ہاتھہ آجائیگی - یہ میری تقریر انسانی فضولیو نسے پاک اور لاف وگزاف کے داغ سے منزہ ہے مجھے اسوقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس ✤ اشتہار کے لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے کہ تا وہ قرآن شریف کے حسن وجمال کا مشاہدہ کرین اور دیکہین کہ ہمارے مخالفون کا کسقدر ظلم ہے کہ وہ تاریکی سے محبت کرتے اور اس نور سے نفرت رکہتے ہین - مجھے خدائے علیم نے **الہام** سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو **سب پر غالب آئے گا** - اور اس مین سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومین بشرطیکہ حاضر ہون اور اُسکو اول سے آخر تک سنین شرمندہ ہوجائیگی اور ہرگز قادر نہین ہون گے کہ اپنی کتابون کے یہ کمال دکہلا سکین - خواہ وہ عیسائی ہون خواہ آریہ خواہ سناتن دہرم والے یا کوئی اور - کیونکہ خدا تعالیٰ نے **ارادہ فرمایا ہے** کہ اُس روز اُسکی پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو - مینے **عالم کشف** مین اسکے متعلق دیکہا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتہہ مارا گیا اور اس ہاتھہ کے چھونیسے اس محل مین سے ایک نور ساطع نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھون پر بہی اُسکی روشنی پڑی - تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تہا وہ بلند آواز سے بولا کہ **اللہ اکبر خربت خیبر** - اسکی تعبیر یہ ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول وحلول انوار ہے - اور وہ نور قرآنی معارف ہین اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہین جنمین شرک اور باطل کی ملونی ہے - اور انسان کو خدا

✤ سوامی شوگن چندر صاحب نے اپنے اشتہار مین مسلمانون اور عیسائی صاحبان اور آریہ صاحبو نکو قسم دی تہی کہ اُن کے نامی علماء اس جلسہ مین اپنے اپنے مذہب کی خوبیان ضرور بیان فرماوین - سو ہم سوامی صاحب کو اطلاع دیتے ہین کہ ہم اس بزرگ قسم کی عزت کیلئے آپکی منشاء کو پورا کرنیکے لئے طیار ہوگئے ہین - اور انشاء اللہ ہمارا مضمون آپکے جلسہ مین پڑھا جائیگا - اسلام وہ مذہب ہے جو خدا نام درمیان آنیسے سچے

بھی اقرار کیا کہ وہ مضمون سب سے اول رہا ہے ۔ اور یہ اشتہار الہامی محمد حسین بٹالوی اور احمد اللہ اور ثناء اللہ مولویان امرتسری اور عیسائیون کو بھی قبل از وقت بھیجا گیا تھا ۔

اب بتلاوین کیا یہ خدا کا نشان نہین ہے کہ خدا نے مجھے پہلے سے خبر دی کہ سب پر تیرا ہی مضمون غالب رہے گا ۔ پس وہ مضمون جس عظمت کی نگاہ سے سنا گیا اور جس تعظیم سے شہر لاہور مین اس کی دھوم مچگئی کیا محمد حسین اس سے بے خبر ہے ۔ یا ثناء اللہ اس واقعہ سے ناواقف ہے ۔ پس یہ بے ایمانی کیسی ہے جو صریح نشانون

تتمہ متعلق اشتہار

کی جگہ دی گئی ۔ یا خدا کی صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے ۔ سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبون کا جھوٹھ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائیگی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے پھر مین اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا ۔ اور مجھے یہ الہام ہوا

ان اللہ معک ان اللہ یقوم اینما قمت

یعنی خدا تیرے ساتھ ہے خدا وہین کھڑا ہوتا ہے جہان تو کھڑا ہو ۔ یہ حمایت الہی کے لئے ایک استعارہ ہے ۔

اب مین زیادہ لکھنا نہین چاہتا ہر ایک کو یہی اطلاع دیتا ہون کہ اپنا اپنا حرج بھی کر کے ان معارف کے سننے کے لئے ضرور بمقام لاہور تاریخ جلسہ پر آوین کہ اُن کی عقل اور ایمان کو اس سے وہ فائدے حاصل ہونگے کہ وہ گمان نہین کر سکتے ہون گے ۔

والسلام علی من اتبع الہدی

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء

بقیہ حاشیہ متعلق اشتہار

مسلمان کو کامل اطاعت کی ہدایت فرماتا ہے ۔ لیکن اب ہم دیکھین گے کہ آپ کے بھائی آریون اور پادری صاحبون کو خدا کے پرمیشر یا یسوع کی عزت کا کسقدر پاس ہے اور وہ ایسے عظیم الشان قدوس کے نام پر حاضر ہونے کے لئے مستعد ہین یا نہین ۔ منہ ۔

سے انکار کرتے ہین - کیا اسقدر اخبار غیبیہ* کوئی خود بخود تراش سکتا ہے - اور کیا یہ ایک کذاب کی نشانی ہے کہ اس طور سے خدا اسکی تائید کرے - اور ایسے عام جلسون مین جھوٹے دجال کو عزت

---

* **حاشیہ** - دنیا مین بہت نادان اس دھوکہ مین پڑے ہوئے ہین کہ وہ اس اعلام غیب کو جو خدا تعالیٰ کے خاص بندون کو اسکی طرف سے ہوتا ہے بنظر توہین اور تحقیر دیکھتے ہین - بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ الہام کے معارف کو سنتے ہی جلد بول اٹھتے ہین کہ یہ کچھ حقیقت نہین - یہ تو ہمارے ادنیٰ مریدون کو بھی ہوا کرتا ہے - بعض کہہ دیتے ہین کہ یہ ابتدائی حالات کا ایک ناقص مرتبہ ہے جس سے آگے گذرنا چاہیئے اور ہمنے اپنی دستگیری سے مریدونکو اوپر کی طرف کھینچا ہے - یہ کچھ نہین ہیچ ہے -

لیکن جاننا چاہیئے کہ یہ سب شیاطین الانس ہین - اور چاہتے ہین کہ کسیطرح خدا کے نور کو بجھا دین - یہ تو سچ ہے کہ کبھی سچی خواب ادنیٰ مومن یا کافر کو بھی آجاتی ہے اور کوئی ٹوٹا پھوٹا فقرہ الہام کے رنگ مین ہر ایک مومن کے دل مین القا ہو سکتا ہے - بلکہ کبھی ایک فاسق بھی تنبیہ یا ترغیب کے طور پر پا سکتا ہے - مگر وہ امر جسکو یہ عاجز پیش کرتا ہے یعنی **مکالمات الٰہیہ** وہ بغیر خاص اور برگزیدہ بندون کے کسی کو عطا نہین کیا جاتا - یہ تو ظاہر ہے کہ ادنیٰ مشارکت سے کوئی شخص اس لقب کا مستحق نہین ہو سکتا جو حضرت احدیت کے فضل سے اکمل اور اتم فرد کے لئے مخصوص ہے - دنیا کے کمالات کی طرف نظر کر کے دیکھو کیا کسی دیوار پر ایک اینٹ لگانے سے کوئی شخص کامل معمارون مین شمار ہو سکتا ہے یا ایک دوا بتلانے سے ڈاکٹر کہلا سکتا ہے یا عربی یا انگریزی کا ایک لفظ سیکھنے سے اس زبان کا امام تسلیم کیا جا سکتا ہے - یون تو چوہڑون چمارون اور فاسقون کو بھی خدا کے پاک نبیون سے خواب دیکھنے مین مشارکت ہے مگر کیا اس ایک ذرہ سی مشارکت سے تمام فاسق انبیاء کے ہم پایہ اور ہم مرتبہ شمار کئے جائینگے

یہ جہلاء کی غلطیان ہین کہ جو قلت تدبر سے انکے نفوس امارہ پر محیط ہو رہی ہین - ہان یہ سچ ہے کہ نہ تمام صوفیون بلکہ فاسقون اور فاجرون اور کافرون سے بھی خدا تعالیٰ کی یہ سنت جاری ہے کہ کبھی وہ سچی خوابین دیکھتے ہین - بعض وقت کوئی ٹوٹا پھوٹا فقرہ بطور الہام بھی سن لیتے ہین - بعض وقت کشفی طور پر کسی مردہ کو دیکھ لیتے یا کشف قبور کے رنگ مین کسی روح سے ملاقات کر لیتے ہین - مگر وہ ایسے ناتمام نظارون سے کسی کمال کے وارث نہین کہلا سکتے اور خدا تعالیٰ ان بدکارون یا ناتمام فقیرون کو اسلئے رویا یا کشف یا

دے اور محمد حسین جیسے راستباز کو اگر وہ راستباز ہے ذلیل اور روسیاہ کرے - کیا یہ خدا کا فعل ہو سکتا تھا

حاشیہ

الہام کا مزہ چکھاتا ہے کہ تا وہ یقین کر لین کہ یہ قوت تخمی طور پر ہر ایک مین موجود ہے اور ہر ایک کے لئے ترقی کی راہ کھلی ہے خدا نے کسی کو روکنا نہین چاہا - سو یہ نمایش جو تمام شعراء یا فاسقون اور فاجرون کو ہوتی ہے - یہ صرف اسی غرض کے لئے ہے کہ تا انکی ہمتین مضبوط ہون اور اُنکا شوق بڑھے اور آگے قدم رکھنے کے لئے طیار ہون - اور اس نمایش مین بہت سی اضغاث احلام بہی داخل ہو جاتی ہین -

غرض کمال کی یہ علامت نہین - ہان صحت استعداد کی کسی قدر علامت ہے - اور مین اعلان سے کہتا ہون کہ جسقدر فقرا مین سے اس عاجز کے مکفر یا مکذب ہین وہ تمام اُس کامل نعمت مکالمہ الہیہ سے بے نصیب ہین - اور محض یاوہ گو اور ژاژخا ہین -

اور مکالمہ الہیہ کی حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبیون کی طرح اُس شخص کو جو فنا فی النبی ہے اپنے کامل مکالمہ کا شرف بخشے - اس مکالمہ مین وہ بندہ جو کلیم اللہ ہو خدا سے گویا آمنے سامنے باتین کرتا ہے - وہ سوال کرتا ہے - خدا اسکا جواب دیتا ہے - گو ایسا سوال جواب پچاس دفعہ واقعہ ہو یا اس سے زیادہ بہی - خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ کے ذریعہ سے تین نعمتین اپنے کامل بندہ کو عطا فرماتا ہے - **اول** اُن کی اکثر دعائین قبول ہوتی ہین اور قبولیت سے اطلاع دیجاتی ہے - **دوم** اُسکو خدا تعالیٰ بہت سے امور غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے - **سوم** اُس پر قرآن شریف کے بہت سے علوم حکمیہ بذریعہ الہام کھولے جاتے ہین - پس جو شخص اس عاجز کا مکذب ہو کر پھر یہ دعوی کرتا ہے کہ یہ ہنر مجھ مین پایا جاتا ہے مین اُسکو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کہ ان تینون باتو ن مین میرے ساتھ مقابلہ کرے اور فریقین مین قرآن شریف کے کسی مقام کی سات آیتین تفسیر کیلئے بالاتفاق منظور ہو کر انکی تفسیر دونون فریق لکہین مگر ضرور ہے کہ اپنے الہام سے اُسکے معارف لکہے - اور مین اپنے الہام سے لکہون - اور چند ایسے الہام قبل از وقت وہ پیش کرے جنمین قبولیت دعا کی بشارت ہو اور وہ دعا فوق الطاقت ہو - ایسا ہی مین بہی پیش کرون اور چند امور غیبیہ جو آنیوالے زمانہ سے متعلق ہین وہ قبل از وقت ظاہر کرے - اور ایسا ہی مین بہی ظاہر کرون اور دونون فریق کے یہ بیان اشتہارات کے ذریعہ سے شائع ہو جائین تب ہر ایک کا صدق کذب کہل جائیگا - مگر یاد رکہنا چاہیے کہ ہرگز ایسا نہین کر سکینگے - مکذبین کے دلون پر خدا کی لعنت ہے خدا انکو نہ قرآن کا نور دکہلائیگا نہ بالمقابل دعا کی استجابت جو اعلام قبل از وقت کے ساتھ ہو اور نہ امور غیبیہ پر اطلاع دیگا لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول - پس اب مینے یہ اشتہار دیدیا ہے جو شخص اسکے

انسان کا منصوبہ۔

ماسوا اسکے مین دوبارہ حق کے طالبون کے لئے عام اعلان دیتا ہون کہ اگر وہ اب بہی نہین سمجہے تو نئے سرے اپنی تسلی کرلین۔ اور یاد رکہین کہ خدا تعالیٰ سے چھہ طور کے نشان میرے ساتھ ہین۔

اول۔ اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت فصاحت مین میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا تو وہ ذلیل ہوگا۔ مین ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہون کہ اسی عربی مکتوب کے مقابل پر طبع آزمائی کرے۔ اگر وہ اس عربی کے مکتوب کے مقابل پر کوئی رسالہ بالتزام مقدار نظم و نثر بنا سکے اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو قسم کھاکر اسکی تصدیق کر سکے تو مین کاذب ہون۔ **دوم**۔ اور اگر یہ نشان منظور نہ ہو تو میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بناوین۔ یعنی روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور فال قرآن شریف کھولا جاوے۔ اور پہلی سات آیتین جو نکلین انکی تفسیر مین بہی عربی مین لکہون اور میرا مخالف بہی لکہے۔ پھر اگر مین حقائق معارف کے بیان کرنےمین صریح غالب نہ رہون تو پھر بھی مین جھوٹا ہون۔ **سوم**۔ اور اگر یہ نشان بہی منظور نہ ہو تو ایکسال تک کوئی مولوی نامی مخالفوں مین سے میرے پاس رہے۔ اگر اس عرصہ مین انسان کی طاقت سے برتر کوئی نشان مجھسے ظاہر نہو تو پھر بہی مین جھوٹا ہونگا۔ **چہارم**۔ اور اگر یہ بہی منظور نہ ہو تو ایک تجویز یہ ہے کہ بعض نامی مخالف اشتہار دیدین کہ اس تاریخ کے بعد ایکسال تک اگر کوئی نشان ظاہر ہو تو ہم توبہ کرینگے اور مصدق ہوجائینگے۔ پس اس اشتہار کے بعد اگر ایک سال تک مجھسے کوئی نشان ظاہر نہ ہوا جو انسانی طاقتون سے بالاتر ہو خواہ پیشگوئی ہو یا اور تو مین اقرار کرونگا کہ مین جھوٹا ہون۔ **پنجم**۔ اور اگر یہ بہی منظور نہ ہو تو شیخ محمد حسین بطالوی اور دوسرے نامی مخالف مجھسے مباہلہ ✣ کرلین۔ پس اگر

✣ **حاشیہ**۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مباہلہ کی دعوت پر اطلاع پاکر اپنے خط مین مولوی عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کا ذکر کیا ہے شاید اس ذکر سے اُس کا یہ مطلب ہے کہ اُس مباہلہ سے عبدالحق پر کوئی بلا نازل نہ ہوئی اور نہ اس طرف کوئی نیک اثر ظاہر ہوا۔ سو مین اُسکو اور اُس کے رفیقونکو اطلاع دیتا ہون کہ اول تو یہ بات صحیح نہین ہے کہ اُس مباہلہ کے بعد عبدالحق کو کوئی

مباہلہ کے بعد میری بد دعا کے اثر سے ایک بہی خالی رہا تو مین اقرار کرونگا کہ مین جھوٹا ہون۔

حاشیہ

واقعی ذلت نہ پہونچی۔ یا ہمین کوئی واقعی عزت حاصل نہ ہوئی جیسا کہ مین آگے چلکر بیان کرونگا ماسوا اسکے وہ مباہلہ درحقیقت میری درخواست سے نہین تہا اور نہ میرا اسمین یہ مدعا تھا کہ عبد الحق پر بد دعا کرون اور نہ مینے بعد مباہلہ کبہی اسکی طرف توجہ کی۔ اسبات کو اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ مینے کبہی عبد الحق پر بد دعا نہین کی۔ اور اپنے دل کے جوش کو ہرگز اس طرف توجہ نہین دیا لیکن اب نااہل مولویون کا ظلم انتہا سے گذر گیا۔ اسلیئے اب مین آسمانی فیصلہ کے لیئے خود ہر ایک مکفر سے مباہلہ کی درخواست کرتا ہون۔ اور اس لیئے کہ بعد مین شبہات پیدا نہ ہون مینے یہ لازمی شرط ٹھہرا دی ہے کہ جو لوگ مباہلہ کے لیئے بلائے گئے ہین کم سے کم دس آدمی انمین سے مباہلہ کی درخواست کرین تا خدا کی مدد صفائی سے ثابت ہو اور کسی تاویل کی گنجائش نہ رہے اور تا کوئی بعد مین یہ نہ کہے کہ مقابل پر صرف ایک آدمی تہا سو اتفاقاً اسپر کوئی مصیبت آگئی بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہین سچائی پر پردہ ڈالنے کے لیئے یہ بہی کہا کرتے ہین کہ گذشتہ مباہلہ مین عبد الحق کو فتح ہوئی۔ کیونکہ آتہم کے متعلق جو پیشگوئی کی تہی اس مین آتہم نہین مرا۔ مگر یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہین سمجہتے کہ کب اور کس وقت یہ الہام ظاہر کیا گیا تہا کہ آتہم ضرور میعاد کے اندر مرے گا۔ اور کس اشتہار یا کتاب مین ہمنے لکہا تہا کہ اس عرصہ مین بغیر کسی شرط کے آتہم کی نسبت موت کا حکم ہے۔ دنیا مین سب جاندارون سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہین جو اپنے نفسانی جوش کے لیئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہین۔ اے مردار خوار مولویو اور گندی روحو تمپر افسوس کہ تمنے میری عداوت کے لیئے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو تم سچائی کے تیز شعاعون کو کیونکر چھپا سکتے ہو۔ کیا ضرور نہ تہا کہ خدا اس پیشگوئیمین اپنی شرط کا لحاظ رکہتا۔ اے ایمان اور انصاف سے دور بہاگنے والو سچ کہو کہ کیا اس پیشگوئی مین کوئی ایسی شرط نہ تہی جسپر قدم مارنا آتہم کا اس کی موت مین تاخیر ڈال سکتا تہا سو تم جہوٹھ مت بولو اور وہ نجاست نہ کھاؤ جو عیسائیون نے کھائی۔

آنکھہ کھول کر دیکہو کہ یہ پیشگوئی اپنی تمام چمکون کے ساتہہ پوری ہوگئی۔ اب اس پیشگوئی کو ایک پیشگوئی نہ سمجہو۔ بلکہ یہ دو پیشگوئیان ہین جو اپنے وقت پر ظہور مین آئین۔

(١) اول وہ پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ٢٤١ مین درج ہے۔ جسنے آجسے پندرہ برس

یہ طریق فیصلہ ہین جو مینے پیش کئے ہین۔ اور مین ہر ایک کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہون کہ اب سچے

حاشیہ

پہلے صاف لفظون مین یہ ظاہر کیا تہا کہ عیسائیون کا ایک فتنہ برپا ہوگا۔ اور یہودی صفت لوگ اُنکے ساتھ ملینگے اور وہ حق کو چھپانے کے لئے بڑا مکر کرینگے اور بہت ایذا دینگے آخر صدق ظاہر ہو جائے گا۔ سو وہی صدق تہا جسکی تائید مین پندرہ برس پہلے یہ پیشگوئی کی گئی۔ پھر مین کہتا ہون کہ وہی صدق تہا جسنے آتہم کو پیشگوئی سُننے کے بعد ایک مجرم کی طرح لرزان ہراسان بنا دیا تہا۔ پھر مین کہتا ہون کہ وہی صدق تہا جس نے آتہم کو تین جھوٹے بہتانون کے بنانے کے لئے مجبور کیا۔ پھر مین کہتا ہون کہ وہی صدق تہا جسنے آتہم کو قسم کھانے سے روکا۔ پھر مین کہتا ہون کہ وہی صدق تھا جس نے آتہم کو اس ایذا اٹھانے کے بعد نالش کرنے کی جرأت سے ڈرا دیا۔ پھر مین کہتا ہون کہ وہی صدق تہا جس سے آتہم آخری الہامون کے موافق آخری اشتہار سے آٹھ مہینے کے اندر تمام پادریون کا منہ کالا کرکے قبر کے گڑھے مین جا پڑا۔

آتہم کی پیشگوئی کو اگر اس پیشگوئی کیساتھ جو پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین لکھی گئی تہی اکھٹا کرکے پڑھا جائے تو یہ ایک ایسا اعجاز نمایان ہے جس سے بڑے بڑے کافرون کے دل نرم ہو سکتے ہین۔ اور یہ پیشگوئی آفتاب کی طرح چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مگر ان مولویون کی کن سے تشبیہ دون وہ اُس بیوقوف اندھے سے مشابہت رکہتے ہین کہ جو آفتاب کے وجود سے منکر ہو گیا تہا اور بڑے زور سے وعظ کرتا تہا کہ آفتاب کے وجود پر کوئی بہی دلیل نہین۔ تب آفتاب نے اُسکو کہا کہ ای مادرزاد اندھے مین کونسی دلیل تجکو بتلاؤن کہ تا تو میرے وجود کا قائل ہو جائے۔ سو بہتر ہے کہ تو خدا سے دعا کیا کر تا وہ تجھے آنکھین بخشے پھر جب تو سوجاکھا ہو جائے گا تو بآسانی مجھے دیکھ لیگا۔

یہ غضب کی بات ہے کہ جس واقعہ کی خبر خدا نے پندرہ برس پہلے دیدی اور اُسی طور پر وہ واقعہ ظہور مین آیا اور اپنی شرط کے موافق پہلے ہوا اور پھر دوسرے الہام کے موافق جو اُسی زمانہ مین شائع ہو چکا آتہم آخری اشتہار سے آٹھ مہینے کے اندر قبر مین جا پہونچا۔ اور سب مراتب پیشگوئی کے پورے ہو گئے۔ اور اس جھگڑے کے متعلق جو ہم مین اور عیسائیون مین نہایت زور سے ہوا آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی خبر دی۔

یہ سب کچھ ہوا مگر اب تک بعض بے ایمان اور اندھے مولوی اور خبیث طبع عیسائی اس

دل سے ان طریقون مین سے کسی طریق کو قبول کرین - یعنی یا تو میعاد دو ماہ مین جو مارچ ۱۸۹۷ء

حاشیہ

آفتاب ظہور حق سے منکر ہین - مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو عبد الحق کے مباہلہ کا ذکر کیے پھر تجلا یہ اشارہ کیا ہے کہ آثار نصرت الٰہی بعد مباہلہ عبد الحق کی طرف تھے - یہ ایک عظیم الشان سچائی کا خون کیا ہے - اور اس قسم ایک گندہ جھوٹ بولا ہے جس سے ایک مومن کا بدن کانپ جاتا ہے افسوس یہ لوگ مولوی کہلانے کا تو بہت شوق رکھتے ہین مگر تقوی اور دیانت سے ایسے دور ہین کہ جیسے مشرق سے مغرب - اگر ان کلمات سے مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مطلب ہے کہ عیسائیون نے پیشگوئی کے میعاد کے بعد امرتسر مین بہت شور مچایا تھا اور ناپاک فرقہ نصرانیون کا طوائف کی طرح کوچون اور بازارون مین ناچتے پھرتے تھے - اور اس عاجز کو سب پادری اور اُنکے ہم سرشت مولوی اور پلید طبع بعض اخبارون والے گالیان دیتے تھے اور طرح طرح کی بدزبانی کرتے تھے یہ گویا عبد الحق کے مباہلہ کا اثر تھا - تو مین مولوی ثناء اللہ کو یقین دلاتا ہون کہ ہر ایک جوش اور بدزبانی جسکی واقعات صحیحہ پر بنا نہ ہو اور محض اپنی غلط فہمی اور کوتہ اندیشی ہو اہل حق کی عزت کو اُس سے کچھ نقصان نہین پہونچ سکتا - اور نہ کسی مخالف کی بس سے فتح سمجھی جا سکتی ہے - بلکہ ایسے لوگون کی یہ جھوٹی خوشی انجام پر اُن کے لئے ایک لعنت سے بھرا ہوا عذاب ہو جاتا ہے - جیسا کہ جن لوگون نے ہمارے سید و مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وطن سے نکالا اور بہت سی بے ادبیون اور شوخیون کے ساتھ پیش آئے یا فرعون نے جو کئی مرتبہ حضرت موسی کو اپنے دربار سے دھکے دیکر باہر کر دیا اور اُن کا نام کافر کہا اور اپنی دانست مین بہت بے عزتی کی - ایسا ہی جب حضرت مسیح نے یہودیون کو ایلیا کے نزول کے بارے مین اُنکے خیال کے موافق تسلی بخش جواب نہ دیا تو یہودیون نے مسیح پر بہت ٹھٹھا مارا اور اُنکا نام ملحد رکھا گیا اور اکثر لوگون نے انکو مارا اور اُن کے منہ پر تھوکا اور دوکھے بھی لگے اور اپنے خیال مین بڑی بے عزتی کی - لیکن درحقیقت یہ سب جھوٹی خوشیان تھین - اور واقعات صحیحہ پر اُن کی بنیاد نہ تھی - اسلئے نہین کہہ سکتے کہ ان [illegible] اُن پاک نبیونکی کوئی واقعی بے عزتی ہو گئی - یا کوئی واقعی فتح اُنکے مخالفونکو میسر آئی [illegible] دیکھو کہ اس زمانہ مین نجاست خوار پادری [illegible] سید و مولی فخر المرسلین خاتم النبیین سید الاولین والآخرین کی کیسی بے ادبیان کر رہے ہین - ہزارون کا ایسا نعوذ [illegible] جھوٹے بہتان لگاتے ہین - نعوذ باللہ ڈاکو - رہزن - زانی [illegible] شیطانی [illegible]

کی دس تاریخ تک مقرر کرتا ہوں۔ اس عربی رسالہ کا ایسا ہی فصیح بلیغ جواب چھاپکر شایع کریں۔ یا

حاشیہ

ہیں۔ جیسا کہ ابھی ایک پلید ذریت شیطان فتح مسیح نام متعین فتح گڈہ نے اسی قسم کی آنجناب کی نسبت بے ادبیاں کیں۔ مگر کیا ان بدکاروں نجاست خواروں کی بے ادبیوں سے جو زندہ خدا کو چھوڑکر ایک ملعون مردہ کی پوجا میں لگ گئے ہیں اُس آفتاب ہدایت کی شان میں کچھ فرق آگیا؟ نہیں۔ بلکہ یہ تمام زیادتیاں انھیں پر حسرتیں ہیں۔

پس اسیطرح اگر اندھے پادریوں نے یا یک چشم مولویوں نے آتہم کے مقدمہ کی حقیقت کو اچھی طرح نہ سمجھا اور بدزبانی کی تو اس **غلط فہمی** کی واقعی ذلت انھیں کو پہونچی اور اس خطا کی سیاہی اُنھیں کے مونہہ پر لگی اور سچائی کے چھوڑنے کی لعنت انھیں پر برسی چنانچہ صدہا آدمیوں نے بعد اسکے روروکے توبہ کی کہ ہم غلطی پر تھے۔ غرض کسی جھوٹی خوشی سے کسی پر سچا الزام نہیں آسکتا۔ اور نہ جھوٹھے الزام سے کوئی واقعی دھبہ کسی کی عزت کو لگ سکتا ہے۔ اور نہ اس سے کسی کی واقعی فتح سمجھی جا سکتی ہے۔ بلکہ وہ انجام کے لحاظ سے اُن لوگوں پر لعنت کا داغ ہے جنھوں نے ایسی جھوٹی خوشی کی۔

پس آتہم کی نسبت جسقدر پلیدوں اور نابکاروں نے خوشیاں کیں۔ اب وہی خوشیاں ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئیں۔

اب ڈھونڈو آتہم کہاں ہے۔ کیا پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق وہ قبر میں داخل نہیں ہوا۔ کیا وہ ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔

اے اندھو! میں کب تک تمہیں بار بار بتلاؤں گا۔ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا اپنی شرط کے موافق اپنے پاک الہام کو پورا کرتا۔ آتہم تو اُسی وقت مر گیا تھا جبکہ میری طرف سے چار ہزار کے انعام کے ساتھ متواتر اُسپر حجت پوری ہوئی اور وہ سر نہ اٹھا سکا۔ پھر خدا نے اسکو نہ چھوڑا جب تک قابض ارواح کے اسکو سپرد نہ کر دیا۔

پیشگوئی ہر ایک پہلو سے کھل گئی۔ اب بھی اگر جہنم کو اختیار کرنا ہے تو میں عمداً گرنے والے کو پکڑ نہیں سکتا۔ یہ تمام واقعات ایسے ہیں کہ ان سب پر پوری اطلاع پاکر ایک متقی کا بدن کانپ جاتا ہے اور پھر وہ خدا سے شرم کرتا ہے کہ ایسی کھلی کھلی پیشگوئی سے انکار کرے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ اگر کوئی میرے سامنے خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر اس پیشگوئی کے صدق سے انکار کرے تو خدا تعالیٰ اُسکو بغیر سزا نہیں چھوڑے گا۔ اول چاہیے کہ وہ

بالمقابل ایک جگہ بیٹھکر زبان عربی مین میرے مقابل مین سات آیت قرآنی کی تفسیر لکھین۔ اور یا ایکسال تک

ان تمام واقعات سے اطلاع پاوے تا اُسکی بے خبری اُسکی شفیع نہ ہو۔ پھر بعد اسکے قسم کھاوے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہین اور جھوٹھی ہے پھر اگر وہ ایکسال تک اس قسم کے وبال سے تباہ نہ ہوجائے اور کوئی فوق العادت مصیبت اُسپر نہ پڑے تو دیکھو کہ مین سبکو گواہ کرکے کہتا ہون کہ اس صورت مین مین اقرار کرونگا کہ ہان مین جھوٹھا ہون۔ اگر عبدالحق اسبات پر اصرار کرتا ہے تو وہی قسم کھاوے۔ اور اگر محمد حسین بطالوی اس خیال پر زور دے رہا ہے تو وہی میدان مین آوے۔ اور اگر مولوی احمد اللہ امرتسری یا ثناء اللہ امرتسری ایساہی سمجھ رہا ہے تو انھین پر فرض ہے کہ قسم کھانیسے اپنی تقوی دکھلاوین اور یقیناً یاد رکھو کہ اگر اُن مین سے کسینے قسم کھائی کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہین ہوئی اور عیسائیون کی فتح ہوئی تو خدا اُسکو ذلیل کرے گا۔ روسیاہ کرے گا۔ اور لعنت کی موت سے اُسکو ہلاک کرے گا۔ کیونکہ اُسنے سچائی کو چھپانا چاہا جو دین اسلام کے لئے خدا کے حکم اور ارادہ سے زمین پر ظاہر ہوئی۔

مگر کیا یہ لوگ قسم کھا لینگے؟ ہرگز نہین۔ کیونکہ یہ جھوٹھے ہین۔ اور کتون کی طرح جھوٹھ کا مردار کھا رہے ہین۔

اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اگرچہ عبدالحق کے مباہلہ مین اس طرفسے کسی بد دعا کا ارادہ نہ کیا گیا ہو مگر جو صادق کے سامنے مباہلہ کے لئے آیا ہو کسی قدر تو بعد مباہلہ ایسے امور کا پایا جانا چاہیئے جنپر غور کرنیسے اُسکی ذلت اور نامرادی پائی جائے اور اپنی عزت دکھلائی دے۔

سو جاننا چاہیئے کہ وہ امور بہ تفصیل ذیل ہین جو بحکم **العاقبة للمتقين** ہمارے عزت کے موجب ہوئے۔ **اوّل**۔ آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ اپنے واقعی معنون کے رو سے پوری ہوگئی۔ اور اُسدن وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ مین لکھی گئی تھی۔ آتھم اصل منشاء الہام کے مطابق مرگیا۔ اور تمام مخالفون کا مونہہ کالا ہوا اور اُنکی تمام جھوٹی خوشیان خاک مین مل گئین۔ اس پیشگوئی کے واقعات پر اطلاع پاکر صدہا دلون کا کفر ٹوٹا اور ہزارون خط اسکی تصدیق کے لئے پہونچے۔ اور مخالفون اور مکذبون پر وہ لعنت پڑی جو اب دم نہین مار سکتے۔ **دوسرا** وہ امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا۔ وہ اُن عربی رسالون کا مجموعہ ہے جو مخالف مولویون اور پادریون کے ذلیل کرنیکے لئے لکھا

میرے پاس نشان دیکھنے کے لئے رہین- اور یا اشتہار شایع کرکے اپنے ہی گھر مین میرے نشانی

گیا تہا اور انھین مین سے یہ عربی مکتوب ہے جواب نکلا- کیا عبد الحق اور کیا اُسکے دوسرے بھائی ان رسائل کے مقابل پر مر گئے اور کچھہ بہی لکھہ نہ سکے - اور دنیا نے یہ فیصلہ کر دیا کہ عربی دانی کی عزت اسی شخص یعنی اس راقم کے لئے مسلم ہے جسکو کافر ٹھہرایا گیا ہے - اور یہ سب مولوی جاہل ہین-

اب سوچو کہ یہ عزت کی تعریفین مجھکو کسوقت ملین- کیا مباہلہ کے بعد یا اُس کے پہلے - سو یہ ایک مباہلہ کا اثر تھا کہ خدا نے ظاہر کیا- اسی وقت مین خدا نے شیخ حسین بٹالوی کا وہ الزام کہ اس شخص کو عربی مین ایک صیغہ نہین آتا میرے سر پر سے اتارا- اور محمد حسین اور دوسرے مخالفین کی جہالت کو ظاہر کیا- فالحمد للہ علیٰ ذلک-

تیسرا وہ امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہ قبولیت ہے جو مباہلہ کے بعد دنیا مین کھل گئی- مباہلہ سے پہلے میرے ساتھہ شاید تین چار سو آدمی ہون گے اور اب آٹھہ ہزار سے کچھہ زیادہ وہ لوگ ہین جو اس راہ مین جان فشان ہین- اور جسطرح اچھی زمین کی کھیتی جلد جلد نشو و نما پکڑتی اور بڑھتی جاتی ہے ایسا ہی فوق العادت طور پر اس جماعت کی ایک ترقی ہو رہی ہے - نیک روحین اس طرف دوڑتی چلی آتی ہین - اور خدا زمین کو ہماری طرف کھینچتا چلا آتا ہے- مباہلہ کے بعد ہی ایک ایسی عجیب قبولیت پھیلی ہے کہ اسکو دیکھکر ایک رقت پیدا ہوتی ہے - ایک دو اینٹ سے اب ایک محل طیار ہو گیا ہے - اور ایک دو قطرہ سے اب ایک نہر معلوم ہوتی ہے - ذرہ آنکھین کھولو اور پنجاب اور ہندوستان مین پھرو - اب اکثر جگہ ہماری جماعتین پاؤ گے - فرشتے کام کر رہے ہین اور دلون مین نور ڈال رہے ہین - سو دیکھو مباہلہ کے بعد کیسی عزت ہمکو ملی- سچ کہو کیا یہ خدا کا فعل ہے یا انسان کا-

چوتھا وہ امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا رمضان مین خسوف کسوف ہے - کتب حدیث مین صدہا برسون سے یہ لکھا ہوا چلا آتا تہا کہ مہدی کی تصدیق کے لئے رمضان مین خسوف کسوف ہوگا- اور آجتک کسی نے نہین لکھا کہ پہلے اس سے کوئی ایسا مہدویت کا مدعی ظاہر ہوا تہا جسکو خدا نے یہ عزت دی ہو کہ اُسکے لئے رمضان مین خسوف کسوف ہو گیا ہو- سو خدا نے مباہلہ کے بعد یہ عزت بھی میرے نصیب کی-

اے اندھو! اب سوچو کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت کسکو ملی- عبد الحق تو میری ذلت کے لئے دعائین کرتا تہا- یہ کیا واقعہ پیش آیا کہ آسمان بہی مجھے عزت دینے کے لئے جھکا

ایک برس تک انتظار کرین۔ اور یا مباہلہ کر لین۔ **ششم**۔ اور اگر ان باتون مین سے کوئی بھی نہ کرین تو مجھے

کیا تم مین ایک بھی سوچنے والا نہین جو اسباب کو سوچے۔ کیا تم مین ایک بھی دل نہین جو اسبات کو سمجھے۔ زمین نے عزت دی۔ آسمان نے عزت دی اور قبولیت پھیل گئی۔

پانچوان وہ امر جو مباہلہ کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا علم قرآن مین اتمام حجت ہے۔ مین نے یہ علم پاکر تمام مخالفونکو کیا عبدالحق کا گروہ۔ اور کیا بطالوی کا گروہ غرض سبکو بلند آواز سے اس بات کیلئے مدعو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے تم لوگون مین سے کسی کی مجال نہین کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل اُن مین سے کوئی بھی نہ آیا۔ اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتون کی جڑ ہے انھون نے مہر لگا دی۔ سو یہ سب کچھ مباہلہ کے بعد ہوا۔ اور اُسی زمانہ مین کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ لکھ سکا۔ تو کیا ابتک عبدالحق اور اسکی جماعت ذلیل نہ ہوئی۔ اور کیا ابتک ثابت نہ ہوا کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھے دی۔

چھٹا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور عبدالحق کی ذلت کا موجب ہوا یہ ہے کہ عبدالحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اُسکے گھر مین پیدا ہوگا۔ اور مینے بھی خدا تعالی سے الہام پاکر یہ اشتہار انوار الاسلام مین شایع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالی کے فضل اور کرم سے میرے گھر مین تو لڑکا پیدا ہو گیا جس کا نام شریف احمد ہے اور قریباً پونے دو برس کی عمر رکھتا ہے۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہان گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ مین تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کرکے نطفہ بن گیا۔ کیا اسکے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اُسنے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ اور جو کچھ مینے خدا کے الہام سے کہا خدا نے اسکو پورا کر دیا۔ چنانچہ رسالہ ضیاء الحق مین بھی اسی لڑکے کا ذکر لکھا گیا ہے۔

ساتوان امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستباز بندون کا وہ مخلصانہ جوش ہے جو انھون نے میری خدمت کیلئے دکھلایا مجھے کبھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ مین خدا کے اُن احسانات کا شکر ادا کر سکون جو روحانی اور جسمانی طور پر مباہلہ کے بعد میرے وارد حال ہو گئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ مین لکھ چکا

ہون یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے وہ علم قرآن اور علم زبان محض اعجاز کے طور پر بخشا کہ اُس کے مقابل پر صرف عبدالحق کیا بلکہ کُل مخالفون کی ذلت ہوئی۔ ہر ایک خاص و عام کو یقین ہوگیا کہ یہ لوگ صرف نام کے مولوی ہین۔ گویا یہ لوگ مرگئے۔ عبدالحق کے مباہلہ کی نحوست نے اُسکے اور رفیقوں کو بھی ڈبویا۔

اور جسمانی نعمتین جو مباہلہ کے بعد میرے پر وارد ہوئین وہ مالی فتوحات ہین۔ جو اس درویش خانہ کے لئے خدا تعالیٰ نے کھولدین۔ مباہلہ کے روز سے آجتک پندرہ ہزار کے قریب فتوح غیب کا روپیہ آیا جو اس سلسلہ کے ربانی مصارف مین خرچ ہوا جسکو شک ہو وہ ڈاکخانہ کی کتابون کو دیکھہ لے اور دوسرے ثبوت ہم سے لیلے۔ اور رجوع خلائق کا اسقدر مجمع بڑھگیا کہ بجائے اسکے کہ ہمارے لنگر مین ساٹھہ یا ستر روپیہ ماہواری کا خرچ ہوتا تھا اب اوسط خرچ کبھی پانچ سو کبھی چھہ سو ماہواری تک ہوگیا۔ اور خدا نے ایسے مخلص اور جان فشان ارادت مند ہماری خدمت مین لگا دیئے کہ جو اپنے مال کو اس راہ مین خرچ کرنا اپنی سعادت دیکھتے ہین۔ چنانچہ منجملہ اُن کے حبی فی اللہ حاجی سیٹھہ عبدالرحمٰن اللہ رکھا صاحب تاجر مدراس ہین۔ جو اس رسالہ کے لکھنے کے وقت بھی اس جگہ موجود ہین۔ اور مدراس سے دور دراز سفر کرکے میرے پاس تشریف لائے ہوئے ہین۔ سیٹھہ صاحب موصوف مباہلہ کے اثر کا ایک اول نمونہ ہین جنھون نے کئی ہزار روپیہ ہمارے سلسلہ کی راہ مین محض للہ لگا دیا ہے۔ اور برابر ایسی سرگرمی سے خدمت کر رہے ہین کہ جب تک انسان یقین سے نہ بھر جائے اس قدر خدمت نہین کرسکتا۔ وہ ہمارے درویش خانہ کے مصارف کے اول درجہ کے خادم ہین۔ اور آج تک یکمشت رقوم کثیرہ اس راہ مین دیتے رہے ہین۔ علاوہ اسکے مین دیکھتا ہون کہ انھون نے ایکسو روپیہ ماہواری اعانت کے طور پر اپنے ذمہ واجب کر رکھا ہے۔ مباہلہ کے بعد اُن کے مال سے جسقدر مجھے مدد پہونچی ہے اور پہونچ رہی ہے مین اُسکی نظیر نہین دیکھتا۔ یہ خدا تعالےٰ کی رحمت ہے کہ اُسنے اس درجہ کی محبت دلون مین ڈالدی۔ یہ حاجی سیٹھہ عبدالرحمٰن صاحب وہی ہین جو آتھم کو قسم دینے کے وقت اس بات کے لئے طیار تھے کہ اگر آتھم قسم پر روپیہ طلب کرے تو اپنے پاس سے دس ہزار روپیہ تک اُسکے پاس جمع کرادین۔

ایسا ہی مباہلہ کے بعد حبی فی اللہ شیخ رحمت اللہ صاحب نے مالی اعانت سے بہت سا بوجھہ ہمارے درویش خانہ کا اٹھایا ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ سیٹھہ صاحب موصوف

بندر کھیں۔ اور ہر ایک کو محبت اور اخلاق سے ملیں اور قہر الٰہی سے ڈر کر ملاقاتوں میں مسلمانوں

بقیہ حاشیہ

سے بعد نمبر دوم پر شیخ صاحب ہیں جو محبت اور اخلاص سے بھرے ہوئے ہیں۔ شیخ صاحب موصوف اس راہ میں دو ہزار سے زیادہ روپیہ دے چکے ہوں گے۔ اور ہر ایک طور سے وہ خدمت میں حاضر ہیں۔ اور اپنی طاقت اور وسعت سے زیادہ خدمت میں سرگرم ہیں۔

ایسا ہی بعض میرے مخلص دوستوں نے مباہلہ کے بعد اس درویش خانہ کے کثرت مصارف کو دیکھ کر اپنی تھوڑی ہی تھوڑی تنخواہوں میں اسکے لئے حصہ مقرر کر دیا ہے۔ چنانچہ میرے مخلص دوست **منشی رستم علی صاحب** کورٹ انسپکٹر گورداسپورہ تنخواہ میں سے تیسرا حصہ یعنی بیس ۲۰ روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔

ہماری **عزیز جماعت حیدرآباد** کی یعنی **مولوی سید مردان علی صاحب** اور **مولوی سید ظہور علی صاحب** اور **مولوی عبد الحمید صاحب** دس دس روپیہ اپنی تنخواہ میں سے دیتے ہیں۔ اور اسی طرح مفتی محمد صادق صاحب بھیروی۔ اور منشی روڑا صاحب کپورتھلہ اور انکے رفیق اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب چکراتہ۔ اور ڈاکٹر بوڑیخان صاحب قصور۔ اور سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر۔ اور حکیم فضل الدین صاحب بھیروی +۔ اور خلیفہ نور دین صاحب جموں +۔ سب بدل و جان اس راہ میں مصروف ہیں۔ ایسا ہی ہماری مخلص اور محب **جماعت سیالکوٹ** یہ تمام محبین اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں مصروف ہیں اسیطرح محبی انوار حسین صاحب رئیس شاہ آباد بدل و جان خدمت میں لگے ہوئے ہیں

ایسا ہی ہمارے دلی محب **مولوی محمد احسن صاحب** امروہی جو اس سلسلہ کی تائید کیلئے عمدہ عمدہ تالیفات میں سرگرم ہیں۔ اور صاحبزادہ پیر جی سراج الحق صاحب نے تو ہزاروں مریدوں سے قطع تعلق کر کے اسجگہ کی درویشانہ زندگی قبول کی۔ اور میاں عبد اللہ صاحب سنوری۔ اور مولوی برہان الدین صاحب جہلمی۔ اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی۔ اور قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی۔ اور منشی چودہری نبی بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپورہ۔ اور منشی جلال الدین صاحب بلانی وغیرہ احباب اپنی اپنی طاقت کے موافق خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ میں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ انمیں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روز مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں۔ انکے دوست میاں عبد العزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ وہ باوجود قلت معاش کے ایک دن

+ حکیم صاحب مال اور جان سے اس راہ میں ایسے مصروف ہیں کہ گویا محو ہیں۔ + اور خلیفہ نور دین صاحب علاوہ دائمی اعانت کے ابھی پانسو چار روپیہ نقد بطور امداد دے چکے ہیں۔ منہ۔

کی عادت کے طور پر پیش آوین - ہر ایک قسم کی شرارت اور خباثت کو چھوڑ دین - پس اگر ان سات سال

بقیہ حاشیہ

سو روپیہ دے گیا کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین خرچ ہو جائے - وہ سو روپیہ شاید اُس غریب نے کئی برسون مین جمع کیا ہوگا - مگر للہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا - ✤

پس یہ خدا کی رحمت اور خدا کا فضل ہے جو اُسنے ہمین اُن تکالیف سے بچایا جنمین ہمارے مخالف گرفتار ہین - مین اُس واحد لاشریک کی قسم کھا کر کہ سکتا ہون کہ اگرچہ مباہلہ سے پہلے بہی وہ ہمیشہ میر استکفل رہا مگر مباہلہ کے بعد کچہہ ایسے برکات روحانی اور جسمانی نازل ہوئے کہ پہلی زندگی مین مین انکی نظیر نہین دیکہتا -

آٹھوان امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت زیادہ کرنیکے لئے ظہور مین آیا کتاب **ست بچن** کی تالیف ہے - اس کتاب کی تالیف کے لئے خدا تعالیٰ نے مجہے وہ سامان عطا کئے جو **تین سو برس** سے کسیکے خیال مین بہی نہین آئے تہے - میری یہ کتاب سولہ لاکہ سکہ صاحبان کے لئے ایسی ایک لطیف دعوت ہے جس سے مین امید کرتا ہون کہ اُن کے دلونپر بہت اثر پڑے گا - مین اس کتاب مین **باوا نانک صاحب** کی نسبت ثابت کر چکا ہون کہ باوا صاحب درحقیقت مسلمان تھے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ کا ورد تہا - آپ بڑے **صالح** آدمی تہے - آپنے دو مرتبہ **حج** بہی کیا - اور اولیاء اسلام کی قبور پر اعتکاف بہی کرتے رہے - جنم ساکھیون مین آپکے وصایا مین اسلام اور توحید اور نماز روزہ کی تاکید پائی جاتی ہے - آپ نماز کے بہت پابند تھے اور بنفس نفیس خود بانگ بہی دیا کرتے تہے - آخری شادی آپ کی ایک نیکبخت مسلمان کی لڑکی سے ہوئی تہی - جس سے سمجہا جاتا ہے کہ آپنے بدل مسلمانون کے ساتہہ تعلق رشتہ بہی پیدا کر لیا تہا - اور اسی کتاب مین لکہا ہے کہ آپ کی پہاڑے یادگار وہ **چولہ** ہے جسپر کلمہ شریف اور قرآن شریف کی بہت سی آیتین لکہی ہوئی ہین - آپنے یادگار کے طور پر گرنتہہ کو نہین چھوڑا - اور نہ اُسکے جمع کرنیکے لئے کوئی وصیت کی - صرف اُس چولہ کو چھوڑا جسپر قرآن شریف لکہا ہوا تہا - اور جسپر جلی قلم سے یہ لکہا ہوا تہا **اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَام** - یعنی سب دین جھوٹے ہین مگر اسلام - پس یہ کتاب جو بعد مباہلہ طیار ہوئی یہ وہ عطیہ ربانی ہے جو **مجہکو ہی** عطا کیا گیا - اور خدا نے اس **تبلیغ** کا ثواب **مجہکو ہی** عطا فرمایا -

نوان امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کے زیادہ ہونیکا موجب ہوا یہ ہے کہ اس

✤ ہمارے دلی محب صاحبزادہ **افتخار احمد** صاحب خلف رشید حاجی **منشی احمد جان صاحب** جو لودھیانہ کے مشاہیر مشائخ مین سے

مین میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کے جسم مین نمایان اثر ظاہر نہ ہون اور جیسا کہ مسیح کے

عرصہ مین آٹھ ہزار کے قریب لوگون نے میرے ہاتھ مین بیعت کی۔ اور بعض نے قادیان پہونچکر اور بعض نے بذریعہ خط توبہ کا اقرار کیا۔ پس مین یقیناً جانتا ہون کہ اسقدر بنی آدم کی توبہ کا ذریعہ جو مجھکو ٹھہرایا گیا یہ اُس قبولیت کا نشان ہے جو خدا کی رضامندی کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ اور مین دیکھتا ہون کہ میری بیعت کرنیوالون مین دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے۔ اور ایام مباہلہ کے بعد گویا ہماری جماعت مین ایک اَور عالم پیدا ہو گیا ہے۔ مین اکثر کو دیکھتا ہون کہ سجدہ مین روتے اور تہجد مین تضرع کرتے ہین۔ ناپاک دل کے لوگ انکو کافر کہتے ہین۔ اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہین۔ مین دیکھتا ہون کہ ہمارے نوعمر دوست جیسا کہ **خواجہ کمال الدین بی۔ اے** بڑی سرگرمی سے دین کی اشاعت مین کوشش کر رہے ہین۔ اُنکے چہرہ پر نیک بختی کے نشان پاتا ہون۔ وہ دین کے لئے سچا جوش اپنے دل مین رکھتے ہین۔ نمازون مین خشوع ظاہر کرتے ہین۔ ایسا ہی ہمارے نوعمر دوست میرزا یعقوب بیگ و میرزا ایوب بیگ جوان صالح ہین۔ بارہا مینے اُنکو نماز مین روتے دیکھا ہے۔

غرض یہ سب اس راہ مین فدا ہو رہے ہین۔ ایسا ہی ہمارے محب مخلص **میرزا خدا بخش صاحب** اس راہ مین وہ صدق رکھتے ہین کہ جسکے بیان کرنے کے لئے الفاظ نہین۔ اور ہمارے مخلص دوست **منشی زین الدین محمد ابراہیم** صاحب انجنیر بمبئی وہ ایمانی جوش رکھتے ہین کہ مین گمان نہین کرسکتا کہ تمام بمبئی مین اُن کا کوئی نظیر ہی ہے۔ ہمارے مخلص امر محبت اور اخلاص مین محو **مولوی حکیم نوردین صاحب** کا ذکر کرنا اسجگہ ضروری نہین کیونکہ وہ تمام دنیا کو پامال کر کے میرے پاس اُن فقرا کے رنگ مین آبیٹھے ہین جیسا کہ اخص صحابہ رضی اللہ عنہم نے طریق اختیار کر لیا تھا۔

اب ہمارے مخالفین کو سوچنا چاہیئے کہ اس باطنی ترقی اور سرسبزی عبدالحق کے مباہلہ کے بعد کس قدر ہوئی ہے۔ یہ خدا کی قدرت نے کیا ہے جسکی آنکھین ہون وہ دیکھے۔ ہماری **امرتسر** کی مخلص جماعت۔ ہماری **لاہور** کی مخلص جماعت۔ ہمارے **سیالکوٹ** کی مخلص جماعت۔ ہمارے **کپورتھلہ** کی مخلص جماعت۔ ہماری **ہندوستان** کے شہرون کی مخلص جماعتین وہ نور اخلاص اور محبت اپنے اندر رکھتی ہین کہ اگر ایک با فراست آدمی ایک مجمع مین اُنکے موہنہ دیکھے تو یقیناً سمجھ لیگا کہ یہ خدا کا ایک معجزہ ہے جو ایسے اخلاص اُنکے دل مین بھر دیئے۔ اُنکے چہرون پر اُنکے محبت کے نور چمک رہے ہین۔ وہ ایک پہلی جماعت ہے جسکو خدا صدق کا نمونہ دکھلانیکے لئے طیار کر رہا ہے۔

دسوان امر جو عبدالحق کے مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا جلسہ مذاہب لاہور ہے

ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجانا ضروری ہے یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں آوے

ہے۔ اس جلسہ کے بارہ میں مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جس رنگ اور نورانیت کی قبولیت میرے مضمون کے پڑھنے میں پیدا ہوئی اور جسطرح دلی جوش سے لوگوں نے مجھے اور میرے مضمون کو عظمت کی نگہ سے دیکھا کچھ ضرورت نہیں کہ میں اسکی تفصیل کروں۔ بہت سی گواہیاں اس بات پر سن چکے ہو کہ اس مضمون کا جلسہ مذاہب پر ایسا فوق العادت اثر ہوا تہا کہ گویا ملائک آسمان سے نور کے طبق لیکر حاضر ہو گئے تہے۔ ہر ایک دل اسکی طرف ایسا کھینچا گیا تہا کہ گویا ایک دست غیب اسکو کشاں کشاں عالم وجد کی طرف لیجا رہا ہے۔ سب لوگ بے اختیار بول اٹھے تھے کہ اگر یہ مضمون نہ ہوتا تو آج بباعث محمد حسین وغیرہ کے اسلام کو سُبکی اٹھانی پڑتی۔ ہر ایک پکارتا تہا کہ آج اسلام کی فتح ہوئی۔ مگر سوچو کہ کیا یہ فتح ایک دجال کے مضمون سے ہوئی۔ پھر میں کہتا ہوں کہ کیا ایک کافر کے بیان میں یہ حلاوت اور یہ برکت اور یہ تاثیر ڈالدی گئی۔ وہ جو مومن کہلاتے تہے اور آٹھ ہزار مسلمان کو کافر کہتے تہے جیسے محمد حسین بٹالوی خدا نے اس جلسہ میں کیوں اُنکو ذلیل کیا۔ کیا یہ وہی الہام نہیں "کہ میں تیری اہانت کرنیوالوں کی اہانت کرونگا" اس جلسہ اعظم میں ایسے شخص کو کیوں عزت دیگئی جو مولویوں کی نظر میں ایک کافر مرتد ہے۔ کیا کوئی مولوی اس کا جواب دے سکتا ہے۔

پھر علاوہ اس عزت کے جو مضمون کی خوبی کی وجہ سے عطا ہوئی اسی روز وہ پیشگوئی بہی پوری ہوئی جو اس مضمون کے بارہ میں پہلے سے شایع کی گئی تہی۔ یعنی یہ کہ

یہی مضمون سب مضمونوں پر غالب آئیگا

اور وہ اشتہارات تمام مخالفوں کی طرف جلسہ سے پہلے روانہ کئے گئے تہے۔ شیخ محمد حسین بٹالوی اور مولوی احمد اللہ اور ثناء اللہ وغیرہ کی طرف روانہ ہو چکے تہے سو اُس روز وہ الہام بہی پورا ہوا اور شہر لاہور میں دھوم مچگئی کہ نہ صرف مضمون اس شان کا نکلا جس سے اسلام کی فتح ہوئی بلکہ ایک الہامی پیشگوئی بہی پوری ہوگئی۔

اُس روز ہماری جماعت کے بہادر سپاہی اور اسلام کے معزز رکن حبی فی اللہ

مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے مضمون کے پڑھنے میں وہ بلاغت فصاحت دکھلائی کہ گویا ہر لفظ میں اُنکو روح القدس مدد دے رہا تھا۔

سو یہ عزتیں اور قبولیتیں ہمکو سب اہل کے بعد ملیں۔ اب کوئی مولوی ہمیں سمجھاوے

مبارک باد دی۔ شیخ محمد حسین بٹالوی بھی اُس روز طوعاً وکرہاً قائل ہوگئے کہ یہ تمام تاثیر خدا تعالیٰ کی طرف سے تہی اور یہ مضمون اسلام کی فتح کا

قریہ کدعہ باشد۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ و یصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصے البلاد علے عدۃ اھل بدر بثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ (ای مطبوعۃ) فیھا عدد اصحابہ باسمائھم وبلادھم وخلالھم۔ یعنی مہدی اُس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے {یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے} اور پھر فرمایا کہ خدا اُس مہدی کی تصدیق کریگا۔ اور دور دور سے اُسکے دوست جمع کریگا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ۳۱۳ ہونگے۔ اور اُن کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب مین درج ہونگے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہین ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعوی کرے اور اُسکے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جسمین اُسکے دوستونکے نام ہون۔ لیکن مین پہلے اس سے بھی **آئینہ کمالات اسلام** مین تین سو نام درج کر چکا ہون۔ اور اب دوبارہ اتمام حجت کیلئے تین سو تیرہ ۳۱۳ نام ذیل مین درج کرتا ہون تا ہر یک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق مین پوری ہوئی۔ اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفا رکھتے ہین اور حسب مراتب جنکو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین مین سبقت لیگئے ہین۔ اللہ تعالے سبکو اپنی رضا کی راہون مین ثابت قدم کرے۔ اور وہ یہ ہین

(۱) منشی جلال الدین صاحب پنشنر سابق میر منشی رجمنٹ نمبر ۱۲۔ موضع بلانی۔ کہاریاں ضلع گجرات
(۲) مولوی حافظ فضل دین صاحب " "
(۳) میان محمد دین پٹواری بلانی "
(۴) قاضی یوسف علی نعمانی مع اہلبیت۔ تُشام حصار
(۵) میرزا امین بیگ صاحب مع اہلبیت بہالوجی جیپور
(۶) مولوی قطب الدین صاحب۔ بدوملی۔ سیالکوٹ
(۷) منشی روڑا صاحب...... کپور تھلہ
(۸) میان محمد خان صاحب .... "
۹ منشی ظفر احمد صاحب .... "
۱۰ منشی عبدالرحمن صاحب ...... "
۱۱ منشی فیاض علی صاحب .... "
۱۲ مولوی عبدالکریم صاحب .... سیالکوٹ
۱۳ سید حامد شاہ صاحب "
۱۴۔ مولوی وزیر الدین صاحب کانگڑہ
۱۵ منشی گہیر علی صاحب جالندھر

۱۶ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی۔ رہتاس۔ جہلم
۱۷ میان نبی بخش صاحب رفوگر۔ امرتسر
۱۸۔ میان عبدالخالق صاحب " "
۱۹۔ میان قطب الدین خان صاحب مسگر "
۲۰۔ مولوی ابو الحمید صاحب۔ حیدرآباد دکن
۲۱۔ مولوی حاجی حافظ حکیم نور دین صاحب مع ہردو زوجہ۔ بھیرہ ضلع شاہ پور
۲۲۔ مولوی سید محمد احسن صاحب۔ امروہہ ضلع مرادآباد
۲۳۔ مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب مع ہر دو زوجہ بھیرہ
۲۴۔ صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب جمالی نعمانی قادیانی سابق سرساوی۔ مع اہلبیت۔
۲۵۔ سید ناصر نواب صاحب دہلوی۔ حال قادیانی
۲۶۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لدھیانوی مع اہلبیت "
۲۷۔ صاحبزادہ منظور محمد صاحب مع اہلبیت۔ "
۲۸۔ حافظ حاجی مولوی احمد اللہ خان صاحب مع اہلبیت۔ "
۲۹ سیٹھ عبدالرحمن صاحب حاجی اللہ رکھا مع اہلبیت مدراس

۳۰۔ میان جمال الدین سیکھوان گورداسپور مع اہلبیت
۳۱۔ میان خیر الدین۔ " " " "
۳۲۔ میان امام الدین " " "
۳۳۔ میان عبدالعزیز پٹواری "
۳۴۔ منشی گلاب دین۔ رہتاس۔ جہلم
۳۵۔ قاضی ضیاء الدین صاحب۔ قاضی کوٹی
۳۶۔ میان عبداللہ صاحب پٹواری۔ سنوری
۳۷۔ شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم سابق لیس دفعدار رسالہ نمبر ۱۲ چھاؤنی سیالکوٹ
۳۸۔ مولوی مبارک علی صاحب امام "
۳۹۔ میرزا نیاز بیگ صاحب .... کلانوری
۴۰۔ میرزا یعقوب بیگ صاحب .... "
۴۱۔ میرزا ایوب بیگ صاحب مع اہلبیت .... "
۴۲۔ میرزا خدا بخش صاحب " ..... جھنگ
۴۳۔ سردار نواب محمد علیخان صاحب رئیس کوٹلہ
۴۴۔ سید محمد عسکری خان صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ الہ آباد

۴۵ - میرزا محمد یوسف بیگ صاحب - سامانہ ریاست پٹیالہ
۴۶ - شیخ شہاب الدین صاحب .... لودیانہ
۴۷ - شہزادہ عبد المجید صاحب .... "
۴۸ - منشی حمید الدین صاحب .... "
۴۹ - میاں کرم الٰہی صاحب .... "
۵۰ - قاضی زین العابدین صاحب - خانپور - سرہند
۵۱ - مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار ... پشاور
۵۲ - محمد الٰہ دین خان صاحب - شاہ آباد - ہردوئی
۵۳ - شیخ فضل الٰہی صاحب ... فیض اللہ چک
۵۴ - میاں عبد العزیز صاحب ...... دہلی
۵۵ - مولوی محمد سعید صاحب ..... شامی طرابلسی
۵۶ - مولوی حبیب شاہ صاحب - خوشاب
۵۷ - حاجی احمد صاحب - بخارا
۵۸ - حافظ نور محمد صاحب - ... فیض اللہ چک
۵۹ - شیخ نور احمد صاحب .... امرتسر
۶۰ - مولوی جمال الدین صاحب .... سید والہ
۶۱ - میاں عبد اللہ صاحب - ٹھٹھہ شیر کا
۶۲ - میاں اسمٰعیل صاحب ...... سرساوہ
۶۳ - میاں عبد العزیز صاحب نومسلم - قادیان
۶۴ - خواجہ کمال الدین صاحب اہلبیت ... لاہور
۶۵ - منشی محمد صادق صاحب - بھیرہ ضلع شاہپور
۶۶ - شیر محمد خان صاحب - بکھر "
۶۷ - منشی محمد افضل صاحب - لاہور - حال ممباسہ
۶۸ - ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب گوڑیانی - ملازم "
۶۹ - میاں کریم الدین صاحب مدرس قلعہ سوبھا سنگھ
۷۰ - سید محمد اسمٰعیل دہلوی طالبعلم حال قادیان
۷۱ - تاج الدین صاحب اکونٹنٹ .... لاہور
۷۲ - شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر .... "
۷۳ - شیخ نبی بخش صاحب .... "
۷۴ - منشی معراج الدین صاحب .... "
۷۵ - شیخ مسیح اللہ صاحب ...... شاہجہانپوری
۷۶ - منشی چوہدری نبی بخش صاحب مع اہلبیت .. بٹالہ

۷۷ - میاں محمد اکبر صاحب .... بٹالہ
۷۸ - شیخ مولا بخش صاحب ...... ڈنگہ - گجرات
۷۹ - سید امیر علی شاہ صاحب سارجنٹ .... سیالکوٹ
۸۰ - میاں محمد جان صاحب .... وزیر آباد
۸۱ - میاں شادی خان صاحب ...... سیالکوٹ
۸۲ - میاں محمد نواب خان صاحب تحصیلدار ... جہلم
۸۳ - میاں عبد الصمد خان صاحب برادر نواب خان صاحب .... "
۸۴ - مولوی برہان الدین صاحب .... "
۸۵ - شیخ غلام نبی صاحب .... راولپنڈی
۸۶ - بابو محمد بخش صاحب ہیڈ کلرک - چھاؤنی انبالہ
۸۷ - منشی رحیم بخش صاحب میونسپل کمشنر ... لدہیانہ
۸۸ - منشی عبد الحق صاحب کرانچی والہ .... "
۸۹ - حافظ فضل احمد صاحب .... لاہور
۹۰ - مولوی قاضی امیر حسین صاحب .... بھیرہ
۹۱ - مولوی حسن علی صاحب مرحوم .... بھاگلپور
۹۲ - مولوی فیض محمد صاحب - لنگیاں والی - گوجرانوالہ
۹۳ - سید محمود شاہ صاحب مرحوم - سیالکوٹ
۹۴ - مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین - منی پور آسام
۹۵ - رحمن شاہ صاحب ناگپور ضلع چاندہ و ڈیرہ
۹۶ - میاں جمال الدین محمد صاحب مرحوم .... قادیان
۹۷ - منشی فتح محمد بزدار لیہ مع اہلبیت - ڈیرہ اسمٰعیل خان
۹۸ - شیخ محمد صاحب .... نکی
۹۹ - حاجی منشی احمد جان صاحب مرحوم .... لودیانہ
۱۰۰ - منشی پیر بخش صاحب مرحوم .. جالندھر
۱۰۱ - شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم .... قادیان
۱۰۲ - حاجی عصمت اللہ صاحب .... لودیانہ
۱۰۳ - میاں پیر بخش صاحب .... "
۱۰۴ - منشی ابراہیم صاحب .... "
۱۰۵ - منشی قمر الدین صاحب .... "
۱۰۶ - حاجی محمد امیر خان صاحب .... سہارنپور
۱۰۷ - حاجی عبد الرحمن صاحب مرحوم ...... لودیانہ
۱۰۸ - قاضی خواجہ علی صاحب .... "

۱۰۹ - منشی تاج محمد خان صاحب ...... لودیانہ
۱۱۰ - سید محمد ضیاء الحق صاحب ...... روپڑ
۱۱۱ - شیخ محمد عبد الرحمن صاحب عرف شعبان .. کابلی
۱۱۲ - خلیفہ رجب دین صاحب تاجر ...... لاہور
۱۱۳ - پیرجی خدا بخش صاحب مرحوم ... ڈیرہ دون
۱۱۴ - حافظ مولوی محمد یعقوب خان صاحب ... "
۱۱۵ - شیخ چراغ علی نمبردار ...... تھہ غلام نبی
۱۱۶ - محمد اسمٰعیل غلام کبریا صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہی -
۱۱۷ - احمد حسن صاحب فرزند رشید مولوی محمد احسن صاحب امروہی -
۱۱۸ - سیٹھ احمد صاحب عبد الرحمن حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس -
۱۱۹ - سیٹھ صالح محمد صاحب حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس
۱۲۰ - سیٹھ ابراہیم صاحب صالح محمد حاجی اللہ رکھا - "
۱۲۱ - سیٹھ عبد الحمید صاحب حاجی ایوب حاجی اللہ رکھا "
۱۲۲ - حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل مدراس
۱۲۳ - سیٹھ محمد یوسف صاحب حاجی اللہ رکھا - "
۱۲۴ - مولوی سلطان محمود صاحب میلاپور - "
۱۲۵ - حکیم محمد سعید صاحب .... "
۱۲۶ - منشی قادر علی صاحب " "
۱۲۷ - منشی غلام دستگیر صاحب " "
۱۲۸ - منشی سراج الدین صاحب ترمل کیری .... "
۱۲۹ - قاضی غلام مرتضیٰ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفر گڈھ حال پنشنر
۱۳۰ - مولوی عبد القادر خان صاحب جمال پور ضلع لودیانہ
۱۳۱ - مولوی عبد القادر صاحب - خاص لودیانہ
۱۳۲ - مولوی رحیم اللہ صاحب مرحوم ..... لاہور
۱۳۳ - مولوی غلام حسین صاحب ...... لاہور
۱۳۴ - مولوی غلام نبی صاحب مرحوم - خوشاب شاہ پور
۱۳۵ - مولوی محمد حسین صاحب علاقہ ریاست کپورتھلہ
۱۳۶ - مولوی شہاب الدین صاحب - غزنوی کابلی

۱۳۶ مولوی سید محمد تفضل حسین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ علیگڈھ۔ ضلع فرخ آباد۔

۱۳۷ منشی محمد صادق حسین صاحب مختار ... اٹاوہ

۱۳۸ شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی۔ جہلم

۱۴۰ میاں عبد العلی موضع عبد الرحمن ضلع شاہپور

۱۴۱ منشی نصیر الدین صاحب لونی سعال حیدر آباد

۱۴۲ قاضی محمد یوسف صاحب قاضی کوٹ گوجرانوالہ

۱۴۳ قاضی فضل الدین صاحب " ... "

۱۴۴ قاضی سراج الدین صاحب " ... "

۱۴۵ قاضی عبد الرحیم صاحب فرزند رشید قاضی ضیاء الدین صاحب کوٹ قاضی۔ گوجرانوالہ

۱۴۶ شیخ کرم الٰہی صاحب کلارک ریلوے۔ پٹیالہ

۱۴۷ میرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم۔ سامانہ۔ پٹیالہ

۱۴۸ میرزا ابراہیم بیگ صاحب مرحوم۔ " "

۱۴۹ میاں غلام محمد طالب العلم مچھرالہ۔ لاہور

۱۵۰ مولوی محمد فضل صاحب چنگا گوجر خان

۱۵۱ ماسٹر قادر بخش صاحب ... لدھیانہ

۱۵۲ منشی الٰہی بخش صاحب ... "

۱۵۳ حاجی ملا نظام الدین صاحب ... "

۱۵۴ عطاء الٰہی غوث گڈھ پٹیالہ

۱۵۵ مولوی نور محمد صاحب مانگٹ ... "

۱۵۶ مولوی کریم اللہ صاحب ... امرتسر

۱۵۷ سید عبد الہادی صاحب سونی پت (?) شملہ

۱۵۸ مولوی محمد عبد اللہ خان صاحب ... پٹیالہ

۱۵۹ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ... "

۱۶۰ ڈاکٹر بوڑیخاں صاحب۔ قصور ضلع لاہور

۱۶۱ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب لاہور حال چکراتہ

۱۶۲ غلام محی الدین خان صاحب فرزند ڈاکٹر بوڑیخان صاحب

۱۶۳ مولوی صفدر حسین صاحب۔ حیدر آباد دکن

۱۶۴ خلیفہ نور دین صاحب ... جموں

۱۶۵ میاں اللہ دتا صاحب ... "

۱۶۶ منشی عزیز الدین صاحب ... کانگڑہ

۱۶۷ سید مہدی حسین صاحب علاقہ پٹیالہ

۱۶۸ مولوی حکیم نور محمد صاحب۔ موکل

۱۶۹ حافظ محمد بخش مرحوم۔ کوٹ قاضی

۱۷۰ چوہدری شرف الدین صاحب کوٹلہ فقیر۔ جہلم

۱۷۱ میاں رحیم بخش صاحب ... امرتسر

۱۷۲ مولوی محمد افضل صاحب ... کملہ۔ گجرات

۱۷۳ میاں اسمٰعیل صاحب ... امرتسری

۱۷۴ مولوی غلام جیلانی صاحب گھڑ (?) جالندھر

۱۷۵ منشی امانت خان صاحب نادون۔ کانگڑہ

۱۷۶ قاری محمد صاحب ... جہلم

۱۷۷ میاں کرم داد مع اہل بیت ... قادیان

۱۷۸ حافظ نور احمد ... لودیانہ

۱۷۹ میاں کرم الٰہی صاحب ... لاہور

۱۸۰ میاں عبد الصمد صاحب نارووال

۱۸۱ میاں غلام حسین مع اہلیہ رہتاس

۱۸۲ میاں نظام الدین صاحب جہلم

۱۸۳ میاں محمد صاحب جہلم

۱۸۴ میاں علی محمد صاحب جہلم

۱۸۵ میاں عباس خان کھوہارہ گجرات

۱۸۶ میاں قطب الدین صاحب کوٹلہ فقیر۔ جہلم

۱۸۷ میاں اللہ دتا خان صاحب (?) "

۱۸۸ محمد حیات صاحب ... چک جانی۔ "

۱۸۹ مخدوم مولوی محمد صدیق صاحب بھیرہ

۱۹۰ عبد المعنی صاحب فرزند رشید مولوی برہان الدین صاحب جہلمی

۱۹۱ قاضی چراغ الدین۔ کوٹ قاضی گوجرانوالہ

۱۹۲ میاں فضل الدین صاحب۔ قاضی کوٹ

۱۹۳ میاں علم الدین صاحب کوٹلہ فقیر جہلم

۱۹۴ قاضی میر محمد صاحب۔ کوٹ کھملیان

۱۹۵ میاں اللہ دتا صاحب ... ننت۔ گوجرانوالہ

۱۹۶ میاں سلطان محمد صاحب ... "

۱۹۷ مولوی خان ملک صاحب کھیوال

۱۹۸ میاں الٰہی بخش صاحب ملاقہ بند ... امرتسر

۱۹۹ مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس مانانوالہ

۲۰۰ منشی میران بخش صاحب۔ گوجرانوالہ

۲۰۱ مولوی احمد جان صاحب مدرس "

۲۰۲ مولوی حافظ احمد دین چک سکندر۔ گجرات

۲۰۳ مولوی عبد الرحمن صاحب کھیوال۔ جہلم

۲۰۴ میاں مہر دین صاحب ... لالہ موسیٰ

۲۰۵ میاں ابراہیم صاحب پنڈوری۔ جہلم

۲۰۶ سید محمود شاہ صاحب فتح پور۔ گجرات

۲۰۷ محمد جو صاحب ... امرتسر

۲۰۸ منشی شاہ دین صاحب۔ دینا ... جہلم

۲۰۹ منشی روشن دین صاحب۔ ڈنڈوت "

۲۱۰ حکیم فضل الٰہی صاحب ... لاہور

۲۱۱ شیخ عبد اللہ دیوان چند صاحب کمپونڈر۔ "

۲۱۲ منشی محمد علی صاحب ... "

۲۱۳ منشی امام الدین صاحب کلرک ... "

۲۱۴ منشی عبد الرحمن صاحب " ... "

۲۱۵ خواجہ جمال الدین صاحب بی اے لاہور حال جموں

۲۱۶ منشی مولا بخش صاحب کلرک ... لاہور

۲۱۷ شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی ... پٹیالہ

۲۱۸ عالم شاہ صاحب کھاریاں۔ گجرات

۲۱۹ مولوی شیر محمد صاحب ہوجن۔ شاہپور

۲۲۰ میاں محمد اسحٰق اور سیر بھیرہ۔ حال مباسہ

۲۲۱ میرزا اکبر بیگ صاحب ... کلانور

۲۲۲ مولوی محمد یوسف صاحب ... سنور

۲۲۳ میاں عبد الصمد صاحب ... "

۲۲۴ منشی عطا محمد صاحب۔ سیالکوٹ

۲۲۵ شیخ مولا بخش صاحب۔ "

۲۲۶ سید فضیلت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر ڈنگہ

۲۲۷ منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپورہ

۲۲۸ سید امیر علی شاہ صاحب سیالکوٹ

۲۲۹ - ماسٹر غلام محمد صاحب - سیالکوٹ
۲۳۰ - حکیم محمد دین صاحب ״
۲۳۱ - میاں غلام محی الدین صاحب ״
۲۳۲ - میاں عبدالعزیز صاحب ״
۲۳۳ - منشی محمد دین صاحب ״
۲۳۴ - منشی عبدالمجید صاحب - اوجلہ گورداسپور
۲۳۵ - میاں خدا بخش صاحب - بٹالہ ״
۲۳۶ - منشی حبیب الرحمن صاحب - حاجی پور کپورتھلہ
۲۳۷ - محمد حسین صاحب - لنگیاں والی - گوجرانوالہ
۲۳۸ - منشی زین الدین محمد ابراہیم انجنیر بمبئی
۲۳۹ - سید فضل شاہ صاحب لاہور
۲۴۰ - سید ناصر شاہ صاحب اوورسیر - اوڑی کشمیر
۲۴۱ - منشی عطا محمد صاحب - چنیوٹ - جھنگ
۲۴۲ - شیخ نور احمد صاحب - جالندھر حال ممباسہ
۲۴۳ - منشی سرافراز خاں صاحب جھنگ
۲۴۴ - مولوی سید محمد رضوی صاحب - حیدر آباد
۲۴۵ - مفتی فضل الرحمن صاحب معہ اہلیہ - بھیرہ
۲۴۶ - حافظ محمد سعید صاحب بھیرہ حال لندن
۲۴۷ - مستری قطب الدین صاحب بھیرہ
۲۴۸ - مستری عبدالکریم صاحب ״
۲۴۹ - مستری غلام الہی صاحب ״
۲۵۰ - میاں عالم دین صاحب ״
۲۵۱ - میاں محمد شفیع صاحب ״
۲۵۲ - میاں نجم الدین صاحب ״
۲۵۳ - میاں خادم حسین صاحب ״
۲۵۴ - بابو غلام رسول صاحب ״
۲۵۵ - شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم ״
۲۵۶ - مولوی سردار محمد صاحب لون میانی
۲۵۷ - مولوی دوست محمد صاحب ״
۲۵۸ - مولوی حافظ محمد صاحب بھیرہ حال کشمیر
۲۵۹ - مولوی شیخ قادر بخش صاحب - احمد آباد
۲۶۰ - منشی اللہ داد صاحب کلرک چھاؤنی شاہپور

۲۶۱ - میاں حاجی وریام خوشاب
۲۶۲ - حافظ مولوی فضل دین صاحب ״
۲۶۳ - سید دلدار علی صاحب - بلہور - کانپور
۲۶۴ - سید رمضان علی صاحب ״
۲۶۵ - سید حیو تجلی صاحب - پلول - حال الہ آباد
۲۶۶ - سید فرزند حسین صاحب - چاند پور ״
۲۶۷ - سید اہتمام علی صاحب - موہرونڈا ״
۲۶۸ - حاجی نجف علی صاحب کٹرہ محلہ الہ آباد
۲۶۹ - شیخ گلاب صاحب ״ ״
۲۷۰ - شیخ خدا بخش صاحب ״ ״
۲۷۱ - حکیم محمد حسین صاحب لاہور
۲۷۲ - میاں عطا محمد صاحب - سیالکوٹ
۲۷۳ - میاں محمد دین صاحب جموں
۲۷۴ - میاں محمد حسن صاحب عطار - لدھیانہ
۲۷۵ - سید نیاز علی صاحب - بدایون - حال رامپور
۲۷۶ - ڈاکٹر عبدالشکور صاحب .... سرسہ
۲۷۷ - شیخ حافظ الدین صاحب بی اے - جہاوریان
۲۷۸ - میاں عبدالسبحان لاہور
۲۷۹ - میاں شہامت خان نادون
۲۸۰ - مولوی عبدالحکیم صاحب - دہاروار علاقہ بمبئی
۲۸۱ - قاضی عبداللہ صاحب - کوٹ قاضی
۲۸۲ - عبدالرحمن صاحب پٹواری - سنوری
۲۸۳ - برکت علی صاحب مرحوم = غلام نبی
۲۸۴ - شہاب الدین صاحب ״
۲۸۵ - صاحب دین صاحب - طہال - گجرات
۲۸۶ - مولوی غلام حسن مرحوم دینہ نگر
۲۸۷ - نواب دین صاحب مدرس دینا نگر
۲۸۸ - احمد دین صاحب منارہ
۲۸۹ - عبداللہ صاحب قرآنی لاہور
۲۹۰ - کرم الہی صاحب کمپازیٹر ״
۲۹۱ - سید محمد آفندی ترکی
۲۹۲ - عثمان عرب صاحب طائف شریف

۲۹۳ - عبدالکریم خان صاحب مرحوم جہاوریانہ
۲۹۴ - عبدالوہاب صاحب بغدادی
۲۹۵ - میاں کریم بخش صاحب مرحوم - کابلی
جمال پور ضلع لو...... لاہور
۲۹۶ - عبدالعزیز صاحب عرف عزیز الدین - نارنگ
۲۹۷ - حافظ غلام محی الدین صاحب بھیرہ حال ق
۲۹۸ - محمد اسمٰعیل صاحب نقشہ نویس کالکا ریلوے
۲۹۹ - احمد دین صاحب - چک - کھاریاں
۳۰۰ - محمد امین کتاب فروش جہلم
۳۰۱ - مولوی محمود حسن خان صاحب مدرس ملازم پٹیالہ
۳۰۲ - محمد رحیم الدین - حبیب والہ
۳۰۳ - شیخ حرمت علی صاحب کرڑی الہ آباد
۳۰۴ میاں نور محمد صاحب غوث گڈھ پٹیالہ
۳۰۵ - مستری اسلام احمد صاحب بھیرہ
۳۰۶ - حسینی خان صاحب الہ آباد
۳۰۷ - قاضی رضی الدین صاحب اکبر
۳۰۸ - سعد اللہ خان صاحب الہ آباد
۳۰۹ - مولوی عبدالحق صاحب ولد مولوی
فضل حق صاحب مدرس سامانہ پٹیالہ
۳۱۰ - مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم
محافظ دفتر پولس جہلم -
۳۱۱ - رجب علی صاحب پنشنر ساکن
جہونسی کہنہ ضلع الہ آباد
۳۱۲ - ڈاکٹر سید منصب علی صاحب
پنشنر الہ آباد
۳۱۳ - میاں کریم اللہ صاحب سارجنٹ
پولس جہلم -

Hind MKJ

RECORD FILE